

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ سوم

کتاب الفرائض   کتاب الحدود   کتاب الذبیات   کتاب الاکراه  
کتاب الحیل   کتاب التعبیر   کتاب الفتن   کتاب الاحکام  
کتاب التمثی   کتاب التوحید   کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة  
کتاب الاستنباط المرقدین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
۴۲۴۵  
احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيحُ الْبُخَارِي

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الیاس اعلیٰ علمی کمال دار العلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت  
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس  
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷  
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷  
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷  
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷





| باب | عنوان   | صفحہ | باب | عنوان                         | صفحہ | باب | عنوان                               | صفحہ |
|-----|---|------|-----|-------------------------------|------|-----|-------------------------------------|------|
| ۹۳۱ | کلامہ کی میراث                                    | ۶۲۰  | ۹۵۳ | شرابی پر لعنت                 | ۶۵۰  | ۹۷۳ | مقرعے دریافت کرنا                   | ۹۷۳  |
| ۹۳۲ | عورت کے چچا زادوں کی تفصیل صورت                   | "    | ۹۵۳ | چو رجب چوری کرے               | "    | ۹۷۵ | اقرار زنا                           | ۹۷۵  |
| ۹۳۳ | ذوی الارحام                                       | ۶۲۱  | ۹۵۵ | چور کا نام لیے بغیر لعنت کرنا | "    | ۹۷۶ | زنا سے حاضر ہونے پر                 | ۹۷۶  |
| ۹۳۴ | نہان کرنے والے کی میراث                           | "    | ۹۵۶ | جن حدود کا کفار رہے           | ۶۵۱  | ۹۷۷ | غیر شادی شدہ کا حکم                 | ۹۷۷  |
| ۹۳۵ | ولا آزاد کرنے والے کی ہے                          | "    | ۹۵۷ | حد یا حتی کے سوا              | "    | ۹۷۸ | اہل معاصی                           | ۹۷۸  |
| ۹۳۶ | بچہ عورت کو ملے گا                                | "    | ۹۵۸ | حد و دقائم کرنا               | ۶۵۲  | "   | جس کی غیر موجودگی میں               | "    |
| ۹۳۷ | سائبہ کی میراث                                    | "    | ۹۵۹ | ہر ایک پر حد و دقائم کرنا     | "    | "   | حد کا حکم ہو                        | "    |
| ۹۳۸ | مالکوں کی مرضی کے خلاف                            | ۶۲۳  | ۹۶۰ | حد میں سفارش کرنا             | "    | ۹۷۹ | ارشاد الہی                          | ۹۷۹  |
| ۹۳۹ | کافر کا مسلمان کے ہاتھ                            | "    | ۹۶۱ | چوری کرنے والوں کے            | ۶۵۳  | "   | لونڈی اگر زنا کرے                   | "    |
| ۹۴۰ | اسلام لانا  | "    | ۹۶۲ | ہاتھ کاٹنے کا حکم             | "    | "   | لونڈی کو ملامت                      | "    |
| ۹۴۱ | عورت و ملاکی حتی دار ہوگی                         | "    | "   | چور کی توبہ                   | ۶۵۵  | ۹۸۲ | ذمیوں کے احکام                      | ۹۸۲  |
| ۹۴۲ | قوم کے آزاد کردہ غلام                             | "    | "   | اٹھائیس سو الپارہ             | "    | ۹۸۳ | زنا کی تہمت لگانا                   | ۹۸۳  |
| ۹۴۳ | یا قوم کی بہن کے بیٹے کا حکم                      | ۶۲۵  | ۹۶۳ | کفار و مرتد                   | ۶۵۶  | "   | ادب سکھانا                          | "    |
| ۹۴۴ | قیدی کی میراث                                     | "    | ۹۶۴ | عرب مرتد                      | "    | ۹۸۹ | اگر بیوی کے ساتھ کسی کو             | ۹۸۹  |
| ۹۴۵ | غیر مذہب کی میراث                                 | "    | ۹۶۵ | عرب مرتد کو پانی نہ پلاتا     | "    | "   | دیکھے                               | ۹۹۰  |
| ۹۴۶ | نصرانی غلام کی میراث                              | ۶۲۶  | ۹۶۶ | آنکھیں نکلوا دینے کا واقعہ    | ۶۵۷  | ۹۹۱ | تقریرین کے بارے میں                 | ۹۹۱  |
| ۹۴۷ | اگر کوئی کسی کا بھائی یا بھتیجا ہوئے کا دعویٰ کرے | "    | ۹۶۷ | جس نے فراحتش کو ترک کیا       | ۶۵۸  | ۹۹۲ | تقریر اور ادب کی خاطر               | ۹۹۲  |
| ۹۴۸ | غیر کو اپنا باپ بنانا                             | "    | ۹۶۸ | زانیوں پر گناہ                | "    | ۹۹۳ | فحش امور                            | ۹۹۳  |
| ۹۴۹ | عورت جب بیٹے کا دعویٰ کرے                         | "    | ۹۶۹ | شادی شدہ زانی                 | ۶۶۰  | ۹۹۴ | تہمت لگانا                          | ۹۹۴  |
| ۹۵۰ | قیافہ شناسی                                       | ۶۲۷  | ۹۷۰ | مجنون زانی یا زانیہ           | "    | ۹۹۵ | غلاموں پر تہمت لگانا                | ۹۹۵  |
| ۹۵۱ | قیافہ شناسی                                       | "    | ۹۷۱ | زانی کے لیے پتھر              | ۶۶۱  | "   | امام کا حکم حد کے بارے میں کیا ہے ؟ | "    |
| ۹۵۲ | كتاب الحدود                                       | "    | ۹۷۲ | بلاط میں سنگسار کرنا          | "    | "   | كتاب الديات                         | "    |
| ۹۵۳ | شراب نہ پی جائے                                   | ۶۲۸  | ۹۷۳ | عید گاہ میں سنگسار کرنا       | "    | ۹۹۶ | مومن کو قصداً قتل کرنے والا         | ۹۹۶  |
| ۹۵۴ | شرابی کو مارنے کے بارے                            | "    | ۹۷۴ | جس گناہ میں حد نہیں           | "    | ۹۹۷ | من احیاہ                            | ۹۹۷  |
| ۹۵۵ | حد کی مار مارنے کا حکم                            | "    | ۹۷۵ | حد کا اقرار کرنا              | ۶۶۳  | ۹۹۸ | تم پر قصاص فرض کیا گیا              | ۹۹۸  |
| ۹۵۶ | چھڑوں اور جوتیوں سے مارنا                         | ۶۲۹  | ۹۷۶ | اقرار کرنے والے سے            | ۶۶۴  | ۹۹۹ | قاتل سے سوال کرنا                   | ۹۹۹  |

| باب  | عنوان                                     | صفحہ | باب  | عنوان   | صفحہ | باب  | عنوان                            | صفحہ |
|------|---|------|------|---|------|------|----------------------------------|------|
| ۱۰۰۰ | اگر کوئی پتھر یا ڈنڈے سے ہلاک کر دے       | ۶۸۵  | ۱۰۲۱ | دیت کس پر ہوگی  | ۶۹۷  | ۱۰۲۱ | مجبور کر کے کچھ خریدنا           | ۷۱۵  |
| ۱۰۰۱ | جان کے بدلے جان                           | "    | ۱۰۲۲ | عاریۃ غلام لینا   | ۶۹۸  | "    | اکراہ کا مطلب                    | "    |
| ۱۰۰۲ | پتھر سے مارنے کا قصاص                     | "    | ۱۰۲۳ | کان اور کنوئیں میں مرنے والے                            | "    | ۱۰۲۳ | مجبور کر کے جانے والی پر مد نہیں | ۷۱۶  |
| ۱۰۰۳ | دیت یا قصاص                               | ۶۸۶  | ۱۰۲۴ | چرواہوں کا خون  | ۶۹۹  | "    | ساتھی کے بارے قسم                | "    |
| ۱۰۰۴ | اگر ناحق قتل کرنا چاہے                    | ۶۸۷  | ۱۰۲۵ | ذمی کو بغیر گناہ قتل کرنا                               | "    | ۱۰۲۵ | حیلوں کا ترک کرنا                | ۷۱۸  |
| ۱۰۰۵ | قتل خطا میں معاف کرنا                     | "    | ۱۰۲۶ | مسلمان کا فر کے بدلے میں                                | "    | ۱۰۲۶ | غنازیم حیل                       | "    |
| ۱۰۰۶ | مومن کے لیے جائز نہیں                     | "    | ۱۰۲۷ | جب مسلمان یہودی کو                                      | "    | ۱۰۲۷ | زکوٰۃ میں حیل                    | "    |
| ۱۰۰۷ | قاتل جب ایک بار اقرار کرے                 | ۶۸۸  | ۱۰۲۸ | پتھر مارے   | "    | ۱۰۲۸ | باب ۱۰۳۸                         | ۷۲۰  |
| ۱۰۰۸ | عورت کے بدلے میں مرد کا قتل               | "    | ۱۰۲۹ | شُرک بہت بڑا ظلم ہے                                     | ۷۰۱  | ۱۰۲۹ | خرید و فروخت میں حیل             | ۷۲۱  |
| ۱۰۰۹ | مرد و عورت کے درمیان جو شخص اپنا حق لے لے | "    | ۱۰۳۰ | مرتد مرد ہو یا عورت جو فراتین کے قبول کرنے سے انکار کرے | ۷۰۲  | "    | تینا جیش کا مکروہ ہونا           | "    |
| ۱۰۱۰ | جب کوئی بچہ میں مرجائے                    | "    | ۱۰۳۱ | آپ کو گستاخانہ الفاظ کہنے والا                          | ۷۰۳  | ۱۰۳۱ | خرید و فروخت میں دھوکا           | "    |
| ۱۰۱۱ | جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر دے      | "    | ۱۰۳۲ | کھنے والا   | ۷۰۴  | ۱۰۳۲ | دلی کی حیل سازی                  | ۷۲۲  |
| ۱۰۱۲ | کاٹنے سے جب دانت گر جائیں                 | "    | ۱۰۳۳ | باب ۱۰۳۲ خوارج کا قتل                                   | ۷۰۵  | "    | لوندی غصب کرنا                   | "    |
| ۱۰۱۳ | دانت کے بدلے دانت                         | ۶۹۱  | ۱۰۳۴ | تالیف قلوب  | ۷۰۶  | ۱۰۳۳ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۳  |
| ۱۰۱۴ | انگیلیوں کی دیت                           | "    | ۱۰۳۵ | اس وقت تک جنگ نہ ہوگی                                   | ۷۰۷  | "    | نکاح میں حیل سازی                | "    |
| ۱۰۱۵ | جب کئی آدمی ایک کو قتل کریں               | "    | ۱۰۳۶ | تاویل کرنیوالوں کے شعلق                                 | ۷۰۸  | ۱۰۳۴ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
| ۱۰۱۶ | قسام                                      | ۶۹۲  | ۱۰۳۷ | حس پر جبر کیا گیا ہو جو کفر پر قتل ہونے کو              | ۷۰۹  | ۱۰۳۵ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
| ۱۰۱۷ | جھانکنے والے کی اگر آنکھ پھوڑ دی جائے     | ۶۹۳  | ۱۰۳۸ | ترجیح دے  | ۷۱۰  | ۱۰۳۶ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
| ۱۰۱۸ | عاقہ                                      | "    | ۱۰۳۹ | مجبور کے حقوق   | ۷۱۱  | ۱۰۳۷ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
| ۱۰۱۹ | جنین کی دیت                               | ۶۹۷  | ۱۰۴۰ | مجبور کا نکاح جائز نہیں                                 | ۷۱۲  | ۱۰۳۸ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
| ۱۰۲۰ |   | "    | ۱۰۴۱ | کتاب الاستتابة  | ۷۱۳  | ۱۰۳۹ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۴۲ | المستدین  | ۷۱۴  | ۱۰۴۰ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۴۳ | کتاب الاستتابة  | ۷۱۵  | ۱۰۴۱ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۴۴ | کتاب الاستتابة  | ۷۱۶  | ۱۰۴۲ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۴۵ | کتاب الاستتابة  | ۷۱۷  | ۱۰۴۳ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۰۴۶ | کتاب الاستتابة  | ۷۱۸  | ۱۰۴۴ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۰۴۷ | کتاب الاستتابة  | ۷۱۹  | ۱۰۴۵ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۴۸ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۰  | ۱۰۴۶ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۴۹ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۱  | ۱۰۴۷ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۵۰ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۲  | ۱۰۴۸ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۵۱ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۳  | ۱۰۴۹ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۰۵۲ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۴  | ۱۰۵۰ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۰۵۳ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۵  | ۱۰۵۱ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۵۴ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۶  | ۱۰۵۲ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۵۵ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۷  | ۱۰۵۳ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۵۶ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۸  | ۱۰۵۴ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۵۷ | کتاب الاستتابة  | ۷۲۹  | ۱۰۵۵ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۰۵۸ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۰  | ۱۰۵۶ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۰۵۹ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۱  | ۱۰۵۷ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۶۰ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۲  | ۱۰۵۸ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۶۱ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۳  | ۱۰۵۹ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۶۲ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۴  | ۱۰۶۰ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۶۳ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۵  | ۱۰۶۱ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۰۶۴ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۶  | ۱۰۶۲ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۰۶۵ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۷  | ۱۰۶۳ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۶۶ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۸  | ۱۰۶۴ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۶۷ | کتاب الاستتابة  | ۷۳۹  | ۱۰۶۵ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۶۸ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۰  | ۱۰۶۶ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۶۹ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۱  | ۱۰۶۷ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۰۷۰ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۲  | ۱۰۶۸ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۰۷۱ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۳  | ۱۰۶۹ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۷۲ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۴  | ۱۰۷۰ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۷۳ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۵  | ۱۰۷۱ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۷۴ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۶  | ۱۰۷۲ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۷۵ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۷  | ۱۰۷۳ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۰۷۶ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۸  | ۱۰۷۴ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۰۷۷ | کتاب الاستتابة  | ۷۴۹  | ۱۰۷۵ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۷۸ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۰  | ۱۰۷۶ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۷۹ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۱  | ۱۰۷۷ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۸۰ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۲  | ۱۰۷۸ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۸۱ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۳  | ۱۰۷۹ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۰۸۲ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۴  | ۱۰۸۰ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۰۸۳ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۵  | ۱۰۸۱ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۸۴ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۶  | ۱۰۸۲ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۸۵ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۷  | ۱۰۸۳ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۸۶ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۸  | ۱۰۸۴ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۸۷ | کتاب الاستتابة  | ۷۵۹  | ۱۰۸۵ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۰۸۸ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۰  | ۱۰۸۶ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۰۸۹ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۱  | ۱۰۸۷ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۹۰ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۲  | ۱۰۸۸ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۹۱ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۳  | ۱۰۸۹ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۹۲ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۴  | ۱۰۹۰ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۹۳ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۵  | ۱۰۹۱ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۰۹۴ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۶  | ۱۰۹۲ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۰۹۵ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۷  | ۱۰۹۳ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۰۹۶ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۸  | ۱۰۹۴ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۰۹۷ | کتاب الاستتابة  | ۷۶۹  | ۱۰۹۵ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۰۹۸ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۰  | ۱۰۹۶ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۰۹۹ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۱  | ۱۰۹۷ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۱۰۰ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۲  | ۱۰۹۸ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۱۰۱ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۳  | ۱۰۹۹ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۱۰۲ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۴  | ۱۱۰۰ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۱۰۳ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۵  | ۱۱۰۱ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۱۰۴ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۶  | ۱۱۰۲ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۱۰۵ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۷  | ۱۱۰۳ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۱۰۶ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۸  | ۱۱۰۴ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۱۰۷ | کتاب الاستتابة  | ۷۷۹  | ۱۱۰۵ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۱۰۸ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۰  | ۱۱۰۶ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۱۰۹ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۱  | ۱۱۰۷ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۱۱۰ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۲  | ۱۱۰۸ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۱۱۱ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۳  | ۱۱۰۹ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۱۱۲ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۴  | ۱۱۱۰ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۱۱۳ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۵  | ۱۱۱۱ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۱۱۴ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۶  | ۱۱۱۲ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۱۱۵ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۷  | ۱۱۱۳ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۱۱۶ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۸  | ۱۱۱۴ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۱۱۷ | کتاب الاستتابة  | ۷۸۹  | ۱۱۱۵ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۱۱۸ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۰  | ۱۱۱۶ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۱۱۹ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۱  | ۱۱۱۷ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۱۲۰ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۲  | ۱۱۱۸ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۱۲۱ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۳  | ۱۱۱۹ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۱۲۲ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۴  | ۱۱۲۰ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۱۲۳ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۵  | ۱۱۲۱ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۱۲۴ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۶  | ۱۱۲۲ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۱۲۵ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۷  | ۱۱۲۳ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۱۲۶ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۸  | ۱۱۲۴ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۱۲۷ | کتاب الاستتابة  | ۷۹۹  | ۱۱۲۵ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۱۲۸ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۰  | ۱۱۲۶ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۱۲۹ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۱  | ۱۱۲۷ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۱۳۰ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۲  | ۱۱۲۸ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۱۳۱ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۳  | ۱۱۲۹ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۱۳۲ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۴  | ۱۱۳۰ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۱۳۳ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۵  | ۱۱۳۱ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۱۳۴ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۶  | ۱۱۳۲ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۱۳۵ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۷  | ۱۱۳۳ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۱۳۶ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۸  | ۱۱۳۴ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۱۳۷ | کتاب الاستتابة  | ۸۰۹  | ۱۱۳۵ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۱۳۸ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۰  | ۱۱۳۶ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۱۳۹ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۱  | ۱۱۳۷ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۱۴۰ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۲  | ۱۱۳۸ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۱۴۱ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۳  | ۱۱۳۹ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۱۴۲ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۴  | ۱۱۴۰ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۱۴۳ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۵  | ۱۱۴۱ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۱۴۴ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۶  | ۱۱۴۲ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۱۴۵ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۷  | ۱۱۴۳ | طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی      | ۷۲۵  |
|      |   | "    | ۱۱۴۶ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۸  | ۱۱۴۴ | ہیہ اور شفیع میں حیل             | ۷۲۶  |
|      |   | "    | ۱۱۴۷ | کتاب الاستتابة  | ۸۱۹  | ۱۱۴۵ | عامل کا حیل کرنا                 | ۷۲۸  |
|      |   | "    | ۱۱۴۸ | کتاب الاستتابة  | ۸۲۰  | ۱۱۴۶ | باب ۱۰۵۴                         | ۷۲۹  |
|      |   | "    | ۱۱۴۹ | کتاب الاستتابة  | ۸۲۱  | ۱۱۴۷ | نکاح میں حیل سازی                | "    |
|      |   | "    | ۱۱۵۰ | کتاب الاستتابة  | ۸۲۲  | ۱۱۴۸ | شوہر اور سونوں سے حیل            | ۷۲۴  |
|      |   | "    | ۱۱۵۱ | کتاب الاستتابة  | ۸۲۳  |      |                                  |      |

| صفحہ | عنوان                     | باب  | صفحہ | عنوان                  | باب  | صفحہ | عنوان                      | باب  |
|------|---------------------------|------|------|------------------------|------|------|----------------------------|------|
| ۷۶۱  | امت کی ہلاکت کم عمر اور   | ۱۱۰۸ | ۷۶۱  | عمل دیکھنا             | ۱۰۸۹ | ۷۶۳  | حضرت ابراہیم علیہ السلام   | ۱۰۶۶ |
| "    | نوجوانوں کے ہاتھوں        | "    | "    | دھونکرنا               | ۱۰۹۰ | "    | کا خواب                    | "    |
| "    | میں ہے                    | "    | "    | کسی کو کعبہ کا طواف    | ۱۰۹۱ | "    | ایک طرح کا خواب آیا        | ۱۰۶۷ |
| "    | شرقیہ آگیا                | ۱۱۰۹ | ۷۶۸  | کرتے دیکھنا            | "    | "    | مفسدوں اور مشرکوں          | ۱۰۶۸ |
| ۷۶۲  | فتنوں کا ظاہر ہونا        | ۱۱۱۰ | "    | بچی ہوئی چیز دوسرے کو  | ۱۰۹۲ | "    | کے خواب                    | "    |
| "    | ہر آنے والا زمانہ گزشتہ   | ۱۱۱۱ | "    | پیش کرنا               | "    | "    | خواب میں نبی کریم صلی اللہ | ۱۰۶۹ |
| ۷۶۳  | زمانہ سے برا ہے           | "    | "    | خوف کا دور ہونا        | ۱۰۹۳ | ۷۶۶  | علیہ وسلم کو دیکھنا        | "    |
| ۷۶۴  | فَلَيْسَ بِمَثٍّ          | ۱۱۱۲ | ۷۶۹  | دائیں راستے چلنا       | ۱۰۹۴ | ۷۶۷  | رات کو خواب دیکھنا         | ۱۰۷۰ |
| "    | میرے بعد تم ایک دوسرے     | ۱۱۱۳ | ۷۷۰  | پیالہ دیکھنا           | ۱۰۹۵ | ۷۶۸  | دن کو خواب دیکھنا          | ۱۰۷۱ |
| ۷۶۵  | کی گردنیں مارو گے         | "    | "    | کوئی چیز اڑتے دیکھنا   | ۱۰۹۶ | ۷۶۹  | عورتوں کے خواب             | ۱۰۷۲ |
| ۷۶۷  | پر فتنہ زمانہ             | ۱۱۱۴ | "    | لگائے ذبح کرتے دیکھنا  | ۱۰۹۷ | ۷۷۰  | بڑا خواب                   | ۱۰۷۳ |
| "    | دو مسلمانوں کا مقابل آنا  | ۱۱۱۵ | ۷۷۱  | خواب میں بھونک مارنا   | ۱۰۹۸ | ۷۷۱  | خواب میں دودھ دیکھنا       | ۱۰۷۴ |
| ۷۶۸  | معاشرہ کیونکر ملے پائے    | ۱۱۱۶ | "    | ایک چیز دوسری جگہ      | ۱۰۹۹ | ۷۷۲  | دودھ کی بہتا               | ۱۰۷۵ |
| ۷۶۹  | فتنہ اور ظلم              | ۱۱۱۷ | "    | لگنا                   | "    | ۷۷۳  | خواب میں قمیص دیکھنا       | ۱۰۷۶ |
| ۷۷۰  | لوگ کوڑے کی طرح رہ        | ۱۱۱۸ | "    | سیاہ عورت دیکھنا       | ۱۱۰۰ | "    | قمیص گھٹتی ہوئی دیکھنا     | ۱۰۷۷ |
| "    | جائیں گے                  | "    | "    | پریشان بالوں والی      | ۱۱۰۱ | "    | خواب میں سرسبزی دیکھنا     | ۱۰۷۸ |
| "    | فتنوں کے دور میں          | ۱۱۱۹ | ۷۷۴  | عورت دیکھنا            | "    | ۷۷۴  | عورت کا چہرہ دیکھنا        | ۱۰۷۹ |
| ۷۷۱  | فتنوں سے پناہ مانگنا      | ۱۱۲۰ | "    | تلوار دیکھنا           | ۱۱۰۲ | "    | ریشمی کپڑا دیکھنا          | ۱۰۸۰ |
| ۷۷۲  | فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا    | ۱۱۲۱ | "    | جھوٹا خواب بیان کرنا   | ۱۱۰۳ | ۷۷۵  | ہاتھ میں چابیاں دیکھنا     | ۱۰۸۱ |
| ۷۷۳  | فتنہ دریا کی طرح          | ۱۱۲۲ | ۷۷۶  | نا پسند چیز دیکھنا     | ۱۱۰۴ | "    | قلا بد وغیرہ دیکھنا        | ۱۰۸۲ |
| ۷۷۵  | باب ۱۱۲۳                  | ۱۱۲۳ | ۷۷۷  | خواب کی تعبیر کی تفصیل | ۱۱۰۵ | ۷۷۶  | خواب میں جنت میں           | ۱۰۸۳ |
| ۷۷۶  | باب ۱۱۲۴                  | ۱۱۲۴ | "    | ناراضی کے بعد خواب کی  | ۱۱۰۶ | "    | داخل ہونا                  | "    |
| "    | جب اللہ عذاب نازل         | ۱۱۲۵ | ۷۷۸  | تعبیر بیان کرنا        | "    | "    | قید ہوتے دیکھنا            | ۱۰۸۴ |
| ۷۷۷  | کرتا ہے                   | "    | ۷۷۹  | انتیسواں پارہ          | ۷۷۹  | ۷۷۹  | بہتا چشمہ دیکھنا           | ۱۰۸۵ |
| ۷۷۸  | حسن بن علی رضی اللہ عنہما | ۱۱۲۶ | "    | کتاب الفتن             | "    | "    | گنویں سے پانی کھینچنا      | ۱۰۸۶ |
| "    | کے متعلق ارشاد            | "    | "    | فالموں کے فتنے سے ڈرو  | ۷۸۰  | ۷۸۰  | ایک ڈول کمزوری کے          | ۱۰۸۷ |
| ۷۷۹  | اپنی بات کے خلاف کہنا     | ۱۱۲۷ | ۷۸۱  | عنقریب تم دیکھو گے     | ۷۸۱  | "    | ساتھ کھینچنا               | "    |
| ۷۸۰  | قیامت قائم نہ ہوگی الخ    | ۱۱۲۸ | ۷۸۲  |                        | "    | "    | آرام کرنا                  | ۱۰۸۸ |

| صفحہ | باب  | عنوان                          | صفحہ | باب  | عنوان                         | صفحہ | باب  | عنوان                                |
|------|------|--------------------------------|------|------|-------------------------------|------|------|--------------------------------------|
| ۸۱۲  | ۱۱۲۹ | تغیرات زمانہ                   | ۴۸۰  | ۱۱۵۲ | مسجد میں فیصلہ کرنا           | ۴۹۹  | ۱۱۴۴ | حکام کے ترجمان                       |
| "    | ۱۱۳۰ | آگ کا نکلنا                    | ۴۸۱  | ۱۱۵۳ | فیصلہ مسجد میں اور صلہ        | "    | ۱۱۴۵ | اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا            |
| ۸۱۳  | ۱۱۳۱ | باب ۱۱۳۱                       | "    | "    | یا بر قائم کرنا               | ۱۱۴۶ | ۱۱۴۶ | امام کا مشر                          |
| ۸۱۳  | ۱۱۳۲ | دجال                           | ۴۸۲  | ۱۱۵۴ | جھگڑنے والوں کو نصیحت         | ۱۱۴۷ | ۱۱۴۷ | کس طرح بیعت کی جائے                  |
| ۸۱۳  | ۱۱۳۳ | دجال مدینہ میں داخل نہ ہوگا    | ۴۸۵  | ۱۱۵۵ | قاضی کی گواہی                 | "    | "    |                                      |
| ۸۱۴  | ۱۱۳۴ | یا جرج و ما جرج                | ۴۸۶  | ۱۱۵۶ | حاکم جیب دو امیر مقرر کرے     | ۱۱۴۸ | ۱۱۴۸ | دو مرتبہ بیعت کرنا                   |
| "    |      | عتاب الاحکام                   | "    | ۱۱۵۷ | حاکم کا دعوت کو قبول کر لینا  | ۱۱۴۹ | ۱۱۴۹ | دیہاتیوں کی بیعت                     |
| "    |      | اطاعت کا حکم                   | "    | ۱۱۵۸ | عمال کے حق                    | ۱۱۵۰ | ۱۱۵۰ | بچوں کی بیعت                         |
| "    | ۱۱۳۵ | امراء قریش میں                 | ۴۸۷  | ۱۱۵۸ | عمال کے حق                    | ۱۱۵۱ | ۱۱۵۱ | بیعت کو پھیرنے کی خواہش کرنا         |
| ۸۱۸  | ۱۱۳۶ | حکمت کے ساتھ فیصلہ             | ۴۸۸  | ۱۱۵۹ | غلاموں کو قاضی بنانا          | ۱۱۵۲ | ۱۱۵۲ | دنیا کے لیے بیعت کرنا                |
| "    | ۱۱۳۸ | امام کا حکم سننا               | "    | ۱۱۶۰ | واقت کاروں کو پیش ہونا        | ۱۱۵۳ | ۱۱۵۳ | عورتوں کی بیعت                       |
| ۸۱۹  | ۱۱۳۹ | اشکس کی مدد کرتا ہے            | ۴۸۹  | ۱۱۶۱ | بادشاہ کے سامنے اور پیچھے     | ۱۱۵۴ | ۱۱۵۴ | بیعت توڑ دینا                        |
| "    | ۱۱۴۰ | جو حکومت مانگے                 | ۴۹۰  | ۱۱۶۲ | قائب کا حکم                   | ۱۱۵۵ | ۱۱۵۵ | خلیفہ مقرر کرنا                      |
| ۵۲۱  | ۱۱۴۱ | طلب حکومت کی حرص               | "    | ۱۱۶۳ | جس کے بھائی کے بارے           | ۱۱۵۶ | ۱۱۵۶ | باب ۱۱۸۶                             |
| ۸۲۲  | ۱۱۴۲ | جو رعیت کی خیر خواہی نہ چاہے   | ۴۹۱  | ۱۱۶۴ | کنویں کے بارے فیصلہ           | ۱۱۵۷ | ۱۱۵۷ | شکر کرنے والوں کا اخراج              |
| "    | ۱۱۴۳ | جس نے لوگوں کو مشقت میں ڈالا   | "    | ۱۱۶۵ | تھوڑے مال میں فیصلہ           | ۱۱۵۸ | ۱۱۵۸ | کیا امام منع کر سکتا ہے              |
| ۸۲۳  | ۱۱۴۴ | فتویٰ دینا                     | ۴۹۲  | ۱۱۶۶ | لوگوں کے مال کو فروخت کرنا    | ۱۱۵۹ | ۱۱۵۹ | جو شہادت کی آرزو کرے                 |
| ۸۲۳  | ۱۱۴۵ | آپ کا کوئی دربان نہ تھا        | "    | ۱۱۶۷ | امراء کے بارے بات کہنا        | ۱۱۶۰ | ۱۱۶۰ | اچھی باتوں کی آرزو کرنا              |
| ۸۲۳  | ۱۱۴۶ | ما تحت حاکم                    | ۴۹۳  | ۱۱۶۸ | بہت زیادہ جھگڑالو             | ۱۱۶۱ | ۱۱۶۱ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد |
| ۸۲۵  | ۱۱۴۷ | غصہ کی حالت میں فیصلہ          | ۴۹۴  | ۱۱۶۹ | کو نسا فیصلہ منسوخ ہے         | ۱۱۶۲ | ۱۱۶۲ | کاش ایسا ہوتا                        |
| "    | ۱۱۴۸ | قاضی کا اپنے علم پر فیصلہ کرنا | "    | ۱۱۷۰ | امام کا صلح کرنا              | ۱۱۶۳ | ۱۱۶۳ | علم کی تنقید کرنا                    |
| "    | ۱۱۴۹ | مہر کٹے ہوئے خط پر             | "    | ۱۱۷۱ | کاتب امانت دار اور عاقل ہو    | ۱۱۶۴ | ۱۱۶۴ | مکروہ آرزو                           |
| ۸۲۶  | ۱۱۵۰ | فیصلہ کے قابل ہونا             | ۴۹۵  | ۱۱۷۲ | قاضی کا خط لکھنا              | ۱۱۶۵ | ۱۱۶۵ | اللہ ہدایت دے تاکہ تو الخ            |
| "    | ۱۱۵۱ | حکام اور عاملوں کی تنخواہ      | ۴۹۶  | ۱۱۷۳ | قاضی حالات معلوم کرا سکتا ہے؟ | ۱۱۶۶ | ۱۱۶۶ | مقابلہ کی آرزو مکروہ ہے              |
| ۸۲۷  |      |                                | ۴۹۸  |      |                               | ۱۱۶۷ | ۱۱۶۷ | دلو کا استعمال                       |

| باب  | عنوان  | صفحہ | باب  | عنوان   | صفحہ | باب  | عنوان   | صفحہ |
|------|--|------|------|---|------|------|---|------|
| ۱۱۹۸ | پتے آدمی کی خبر واحد                                 | ۸۲۸  | ۱۲۱۵ | سائل کو سمجھنے کے لیے                               | ۸۵۲  | ۱۲۳۳ | روزی دینے والا                                    | ۸۷۸  |
| ۱۱۹۹ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا<br>زیر کاروانہ فرمانا | ۸۳۳  | ۱۲۱۶ | قاضیوں کا اجتہاد                                    | ۸۵۲  | ۱۲۳۵ | غیب کا جاننے والا                                 | "    |
| ۱۲۰۰ | اجازت ملنے پر گھر میں داخل<br>ہونا                   | ۸۳۳  | ۱۲۱۷ | تم پہلی امتوں کی پیروی<br>کر دو گے                  | ۸۵۵  | ۱۲۳۶ | اللہ سلامتی دینے والا ہے                          | ۸۷۹  |
| ۱۲۰۱ | آپ کا قاصدوں کو<br>روانہ فرمانا                      | "    | ۱۲۱۸ | جس نے کوئی برائے طریقہ<br>ایجاد کیا                 | "    | ۱۲۳۷ | لوگوں کا بادشاہ                                   | "    |
| ۱۲۰۲ | دفعہ کے لیے وصیتیں                                   | ۸۳۵  | "    | "   | "    | ۱۲۳۸ | دہی غالب اور حکمت والا ہے                         | ۸۸۰  |
| ۱۲۰۳ | ایک عورت کا خبر دینا                                 | ۸۳۶  | "    | "   | "    | ۱۲۳۹ | جس نے آسمان وزمین کو<br>پیدا کیا                  | ۸۸۱  |
|      | کتاب الاعتصام<br>بالمکتب والسنة                      |      | "    | میشوال پارہ   | ۸۵۶  | ۱۲۴۰ | اللہ بہت سننے والا ہے                             | "    |
| ۱۲۰۴ | جامع الکلم   | ۸۳۷  | ۱۲۱۹ | منبر و قبر کے آثار وغیرہ                            | "    | ۱۲۴۱ | کہہ دیجئے دہی قدرت<br>والا ہے                     | ۸۸۲  |
| ۱۲۰۵ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی<br>سنت کی پیروی       | ۸۳۸  | ۱۲۲۰ | اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم<br>آپ کو اختیار نہیں | ۸۶۲  | ۱۲۴۲ | دلوں کو پھیرنے والا ہے                            | ۸۸۳  |
| ۱۲۰۶ | کثرت سوال کی کراہت                                   | ۸۳۲  | ۱۲۲۱ | انسان سب سے زیادہ<br>جھگڑا لوبہ                     | "    | ۱۲۴۳ | اللہ کے خداوے نام ہی                              | "    |
| ۱۲۰۷ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم<br>کی اقتدار کرنا        | ۸۳۵  | ۱۲۲۲ | اس طرح امت وسط بنادیا                               | ۸۶۳  | ۱۲۴۴ | اللہ کے ناموں کے ذریعہ                            | ۸۸۴  |
| ۱۲۰۸ | علم میں باہم جھگڑنا مکروہ<br>ہے                      | "    | ۱۲۲۳ | حاکم یا حاکم کا اجتہاد                              | ۸۶۳  | ۱۲۴۵ | اللہ تعالیٰ کی ذات                                | ۸۸۵  |
| ۱۲۰۹ | بدعتی کو پناہ دینا                                   | ۸۵۰  | ۱۲۲۴ | حاکم کا قراب  | "    | ۱۲۴۶ | اللہ اپنی ذات سے<br>دور رہتا ہے                   | ۸۸۶  |
| ۱۲۱۰ | رائے کی مذمت   | "    | ۱۲۲۵ | لوگوں کے خلاف دلیل                                  | ۸۶۵  | ۱۲۴۷ | اللہ تعالیٰ کے سوا تمام<br>چیزیں مٹ با نیوالی ہیں | ۸۸۸  |
| ۱۲۱۱ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم<br>سے سوال اور اس کا جواب  | ۸۵۱  | ۱۲۲۶ | نبی کریم کا انکار کرنا                              | ۸۶۶  | ۱۲۴۸ | میری آنکھوں کے سامنے<br>پرورش ہو                  | "    |
| ۱۲۱۲ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی<br>تعلیم کا طریقہ     | ۸۵۲  | ۱۲۲۷ | دہ احکام جو دلائل سے<br>پہچانے جاتے ہیں             | "    | ۱۲۴۹ | اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے                  | ۸۸۹  |
| ۱۲۱۳ | ہمیشہ حق پر قائم رہنے کی<br>بات                      | "    | ۱۲۲۸ | پہچانے جاتے ہیں                                     | ۸۶۹  | ۱۲۵۰ | جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے<br>پیدا کیا             | "    |
| ۱۲۱۴ | فرقے فرقے جوتنا                                      | ۸۵۳  | ۱۲۲۹ | اختلاف پر ناپسندیدگی                                | ۸۷۰  | ۱۲۵۱ | اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند<br>کوئی نہیں ہے     | ۸۹۲  |
|      |  |      | ۱۲۳۰ | کسی چیز سے لوگوں کو منع کرنا                        | ۸۷۱  | ۱۲۵۲ | شہادت کے اعتبار سے                                | "    |
|      |  |      | ۱۲۳۱ | آپس کے مشورے کو ممانعت<br>ملے کرنا                  | ۸۷۲  | ۸۷۷  | کیا چیز بڑی ہے                                    | "    |
|      |  |      | ۱۲۳۲ | کتاب التوحید  | ۸۷۷  |      |   |      |
|      |  |      | ۱۲۳۳ | توحید کے بارے                                       | ۸۷۷  |      |   |      |
|      |  |      | ۱۲۳۴ | اللہ کو پکارو                                       | ۸۷۷  |      |   |      |

| باب  | عنوان                        | صفحہ | باب  | عنوان                      | صفحہ | باب  | عنوان                         | صفحہ |
|------|------------------------------|------|------|----------------------------|------|------|-------------------------------|------|
| ۱۲۵۳ | عرش پانی پر تھا              | ۸۹۳  | ۱۲۶۵ | اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ | ۱۲۷۶ | ۱۲۷۶ | ایک شخص جسے اللہ نے قرآن دیا  | ۹۲۶  |
| ۱۲۵۴ | فرشتے اور روح القدس          | ۸۹۴  | ۱۲۶۶ | تازل کیا                   | ۹۲۶  | ۱۲۷۷ | آپؐ پہنچا دیجئے               | ۹۲۷  |
| ۱۲۵۵ | اس کی طرف چڑھتے ہیں          | ۸۹۹  | ۱۲۶۷ | وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا    | ۹۲۷  | ۱۲۷۸ | توریت لاؤ اور اسے ملاؤ کرو    | ۹۲۸  |
| ۱۲۵۶ | بعض چہرے تروتازہ ہوں گے      | ۸۹۹  | ۱۲۶۸ | کلام بدل دیں               | ۹۲۷  | ۱۲۷۹ | نماز کو عمل کہا               | ۹۲۹  |
| ۱۲۵۷ | بلاشبہ اللہ کی رحمت          | ۹۱۰  | ۱۲۶۹ | انبیاء وغیرہ سے کلام کرنا  | ۹۲۸  | ۱۲۸۰ | انسان بڑا مضطرب پیدا          | ۹۳۰  |
| ۱۲۵۸ | قریب ہے                      | ۹۱۰  | ۱۲۷۰ | اللہ نے موسیٰ علیہ السلام  | ۹۲۸  | ۱۲۸۱ | کیا گیا ہے                    | ۹۳۱  |
| ۱۲۵۹ | بلاشبہ اللہ آسمانوں کو تھامے | ۹۱۲  | ۱۲۷۱ | سے کلام کیا                | ۹۲۸  | ۱۲۸۲ | اپنے رب سے ذکر کر             | ۹۳۲  |
| ۱۲۶۰ | ہوئے ہے                      | ۹۱۲  | ۱۲۷۲ | جنت والوں سے کلام          | ۹۲۸  | ۱۲۸۳ | توریت وغیرہ کی تفسیر          | ۹۳۳  |
| ۱۲۶۱ | آسمان وزمین کی پیدائش        | ۹۱۳  | ۱۲۷۳ | بندوں کو اللہ تعالیٰ کے    | ۹۲۸  | ۱۲۸۴ | قرآن کا ماہر نیکو کاروں       | ۹۳۴  |
| ۱۲۶۲ | ہمارا کلمہ پہلے ہی ہو چکا    | ۹۱۳  | ۱۲۷۴ | حکم کے ذریعہ یاد کرنا      | ۹۲۸  | ۱۲۸۵ | کے ساتھ ہو گا                 | ۹۳۵  |
| ۱۲۶۳ | ”انما قرآن لشیء“             | ۹۱۵  | ۱۲۷۵ | اللہ کے شریک نہ بناؤ       | ۹۲۸  | ۱۲۸۶ | قرآن میں وہ پرمسوحو تم سے     | ۹۳۶  |
| ۱۲۶۴ | اگر سمندر میرے رب کے         | ۹۱۶  | ۱۲۷۶ | خوف سے گناہ چھپاتا         | ۹۲۸  | ۱۲۸۷ | آسانی سے ہو سکے               | ۹۳۷  |
| ۱۲۶۵ | کلمات کے لئے روشنائی         | ۹۱۶  | ۱۲۷۷ | ہر دن وہ ایک شان           | ۹۲۸  | ۱۲۸۸ | قرآن مجید کو ذکر کے بچے آسمان | ۹۳۸  |
| ۱۲۶۶ | ہیں جائے                     | ۹۱۶  | ۱۲۷۸ | میں ہے                     | ۹۲۸  | ۱۲۸۹ | کر دیا گیا ہے                 | ۹۳۹  |
| ۱۲۶۷ | مشیت خداوندی                 | ۹۱۷  | ۱۲۷۹ | اُس کے ساتھ زبان کو        | ۹۲۸  | ۱۲۹۰ | قرآن لوح محفوظ میں محفوظ ہے   | ۹۴۰  |
| ۱۲۶۸ | کسی کی شفاعت کام تو ہے گی    | ۹۲۳  | ۱۲۸۰ | حکمت نہ دیں                | ۹۲۸  | ۱۲۹۱ | تھیں اللہ نے پیدا کیا         | ۹۴۱  |
| ۱۲۶۹ | جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ   | ۹۲۵  | ۱۲۸۱ | اللہ تعالیٰ دلی کی باتوں   | ۹۲۸  | ۱۲۹۲ | فاستق اور منافق کی قرأت       | ۹۴۲  |
| ۱۲۷۰ | اللہ کا کلام                 | ۹۲۵  | ۱۲۸۲ | کو جاننے والا ہے           | ۹۲۸  | ۱۲۹۳ | تراؤ کو انھما پر رکھیں گے     | ۹۴۳  |

الحمد للہ فہرست تفہیم البخاری جلد سوم کی کتابت مکمل ہوئی

كِتَابُ الْفِرَاقِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى "يُؤْتِيكَ اللَّهُ فِي  
أُولَئِكَ كَافًا مِمَّا تَمَنَّى" مِثْلُ حَقِّ الْأُمْتَانِ  
فَإِنْ كَانَ نِسَاءُ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ  
ثُلُثُ مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَ وَاحِدَةً فَلَهَا  
النِّصْفُ وَإِلَّا فَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ  
مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ  
أَبَوَاهُ فَلَهُمَا الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ  
فَلَهِمَّ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوسُفَ  
بِأَزْوَاجِهِ إِنْ أَبَاهُ لَهُمْ إِرَادًا

تَدْرُونَ أَنَّهُمْ أَقْرَبُ كُلُّ نَفْسٍ فَرِيضَةٌ  
مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا  
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ  
لَهُنَّ لَهْنٌ فَلَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ  
وَلَدٌ فَلَكُمُ الدَّيْعَةُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ  
بَعْدِ وَصِيَّتِهِنَّ يُرْصِلْنَ بَيْنَ أَوْدَيْنِ لَّهِ وَ  
لَهُنَّ الدَّيْعَةُ مِمَّا تَرَكَنَّ إِنْ لَّهُنَّ لَهْنٌ  
لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ  
الْهَنْ مِمَّا تَرَكَتُم مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِنَّ  
تَوْصُونَ بَيْنَ أَوْدَيْنِ لَّهِ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ  
يُورِثُ كَلَالَةً أَوْ امْرَأَةٌ فَلَهُ الْخُ  
أَوْحَتْ فَلَكَ وَاحِدٌ مِّمَّهَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا  
أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثَّلَاثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِ

١٢٢٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مُسَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَّ هُنَا فَعَادَ فِي رَسُولِ اللَّهِ

# میراث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۹۱۸

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ تھیں اور ادا کی (میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ برابر ہے اور اگر دو سے زائد عورتیں (ہیں) ہوں تو ان کے لیے دو تہائی حصہ ہں مال کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہو اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے نصف حصہ ہے اور مورث کے والدین یعنی ان دو ذول میں برابر ایک کے لیے اس مال کا چھٹا حصہ ہے جو وہ چھوڑ گیا ہے بشرطیکہ مورث کے کوئی اولاد نہ ہو اور اگر مورث کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی مال کا ایک تہائی ہے لیکن اگر مورث کے بھائی بہن ہوں تو اس کی مال کے لیے ایک چھٹا حصہ ہے وصیت کے نکالنے کے بعد کہ مورث اس کی وصیت کر جائے یا اولاد نے قرض کے بعد تمھارے باپ ہوں کہ تمھارے بیٹے تمہیں؟ جانتے ہو کہ ان میں سے نفع پہنچانے میں تم سے قریب تر کون ہے، یہ سب اللہ کی طرف سے مقرر ہے۔

بیشک اللہ ہی علم والا ہے حکمت والا ہے اور تمہارے لیے اس مال کا ادھار ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں بشرطیکہ ان کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اگر ان کے اولاد ہو تو تمہارے بیویوں کے ترکہ کا چوتھائی ہے وصیت نکالنے کے بعد جس کی وہ وصیت کر جائیں یا اولاد نہ ہو تو ان کے بعد اولاد نہ ہونے کے لیے تمہارے ترکہ کی چوتھائی ہے بشرطیکہ تمہارے کوئی اولاد نہ ہو لیکن اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو ان بیویوں کو تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا۔ بعد وصیت نکالنے کے جس کی تم وصیت کر چاہو یا اولاد نہ ہو کسی کے نقصان پہنچائے یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے اور بڑا بردبار ہے :

۱۶۲۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں بیارطا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهَما مَاشِيَانِ  
فَأَتَيَا نِيَّيْنِ وَقَدْ أُخْبِيئِي عَلَى فِتْوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ  
مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَى وَهْنُوهَا  
فَأَقْبَتَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَهْنَمُ  
فِي مَا لِي، كَيْفَ أَقْضِي فِي مَا لِي؟ نَكُحُ نَحْبِيئِي بَيْتِي  
عَلَى فَرَزَكَ أُمِّيَةُ الْمُؤَايِسَةُ

باب ۹۱۹ تَعْلِيمُ الْفَرَائِضِ - وَقَالَ عَقْدَةُ بْنُ عَاجِزٍ

تَعْلَمُوا قَوْلَ الْفَرَائِضِ يَعْنِي الَّذِينَ يَكُونُونَ بِالْطَّنَّةِ

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَهَبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا كُفْرُ وَالطَّنَّةُ فَإِنَّ الطَّنَّةَ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ  
وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَمَازِغُوا وَلَا تَدَابِرُوا  
كُفْرُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

باب ۹۲۰ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَوَارِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَدْفُوعٌ

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَيْثَمٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْفَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ أَيْتَا أَبَا بَكْرٍ فَلَمَّا سَأَلَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَما جَبِيئَتَانِ يَطْلُبَانِ  
أَرْضَهُمَا مِنْ فَدْلٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَا، فَقَالَ لَهُمَا  
أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا تَوَارِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَدْفُوعٌ زَايَا كُلُّهُ مُحَمَّدٌ مِنْ هَذَا  
الْمَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَدْعُو أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فِيهِ إِلَّا مَنَعَهُ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تَكَلِّمْهُ

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنْ تَرْمِذِي عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَارِثُ

وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے شریف لائے، دونوں حضرت  
پیدل چل کر آئے تھے، دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی  
آنحضرت نے وضو کیا اور وضو کا پانی میرے اوپر چھڑکا، مجھے ناکہ بڑا زمین  
نے عرض کی، یا رسول اللہ! اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ اپنے مال  
کا کس طرح فیصد کروں؟ آنحضرت نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ  
میراث کی آیتیں نازل ہوئیں۔

۹۱۹ - میراث کی تعلیم - عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ "فرائض"

یعنی بے تحقیق باتیں کرنے والوں سے پہلے علم حاصل کرو۔

۱۶۳۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہابی نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ گمان سے بچو کیونکہ گمان (بدظنی) سب سے جھوٹی  
بات ہے آپس میں ایک دوسرے کی ٹوہ پرانی کی ٹوہیں نہ لگے رہو، زیادہ دوسرے  
سے بغض رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو، بلکہ اللہ کے بندے بن کر چھائیوں کی طرح  
۹۲۰ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث  
نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۱ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی، انھیں عمر بن زبیری، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ اور عباس علیہما السلام ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس  
آنحضرت کی طرف سے اپنی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور خیر میں بھی اپنے حصہ  
کا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے، آپ نے فرمایا  
مخا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہے، عائشہ اہل محمد اسی  
مال میں سے اپنا خرچ پورا کرے گی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ میں کوئی  
ایسی بات نہیں رہنے دوں گا۔ جسے میں نے آنحضرت کو کرتے دیکھا ہو گا وہ  
میں بھی کروں گا۔ بیان کا اس پر ناظم رضی اللہ عنہا نے ان سے قطع تعلق کر لیا  
اور موت تک ان سے نہیں بولیں۔

۱۶۳۲ - ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، انھیں ابن المبارک نے  
خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری وراثت نہیں ہوتی،





وَالَيْكَ؟ قَالَ كَعَمْرٍاءَ فَتَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا وَدِدْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ مَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَدِدْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا سَتَيْتُ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ حَبَسْتُمَا فِي وَكَيْتِكُمَا وَاحِدَةً وَأَمَرَكُمَا جَمِيعًا، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيْبَكَ عَنْ ابْنِ أَخِيكَ وَأَنَا فِي هَذِهِ أَسْبَأُ لِنَبِيٍّ نَصِيْبٌ إِمْرَأَتِهِ مِنْ أَيْبَاهَا، فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا دَفَعْتُمَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قُلْتُمَا سَانَ مَنِي قَضَاءً خَيْرٌ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ الَّذِي يَأْذَنُ تَقْدُومَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَأَقْفِي فِيهَا قَضَاءً خَيْرٌ ذَلِكَ حَتَّى تَقْدُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَأَذْفَعَاَهَا إِلَى قَاتَا أَكْفِيكُمَا هَا:

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي السَّرَّانِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِيَارًا مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوَدَّةِ مَا بَيْنِي فَهُوَ مَدَّةٌ:

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَسَدَ كَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَدٌ أَنْ يَبْعَثَ عَمَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُهُ مِيرَاثَهُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُوَرِّثُ مَا تَرَكَتُمَا مَدَّةً؟

بَابُ ۹۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَهُ هَلِيلُهُ:

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کی وفات ہو گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں آنحضرتؐ کا نائب ہوں چنانچہ انھوں نے اس پر قبضہ کیا اور اس طرز عمل کو جاری رکھا جو آنحضرتؐ کا اس میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی تو میں نے کہا کہ میں آنحضرتؐ کے نائب کا نائب ہوں میں بھی دو سال سے اس پر تابع ہوں اور اس مال میں وہی کٹا ہوں جو رسول اللہؐ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے ہیں آپ دونوں کی بات ایک ہے اور معناد بھی ایک ہے، آپ (عباس رضی اللہ عنہ) میرے پاس اپنے نصیب کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) اپنی بری کا حصہ لینے آئے ہیں جو ان کے والد کی طرف سے انھیں ملتا میں کہتا ہوں کہ اگر آپ دونوں چاہیں تو میں اسے آپ کو دے سکتا ہوں لیکن آپ لوگ اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں۔ میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، قیامت تک اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے تو وہ جائداد مجھے واپس کر دیجئے، میں اس کی رکھوالی کروں گا۔

۱۶۳۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا ورثہ دنیا کی طرح تقسیم نہیں ہو گا میں نے اپنی بیویوں کے خراج اور اپنے عاملوں کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی بیویوں نے چاہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں۔ اپنی میراث کا مطالعہ کرنے کے لیے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یاد دلایا، کیا آنحضرتؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہماری وصیت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

۹۲۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے مال چھوڑا

برودہ اس کے اہل و عیال کے لیے ہے۔

۱۶۳۶۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی،

اور ان سے جو ہر روز رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مومنوں کا خود ان سے زیادہ حصہ اہل بیت میں سے جو کوئی مقرر میں سے لگا اور ادائیگی کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑے گا۔ تو ہم پاس کی ادائیگی کی ذمہ داری ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا ہو گا وہ اس کے وارثوں کا حصہ ہے۔

۹۲۲۔ لڑکے کی میراث اس کے باپ اور مال کی طرف سے، اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی مرد یا عورت نے کوئی لڑکی چھوڑی ہو تو اس کا حصہ آدھا ہوتا ہے اور اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو انھیں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ان کے ساتھ کوئی دامن کا بھائی (لڑکا بھی ہو تو پہلے وارث کے اور شریک کو دیا جائے گا اور جو باقی رہے گا اس میں سے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

۱۶۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہی حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میراث اس کے مستحقوں تک پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا حصہ ہے۔

۹۲۳۔ لڑکیوں کی میراث ۶

۱۶۳۸۔ ہم سے حمید نے بیان کیا ان سے سہیلان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے مکہ معظمہ میں سیر پر لگا اور موت کے قریب پہنچ گیا پھر آنحضرت میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے۔ اور ایک لڑکی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں۔ تو کیا مجھے اپنے مال کے دو تہائی حصہ کا حصہ کر دینا چاہیے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی، پھر آدھے کا کردی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا ایک تہائی کا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں گو، تہائی بھی بہت ہے اگر تم اپنے بچوں کو مال دے چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں تنگ دست چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو خرچ بھی کر دے اس پر تھیں ثواب ملے گا، اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں اپنی

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: انا اؤلی بالمؤمنین من انفسهم فمن ماله و مکتوبہ و ین و ذلک بکذا ما قامہ فقلینا فقامہ من ذلک ما کما فلوہ تجہ ۶

۱۶۳۹۔ میراث انوکہ میں آئیہ و امیہ و قال زید بن ثابت: اذا ترک رجل او امراة بنتا فلها النصف، وان كانتا اثنتين او اكثر فلن انثلثان، وان کان معهن ذکر و بدی شریکھن فیؤتی فیرضتہ فما بقی فلیل ذکر مثل حظ الذنن ۶

۱۶۳۷۔ حدثنا موسی بن اسماعیل حد ثنا وہیب حد ثنا ابن طاووس عن آبیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اخرجوا النضر ایتھن یا اهلها فما بقی فمؤک اؤلی رجل ذکری ۶

۱۶۳۸۔ میراث النبات ۶

۱۶۳۸۔ حدثنا الحمید حد ثنا سفیان حد ثنا الذہری قال: اخبرنی عامر بن سعد بن ابی وقاص عن آبیہ قال: مررت بمکہ مرؤسا فاشفت منہ علی الموت فاکانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعود فی فقلت یا رسول اللہ ان فی مال کثیرا و کسیر یرثنی اذ ابنتی امانہ قد بقی ما لی؟ قال لا، قال قلت ما لشطر؟ قال لا، قلت انک مال، انک لکبیر انک ان ترک وک اغنیاء و خیر من ان فترک لک عالة یمتکفون الناس، و انک لکن تنفی نفقة اذ اجرت علیها حتی التقت فترفعها لی فی امر ایدک، فقلت یا رسول اللہ اختلف عن هجر فی؟ فقال: لکن



تَبَيَّنَ سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ ابْنَ شَرَحْبِيلَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبُو مُوسَى عَنْ ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنِ وَابْنِ  
فَقَالَ: لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأَخْتِ النِّصْفُ  
وَأَبُو ابْنِ مَسْعُودٍ فَسَيِّئًا يَعْنِي فَسَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ  
وَأَخْبَرَهُ يَقُولُ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا دُمَا  
أَنَا مِنَ الْمُعْتَدِينَ، أَقْضَى فِيهِمَا بِمَا قَعْنَى النَّبِيُّ  
مَتَى أَقَامَ عَلَيْكَ دَسَلَهُ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ  
وَلِلْإِبْنَةِ ابْنِ السُّدُسِ تَكْمِلَةُ الثَّلَاثِينَ  
وَمَا بَعَثِي فَلَمْ تَحْتَ . فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى  
فَأَحْبَبْنَا مَا يَقُولُ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ:  
لَقَدْ تَسَاءَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْدُ  
فِيكُمْ:

بَابُ مِيرَاثِ الْحَبْدِ مَعَ الرَّبِّ وَ  
الرَّخْوَةِ: وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ  
عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَبْدُ أَبٌ وَ  
نَوَاحِي ابْنِ عَبَّاسٍ، يَا بَنِي آدَمَ، وَاتَّبَعَتْ مَلَكَةً  
أَبَا فِي ابْنِ آدَمَ وَاسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَلَهُ  
مِنْ كَرَامَةِ أَحَدٍ أَخْلَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ  
وَأَهْلَابُ النَّبِيِّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَافِقُهُ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْعُو ابْنُ ابْنِ ابْنِ  
إِخْوَتِي، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنِ ابْنِي. وَدِينُ كَرَمٍ هُمْ  
وَعَبِي وَابْنِ مَسْعُودٍ وَرَأَيْدُ قَادِيلٍ مُخْتَلِفَةٌ:

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ  
عَنْ ابْنِ هَارِثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحَقُوا  
الْعَدْلَيْنِ يَا هَلِيمَا فَمَا بَقِيَ فَلَا وَلَهُ جُلُ  
ذَكَرَهُ:

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

ان سے ابوقیس نے حدیث بیان کی، انھوں نے حریل بن شرحبیل سے سنا،  
بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیٹی پوتی اور بہن کی میراث کے بارے  
میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور بہن کو آدھا  
ملے گا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ وہ بھی یہی بتائیں گے۔  
پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات  
مجھے پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میں جھگڑ گیا اور مجھے ہدایت نہیں ملی۔  
میں اس میں وہی سفید کردل کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی  
کو آدھا ملے گا۔ پوتی کو چھٹھ حصہ ملے گا اس طرح دو بہن کی مکمل ہر گئے اور  
پھر جو باقی بچے گا وہ بہن کو ملے گا۔ ہم پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے  
اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو ان تک پہنچائی تو انھوں نے فرمایا کہ  
جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو انھیں کی طرف  
رجوع کیا کرو۔

۹۲۶۔ باپ اور بھائیوں کی موجودگی میں داد کی میراث، ابوبکر  
ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ داد باپ کی طرح  
ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”اَسَآءِ آدَمَ كَے  
بیٹے، اور میں نے اتباع کی ہے اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور  
یعقوب کی ملت کی، اور اس کا ذکر نہیں ملتا کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ  
عنہ سے آپ کے زمانہ میں اختلاف کیا ہو حالانکہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعداد اس زمانہ میں بہت تھی اور ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے وارث میرے پوتے ہوں گے،  
بھائی نہیں ہونگے اور میں اپنے پوتوں کا وارث نہیں ہوں گا عمر علی  
ابن مسعود اور زبیر رضی اللہ عنہم سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

۱۶۴۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن طاہر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان  
سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میراث  
اس کے مستحقوں تک پہنچی دو۔ اور جو باقی رہ جائے وہ سب سے قریب  
مرد عزیز کو دو۔

۱۶۴۳۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر میں اس امت کے کسی فرد کو غلیل بناؤں تو ان کو (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) غلیل بنالیا۔ لیکن اسلام کا تعلق ہی سب سے بہتر ہے، تو اس میں آنحضرتؐ نے داد کو باپ کے درجہ میں رکھا ہے۔

۹۲۷۔ لڑکے کی موجودگی میں شوہر کی میراث

۱۶۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے درقائد نے ان سے ابن ابی یحییٰ نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پہلے مال کی اولاد مستحق تھی اور والدین کو وصیت کا حق تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا۔ اور لڑکوں کو لڑکیوں کے دو گنا حق دیا۔ اور والدین کو اور ان میں سے ہر ایک کو، چھٹا حصہ کا مستحق قرار دیا۔ اور بچی کو اٹھویں اور چوتھے حصہ کا مستحق قرار دیا اور شوہر کو ادھار چوتھائی کا مستحق قرار دیا۔

۹۲۸۔ عورت اور شوہر کی میراث اولاد وغیرہ کی موجودگی میں

۱۶۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لویان کی ایک عورت کے بچے کے بارے میں، جو مردہ اور ناقص پیدا ہوا تھا خون بہا کے طور پر ایک غلام یا کنیز دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر وہ عورت جس کے متعلق آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا، مر گئی تو آنحضرتؐ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور شوہر کو دے دی جائے اور یہ کہ خون بہا اس کے عصہ پر واجب ہوگا۔

۹۲۹۔ بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصہ میں

۱۶۴۶۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شریب نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے بیان کیا کہ عاز بن جبلی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ ادھار بٹی کر ملے گا اور ادھار بہن کو، پھر سلیمان نے کہا کہ "ہمارے درمیان فیصلہ کیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں" کا ذکر وہ نہیں کیا۔

۱۶۴۷۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقیس نے

أَمَّا الدِّهْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكُّنْتُ مُنْخَذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ جَلِيلًا لَمْ يَخْذَلْ وَلَكِنْ خَلَّتْ أَيْسَارُهُمْ أَفْعَلُوا، أَوْ قَالَ خَيْرٌ فَانْكَهْ أَنْزَلَهُ، أَوْ قَالَ قَهْنَا كَأَبَاءٍ

بِأَسْبَابِ مِيرَاثِ الذَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ:

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَصَّافٍ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَأَنْتَ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَتَسْمِيَةُ اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فُجِعَ لِدَّةٍ كَرِثَةُ حَقَّالَتَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْبُيُوتِ بَيْكًا وَاجِبًا مِنْهَا السُّدُسُ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثَّمَنَ وَالذَّوْجَ وَالشَّطْرَ وَالرُّبْعَ:

بِأَسْبَابِ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالذَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ:

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَيْنٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لُؤَيٍّ سَقَطَ مِنْهَا بَعْرَةٌ: عِنْدَ أُمِّهِ، ثُمَّ رَأَتْ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْفَخْزَةِ تَوَفَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ مِيرَاثُهَا لِبَيْنَتِهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا:

بِأَسْبَابِ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَتُهُ:

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضَى فِينَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصْصِفَ لِلْبَنَاتِ وَتُصْصِفَ لِلْأَخَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَضَى فِينَا ذَلِكَ نَزَلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ ۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

ان سے ابوہریرؓ نے بیان کیا۔ اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصد کے مطابق اس کا فیصد کروں گا۔ روٹی کو ادھا، پوتی کو چھٹا اور جو باقی بچے بہن کا حصہ ہے۔

۹۳۰۔ بہنوں اور بھائیوں کی میراث۔

۱۶۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں شہر سے خبر دی، ان سے محمد بن منکدر نے بیان کیا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور یہاں تھا۔ آنحضرتؐ نے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ پھر آپؐ نے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹا مارا تو مجھے فاقہ ہو گیا غشی سے میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی یا رسول اللہ! میری بہنیں ہیں؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۹۳۱۔ آپؐ سے فتویٰ پوچھتے ہیں آپؐ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں کلامہ کے مستحق حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے تو اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہنیں ہوں تو بہن کو ترکہ کا ادھا ملے گا اور وہ بہن کا وارث ہوگا اگر اس کے اولاد نہ ہو پس اگر بہنیں دو ہیں تو دونوں کو دو تہائی ملے گا اس مال میں سے جو اس نے چھوڑا ہوگا۔ اور اگر بھائی بہنیں دونوں میں تو مرد کو دو و عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فتح کرنا ہے کہ کہیں تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ تمہیں حق کو جاننے والا ہے۔

۱۶۲۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت (میراث کی) سورہ نساء کے آخر کی آیتیں نازل ہوئیں کہ ”آپؐ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلامہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔“

۹۳۲۔ چچا کے دو بیٹے جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو

اور دوسرا شوہر ہو۔؟ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شوہر کو ادھا

ملے گا اور ماں شریک بھائی کو چھٹا حصہ اور جو باقی بچے گا دونوں

کے درمیان ادھا ادھا تقسیم کر دیا جائے گا۔

۱۶۵۰۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے، انھیں ابو حصین

نے، انھیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

عبداللہ: لَا تَصْنَعْنَ فِيمَا بَيْنَنَا الْبَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِذِي بَيْتِ النِّصْفِ وَلَا بَنِيَّ الرَّبِّ بْنِ السَّادُسِ وَمَا بَقِيَ خِلَافَ خَصْرٍ

یا ۹۳۱۔ مِيرَاثُ الْاِخْوَاتِ وَالْاِخْوَةِ:

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَاعَا بَوْصُومَ فَنُوضَا خَدَّ بَفَتْحٍ عَلَى مِِنْ دَضُومِهِمْ فَأَفْتَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِي إِخْوَاتٌ فَانْزَلْتَ آيَةً

الْفَرَأَنِصِ:

یا ۹۳۱۔ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكَ فِي

الْكَلَامِ لِقِرَانِ أَمْرٍ هَكَذَا لَيْسَ لَهُ وَلَا

وَلَهُ أَخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ نِصْفُهَا

إِنْ لَحْدَ بَيْنُ لَتَاهَا وَلَوْ فَإِنْ كَانَتْ

اِثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ

وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذِي

مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ

تَفْهَمُوا أَوَّلَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِ

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرْتُ

أَيُّوبَ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ وَلَيْسَتْ بِتَوَكُّفٍ

قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكَ فِي الْكَلَامِ لَيْ:

یا ۹۳۲۔ ابْنِي عَمِّ أَحَدِهَا أُمَّ لِلَّذِي دَارَ

نَدْوِيٍّ وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأَخِ

مِنْ الدُّمِّ السَّادُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا

نِصْفَانِ:

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَفْطَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلَهُ يَمُورُ إِلَى الْعَصَةِ» وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ مَبْنًى فَأَنَا وَوَلِيِّهِ فَلَهُ ذِمَّتُهُ:

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَرْبَاطٍ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَرْحَقُوا النَّسْرَ ابْنُ أَبِي هِلْمٍ فَكَانَتْ ذِمَّتُ النَّسْرِ ابْنُ وَلِيٍّ رَجُلٍ ذَكَرَ:

بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ:

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِرَبِِّّي أَسَاءَ مَا حَدَّثَكُمُ إِذْ رُسِي حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ مَرْبَاطٍ وَحَكْلٍ مَوْلَى ابْنِ مَرْبَاطٍ: «وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ» قَالَ: «كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ فَتَوْا الْمَدِينَةَ سِيرَتْ إِلَهُ نَصَارَى الْمُهَاجِرِينَ وَوَنَ ذَوِي رَحِمَةٍ لِلْخَلِيفَةِ السَّيِّدِ أَخِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ» فَلَمَّا نَزَلَتْ جَعَلْنَا مَوْلَى قَالَ نَسَخْنَاهَا فَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ:

بَابُ مَيْلَاتِ الْمَلَائِكَةِ:

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَمْ يَمُتْ لَمْ يَمُتْ فَفَاتَهُ مِنَ الْبَيْتِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافْتَقَى مِنْ وَلَدِهِ فَافْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْمَرْأَةِ:

بَابُ الْوَلَدِ لِلْفَرَسِ حُرَّةً أَوْ لِبَنَاتِهِ:

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَهَبٍ عَنْ هَاشِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَانَ عُبَيْدَةُ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدًا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، پس جو شخص مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہوگا اور جس نے بیوی بچے چھوڑے ہوں یا قرض ہو۔ تو میں ان کا ولی ہوں ان کے لیے مجھ سے مانگا جائے۔

۱۶۵۱۔ ہم سے امیر بن بسطام نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عقیق نے، ان سے عبد اللہ بن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میراث اس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو کچھ اس میں سے بچ رہے وہ قریبی عزیز مر دکا حق ہے۔

۹۳۳۔ ذوی الارحام۔

۱۶۵۲۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اباسار سے پوچھا، کیا آپ سے اور میں نے حدیث بیان کی مٹی، ان سے طلحہ بن حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، «وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ» کے متعلق فرمایا کہ مہاجرین جب مدینہ آئے تو ذوی الارحام کے علاوہ انصار و مہاجرین بھی ایک دوسرے کے وارث پاتے تھے اس بھائی بھائی کی وجہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان کر لیا تھا، پھر جب آیت تاجدنا مولا کی نازل ہوئی تو فرمایا کہ اس نے «وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ» کو منسوخ کر دیا۔

۹۳۴۔ معاف کرنے والی کی میراث

۱۶۵۳۔ مجھ سے یحییٰ بن قزاع نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا میں لعان کیا۔ اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو انھیں مرنے والوں کے درمیان بھائی کر دیا اور بچہ عورت کو دے دیا۔

۹۳۵۔ بچہ فرس کا حق ہے، عورت آزاد ہو یا کنیز

۱۶۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ عتبہ اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا تھا کہ



أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ ذَمَعَتْ مِثْقًا فَأَقْبَضَهُ إِلَيْهَا، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهَا سَعْدٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ أَخِي عُمَيْدٍ إِلَى يَدَيْهِ. فَأَمَّ عُمَيْدُ بْنُ مَرْثَعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدَةُ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَسَا وَقَامَا إِلَى ابْنَتِي مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي هَذَا كَانَ عُمَيْدٌ فَاقْبَضْهُ فَقَالَ عُمَيْدُ بْنُ مَرْثَعَةَ: أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدَةُ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ ابْنَتِي مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ ذَمَعَتْ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِلِ الْعَجَزُ، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ مَبْنُوتٍ مَرْثَعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَابِهِ يَحْتَبِيهِ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَحِقَ اللَّهُ ۝

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عِيسَى بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُرِيدُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْعَاقِلِ الْفَرَّاشِ ۝  
بَابُ ۹۳۶ الْوَلَاءُ وَمِنْ أَخْتَقَى، وَمِنْهَا اللَّقِيطُ، وَقَالَ عُمَرُ

الْلَقِيطُ حُرٌّ ۝

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَخْتَقَى وَأُخْدِي لَهَا شَاءَ فَقَالَ: هُوَ لَهَا مَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُدْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَيْدًا ۝

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَخْتَقَى ۝  
بَابُ ۹۳۷ مِيرَاثِ الْمُسْتَأْتَبَةِ ۝

ذمعی کی کنیز کا لڑکا میرا ہے اور اسے اپنی پردوش میں لے لینا فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لینا چاہا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی اس پر عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی کنیز کا لڑکا ہے اس کے فرائض (بستر) پر پیدا ہوا۔ آخر دونوں حضرات معاہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لے گئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے اس نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی عبد بن زمرہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی باندی کا لڑکا اور باپ کے فرائض پر پیدا ہوا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، عبد بن زمرہ! تمہارے پاس رہے گا۔ لڑکا فرائض (بستر) کا حق ہے اور زانی کے حق میں تمہاری پھر سو رہ بنت زمرہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ کیونکہ عتبہ کے ساتھ اس کی شباهت آپ نے دیکھ لی تھی چنانچہ اس لڑکے نے ام المومنین کو اپنی وفات تک نہیں دیکھا۔ ۱۶۵۵۔ ہم سے مسدد نے مرثیہ بیان کی، ان سے عیسیٰ نے ان سے شریف نے، ان سے محمد بن زیاد نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکا فرائض والے کا حق ہوتا ہے۔

۹۳۶۔ ولاد اس کے ساتھ قائم ہوگی، جو آزاد کر دے اور

لقیط (پڑے ہوئے بچے کی طرح کسی اجنبی نے پردوش کی ہو) کی میراث، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لقیط آزاد ہے۔

۱۶۵۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شریف نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ (رضی اللہ عنہا) کو خریدنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں خریدو، ولاد اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کر دے اور بریرہ رضی اللہ عنہا کو ایک بکری ملی تو آنحضرت نے فرمایا کہ یہ ان کے لیے صدقہ تھی لیکن ہمارے لیے ہریرہ ہے حکم نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے حکم کا قول مرسل منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا۔ ۱۶۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاد اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کر دے۔

۹۳۷۔ ساہبہ کی میراث

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْيَانَ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَالِيَةً كَأَنَّهُمْ يَسْتَبِقُونَ ۝

۱۶۵۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتیبہ نے، ان سے ہمدان نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مسلمان سائبر نہیں بناتے اور جاہل مشرکین سائبر بناتے تھے۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَنصُومٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِشْتَرَتْ بَرْمِيَّةً لِبَعِثَتَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَا عَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي إِشْتَرَيْتُ بَرْمِيَّةً لَا عُقُوبَتَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرُونَهَا وَلَا عَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا فَاتَمَّ النَّوْكَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، أَوْ قَالَ أُعْطِيَ الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَهَا، قَالَ رَحِبْتُ فَاحْتَارَتْ نَفْسُهَا. وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا كَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ. وَتَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ مِنْ دُجَاهَا حُرًّا قَوْلَ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَحْكَمَ ۝

۱۶۵۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عوالم نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو انھوں نے آزاد کرنے کی غرض سے خریدنا چاہا لیکن ان کے مالکوں نے اپنے ولاد کی شرط لگا دی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنا چاہا تھا لیکن ان کے مالکوں نے اپنے لیے ان کی ولاد کی شرط لگا دی ہے اسے اسے خریدنے فرمایا کہ انھیں آزاد کرو۔ ولاد تو آزاد کرنے کے ساتھ قائم ہوتی ہے بیان کیا کہ میرے لیے انھیں خریدنا اور آزاد کر دیا۔ ادیس نے بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہیں تو شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں ورنہ علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں، تو انھوں نے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا کہ مجھے اتنا مال بھی دیا جائے تو میں سابقہ شوہر کے ساتھ نہیں رہوں گی۔ اسود نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے اسود کا قول منقطع ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا۔

۹۳۸۔ اس کا گناہ جو اپنے مولیٰ سے برادرت کر دے۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْيَانَ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَالِيَةً كَأَنَّهُمْ يَسْتَبِقُونَ ۝

۱۶۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتیبہ نے، ان سے ہمدان نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں، سو اللہ کی کتاب کے اور اس کے علاوہ یہ صحیفہ بھی ہے بیان کیا کہ میرے دو صحیفہ نکلا تو اس میں زخموں (کے قصاص) اور اونٹوں کی زکوٰۃ کے مسائل تھے۔ بیان کیا کہ اس میں یہ بھی تھا کہ عینہ سے زور تک مدینہ حرم ہے جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی یا نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہ ہوگا اور مسلمانوں کا ذمہ (قول و قراءہ کسی کو پناہ دینا وغیرہ) ایک ہے بات ادنیٰ مسلمان کے ذمہ کو بچانے کے لیے بھی گوش کشش کی جائے گی پس جس نے کسی مسلمان کے لیے ہونے والی بات کو توڑا اس پر اللہ کی فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْيَانَ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَالِيَةً كَأَنَّهُمْ يَسْتَبِقُونَ ۝

۱۶۶۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاد کے نفل کو بیچنے، اس کو مہر کرنے سے منع فرمایا ہے۔  
 ۹۳۹۔ حجب کوئی کسی مسلمان کے ساتھ پر اسلام لانے، حسن اس کے ساتھ ولاد کے نفل کو درست نہیں سمجھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاد اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور تمہیں داری سے منقول ہے اس روایت کے صحت کے بارے میں اختلاف ہے۔

۱۶۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کلام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک کنیز آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا تو کنیز کے مالکوں نے کہا کہ ہم بیچ سکتے ہیں، لیکن ولاد ہمارے ساتھ ہوگی ام المؤمنینؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا اس شرط کو مانع نہ بنیے دو۔ ولاد ہمیشہ اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۳۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو ان کے مالکوں نے شرط لگائی کہ ولاد ان کے ساتھ قائم ہوگی۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں آزاد کر دو۔ ولاد قیمت ادا کرنے والے ہی کے ساتھ قائم ہوتی ہے بیان کیا کہ پھر میں نے آزاد کر دیا۔ پھر انھیں آنحضرتؐ نے بلایا اور ان کے شوہر کے معاملہ میں اختیار کیا۔ انھوں نے کہا کہ اگر مجھے یہ یہ چیزیں بھی وہ دے دے تو میں اس کے ساتھ رات گزارنے کے لیے تیار نہیں۔ چنانچہ انھوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔ ۹۴۰۔ ولاد کا تعلق عورت کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے۔

۱۶۶۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے امام نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ لوگ ولاد کی شرط لگانے میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خرید لو، ولاد تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں کعب نے خبر دی، انھیں سفیان

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَعَنْ هَبْتِهِ بَأْمٍ إِذَا اسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَدْرِي لَهُ وَلَا كِبَرٌ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَمَا كُنْتُ يَمِينُ الدَّارِ قِيْرَفُهُ قَالَ: هُوَ ذُو النَّاسِ بِمَعْنَى وَمَاتِهِ: وَاسْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذِهِ الْحَبْرَةِ

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا دَمَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتَمِدُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا يَبْنِي عَلَيْهَا عَلَى أَنْ وَلَا تَهَالِكَا فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ اسْوَدِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَشْرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاسْتَشْرَطَ أَهْلُهَا وَلَا تَهَالِكَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتَمِدُهَا فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ الْوَسْوَاقَ قَالَتْ: فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ: فَذَكَرْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَ هَامِيزٌ وَوَجَعًا فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بَيْتُ عَنْهُ لَا فَاخْتَارْتُ فَسَمِعَهَا بَأْمٍ مَا يَبْرُتُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَدِ

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا دَمَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَشْرِيَهَا فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ذَكِيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ

نے انھیں منقولہ نے انھیں ابراہیم نے انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلاو اسی کے ساتھ قائم ہوئی جو قیمت دے اور احسان کرے (اُزا ذکر کرے)

۹۴۱۔ کسی گھرانے کا مولا اس گھرانے ہی کا ایک فرد ہوتا ہے اور بن کا بیٹا بھی انھیں میں سے ہوتا ہے۔

۱۶۶۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن قرہ اور قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی گھرانے کا مولا اسی کا ایک فرد ہوتا ہے، اوکمال، ۱۶۶۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی گھرانے کا ایک فرد ہے، منعمہ یا من انفسہم کے الفاظ فرمائے۔

۹۴۲۔ قیدی کی میراث۔ شریعہ دشمن کے ہاتھ قید ہونے والے قیدی کو میراث دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اس کا زیادہ محتاج ہے۔ اور عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ قیدی کی وصیت اور اس کے آزاد کرنے اور جو کچھ اپنے مال میں وہ تصرف کرتا ہے، اسے نافذ کرو، جب تک وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا، کیونکہ اسی کا مال ہے وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

۱۶۶۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث ہے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مال چھوڑا اپنی موت کے بعد وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا ہے وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۹۴۳۔ مسلمان کا فر کا وارث نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کافر مسلمان کا۔ اور اگر میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لایا تب بھی میراث میں اس کا حق نہیں ہوگا۔

۱۶۶۹۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے، ان سے عمر بن عثمان نے، اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔

عَنْ مَذْمُومٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِثَةَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ»

بِالْبَيْتِ مَوْلَى الْعَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَنْتِ الْأُخْتُ مِنْهُمْ:

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ قَدْ عَلِمَ أَنَّ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْوَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ أَنْفُسُهُمْ أَذْكُمُ الْقَالَ» ۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ هَذَا السَّبْعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «ابْنُ الْأُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ»

بِالْبَيْتِ مِيرَاثُ الْأَسِيرِ قَالَ: وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ أَنْفُسُهُمْ أَذْكُمُ الْقَالَ» ۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رِثَتْهُ وَمَنْ تَرَكَ حَلَاةً فَلَا لِيْنَا»

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رِثَتْهُ وَمَنْ تَرَكَ حَلَاةً فَلَا لِيْنَا»

بِالْبَيْتِ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ:

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَجَلَةَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ»

۹۴۴۔ نصرانی غلام اور نصرانی مکاتب کی میراث، اور اس کا گناہ جو اپنے بچہ کا انکار کرے۔  
۹۴۵۔ جو کسی کا بھائی یا بھتیجہ ہونے کا دعویٰ کرے۔

۱۶۷۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہما کا ایک لڑکے کے بارے میں اختلاف ہوا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا لڑکا ہے آپ اس کی مشابہت اس میں دیکھئے اور عبد بن زمرہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، یا رسول اللہ! میرے والد کے فراموش پران کی کنیز سے پیدا ہوا ہے آنحضرتؐ نے لڑکے کا صورت دیکھی تو اس سے عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت واضح تھی، لیکن آپؐ نے فرمایا بعد: لڑکا فراموش کا بہنو ہے اور زانی کے حصے میں پھر میں اور اے سودہ بنت زمرہ! ام المومنین رضی اللہ عنہا اس لڑکے سے پردہ کیا کرو چنانچہ پھر اس نے ام المومنین کو نہیں دیکھا۔

۹۴۶۔ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔

۱۶۷۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی یہ ابن عبد اللہ ہیں، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو حجت اس پر حرام ہے پھر میں نے اس کا تذکرہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انھوں نے فرمایا اس حدیث کو آنحضرتؐ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

۱۶۷۲۔ ہم سے اصبح بن الفرج نے حدیث بیان کی ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو بن عبدی، انھیں جعفر بن ربیع نے، انھیں عمار نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپ سے کوئی اعراض نہ کرے کیونکہ جو اپنے باپ سے اعراض کرتا ہے (اور دوسرے کو اپنا باپ ظاہر کرتا ہے تو) یکفر ہے۔

باب ۹۴۳ مِیراث العبد النضر (فی قضا کاتب النضر) وَاِشْمَ مَنْ اِشْتَمٰ مِنْ وَلَدِهِ ۲۰۰  
باب ۹۴۴ مَنْ اِدْعٰ اَخًا وَاَبْنًا ۲۰۰

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَفَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْرَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِيدٌ إِلَيَّ إِنَّهُ ابْنُهُ أَنْظُرْ إِلَيْهِ شَبِيهٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْرَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدٌ عَلَى فِرَاشٍ أَبِي مِنْ وَلَدِ امْرَأَةٍ فَانْظُرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبِيهٍ فَرَأَى شَبَهًا بَيْنَهُمَا لِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ لَوْلَا لِفِرَاشٍ وَلِلْعَاجِزِ الْخَجَرِ وَاخْتَجَبَنِي مِنْهُ يَا سُوْدَةَ لَا يَنْتُ زَمْعَةً، قَالَتْ فَلَمْ يَبْرَسُوْدَةَ قَطُّ

باب ۹۴۶ مَنْ اِدْعٰ اِلٰى غَيْرِهِ اَبْنِهِ

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اِدْعٰ اِلٰى غَيْرِ اَبْنِهِ وَهُوَ يَكْفُرُ اِنَّهُ غَيْرُ اَبْنِهِ فَالْحِجْنَةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُ لِيْ بِكَرَّةٍ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهُ اِدْعٰ اِلٰى وَغَاةٍ فَلْيُ مِنْ دَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ اَلْمُرَّجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِدَالَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَحْرُجُوا عَنْ اَبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيهِ خُوْ كُفْرًا

**باب ۱۱۱۱ اِذَا دَعَتِ الْمَرْأَةُ اِمْنًا :**

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْثٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَا هَمَّانَ ابْنَا الْبَيْتِ، فَذَهَبَ  
بِأَحَدِهِمَا هُمَا فَقَالَتْ بِصَاحِبَتِهِمَا إِنَّمَا  
ذَهَبَ بِأَبْنَيْكَ، وَقَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ  
بِأَبْنَيْكَ، فَخَافَا كَيْفَ يَكُونُ لَدَا رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ  
لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَخَبَرَتَا، فَقَالَ أَفْتُوْنِي  
بِالسَّيِّئِ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَوْ  
تَفَعَّلَ تَزَوُّجُكَ اللَّهُ هُوَا جُئْتُمَا فَقَضَى بِهِ  
لِلصَّغْرَى، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ  
بِالسَّيِّئِ قَطْرًا لَوْ مَرَّ بِهِ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ  
إِلَّا الْمُدَّةَ :

**باب ۱۱۱۲ اَلْقَاتِفُ :**

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَ لَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَلَى مَسْرُورٍ مَتَّبِعِيٍّ أَسَارِيْدُ وَجْهِهِ فَقَالَ  
أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُحْرِسَةَ أَنْظَرَا بِنَا إِلَى زَيْدِ بْنِ  
حَارِثَةَ وَ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ أَلْفُ قَتَامٍ  
بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ :

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ وَ لَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ  
هُوَيْرَةَ قَالَ : يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُحْرِسَةَ  
الْمُدْلُجِي دَخَلَ قَتَامُ أَسَامَةَ وَ زَيْدًا عَلَيْهِمَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ میں چھری کے لیے "سکین" کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تھا۔

۹۴۷۔ جب عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے۔

۱۶۴۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، کہا کہ  
ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو عورتیں تھیں اور ان  
کے ساتھ ان کے دو بچے بھی تھے، پھر پھیرا آیا اور ایک کے بچے کو اٹھا کر لے  
گیا۔ اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ پھیر یا تیرے بچے کو لے گیا ہے  
دوسری عورت نے کہا کہ وہ تو میرا بچہ لے گیا ہے وہ دونوں عورتیں اپنا مقدمہ  
داؤد علیہ السلام کے پاس لائیں تو آپ نے فیصلہ پڑی کے حق میں کر دیا۔ وہ  
دونوں نعل کر سیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گئیں اور انھیں واقعہ کی  
اطلاعات دی، سیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری لاؤ میں اس لڑکے کے ٹکڑے  
کر کے دونوں کو ایک ایک دے دوں گا۔ اس پر چھوٹی عورت بول اٹھی، کہ  
ایسا نہ کیجئے، آپ پر اللہ رحم کرے، یہ بڑی ہی کار کا ہے لیکن آپ نے فیصلہ  
چھوٹی عورت کے حق میں کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو اللہ! میں نے  
"سکین" (چھری) کا لفظ سب سے پہلی مرتبہ آنحضرت کی زبان سے اس دن  
سننا تھا اور ہم اس کے لیے (اپنے قبیلہ میں) "مدیر" کا لفظ استعمال کرتے تھے۔  
۹۴۸۔ قیاد شناس۔

۱۶۴۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں ایک مرتبہ بیت خوش  
خوش تشریف لائے، آپ کا چہرہ چمک رہا تھا، آنحضرت نے فرمایا، تم نے  
میں دیکھا، محرز (ایک قیاد شناس) نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ  
بن زید رضی اللہ عنہما کے (صرف پاؤں دیکھے) اور کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے  
سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱۶۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے،  
آپ بہت خوش تھے اور فرمایا عائشہ تم نے دیکھا نہیں، محرز المدلجی آیا اور  
اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے

قَطِيفَةً قَدْ عَطِيَاسُ وَسَمْعًا وَبَدَتْ أَحَدًا مِمَّا قَتَلَتْ  
إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ :-

## کتاب الحدود

### وَمَا يَحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ

#### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا ۱۳۹۹ - لَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

يُذَرُّ مِنْهُ نَوْبُ الْإِيمَانِ فِي الزَّوَانِ

۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا يَزِي فِي الدِّينِ حِينَ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ  
الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ  
يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ خَبْثَةً  
يَزِفُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَيْضًا رَهْمٌ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعْتَلِبُ إِيَّاهُ النَّهْبَةُ

بِأَنَّهُ لَا يَجَاءُ فِي خَمْرٍ شَارِبِ الْخَمْرِ

۱۶۷۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعَ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا مُطْعِمَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْخَمْرِ بِالْحَبْرِيِّ وَالنِّعَالِ  
وَجَلَدَ أَبْرَ بَكْرًا بَعِيْن :-

یا ۱۴۱۹ - مَنْ أَمَرَ بِعَنْزِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ :-

۱۶۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ  
جِيَّ بِالنَّعِيمَانِ أَوْ يَابِنِ النَّعِيمَانِ بِشَارِبٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ

دو نزل کے سرول کو ڈھک لیا تھا۔ اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے  
تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

## حدود

اور کس طرح حدود سے بچا جائے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۴۹ - شراب دپی جائے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو زنا

سے ایمان کا نور جدا کر دیا جاتا ہے۔

۱۶۷۶ - مجھ سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوبکر  
بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی زنا کرنے والا زنا کرے تو وہ مؤمن نہیں رہتا جب  
بھی کوئی شراب پیئے والا شراب پیئے تو وہ مؤمن نہیں رہتا جب بھی  
کوئی چوری کرنے والا چوری کرے تو وہ مؤمن نہیں رہتا، جب بھی کوئی  
لوٹنے والا لوٹے تو وہ لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھنے لگتے ہیں، وہ یمن  
نہیں اور ابن شہاب سے روایت ہے ان سے سعید بن مسیب نے اور ابوبکر  
نے بیان کیا، ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے  
سے، اسی طرح ہر انظر بھختہ کے

۵۰ - شراب پینے والوں کو مارنے کے متعلق روایت

۱۶۷۷ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے واسطے سے ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے  
کو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتے سے مارا تھا اور ابوبکر  
رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔

۹۵۱ - جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا۔

۱۶۷۸ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان  
کی ان سے ابوبکر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عقبہ بن الحارث رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا، کہ نعمان یا ابن النعمان کو شراب کے نشوونے لایا گیا تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ انھیں ماریں، چنانچہ لوگوں نے انھیں مارا میں بھی انھیں جوتے مارنے والوں میں تھا۔  
۹۵۲۔ چھڑی اور جوتے سے مارنا۔

۱۶۷۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے، ان سے حبشہ بن ابی لیلیہ نے اور ان سے عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبیمان یا ابن نبیمان کو دیا گیا وہ نشہ میں تھے آنحضرت پر یہ نوازا کہ زرا۔ اور آپ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ انھیں ماریں چنانچہ لوگوں نے انھیں چھڑی اور جوتوں سے مارا اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے انھیں مارا تھا۔

۱۶۸۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتوں سے مارا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے تھے۔

۱۶۸۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے انس نے، ان سے زید بن الہادی نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو پٹے پہنے تھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے مارو۔ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بعض وہ تھے جنھوں نے اسے اسے مارا، بعض نے جوتے سے مارا، اور بعض نے اپنے کپڑے سے مارا۔ جب مار چکے تو کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو مارے آنحضرت نے فرمایا کہ اس طرح کے جیلے نہ کہو۔ اس کے معاملہ میں شیطان کی مدد نہ کر۔

۱۶۸۲۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحسین نے، انھوں نے عمیر بن سعید بخاری سے سنا، کہا کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نہیں پسند کروں گا کہ میں کسی کو ایسی سزا دوں کہ وہ مر جائے۔ اور مجھے اس کا رنج ہو، سو امیرانی کے، کہ اگر میرا جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی تھی۔

۱۶۸۳۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جابر سے، ان سے زید بن حصیفہ نے، ان سے سائب بن زید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں شراب پینے والا

صلی اللہ علیہ وسلم من كان بالبيت ان يفسر بؤة قال ففسر بؤة فقلت انا فبين خبرك بالبعال

باب الضرب بالجريد والبعال

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَصَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُبَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُبَيْمَانَ وَهُوَ سُكْرَانٌ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَفْضَرُوا فَفَضَرُوا بِالْجُرَيْدِ وَالْبَعَالِ وَكُنْتُ مِنْ خِيَمِينَ خَيْرَ كِهْ

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجُرَيْدِ وَالْبَعَالِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَسْبَعِينَ

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ السَّهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلُ قَدْ شَرِبَ قَالَ إِنْ شَرِبْتُ قَالَ الْوَهْرُ نِدْرَةٌ فِيمَا الضَّارِبُ يَكِيدُ وَالضَّارِبُ يَنْعَلُهُ وَالضَّارِبُ يَتَوَبَّعُهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: أَخْرَاكَ اللَّهُ، قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تَقْسِمُوا عَلَى الشَّيْطَانِ

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حُسَيْنٍ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ سَعِيدٍ الْغَنَوِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ رَدِّتُهُمْ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَمُوتُوا فَاجِدُوا فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوَمَاتُ وَذَمُّهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَهْ

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ أَبِي بَرَاهِيمَ عَنْ الْحَجَّيْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نَوَدِّي بِالْشَّارِبِ عَلَى أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



لایا جاتا۔ تو ہم اپنے ہاتھ جو تے اور چادریں لے کر کھڑے ہو جاتے (اور اسے مارے)، آخر عمر رضی اللہ عنہ اپنے آخری دو خطبات میں شراب پینے والوں کو چالیں کوڑے مارتے اور جب ان لوگوں نے مزید سرکشی کی اور مشق و فحش کیا تو انہیں کوڑے مارے۔

۹۵۳۔ شراب پینے والے پر لعنت کرنے پر ناپسندیدگی اور یہ کہ وہ مذہب سے نکل نہیں جاتا۔

۱۶۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ کعبہ سے خالد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص جس کا نام عبداللہ تھا اور عمر (لکھا) کے لقب سے پکارے جلتے تھے وہ آنحضرت کو سنتے تھے اور آنحضرت انہیں شراب پینے پر راجع تھا تو انہیں ایک دن لایا گیا اور آنحضرت نے ان کے لیے حکم دیا اور انہیں مارا گیا۔ حاکم بن ابی صاحب نے کہا، اللہ اس پر لعنت کرے کہ کتنی مرتبہ کہا جا چکا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ ان پر لعنت ہو کہ وہ اللہ سے جتنے اس کے متعلق یہی جانتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

۱۶۸۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسعید نے اور ان سے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس ایک شخص نشتریں لایا گیا تو آنحضرت نے انہیں مارنے کا حکم دیا۔ ہم میں بعض نے انہیں ہاتھ سے مارا۔ بعض نے جوتے سے مارا اور بعض نے کپڑے سے مارا جب مارے تو ایک شخص نے کہا کیا ہو گیا اسے، اللہ اسے دسو کرے آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد کرو۔

۹۵۴۔ حب چور چوری کرتا ہے۔

۱۶۸۶۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن عروان نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔

۹۵۵۔ چور کا نام بے غیر اس پر لعنت بھیجنے۔

۱۶۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے

وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْبُرَ وَصَدَّ رَأْمَيْنِ خِلَافَهُ عَمَرَ فَنَقَضُوا السَّيْبَ بِأَيْدِيهِمَا وَبَعَالِنَا وَأَذْرَيْنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ امْرَأَةٍ عَمَرَ فَنَكَلَهُ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا اعْتَوَا وَفَسَقُوا أَجَلَهُ ثَمًا زَيْنَ ۝

بِأَسْمَاءَ مَا كَبُرَهُ مَنْ لَعَنَ شَارِبَ الْخَمْرِ وَ

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجَةَ عَنْ أَبِي الْيَاسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَنْبُذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدًا وَكَانَ يَكْتُمُ جِمَارًا وَكَانَ يَنْفُخُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّابًا فِي شَرَابٍ فَأَقَامَ يَوْمًا فَأَمَرَ لِحْدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ مَا لَكَ مَا يُؤْتِي بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْعَنُوا فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا ۝ ۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُرَانِ فَأَمَرَ بِصُرْدِهِمَا فَمِنَّا مَنْ يَقْرُبُهُ بِيَدِهِ وَمِنَّا مَنْ يَقْرُبُهُ بِتَعْلِيهِ وَمِنَّا مَنْ يَقْرُبُهُ بِتَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَخْرَاهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ تَكُونُوا عَوْنُ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ ۝ بِأَسْمَاءَ ۝ ۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عَزْوَانٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزِي فِي الْمَرْأَةِ جَنِينَ يَزِي هُوَ مَوْمِنٌ وَلَا يَسْقِي جَنِينَ هَبْرًا ۝ بِأَسْمَاءَ ۝ لَعَنَ اسْمَارِقِي إِذَا لَعَنَ سَيْسَمَ ۝ ۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي



۹۵۸۔ حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمتوں کے لیے انتقام لینا۔

۱۶۹۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دوجیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان ہی کو پسند کیا بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ کا پہلو ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور ہوتے۔ واللہ! بخفوض نے بھی اپنے ذاتی معاملہ میں کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ کی حرمتوں کو توڑا جاتا، تو آپ اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

۹۵۹۔ حدود قائم کرنا بلند مرتبہ شخص ہر یک مرتبہ۔

۱۶۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کی جس رحد جاری ہونے والی تھی، سفارش کی تو آنحضرت نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ وہ کمزوروں پر تو حدود قائم کرتے تھے (جرم کی سزا دیتے تھے) اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ظالم نے بھی یہ کام (چوری) کیا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ لیتا۔

۹۶۰۔ جب مقتدر حاکم کے پاس ہو تو حد کے معاملہ میں سفارش کی کراحت۔

۱۶۹۲۔ ہم سے سعید بن سیلمان نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزدی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی، قریش کے لوگوں کے لیے اہمیت اختیار کر گیا، لوہاڑوں نے کہا کہ آنحضرت سے اس معاملہ میں کوئی گفتگو کر سکتا ہے، اسامہ رضی اللہ عنہ نے سوا اجوا آنحضرت کو بہت عزیز ہیں تو کوئی آپ سے سفارش کی جرأت نہیں کر سکتا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے گفتگو کی تو آنحضرت نے فرمایا، کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرنے آئے ہو! پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا۔ اے لوگو تم سے پہلے کے لوگ اس لیے مکرہ ہو گئے کہ حبیان میں کوئی بامرتبہ شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے

۹۵۸۔ اقامۃ الحدود واینتقام  
لجسما مای اللہ

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ السَّبِيِّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ دَسَلَمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَسِيرَهُمَا مَا لَمْ يَأْتَهُ فَإِذَا كَانَ الرَّاحِمُ كَانَ أَجَعَهُ هُمَامُهُ، وَاللَّهُ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتِي إِلَيْهَا قَطُّ حَتَّى تَنْتَقِمَ حُرْمَاتِ اللَّهِ.. فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ:

۹۵۹۔ اقامۃ الحدود علی الشریف واولیہ

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسَافَةَ كَلَّمَ السَّبِيَّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ دَسَلَمَ فِي أَمْرَةٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَصِيْعِ وَكَفَرُوا الشَّرِيفِ وَالْأَسِيرِ نَفْسِي بِيَدِهِ كَوْفَاطِمَةَ فَعَلْتُ ذَلِكَ لَفَعَلْتُ بِيَدِهَا:

۹۶۰۔ يَأْتِي كَرَاهِيَةِ الشَّعَاعَةِ فِي الْحَيَاةِ إِذَا رَفَعَ إِلَى السُّلْطَانِ:

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمْ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يَكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ حِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْتَنَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حَدِّ دِينِي ثُمَّ قَامَ لِيُخَلِّبَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الْمُتَّقِي

تَرْكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الصَّغِيرُ فَيُهْمَرُ أَقَامُوا عَلَيْهِ  
الْحَدَّ وَأَلْعَمَ اللَّهُ كَوْنَهُ فَطَمَعَتْ بِنْتُ مُحَمَّدٍ  
سَرَقَتْ لَقَطْعَ مُحَمَّدٍ يَدَهَا

بَابُ ۱۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ  
فَأَقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فِي كُفٍّ يَقْطَعُ وَقَطْعُ  
عَلَى مَن أَنْكَرْتُ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي إِسْرَافِ سَرَقَتْ  
فَقَطَعَتْ شِمَالَهَا لَيْسَ الرَّذْلُ بَدَنٍ

۱۶۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَرَقَ ابْنُ  
الْعَزِيزِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقَطَّعُوا الْيَدَ فِي رُبْعٍ  
وَنِيَابِ فَصَاعِدًا. ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ  
أَحْمَرَ الزُّهْرِيِّ وَمُسَدَّدُ بْنُ الرَّحْمَنِ

۱۶۹۴- حَدَّثَنَا سَامِعُ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ  
يُزَيْدِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ  
عَائِشَةَ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
قَالَتْ: سَرَقَ ابْنُ الْعَزِيزِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقَطَّعُوا الْيَدَ فِي رُبْعٍ  
وَنِيَابِ فَصَاعِدًا. ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ  
أَحْمَرَ الزُّهْرِيِّ وَمُسَدَّدُ بْنُ الرَّحْمَنِ

۱۶۹۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
هَيْثَمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ  
لَمْ تَقْطَعْ مَتَى عَمِلَ الْبُحْرُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي  
شَرْحٍ حَقِيقَةٍ أَوْ تَرْسٍ

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
مِثْلَهُ

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا هَيْثَمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

لیکن اگر زور و جبری کو تا تھا تو اس پر حد قائم کرتے تھے، اور اللہ کی قسم،  
اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد (صلی اللہ  
علیہ وسلم) اس کا ہاتھ ضرور کاٹتا۔

۹۶۱... اسد غنائی کا ارشاد "اور حمید مرد اور حمید عورت کا ہاتھ کاٹوا

کتنے ہاتھ کاٹا جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے ہاتھ  
کاٹا تھا۔ ایک عورت کے بارے میں جس نے چوری کی تھی اور اس کا باپ  
ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ قتادہ نے فرمایا کہ اس کی بھی سزا ہے۔

۱۶۹۳ ہم سے عبد الرحمن بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چوتھی دنیا یا اس سے زیادہ پر  
ہاتھ کاٹ لیا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبد الرحمن بن خالد زہری کے  
مجتہد اور عروہ بن زہری کے واسطے سے کی۔

۱۶۹۴ ہم سے اسماعیل بن ابی الویس نے روایت بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے  
شہاب نے، ان سے عروہ بن زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چوتھا ایک چوتھی دنیا پر کاٹ لیا جائے گا۔

۱۶۹۵ ہم سے عثمان بن عفان بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث  
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد  
بن عبد الرحمن انصاری نے، ان سے عروہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان  
سے عائشہ رضی اللہ عنها نے حدیث بیان کی، کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوتھی  
دنیا پر ہاتھ کاٹا جائے۔

۱۶۹۶ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے ہشام نے، ان سے خالد نے بیان کیا اور انھیں عائشہ رضی اللہ  
عنها نے خبر دی کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زاد میں چور کا ہاتھ بغیر لکڑی کے  
چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی چوری پر ہی کاٹا جاتا تھا۔

۱۶۹۷ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنها نے اسی طرح۔

۱۶۹۸ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں  
ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنها

قَالَتْ: لَوْلَا تَنْقَطِعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَذُنِهِ مِنْ حَبَقَةٍ  
أَوْ مَرَسٍ كُلِّ دَاجِدٍ مَعْمَا دَوْشَمِي دَوَاوُ وَكَبِيرُ وَابْنُ  
أَوْ رَيْثِي عَنْ حِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى .

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ  
قَالَ حِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تَقَطْعُ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ  
الْبَيْتِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَذُنِهِ مِنْ حَبَقٍ الْحَبَنِ  
تُرْسٍ أَوْ حَبَقَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِمَّنْ هَذَا أَشْهَدُ .

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ  
نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَطَعَ فِي لَحْيَيْنِ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ .

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْبِقَةُ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ الْبَيْتُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي لَحْيَيْنِ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ .

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَطَعَ الْبَيْتُ مَتَى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَحْيَيْنِ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ .

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ الْبَيْتُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدُ سَارِقٍ فِي لَحْيَيْنِ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ  
بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ الْإِسْنَدُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ :

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
عَنْ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ  
السَّارِقَ لَيْسَ قِيَمَتُهُ مَقْطُوعُ يَدِهِ وَبِالسَّارِقِ  
الْحَبْلِ فَتَقَطَّعُ يَدُهُ :

نے بیان کیا کہ جو رکاوٹ بغیر مکر کی کے چڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی قیمت  
سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا۔ یہ دونوں ڈھال قیمت سے ملتی تھیں۔ اس کی روایت  
وکیعہ اور ابن ادریس نے ہشام کے واسطے سے کی ان سے ان کے والد نے مرسل

۱۶۹۹۔ مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسماء نے  
حدیث بیان کی کہ ہشام بن عروہ نے انھیں اپنے والد کے واسطے سے خبر دی  
انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں جو رکاوٹ ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا  
تھا۔ مکر کی کے چڑے کی ڈھال ہو یا عام ڈھال یہ دونوں چیزیں قیمت الی تھیں۔

۱۶۰۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان، ان سے مالک بن انس نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مولانا نے، ان سے عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر ہاتھ  
کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۶۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث  
بیان کی ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوڑی پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۶۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،  
ان سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا تھا  
جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۶۰۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جعفر نے حدیث بیان  
کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چوڑی پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی  
کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی، اس روایت کی متابعت محمد بن اسحاق نے کی  
اور حدیث نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے روایت کی بجائے "قریرہ" کہا۔

۱۶۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث  
بیان کی، ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو صالح سے سنا، کہا کہ میں  
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے  
مجھ پر لعنت کی ہے کہ ایک اندھا چلا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ایک دیکھ رہا ہے  
ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

## یا مصلیٰ تَوْبَةُ السَّارِقِ :

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
إِبْنُ وَهْبٍ عَنْ ثِيَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ مِثْلَ  
إِمْرَأَةٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَأَنْتَ تَأْتِيَنِي بَعْدَ ذَلِكَ  
فَمَا رَفَعَ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَأْتِيَنِي وَحَسَنَتْ تَوْبَتُهَا :

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُغَنِّي حَدَّثَنَا  
هَيْثَمُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي  
إِذْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :  
بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَهْطٍ  
فَقَالَ : أُوْبِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا  
تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلِيَاءَ دُكَّتَا تَوْبَتَيْنِ تَغْفِرُونَ  
بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَقْصُرُونِي فِي مَعْرُوفٍ  
فَعَمَلٍ وَفِي مَنَاسِكُمْ فَأَجِزُوا عَلَيَّ اللَّهُمَّ، وَمَنْ أَهْبَابُ  
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِي فِي الدُّنْيَا فَمَعُوكَا سَأَلْتُ  
لَهُ دَعْوَةً وَمَنْ سَكَرَ اللَّهُ فَنَدَّكَ إِلَى اللَّهِ أَنْ  
شَاءَ عَذَّبَكَ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قَطَعَ مِثْلَهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ  
وَكُلُّ مُحْتَضِرٍ كُنْ ذَلِكَ إِذَا تَابَ  
قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ :

## ۹۹۲۔ چور کی توبہ۔

۱۶۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب  
نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے  
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ  
کٹوایا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ عورت بعد میں بھی آتی تھی اور میں اس  
کی ضرورتیں حضور اکرم کے سامنے رکھتی تھی۔ اس عورت نے توبہ کر لی تھی اور جس  
توبہ کا ثبوت دیا تھا۔

۱۶۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد المغنی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف  
نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زہری، انھیں زہری نے، انھیں ابو اور یونس نے،  
اور ان سے عبادہ بن الصامت نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت کی تھی۔ اے حضورؐ اس موثق پر فرمایا کہ میں تم  
سے عہد لیتا ہوں کہ تم اللہ کا کسی کو شر یا کینہیں عیب لڑکے، چوری نہیں کر دگے،  
اپنی اولاد کی جان نہیں لگے اپنے ہی ذہن سے ایجاد کر کے کسی پر تہمت نہیں لگاو  
گے اور نہ کسی کاموں میں میری مافرائی نہیں کر دگے، پس تم میں سے جو کوئی اسے  
پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے دمر ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی غلطی کر گئے  
گا۔ اور دنیا میں ہی اسے اس کی سزا مل جائے گی تو یہ اس کا کفارہ ہوگی اور اسے  
پاک کرنے والی ہوگی اور جس کی غلطی کو اللہ چھپائے گا تو اس کا معاملہ اللہ کے  
ساتھ ہے، چاہے گا تو اسے عذاب دے گا اور چاہے گا تو اس کی مغفرت کر  
دے گا۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ہاتھ کٹنے کے بعد اگر چور نے توبہ کر لی تو اس کی شہادت  
قبول ہوگی، یہی حال ہر اس شخص کا ہے جس پر حد جاری کی گئی ہو کہ اگر وہ توبہ کر لے  
گا تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا ستائیسواں پارہ ختم ہوا

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### اٹھائیسواں پارہ

کفار و مرتدوں میں سے جنگ کرنے والے:

۹۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جو لوگ اللہ اور رسول

سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ان کی

منزاس میں ہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے

ہاتھ اور سر مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں:

۱۷۰۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے

حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ ابن ابی

کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو قلابہ جرمی نے حدیث بیان کی ان

سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ

عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن دینہ کی آب دہوا ایس جوفی

نہ آئی تو ان حضور نے ان سے فرمایا کہ حدیث کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا

پیشاب اور دودھ (دوا کے طور پر) پیں، انہوں نے اس کا مطابق عمل کیا

اور صحت پائی، لیکن اس کے بعد مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل

کر کے اونٹ، منکالے گئے آں حضور نے ان کی تلاشی میں آدمی بھیجے اور انہیں

پکڑ کر لایا گیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں (کیونکہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا) اور

۹۶۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب مرتدوں کے زخموں

پر داغ نہ لگوایا، یہاں تک کہ وہ مر گئے:

۱۷۰۸۔ ہم سے ابو یعلیٰ محمد بن صلت نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن

حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان

سے قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عربوں کے (ہاتھ پاؤں) اکٹھا دیئے تھے لیکن ان پر داغ نہیں لگوایا تھا

یہاں تک کہ وہ مر گئے:

۹۶۵۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب مرتدوں

کو پانی نہیں دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے:

۱۷۰۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے

کتاب المہاجرین من اهل الکفر والردۃ:

باب ۹۶۳۔ قول اللہ تعالیٰ: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِیْنَ

یُحَادِّثُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ

فَسَادًا اَنْ یَّقْتُلُوْا اَوْ یَصَلُّوْا اَوْ یَقَطَّعَ اَیْدِیْہُمْ

وَارْجُلُہُمْ مِّنْ خَلْفٍ اَوْ یَنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ:

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ

اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوُقَلَابَةُ الْجَرْمِیُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ الرَّبِیْعِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَقَرَّ مِنْ عَمَلٍ فَاَسْتَمَرَّ فَاَجْتَمَعُوا السَّیْدِیْقَةُ فَاَمَرَهُمْ

اَنْ یَّاْتُوْا اِبِلَ الْقَصْدَقَةِ فِیْ شَرْبِہِ اَمِنْ اَبْوَالِہَا

اَلْیَاقِیْہَا فَفَعَلُوْا فَاصْعَقُوْا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوْا رَعَاتِہَا

وَاسْتَقَمُوا فَبَعَثَ فِیْ اَتَادِہِمْ قَائِمٌ بِہُمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیْہُمْ

وَارْجُلِہُمْ وَسَبَّلَ اَعْنَیْہُمْ ثُمَّ لَمْ یُخْصِہُمْ حَتّٰی مَاتُوْا:

پکڑ کر لایا گیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں (کیونکہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا) اور

ان کے زخموں پر داغ نہیں لگوایا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے:

باب ۹۶۴۔ لَمْ یُخْصِہِ الرَّبِیْعِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَالْمَہَاجِرِیْنَ مِنَ اَہْلِ الرَّدَّةِ حَتّٰی هَلَكُوْا:

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَلِّیِّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ

حَدَّثَنَا اَبُو یَعْلٰی عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

قَالَ قَدِمَ الرَّبِیْعِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَمَعَ الْعَرَبِیَّةَ

وَلَمْ یُخْصِہُمْ حَتّٰی مَاتُوْا:

باب ۹۶۵۔ لَمْ یَسْبِغِ الْمُرْتَدُّوْنَ مِنَ الْمَہَاجِرِیْنَ

حَتّٰی مَاتُوْا:

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ

وَحَبِيبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عَمَلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي النُّفْقَةِ فَاجْتَوَوْا الْبَيْدَيْنَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْغِزْنَا سَلًا فَقَالَ مَا أَبْغِزُكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْعَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنذَرُهَا فَتَقْتُلُوا مِنَ الْبَانِيهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى مَضَوْا وَاسْتَمُوا وَقَتَلُوا النَّوَامِي وَأَسْتَقُوا الدَّوْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصِيرُ يَنْفَعُ الْقَلْبَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَأَمَرَ بِسَائِرِ قَابِئَتِ كَلْحَتِهِمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ دَمَا حَسَنَهُمْ ثُمَّ انْفَعُوا فِي الْحَرِّ لَا يَسْتَسْقُونَ فَمَا سَقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ رُكْنَيْنِ كُنْتُمْ لَكُمْ) انہیں داغا نہیں گیا اس کے بعد وہ "حرہ میں" ال دیئے، وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ یہ اس وجہ سے کیا گیا تھا کہ انہوں نے جوڑی کی تھی، قتل کیا تھا۔ اور اللہ اور اس کے رسول سے جگ کی تھی ہے

**باب ۹۶۶۔** سَبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَغْنَمِ،

**۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ**

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عَمَلٍ أَوْ قَالَ عُمَرَاءَ وَلَا عَلِيَّهِ إِلَّا قَالَ مِنْ عَمَلٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَائِهِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا أَقْبَلُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالبَانِيهَا فَتَقْتُلُوا النَّوَامِي وَأَسْتَقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُدُودَهُ فَبَعَثَ انْقَلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا تَرَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى حَضَرَهُمْ فَأَمَرَ بِسَائِرِ قَابِئَتِ كَلْحَتِهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَاسْتَمَرَّ أَعْيُنَهُمْ، فَالْقُوا

۹۶۶۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملوں کی آنکھوں میں سلائی پھرائی تھی

۱۰۷۱۔ ہم سے تفسیر بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ہمارے حدیث

بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکلی کے چند افراد نے بیان کیا کہ قبیلہ عزمہ کے چند افراد کو یقین یہی ہے کہ انہوں نے عکلی ہی کہا تھا مدینہ آئے اور ان حضروں نے ان کے لئے دودھ دینے والی اونٹنیاں مہیا کیں اور ان سے فرمایا کہ جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پیئیں، چنانچہ انہوں نے پیا اور جب صحت مند ہو گئے تو جو رہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہنکالے گئے ان حضروں کے پاس یہ خبر صبح کے وقت پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے ابھی دھوپ زیادہ پھیلی تھی کہ انہیں پکڑ کر لایا گیا چنانچہ آپ حکم سے ان کے ہاتھ

سے یہ حدیث اس سے پہلے بھی مختلف مواقع پر گزر چکی ہے اور نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔ دودھ کے ساتھ پیشاب بھی پینے کی اجازت اس لئے دی تھی کہ جس مرض میں وہ مبتلا تھا اس کا اس زمانہ میں علاج وہی تھا، ان لوگوں نے بعد میں جوڑی کا بھی ارتکاب کیا، ارتداد اختیار کیا اور جہولہ کو دھوکہ قتل کیا بلکہ اس کے ہاتھ پاؤں بھی کاٹ دیئے تھے اس لئے انہیں بھی اسی طرح کی سزا دی گئی لیکن یہ مدینہ منورہ میں اس حضروں کے قیام کا ابتدائی زمانہ تھا۔ بعد میں اس طریقہ سزا کی ممانعت کا حکم ہوا۔ قاتل جس طرح بھی قتل کرے ہر حال اسے صرف اس کے بدلیں قتل ہی کیا جائے گا اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اس کا مثلہ نہیں کیا جائے گا۔



بالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ. قَالَ ابْنُ قَلْبَةَ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَفُوا وَتَكَلَّمُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَخَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ؛ ابو قلابہ نے اس کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے پوری کی نفی قتل کا ارتکاب کیا تھا ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ مولی تھی؛

**باب ۹۶۷۔ فُضِّلَ مَنْ تَوَكَّلَ الْفَوَاحِشَ**

۱۱۷۱ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَجِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُطْلَعُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ طَلَبَهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاقٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ وَكَّرَ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ وَكَفَّاهُ عَيْنًا، وَرَجُلٌ قَبْلَهُ مُعْتَقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَايَا فِي اللَّهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ أُمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَعَلَ إِلَى نَفْسِهَا قَالَتْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِمِصْدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ؛**

۱۱۷۲ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمِيٍّ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْحَقِّ**

**باب ۹۶۸۔ إِذَا تَرَائَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى،**

وَلَا يَزْنُونَ. وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ الَّذِي كَانَتْ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا، أَخْبَرَنَا أَبُو دَرْدَاءُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَأُعْطِيَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ مِثْلَهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، لَا تَقْرَبُوا الشَّاعَةَ

۹۶۷۔ اس کی فضیلت جس نے فواحش چھوڑ دیئے؛

۱۱۷۱۔ اہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں عبد اللہ بن عمر نے، انہیں نجیب بن عبد الرحمن نے، انہیں حفص بن عاصم نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ کے نیچے جگہ دے گا جب کہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم نو جوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشو و نما پائی، ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے، وہ دو افراد جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں وہ شخص جسے کسی ملندہ مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے دُرا ہوں اور وہ شخص جس نے ہمد نہ کیا اور یہ اس نے اتنا چھپایا کہ اس کے ایٹم ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کیا کیا ہے

۱۱۷۲۔ اہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سعد ساعدی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (شرنگاہ) کی اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا؛

۹۶۸۔ زنا کا گناہ، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور وہ لوگ زنا

نہیں کرتے اور زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ محض ہے اور اس کا راستہ برا ہے، ہمیں داؤد بن شعیب نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے انہیں انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی اسے بیان نہ کرے گا میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے یہ اس حضور کو

یہ کہتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ یا یوں فرمایا کہ قیامت کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، اور زنا پھیل جائے گا، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی۔ حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک نکران مرد رہ جائے گا؛

وَمَا قَالَ مِنْ أَسْوَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْقَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهِرُ الْجَهْلُ. وَيُشْرَبُ الْخَمْرُ وَيُظْهِرَ الزُّنَا وَيَقِيلَ الْجَبَالُ وَيَكْثُرَ النَّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيْمُ الْوَاحِدُ؛

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْفَقِيلُ بْنُ عُثْرَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِي فِي الْعَبْدِ حِينَ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَتَشَوَّبُ حِينَ يَتَشَوَّبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. قَالَ عِكْرَمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ. قَالَ هَكَذَا وَتَبَتِكَ بَيْنَ أَصْلَابِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَتَبَتِكَ بَيْنَ أَصْلَابِهِ؛

۱۷۱۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی انہیں اسحاق بن یوسف نے خبر دی انہیں فضیل بن عفران نے خبر دی انہیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ جب زنا کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا۔ بندہ جب بھڑکھڑی کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ بھڑکھڑی نہیں کرتا، شراب پیتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ شراب نہیں پیتا اور جب قتل کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایمان اس سے کس طرح نکال لیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس طرح کہ اس وقت آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھر الگ کر لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔ اس طرح اور آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا؛

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعِيْنٍ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِي فِي الزَّانِي حِينَ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَتَشَوَّبُ حِينَ يَتَشَوَّبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَالتَّوْبَةُ مَقْرُوضَةٌ بَعْدُ؛

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَنْزُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُكَيْبَانُ عَنْ أَبِي وَاسِيلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي الدَّانِبِ أَفْظَمُ؟ قَالَ أَنْ جَعَلَ يَلِيهِ نِدَاءٌ وَهُوَ خَلَقَكَ. قُلْتُ ثُمَّ أَفِي؟ قَالَ إِنَّ تَقَعْلَ وَتَذَكَّ مِنْ أَجْلِ أَنْ تَطْغَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَفِي؟ قَالَ أَنْ تُرَافِيَ حُلُمَتَهُ

۱۷۱۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے الشیخ نے ان سے ذکوان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا، شراب پیتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ شراب نہیں پیتا اور توبہ کا دروازہ ہر حال کھلا ہوا ہے؛

۱۷۱۵۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے منصور اور سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو واسیل نے ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ یہ کہ اللہ کا تم کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خطرے کے

جَارِكَ - قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ عَمْرُو قَدْ كَرِهْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ دَعَاهُ دَعَاهُ

پیش نظر مارڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک ہو گائیں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو یہ بھی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے واصل نے حدیث بیان کی ان سے ابوالثعلبی نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رضی کی یا رسول اللہ اسی حدیث کی طرح۔ عمرو نے بیان کیا کہ

پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ بعد الرحمن سے کیا اور انہوں نے ہم سے یہ حدیث سفیان کے واسطے سے بیان کی ان سے الأعش، منصور اور واصل نے ان سے ابوالثعلبی نے اور ان سے میسرہ نے۔ بعد الرحمن نے کہا کہ چھوٹا چھوٹا دو، (اس سند کو جس میں ابویسرہ کا ذکر نہیں ہے)

**باب ۹۴۹ - رَجِمَ الْمُحْصَنُ - وَقَالَ الْحَكَمُ**

مَنْ زَنَى بِأُخْتِهِ حَدَّثَنَا هَذَا الرَّافِعِيُّ

**۹۴۹۔** شادی شدہ کا رجم جس نے فرمایا کہ جس نے اپنی بہن سے زنا کیا اس کی حد بھی زنا کی حد ہوگی۔

**۹۵۱۔** ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ضعی سے سنا انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب آپ نے جو کے دن عورت کو رجم کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کا رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مطابق کیا ہے۔

**۹۵۲۔** مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

**۹۵۸۔** ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ قبیڈہ سلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے زنا کی ہے پھر انہوں نے اپنے زنا کی چار مرتبہ گواہی دی تو آنحضرتؐ ان کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کیا گیا وہ شادی شدہ تھے۔

**۹۵۰۔** باگل مرد یا عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے؟ نہیں کہ باگل مرد فروع القلم ہے یہاں تک کہ اسے افادہ ہو جائے پھر فروع القلم ہے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے،

**۹۵۱۔** حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْمِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَتِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَاحَ الْمَوَآتَى يَوْمَ الْحَجَّةِ وَقَالَ قَدْ رَجِمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**۹۵۲۔** حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ الثَّيْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَعَدْتُ قُلْتُ قَبْلَ سُورَةِ التَّوْرَةِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ لَا أَدْرِي

**۹۵۸۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَصَرِي أَقْرَبَ رَجُلًا مِمَّنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى أَفْشَهْدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَهُ وَكَانَ قَدْ مُحْصَنًا

**باب ۹۵۰ - لَا يَرْجَمُ الْمُجَنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ**

وَقَالَ عَتِيقٌ لَعَمْرُؤَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَتَمَّ الْقَبِي حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ

سونے والا مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَشَيْبَةَ  
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَجُلٌ مَسْئُولٌ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ  
فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ، فَأَعْرِضْ عَنْهُ  
حَتَّى رَدَدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَا عَلَى نَفْسِهِ  
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ: يَا بَنِي جُبَيْرٍ؟ قَالَ لَا، قَالَ قَهْلٌ أَخْصَمْتُ؟  
قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا  
بِهِ فَأَرْجُوهُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَخَبِرْتُ مَنْ سَمِعَ  
جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَعَهُ  
فَرَجَعْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْكَفْنَاهُ الْحِجَارَ هَوَّيْتُ  
فَأَذْكَفْنَاهُ بِالْحَرَةِ فَرَجَعْنَاهُ

ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے۔ لیکن ہم نے انہیں حرہ کے پاس پکڑا اور رجم کر دیا۔

۹۷۱۔ زانی کے حصے میں پتھر ہیں

بَابُ ۹۷۱۔ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: اخْتَصَمَ صَبْعٌ ذَابْنُ زُمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زُمْعَةَ  
الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَاجْتَنِبْنِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَاوَلْنَا  
فَتَيَبَّنَا عَنْ اللَّيْثِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ زَيْبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرُ

بَابُ ۹۷۲۔ الرَّجْمُ فِي الْبِلَاطِ

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۷۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن جبیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث

بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ اور شیبہ

بن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک

صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت

آں حضور مسجد میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے آپ کو آواز دی اور کہا کہ

یا رسول اللہ میں نے زنا کر لی ہے آنحضرت نے ان کی طرف سے چہرہ پھیر لیا

انہوں نے یہ بات چار مرتبہ دہرائی جب چار مرتبہ انہوں نے اس کی اپنے

اوپر شہادت دی تو ان حضور نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم پاگل

ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟

انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر ان حضور نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم

کر دو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے خبر دی، جنہوں نے جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ رجم کرنے والوں میں

یہ بھی تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رجم کیا تھا جب

۱۷۲۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث

بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد ابن زمعہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں

اختلاف کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ اگر کافراش

کا ہوتا ہے۔ اور سودہ تم اس پر پردہ کیا کرو، قیبتہ نے لیث کے واسطے

سے ہم سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ زانی کے حصے میں پتھر ہیں

۱۷۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان

کی ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کافراش کا ہوتا ہے

اور زانی کے حصے میں پتھر ہیں

۹۷۲۔ بلاط میں رجم

۱۷۲۲۔ ہم سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن

مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے عبد اللہ بن دینار

نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کی تھی ان حضوٰر نے ان سے پوچھا تمہاری کتاب میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علمائے اس کی سزا چہرہ کو سیاہ کرنا اور گدھے پر اٹھا سوار کرنا یا بھاڑی کے پاس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (جو اسلام لانے سے پہلے یہودی کے علمائے شمار ہوتے تھے) کہا یا رسول اللہ ان سے تورات منگوائیے جب تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رحم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ (اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت رحم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ چنانچہ ان حضوٰر نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور انہیں رحم کر دیا گیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں بلاط مسجد نبوی کے قریب ایک جگہ کے پاس رحم کیا گیا میں نے دیکھا کہ یہودی عورت پر جھک جھک پڑتا تھا (اسے بچانے کے لئے) ۹۷۳۔ عید گاہ میں رحم؛

بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ وَيَهُودِيَّةٌ قَدْ أَخَذَا شَايِمِيْعًا. فَقَالَ لَهُمَا مَا تَجِدُونِ فِي كِتَابِكُمَا؟ قَالُوا إِنَّ آخِبَارَنَا أَحَدُنَا أَخْبِيْسُ الرَّجُلِ وَالْآخِيْبِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، أَدْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْأُتْرَةِ فَأَتَى بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمَا يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجُلِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ أَرْفَعُ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجُلِ تَحْتَ يَدَكَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبِلَاطِ قَرَأْتُ الْيَهُودِيَّ أَبْنَا عَلَيْهِمَا؛

۹۷۴۔ ا۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمُورُ بْنُ الرَّهْوِيِّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ جَوْرِائِ بْنِ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّيْنَاءِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ بَعَثَ مَوَاتٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكَ جُنُودٍ؟ قَالَ لَا قَالَ حَتَّى اخْتَصَمْتُ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمِصْلِيِّ فَلَمَّا أَذْ لَقْنَاهُ لِيَجَارَةَ فَمَرَّ فَادْرَكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ كَمَا يَقُولُ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الرَّهْوِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۝

بَابُ ۹۷۵۔ مَنِ اصَّابَ ذِمًّا دُونَ الْحَدِّ فَلَمْ يَزَلْ إِلَّا مَاتَ فَلَا عَقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًّا. قَالَ عَطَاءٌ. لَمْ يُعَاقَبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقَبِ الَّذِي جَاءَهُ فِي رَأْمَصَاتٍ

۹۷۴۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں عمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زنا کا اعتراف کیا لیکن ان حضوٰر نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو ان حضوٰر نے ان سے فرمایا کیا تم پاگل ہو گئے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، پھر ان حضوٰر نے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، چنانچہ آپ کے حکم سے انہیں عید گاہ میں رحم کیا گیا جب ان پر پھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور رحم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ پھر آنحضوٰر نے بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس اور ابن جریر نے زہری کے واسطے سے ان کی نماز جنازہ پڑھی جانے کا ذکر نہیں کیا۔

۹۷۵۔ جس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد نہیں ہے اور پھر اس کی اطلاع امام کو دی تو اگر اس نے توبہ کر لیا ہے اور فتویٰ پوچھے یا لمبے تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی عطاء نے فرمایا کہ ایسی صورت میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا نہیں دی تھی ابن جریر نے کہا کہ

وَلَمْ يُعَاقِبْ عَنْهُمَا صَاحِبُ الطَّبَعِ وَفِيهِ  
عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اُن حضور نے ان صاحب کو کوئی سزا نہیں دی تھی جنہوں  
نے رمضان میں یوی سے ہم بستری کر لی تھی اسی طرح عمر  
رضی اللہ عنہ نے (حالت احرام میں) ہرن کا شکار کرنے والے  
کو سزا نہیں دی تھی اور اس باب میں ابو عثمان کی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم :

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ

ابن شہاب عن حنبل بن عبد الرحمن عن أبي هريرة  
رضي الله عنه أن رجلاً وقع بامرأته في رمضان  
فاستفتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال  
هل تجد رقة؟ قال لا، قال هل تستطيع صيام  
شهرين؟ قال لا، قال فاطعمي ستين مسكينا  
وقال ألبثت عن عمرو ابن الحارث عن عبد الرحمن  
بن القاسم عن محمد بن جعفر بن الزبير عن  
عبد الله بن عبد الله بن الزبير عن عائشة أمي رسول  
الله صلى الله عليه وسلم في المسجد قال  
اختوت، قال امسك ذلك، قال وقعت بامرأتی  
في رمضان، قال له تصدق، قال ما عندي شيء  
فجئس ذاتا، انسان يسوق حمارا معه طعام  
قال عبد الرحمن ما أدري ما هو إلى النبي صلى الله  
عليه وسلم فقال أين المخرج؟ فقال ها أنا ذا  
قال اخذ هذا فصدق به قال على أخو ج مني  
ما لا أهلي طعام، قال فكلوا قال أبو عبد الله القدر  
الأول آيين. قوله أطلعهم أهلكت  
نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ میرے گھر والوں کے لئے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے آں حضور نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھاؤ۔  
ابو عبد اللہ نے کہا کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں اطعم اہلک کے الفاظ ہیں :

باب ۹۔ إِذَا اقْتَرَبَ أَحَدٌ دَلَمَ يَنْهَى

لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ :

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْقَدِيرِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
يَعْنِي حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

۹۷۵۔ جب کوئی شخص حد کا اقرار بغیر واضح طور پر کرے

تو کیا امام کو اس کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے؟

۱۷۶۵۔ مجھ سے عبد القدوس بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن  
عاصم کلابی نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَخَضَعْتُ الصَّلَاةَ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ لِي كِتَابِ اللَّهِ ؟ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَكَّيْتَ مَعَنَا ؟ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ قَاتِ اللَّهُ قَدْ غَفَرْتُكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّثَكَ ؟

**باب ۹۷۶۔** حَلَّ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُحَرَّرِ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَضَرْتَ ؟

۹۷۶۔ **حدیث شریف۔** عبد اللہ بن محمد الجعفی حدیثنا وحب بن جریہ حدیثنا ابی قال سمعت یعلی بن حکیم عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما اتی ما عن بن مالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ تعالک قبلت او غدرت او نظرت ؟ قال لا یا رسول اللہ قال انک تھار یکنی قال فعد ذلک امر یرجیہ ؟

**باب ۹۷۷۔** سُؤَالَ الْإِمَامِ الْمُحَرَّرِ حَلَّ اخْضَعْتَ ؟

۹۷۷۔ **حدیث شریف۔** سعید بن عفیر قال حدیثی الیئس حدیثی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب عن ابن المسیب وابی سلمة ان اباه صیرة قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل من الناس وهو فی السحد فقا اذاک یا رسول اللہ اتی زنیئت یوسید نفسہ ، فاعرضنا عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، فقتلنی لشیق وجہہ الذی اعرض قبلہ فقال یا رسول اللہ اتی زنیئت فاعرضنا عنہ

بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے آپ مجھ پر مد جاری کیجئے بیان کیا کہ اُن حضور نے اس سے کچھ نہیں پوچھا بیان کیا کہ پھر نماز کا وقت ہو گیا اور ان صاحب نے بھی اُن حضور کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب اُن حضور نماز پڑھ چکے تو وہ پھر آنحضور کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر مد جاری کیجئے اُن حضور نے اس پر فرمایا کیا تم نے بھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے ؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کر دیا یا قریباً کہ تیری حد (معاف کر دی)

۹۷۶۔ کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہے کہ شاید تو نے چھو ا ہو ، یا اشارہ کیا ہو ؟

۹۷۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی ان نے حب بن جریہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہا کہ میں نے یعلی بن حکیم سے سنا، انہوں نے عکرمہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ماہز بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اُن حضور نے ان سے فرمایا کہ غالباً آپ نے یوسہ لیا ہو گا یا اشارہ کیا ہو گا یا دیکھا ہو گا ، کہا کہ نہیں۔ یا رسول اللہ آنحضور نے اس پر فرمایا۔ کیا پھر آپ نے ہبتری ہی کر لی ہے۔ اس مرتبہ آپ نے کنایہ سے کام نہیں لیا بیان کیا کہ اس کے بعد اُن حضور نے انہیں رجم کا حکم دیا ؟

۹۷۷۔ اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو ؟

۹۷۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے بیث نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن المسیب نے اور ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاحب آئے اُن حضور اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے آواز دی ، یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ خود اپنے تعلق وہ کہہ رہے تھے اُن حضور نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھرایا ، لیکن وہ صاحب بھی ہٹ کر اسی طرف ہو گئے بعدھر آپ نے اپنا چہرہ پھرا تھا اور عرض کیا یا

یا رسول اللہ! میں نے زنا کی ہے اس حضور نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور وہ بھی دوبارہ اس طرف آگئے ہمدھم اس حضور نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور اس طرح جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے متعلق گو اہی دے لی تو اس حضور نے انہیں بلایا اور پوچھا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! اس حضور نے پوچھا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ اس حضور نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رحم کر دو ابن شہاب نے بیان کیا کہ جنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے انہوں نے مجھے خبر دی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں رحم کیا تھا، ہم نے اسے عید گاہ پر رحم کیا تھا، جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں حرہ میں جالیا اور انہیں رحم کر دیا۔

#### ۹۷۸۔ زنا کا اعتراف:

۱۷۲۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ہم نے اسے زہری سے (سنکر) یاد کیا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کر دیں اس پر پاس کا مقابل بھی کھڑا ہو گیا۔ اور پہلے سے زیادہ مجھ دار تھا، پھر اس نے کہا کہ واقعی آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کیجئے اور گفتگو کی اجازت دیجئے اس حضور نے فرمایا کہ کہو کہ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مرد زنی پر کام کرتا تھا۔ پھر اس نے اس کی عورت سے زنا کر لی۔ میں نے اس کے فدیہ میں اسے سو برکی اور ایک خادم دیا پھر میں نے بعض اہل علم افراد سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال شہر بدر ہونے کی حد واجب ہے۔ اس حضور نے اس پر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ جل سے فیصلہ کروں گا سو برکیاں اور خادم تجھے واپس ہوں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال مجھے لے شہر بدر کیا جائے گا، اور اے انیس صبح کو اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ (زنا کا) اعتراف کرے تو اسے رحم کر دو۔ چنانچہ وہ صبح کو اس کے پاس گئی اور اس نے اعتراف کر لیا اور

قَبَّحَ لِي شَيْئًا دَخِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَيَّ نَفْسِي أَرَبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبَدُ جُنُودٍ قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: أَحْضَنْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَذْهَبُوا فَأَرْجَمُوهُ قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: كُنْتُ قِيمَنَ رَجَسَةٍ فَوَجَسْنَا بِالْمَصْرُوعِ، فَلَمَّا أَذْلَقْنَاهُ الْحِجَارَةَ جَسَرَ كَحَشَى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَةِ فَرَجَسْنَا ۖ

#### باب ۹۷۸۔ الاعتراف بالزنا:

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَشْهَدُكَ اللَّهُ إِنْ أَقْضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ: أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَادْنُ لِي قَالَ قُلْ، قَالَ: ابْنُ أَبِي كَاتِبٍ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَفَى بِأَمْرَاتِهِ فَأَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي جُلْدَةَ مِائَةِ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَعَلَى أَمْرَاتِهِ الرَّجْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلًّا وَكُفْرًا بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ رَدًّا وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاعْدُ يَا أَيُّهَا عَلِيُّ أَمْرًا هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمُهَا، فَعَدَا عَلَيْهِمَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَسْنَا ثَلَاثَ لَيْسِيَّاتٍ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الرَّجْمِ فَقَالَ أَشَافُ فِينَاهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرَجَسْنَا قُلُوبَهُمَا وَرَبَّاهُمَا سَكَنَتْ ۖ



انہوں نے اسے رجم کر دیا دعلی نے بیان کیا کہ ایسے سفیان سے پوچھا اس شخص نے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا؟ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سماع میں شبہ ہے۔ چنانچہ کبھی میں اسے بھی بیان کر دیتا ہوں اور کبھی اسے حذف کر جاتا ہوں۔

۱۷۲۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیتا ہوں کہ کہیں زیادہ وقت گزر جائے اور کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو رجم کا حکم ہیں کہیں نہیں ملتا اور اس طرح اللہ کے ایک فریضہ کو وہ چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ رجم کا حکم اس شخص کے لئے فرض ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کی ہو بشرطیکہ صحیح شرعی گواہیوں سے ثابت ہو جائے یا حامل ہو یا کوئی اعتراف کر لے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے اسی طرح یاد کیا تھا آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا تھا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا تھا۔

۱۷۳۰۔ شادی شدہ عورت کو زنا کی وجہ سے حاکم ہونے پر رجم کرنا۔

۱۷۳۱۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں چند مہاجرین کو (قرآن مجید) پڑھایا کرتا تھا بعد ازاں بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک تھے ابھی میں منیٰ میں ان کی قیام گاہ پر تھا اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ قیام پذیر تھے کہ وہ میرے پاس لوٹ کر آئے اور فرمایا کاش تم اس شخص کو دیکھتے تو آج امیر المومنین کے پاس آیا تھا اس نے کہا کہ اے امیر المومنین، کیا آپ فلاں صاحب سے باز پرس کریں گے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں صاحب سے بیعت کروں گا کیونکہ والد ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو چھانک ہو گئی تھی اور پھر وہ مکمل ہو گئی تھی اس پر عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور فرمایا میں انشاء اللہ رات کے وقت لوگوں سے خطاب کروں گا اور انہیں خوف خدا دلاؤں گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بلا استحقاق مسلمانوں کے معاملات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں عبد الرحمن نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی یا امیر المومنین ایسا نہ کیجئے، آج کے موسم میں کم سمجھی اور برے بھلے ہر ہی طرح کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور دہونکہ ایسے لوگوں

باب ۹ رجم الجلی من الزنا إذا حصنت۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، كُنْتُ أَقْرَأُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِيلَنَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمَعْنَى وَهُوَ عَبْدُ عَمْرِو بْنِ الْقَطَابِ فِي الْخُرُوجِ حَتَّى جَعَلْنَا رَجَعَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ، لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا أَقْبَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ، يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا قَوْمًا مِمَّا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا قَلِيلَةً فَتَنَنْتُ، فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَقَاتَمُ الْعَشِيَّةُ فِي النَّاسِ فَمُحَدِّدُهُمْ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا يَزِيدُونَ أَنَّهُ يَعْضَبُوهُمْ أَمْوَرُهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ كَفُلْتُ، يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاءَ النَّاسِ وَغَوَاةَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْلَمُونَ عَلَى قَرِيبِكَ حِينَ

کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے جب آپ خطاب کے لئے کھڑے ہونگے تو آپ کے قریب یہی لوگ زیادہ تعداد میں ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ آپ کھڑے ہو کر کوئی بات کہیں اور وہ چاروں طرف پھیل جائے لیکن پھیلائے اسے صحیح طور پر محفوظ نہ رکھ سکیں گے اور اسے غلط معانی پہنانے لگیں اس لئے مدینہ منورہ پہنچنے تک کا اور انتظار کر لیجئے کیونکہ وہ دارالہجرت ہے وہاں آپ کو خالص دینی سوچ بوجھ رکھنے والے اور معزز لوگ ملیں گے۔ وہاں آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اعتماد کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل علم حضرات آپ کی باتوں کو محفوظ رکھیں گے اور اسے غلط معنی نہیں پہنچائیں گے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں واللہ میں مدینہ منورہ پہنچے ہی سب سے پہلے لوگوں کو خطاب کروں گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر رم ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ پہنچے جموعہ کے دن کے دن سورج ڈھلے ہی ہم نے (مسجد نبوی) پہنچے میں جلدی کی اور میں نے دیکھا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رکن ہمبر پر بیٹھ ہوئے تھے میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا میرا تخنہ ان کے ٹخنہ سے لگا ہوا تھا، تھوڑی ہی دیر میں عمر رضی اللہ عنہ بھی باہر چلے جب میں نے انہیں آئے دیکھا تو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا کہ آج عمر رضی اللہ عنہ ایسی بات کہیں گے جو انہوں نے اس سے پہلے خلیفہ بنائے جانے کے بعد کبھی نہیں کہی تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ مجھ پر بیٹھے اور جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہو گئے تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا: ابا بعد آج میں تم سے ایک ایسی بات کہوں گا جو میرے لئے مقدر کر دی گئی ہے کہ میں کہوں۔ مجھے نہیں معلوم لیکن ہے میری موت اس کے بعد ہی ہو جائے۔ پس جو کوئی اسے سمجھے اور محفوظ رکھے اسے چاہیے کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری اسے لے جاسکتی ہے اور جسے خوف ہو کہ اس نے بات نہیں سمجھی ہے تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل کی کتاب اللہ کی صودت میں جو کچھ نازل ہوا ہے منجملہ ان کے آیت رجم بھی تھی، اہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور محفوظ رکھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود (اپنے زمانہ میں) رجم کرایا تھا پھر آپ کے

تَقُولُ فِي النَّاسِ. وَأَنَا خَشِيْتُ أَنْ تَقُولَ فَقَوْلُ مُقَالَةَ بَطِيحًا عَنْكَ كُلُّ مَطِيرٍ وَأَنْ لَا يَعْرِفَا وَأَنْ لَا تَصْعُرَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. فَأَمَهَلُ حَتَّى تَقْدَمَ السَّيِّئَةُ فَأَتَاهَا رُ الْهَجْرَةَ وَالشَّيْئَةُ فَتَخْلُصُ بِأَهْلِ الْفَقْرِ وَأَسْرَفَ النَّاسِ فَقَوْلُ مَا قُلْتُ مُسْتَكِنًا فَبَعِيَ أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَبَعَصُوا بِهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قَوْمَ يَذَلُّكَ أَوْلَى مَقَامَ قَوْمِهِ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ مَنَّا السَّيِّئَةَ فِي عَقِيبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْبُعْثَةِ عَجَلْنَا الرُّوَّاحَ حِينَ تَرَاخَتْ الشَّمْسُ حَتَّى أَجَدَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بَنِي عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ الْبَيْتِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ لَمَسْتُ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ: يَتَقَوَّنَ الْعَشِيَّةَ مُقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مِنْذُ اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتُ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ. فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْبَيْتِ. فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ قَامَ فَأَنَّى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مُقَالَةً قَدْ قَدَّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجَلِي فَمَنْ عَقَامًا وَوَعَاَهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ أَنْتَهَتْ بِهِ رَأَيْتُهُ. وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَقُولَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ. رَأَى اللَّهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ السَّرْحِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَلْنَاهَا. مَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ هَلَكَ النَّاسُ زَمَانًا أَنْ يَقُولَ عَامِلٌ وَاللَّهِ مَا جَعَلَ آيَةَ السَّرْحِ فِي كِتَابٍ يُضْمَلُونَ بِتَرْكِ قَرْنِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالسَّرْحُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ رَأَى إِذَا أُخْصِيَتْ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ

کے بعد ہم نے بھی رحم کیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ وقت یوں ہی آگے بڑھتا رہے تو کہیں کوئی یہ دعویٰ نہ کر بیٹھے کہ رحم کی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور اس طرح وہ فریقہ چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا یقیناً رحم کا حکم کتاب اللہ میں اس شخص کے لئے ثابت ہے جس نے شادی ہونے کے بعد زنا کی ہو، خواہ مرد ہوں یا عورتیں۔ بشرطیکہ گواہی مکمل ہو جائے، یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اعتراف کر لے۔ پھر کتاب اللہ کی آیتوں میں ہم بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباء و اجداد اور آباء کے سوا دوسروں کی طرف (غلط طریقہ سے) اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارا کفر و انکار ہے کہ تم نے اپنے آباء کے سوا دوسروں کی طرف اپنی نسبت کرو اور بلاشبہ یہ کفر و انکار ہے کہ تم اپنے آباء، اجداد کے سوا کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ میری تعریف مبالغہ آمیزی کے ساتھ نہ کرنا جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مبالغہ آمیز تعریف کی گئیں (اور خدا کا بیانا بنا دیا گیا) بلکہ (میرے لئے) صرف یہ کہو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول! اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ واللہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں نلال سے بیعت کرونگا کوئی شخص یہ کہہ کر مغالطہ نہ ڈالے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک ہو گئی تھی اور پھر پوری ہو گئی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ بالکل صحیح تھی البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے محفوظ رکھا اور تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسی عظمت و فیضیت رکھتا ہو، کوئی شخص اگر مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی شخص سے خلافت کی بیعت کرے تب سے تو نہ اسے بیعت کرنی چاہیے اور نہ اس شخص کا ہاتھ بڑھانا چاہیے جس سے وہ بیعت کرنے کے لئے بڑھا ہے کیونکہ اس کا خطرہ ہے کہ دونوں قتل کر دیئے جائیں گے بلاشبہ جس وقت حضور اکرم کی وفات ہوئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر تھے البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے تھے اسی طرح علی اور زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی اور باقی ہماجرین ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے اس وقت میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اے ابو بکر ہمیں اپنے ان انصاریوں کے پاس لے چلے۔ چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے ارادہ سے چل پڑے جب ہم ان کے

أَوْ كَانَ الْعَجَلُ أَوْ الْإِعْتَرَاتُ ثُمَّ آتَيْنَا نَقْرًا فَمِنْ أَنْقَرٍ  
مِنْ أَيْكُنَابِ اللَّهِ أَنْ لَا تَوَعْبُو عَنْ أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَكُمْ  
بِكُمْ أَنْ تَوَعْبُو عَنْ أَبَا بَكْرٍ أَوْ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَوَعْبُو  
عَنْ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا تَمَرَّ أَنْ مَسْئُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَطْلُؤُوا فِي كَمَا أَطْرَى عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا  
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ  
يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فَلَنَا فَلَا يَغْتَرُونَ  
أَمْوَالَهُمْ أَنْ يَقُولُوا إِنَّمَا كَانَتْ بَيْنَهُمَا آيَةٌ بَكْرٍ فَلَنَنْتَرِ  
تَمَتَّ الْأَوَّلُ وَأَمَّا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَفِي  
شَرِّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ  
آبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
فَلَا بَايَعَ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغْيِرَةً أَنْ يَفْتَدَا  
وَأَمَّا قَدْ كَانَتْ مِنْ خَيْرِهِ حُبٌّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ الْأَنْصَارَ خَانُوا فَاغْتَبَوْا  
يَا سُرَيْمُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ  
وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي  
بَكْرٍ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا  
هُؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِنْ طَلَقْنَا نَرِيدُ هُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا  
مِنْهُمْ كَفَيْتَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ ذَكَرْنَا مَا كُنَّا  
لَا عَلَيْهِ الْقَوْمُ أَفْقَالًا أَيْنَ نَرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ  
فَقُلْنَا نَرِيدُ إِخْوَانَنَا هُؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا  
عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوا هُمْ أَفْضَلُ أَمْرِكُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ  
لَنَأْتِيَهُمْ فَأَنْطَلِقْنَا حَتَّى آتَيْنَا هُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي  
سَاعِدَةَ فَإِذَا أَرَادَ جُلُوسَ مُرْتَبِلٍ بَيْنَهُمْ تَطَهَّرْنَا مِنْهُمْ فَقُلْتُ  
مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا هَذَا سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ فَقُلْتُ  
مَا لَهُ قَالُوا يَوْعَكَ أَفَلَمْ تَجْلِسْنَا قَبْلَهُ تَشْهَدُ خَطِيمُ  
فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ آتَا بَعْدُ نَحْنُ  
أَنْصَارُ اللَّهِ وَكُتَيْبَةُ الرُّسُلَامَ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ  
الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَدَقْتُ دَفْءَةً مِنْ قَوْمِكُمْ

قریب پہنچے تو ہماری انہیں میں سے دو صالح افراد سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے ہم سے قوم کا رجحان بیان کیا اور انہوں نے پوچھا: حضرات ہمارے آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا کہ مجداہم ضرور جائیں گے کہنا کہ ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ لوگ وہاں ہرگز نہ جائیں۔ بلکہ خود اپنا فیصلہ کر لیں لیکن میں نے کہا کہ مجداہم ضرور جائیں گے چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس مقیف بنی ساعدہ میں پہنچے، مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے سارے جسم پر بیٹھے درمیان میں بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ میں۔ میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے لوگوں نے بتایا کہ بخار آ رہا ہے۔ پھر ہمارے تھوڑی دیر تک بیٹھے کے بعد ان کے خطیب نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی۔ پھر کہا: ابا بعد، ہم اللہ کے مددگار (انصار) اور اسلام کے لشکر ہیں اور تم اسے گروہ ہمارے ہیں، کم تعداد میں ہو۔ جو بعصیت کی وجہ سے اپنی قوم میں سے نکل کر یہاں چلے آئے ہیں اور اب وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں جیسے سے اٹھا دیں اور خلافت و حکومت سے ہمیں نکال باہر کریں۔

جب وہ خطبہ پورا کر چکے تو میں نے بولنا چاہا، میں نے پوری بات اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی میری بڑی خواہش تھی کہ اسی ترتیب کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کروں۔ بعض سخت باتیں میں نے اس میں سے نکال دی تھیں جب میں نے کہنا چاہا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ، میں نے اس وقت انہیں ناراض کرنا مناسب نہیں سمجھا چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہنا شروع کیا اور مجھ سے زیادہ بردبار اور ہر وقار تھے۔ واللہ انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جس سے اپنے ذہن میں ترتیب دے کر بہت خوش تھا انہوں نے ساری باتیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی بہتر طریقہ سے فی البدیہہ کہہ دیں اور پھر خاموش ہو گئے انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنی جس فضیلت و بھلائی کا ذکر کیا ہے تو یقیناً آپ لوگ اس کے اہل ہیں لیکن خلافت و امارت اس قبیلہ قریش کے سوا کسی بھی دوسرے قبیلہ میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ یہی عرب میں نسب اور خاندان کے اعتبار سے سب سے بہتر سمجھے جاتے ہیں اور میں ان دو حضرات میں سے کسی ایک کے لئے تیار ہوں آپ لوگ جس سے چاہیں بیعت کر لیں اور

فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَرُوا نَا مِنْ أَصْلَانَا وَأَنْ يَخْتَرُوا نَا مِنْ الْأُمَمِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ مَرَدَّدًا مَقَالَةً أَعْجَبْتَنِي أُسَيْدًا أَنْ أَدَّ مَهَا بَيْنَ يَدَايَ ابْنِي بَكْرٍ. وَكُنْتُ أَدَامِي مِنْهُ بَعْضُ الْعَدَا فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ عَلَيَّ رَسِيلٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ ابْنُ بَكْرٍ نَكَانَ هُوَ أَكَلَمُ مِنِّي وَأَقْوَمُ، وَآلِيهِ مَا تَوَلَّى مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبْتَنِي فِي تَرْجِيئِي إِلَّا قَالَ لِي بَدِيعَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ مَا دَكَّرْتُمْ فَيَكُمُ مِنْ خَيْرٍ فَا نْتُمْ لَهُ أَهْلٌ. وَلَنْ يَعْرِفَ هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهَذَا الْحَتَّى مِنْ مُرْشِي هُمْ أَرْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَ قَدْ تَرَفَّعْتُ نَكْرَهُ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ تَبَايَعُوا إِلَيْهَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيدَا ابْنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَوَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا. فَكَلَّمَ أَكْرَهُ مِمَّا قَالَ يَنْهَرُهَا كَانَ وَآلِيهِ أَنْ أَقْدَمَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي، لَا يَقْرَبُنِي ذَلِكَ مِنْ إِنْجَارَتِي إِلَى مِنْ أَنْ أَتَا مَرَّ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ ابْنُ بَكْرٍ أَلَّهِمَّ إِنْ أَنْ تَسْأَلُ إِلَى تَقْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ إِلَّا أَنْ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جَدُّ يُلْهَى الْمُعَلِّكُ. وَعَدَّ يَفْهَى الْمُتَرَجَّبُ، وَمِنَا أَمِيرٌ مِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ مُرْشِي فَكَثَرَ اللَّغَطُ وَ أَرْفَعَتْ الْأَصَوَاتُ حَتَّى قَرِفْتُ مِنَ الْإِخْتِلَافِ فَقُلْتُ أَرْسَطُ يَدَايَ يَا ابْنُ بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ السَّهَاجُونَ ثُمَّ بَايَعْتُهُ الْأَنْصَارُ. وَتَرَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. فَقُلْتُ قَتَلَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عَمْرُو بْنُ آدَالِيهِ مَا وَجَدْنَا فِي سَاحَقَتَنَا مِنْ أَمْرَانِي مِنْ مَبَايَعَةِ ابْنِي بَكْرٍ، شِئْنَا أَنْ قَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ نَكُنْ بِنَعَةٍ أَنْ يَتَبَايَعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا فَأَمَّا بَايَعْنَا هُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِنَّا نَخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ

قَسَادٌ قَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ قَسَتْ  
السُّلَيْمِيْنَ فَلَا يَتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَفَرُّقًا  
أَنْ يَفْتُلَا ۖ

انہوں نے میرا اور عبید بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے  
درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے ان کی ساری گفتگو میں صرف یہ بات مجھے  
ناگوار گزری، واللہ میں آگے کر دیا جاتا اور بے گناہ میری گردن مار دی جاتی

تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ خود موجود ہوں۔ خدا یا ممکن ہے موت کے  
وقت میرے نفس کو وہ چیز بھی معلوم ہونے لگے جسے میں اب اپنے دل میں نہیں پاتا، پھر انصار کے ایک صاحب نے کہا کہ ہماری حیثیت  
بجڑ اور بنیاد کی ہے ہمارے بغیر گاڑی کا چلنا ممکن نہیں۔ اس لئے ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے۔ اس پر شور و غل ہونے  
لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں اختلاف و نزاع نہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ میں نے کہا۔ ابو بکر آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے انہوں  
نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی مہاجرین نے بھی ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے بھی بیعت کر لی اور ہم سعد  
بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر غالب آئے اور ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا۔ میں نے اس پر کہا کہ سعد بن عبادہ کو  
اللہ تعالیٰ نے مار ڈالا۔ (یعنی ناکام کر دیا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ جو مسائل و پیش تھے (اُس حضور کو دفن کرنا بھی جن میں شامل تھا)  
ان میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ (فوری) اہم اور کوئی مسئلہ نہیں تھا (کیونکہ اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کی تیاری  
آپ کے گھر والے بھی کر سکتے تھے) اب میں خوف تھا کہ اگر ہم نے لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دیا اور کسی سے بیعت نہ کی تو ہمارے پیچھے لوگ اپنے ہی  
میں سے کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے اب یا تو ہمیں اپنی مرضی کے خلاف اسی سے بیعت کرنی پڑے گی یا پھر مخالفت کئے ہو اور  
فساد برپا ہوتا پس جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کے ہاتھ پر (عمر رضی اللہ عنہ کے بعد) بیعت کرے تو اس کی اتباع ہمیں کی جائے گی  
اور نہ اس کی اتباع کی جائے گی جس سے اس نے بیعت کی ہوگی۔ اس خوف سے کہ کہیں وہ دونوں قتل کر دیئے جائیں ۖ

۹۸۰۔ غیر شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں

گے اور شہر بد کر دیا جائے گا ۖ زنا کرنے والی عورت اور زنا  
کرنے والا مرد پس تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو  
اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ کرنے  
پائے اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو ۖ اور  
چاہیے کہ دونوں کی مزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت  
حاضر رہے زنا کار مرد نکاح بھی کسی سے نہیں کرتا بجز زنا کار  
عورت یا مشرک عورت کے اور زنا کار عورت کے ساتھ بھی  
کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے اور اہل ایمان

پر یہ حرام کر دیا گئے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ ذائقہ سے مراد حدود قائم کرنے میں رجم ہے ۖ

۱۷۳۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز

نے حدیث بیان کی انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عبید اللہ بن  
عبد اللہ بن عقبہ نے اور اس سے زید بن خالد الجعفی نے بیان کیا کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اُس حضور ان لوگوں کے بارے میں

بَابُ ۹۸۰۔ أَلَيْسَ كَانَ يُعَذِّبُ انَّ وَيُفِيانِ

النَّارِيَّةِ وَالنَّارِي فِي قَابِجِكَ ذَاكُلٌ وَاحِدٌ تَنْهَمَا  
مَاشَةَ جِلْدَةٍ ذَرَا تَاخُذُ كُهُ مِهْمَا مَا أَفَّةُ  
فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تَوْمِنُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ لَيَشْهَدَنَّ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ  
النَّارِي لَوَيْنِكَمُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالنَّارِيَّةُ  
لَوَيْنِكُمُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَخَوَّمَ ذَٰلِكَ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّافَةً  
أَقَامَةَ الْحُدُودِ ۖ

پر یہ حرام کر دیا گئے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ ذائقہ سے مراد حدود قائم کرنے میں رجم ہے ۖ

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَبْدَ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فَيَسُنُّ

حکم دے رہے تھے جو غیر شادی شدہ ہوں اور زنا کی ہو کہ سو کوٹے مارے جائیں۔ اور سال بھر کے لئے شہر بدر کر دیا جائے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ۷۰۰ بن زبیر نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہر بدر کیا تھا اور پھر یہی طریقہ جاری رہا۔

۷۳۲۔ اہم سے عیسیٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے زنا کی تھی اور وہ غیر شادی شدہ تھا حد قائم کرنے کے ساتھ ایک سال تک شہر بدر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

۹۸۱۔ گناہ کرنے والوں اور مفتوں کا شہر بدر کرنا۔

۷۳۳۔ اہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سردوں پر لعنت کی ہے جو سخت بستے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو سردوں کے طریقہ اختیار کرتی ہیں اور آپ نے فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور آنحضرت نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

۹۸۲۔ جس نے امام کے سوا کسی اور کو حد قائم کرنے کا

حکم دیا جب کہ امام وہاں موجود نہ ہو۔

۷۳۴۔ اہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زبیر بن خالد نے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ حضور بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں اس پر فریق مخالف نے کھڑے ہو کر کہا کہ انہوں نے صحیح کہا۔ یا رسول اللہ ان کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں میرا لڑکا ان کے یہاں امیر تھا اور پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکر یوں اور کثیر کا فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو ان کا خیال ہے کہ میرے لڑکے پر

زنا دیکھ کر یخصین جلد مائتہ و تعزیر عام۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ. وَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَبَ. ثُمَّ كُتِبَ لَهُ تَزْوِيلُ ثَلَاثِ الشُّهُدَةِ.

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِمْ زَنَى دَكْرَهُ يَخْصَنُ يَنْفِي عَامٍ بِأَمَامَةِ الْعِدَّةِ عَلَيْهِ.

بَابُ ۹۸۱۔ نَفَى أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنِّفِينَ.

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُغَلَّيْنِ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُنْتَجِلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوهُنَّ فَلَانًا وَأَخْرِجُوهُنَّ فَلَانًا.

بَابُ ۹۸۲۔ مَنْ آمَرَ غَيْرَ إِمَامٍ بِإِقَامَةِ

الْعِدَّةِ غَائِبًا عَنْهُ.

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَتَبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ مَدَقِ أَقْضَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيقًا عَلَى هَذَا فَمَرَرْتُ بِأَصْرَائِهِمْ فَخَبَرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي التَّرْجِيمَ فَأَفْتَدَيْتُ بِمِائَةِ مِنَ الْغَنَمِ وَوَيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْغَنَمِ فَرَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ مِائَةً وَتَعْزِيرٌ عَامٍ، فَقَالَ وَاللَّهِ لِي



۶۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید مرقی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کثیر زنا کرے اور اس کا زنا کھل جائے تو اسے کوڑے مارنے چاہئیں، لیکن لعنت ملامت نہ کرنی چاہیئے پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو پھر چاہیئے کہ کوڑے مارے لیکن ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو بیچ دے خواہ بالوں کی ایک دسی ہی قیمت پر ہو۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل بن امیہ نے سعید کے واسطے سے

کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

باب ۹۸۶۔ احکام اہل الذمۃ و احصائہم

اِذَا زَنَوْا وُفِعُوا اِلَى الْاِمَامِ:

۹۸۶۔ ذمیوں کے احکام اور شادی کے بعد انہوں نے

زنا کی اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام:

۶۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہ میں نے عبد اللہ بن ابی او فی رضی اللہ عنہ سے رجم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا تھا۔ میں نے پوچھا سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں اس روایت کی متابعت علی بن ہشام، خالد بن عبد اللہ المحاربی اور عبید بن حمید نے شیبانی کے واسطے سے کی۔ اور بعض نے سورہ نور کے بجائے سورہ المائدہ کا ذکر کیا ہے لیکن پہلی روایت صحیح ہے:

۶۳۸۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کر لی تھی انھوں نے ان سے پوچھا کہ تم ان میں رجم کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں رسوا کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹے ہو۔ اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ چنانچہ وہ تورات لائے اور کھولا لیکن ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد کا حصہ پڑھ دیا، عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت موجود

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: أَتَى الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجْعَلُونِ فِي الشُّرَاقِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا: الْفَضْلُ ثُمَّ وَجَدُوا نُونَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَنِي سَلَامٍ، كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، قَالُوا: بِالشُّرَاقِ فَتَشْرُوها قَوْمًا أَحَدُ هُمُ يَدَا عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: بَنِي سَلَامٍ ارْفَعُوا يَدَاكَ



قَرَعَ يَدَايَا فِيهَا ابْنَةُ الرَّجُلِ، قَالُوا صَدَقَ  
يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجُلِ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَجِمَا، قَرَأْتُ الرَّجُلُ يَعْنِي  
عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةُ

**باب ۹۸۷۔** إِذَا رَأَى امْرَأَةً أَوْ امْرَأَةً غَيْرَهَا

بِالزَّوْنِ عِنْدَ الْعَالِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْعَالِمِ  
أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا قَيْسًا لَهَا عَمَّا رَأَيْتُ بِهِ

۱۷۳۹۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ

خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا رَقِضْ بَيْنَنَا

بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُمَا أَجَلُ يَارَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقِضْ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ

وَأَذِنَ لِي أَنْ أَكْتَلِمَهُ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ إِنَّ ابْنِي

كَانَ قَيْسِيًّا عَلَى حَدِّ أَقَالَ مَالِكٌ وَالْعَيْفُ الْبَيْتِيُّ

قَرَفَنِي بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَمَا

فَعَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي

سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ

بِمِائَةٍ وَتَغْرِيْبٌ عَامٍ، وَرَأَيْتُمَا الرَّجْمَ عَلَى امْرَأَتِهِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي

تَفْسِي بِمِائَةٍ لَا قِضْبَيْنِ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمْثَا

عَنْكَ وَجَارِيَتُكَ فَزِدْ عَلَيْكَ، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً

وَتَعْرِيَةً عَامًا، وَأَمْرًا نَيْسًا الْأَسْلَمِيَّتِي أَنَّ يَأْتِي امْرَأَةً

الْآخَرِ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْبَعًا فَاعْتَرَفَتْ قَرَجِمَا

**باب ۹۸۸۔** مَنْ آذَى أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ

إِذْنِ السُّلْطَانِ - وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى

پھر انہوں نے کہا۔ اے محمد آپ نے سچ فرمایا  
کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنحضرت نے حکم دیا اور دونوں رجم کئے گئے  
میں نے دیکھا کہ مرد عورت پر چھکا جاتا تھا۔ اسے پتھروں سے پھانسنے کی  
کوشش میں

۹۸۷۔ جب کسی نے اپنی بیوی یا کسی اور کی بیوی پر رجم

اور لوگوں کی موجودگی میں زنا کی تہمت لگائی تو کیا حاکم کیلئے

ضروری کہ عورت کے پاس کیونکر بھیجے اور اسے اس تہمت کے لیے میں پوچھ جوار لگائی گئی ہے

۱۷۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی

انہیں ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبید بن مسعود نے اور

انہیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو افراد اپنا مقدمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور ان میں سے ایک نے کہا

کہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے گفتگو کی اجازت دیجئے آنحضرت

نے فرمایا کہ کہو انہوں نے کہا کہ میرا بیٹا ان صاحب کے یہاں عیسف تھا۔

مالک نے بیان کیا کہ عیسف ایچ کو کہتے ہیں اور اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لی

لوگوں نے مجھ سے کہا کہ میرے بیٹے کی سزا رجم ہے چنانچہ میں نے اس کے فدیر

میں سو بکریاں اور ایک کینزدے دی پھر جب میں نے اہل علم سے

اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا سو کوڑے اور ایک

سال کی جلا وطنی ہے۔ رجم تو صرف اس کی عورت کو کیا جائے گا کیونکہ

وہی شادی شدہ تھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات

کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق

کروں گا تمہاری بکریاں اور کینز تمہیں واپس ہیں، پھر ان کے بیٹے کو سو کوڑے

لگوائے اور ایک سال شہر بدر کیا اور انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ

وہ دوسرے فریق کی عورت کے پاس جائیں وہ اعتراف کر لے تو اسے

رجم کر دیں۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا اور رجم کر دی گئی۔

۹۸۸۔ سلطان کی اجازت کے بغیر اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں

یا کسی اور کو آذین دے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بنی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر کوئی نماز پڑھ

رہا ہو اور دوسرا اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا جائز

فَعَنْ قَاتٍ ابْنِ فُلَيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْمُؤْمِنُ سِتْرٌ لِلْمُؤْمِنِ»

اور اگر وہ نہ مانے تو زبردستی روکنا چاہیئے اور ابو سعید رضی

عنه نے ایسا کیا تھا؛

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ: «جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْفَعُوا رَأْسَهُ عَلَى قَعْدَةٍ

فَقَالَ: «حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَا يَفْعَابُنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ

يَمِينِي فِي خَاصِرَتِي وَلَا يُنْعِنِي مِنْ التَّحَرُّكِ إِلَّا

مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

آيَةً النَّبِيِّ

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ

فَلَمَّا كُنِيَ لَمُؤْتَةٍ شَدِيدًا لَا وَقَالَ حَبَسْتُ النَّاسَ فِي

بِلَادَةٍ قَبْلِي الْمَوْتُ يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَتَدَاؤُجَعَنِي نَحْوًا

بہے تھے۔ حالانکہ اس کی وجہ سے میں نے تکلیف محسوس کی تھی۔

باقی حدیث کی طرح؛

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث

بیان کی ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان

سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے ابو بکر رضی

اللہ عنہ نے کہا تمہاری وجہ سے اس حضور اور سب لوگوں کو رکن پڑا ہے

جب کہ یہاں پانی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ پر نازشگی کا اظہار کیا

اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھیں مارنے لگے اس وقت میں نے اپنے جسم میں

کسی قسم کی حرکت اس خیال سے نہیں ہونے دی کہ اس حضور کرم فرما رہے

تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تیسم کی آیت نازل کی؛

۱۶۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے

حدیث بیان کی انہیں عمر نے خبر دی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے حدیث

بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان

کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور زور سے میرے ایک کچھو کا لگایا اور کہا تو نے

ایک ہار کے لئے لوگوں کو روک رکھا ہے لیکن میں مرے کی طرح بے حس و حرکت

رہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے آرام فرما

رہے تھے۔ حالانکہ اس کی وجہ سے میں نے تکلیف محسوس کی تھی۔

باقی حدیث کی طرح؛

۱۶۴۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حواریہ نے حدیث بیان

کی ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے میسرہ کے کاتب و راد

نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے

ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو سیدھی تلوار سے اسے مار دوں یہ بات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد پر حیرت

ہے میں ان سے بھی بڑھ کر غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے؛

۹۹۰۔ تفریق کے متعلق روایات؛

۱۶۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے

حدیث بیان کی ان سے شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک اعرابی آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میری بیوی نے لڑکا جنا ہے؟ حضورؐ نے پوچھا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں آپسے پوچھا ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ آں حضورؐ نے پوچھا ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آں حضورؐ نے پوچھا پھر یہ کہاں سے آگیا؟ انہوں نے کہا میرا خیال ہے اس کی کوئی اصل ہے جس کی وجہ سے ایسا اونٹ پیدا ہوا آں حضورؐ نے کہا کہ پھر تیرا یہ لڑکا بھی کسی اصل ہی کی وجہ سے پیدا ایسا ہوا ہے؟

۹۹۱۔ تغزیر اور ادب کتاب ہے؟

۱۷۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حنیبلہ نے حدیث بیان کی ان سے بکر بن عبد اللہ نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی مزا میں دس کوڑے سے زیادہ (کسی مجرم کو) نہ مارے جائیں۔

۱۷۴۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن قیس نے حدیث بیان کی ان سے مسلم بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن جابر نے ان صحابی کے حوالے سے حدیث بیان کی جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آں حضورؐ نے فرمایا اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا مجرم کو دس کوڑے سے زیادہ مزا نہ دی جائے؟

۱۷۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی ان سے بکر نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبد الرحمن بن جابر آئے اور سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی پھر سلیمان بن یسار ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن جابر نے حدیث بیان کی ہے کہ ان کے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آں حضورؐ نے فرمایا کہ حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی مزا میں دس کوڑے سے زیادہ مزا نہ دو؟

۱۷۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان

اللہ علیہ وسلم جاء أعزائي فقال يا رسول الله إن امرأتي ولدت غلاما أسود. فقال هل لك من إبل؟ قال نعم. وقال ما ألوانها؟ قال حمر. قال هل فيها من أدرق؟ قال نعم. قال فإني كنت ذليقًا؟ قال أراك عرقًا نزعته؟ قال فلعن أبنتك هذا نزعته عرقًا؟

باب ۹۹۱۔ تغزیر وادب

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ قَوْقَ عَشْرٍ جَلَدَاتِ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؛

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمِيعِ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعْقَبُ قَوْقَ عَشْرِ فَرَاسَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؛

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ

بَيْنَنَا أَنَا جَابِرٌ عَنْ عَبْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُجْلَدُ قَوْقَ عَشْرِ فَرَاسَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؛

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

ان سے عقل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مسلسل اظفار کے بغیر کئی دن کے روزه رکھے اسے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ خود تو وصال کرتے ہیں۔ اُن حضور نے فرمایا کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے؟ میرا تو حال یہ ہے کہ مجھے میزاب کھلا تا ہے اور پلا تا ہے لیکن وصال کرنے سے صحابہ نہیں رکے تو اُن حضور نے ان کے ساتھ ایک دن کے بعد دوسرے دن وصال کیا پھر اس کے بعد لوگوں نے چاند دیکھ لیا اُن حضور نے فرمایا کہ اگر عید کا چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا۔ یہ آپ نے تنبیہ فرمایا تھا کیونکہ وہ وصال کرنے پر مصر تھے۔ اس روایت کی متابعت شعیب، یحییٰ بن سعید اور یونس نے زہری کے واسطے سے کی اور عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

الَّتِي عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فَقَالَ لَهُ مِجَالُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاصِلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُمْ مِثْلِي؟ إِنْ آتَيْتُمْ يُطْعِمْنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي فَلَمَّا أَبُو آتَيْتُمْهُمَا عَنِ الْوَصَالِ وَاصِلٌ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ تَوَاصَلُوا لِيَزِدْكُمْ كَالْمَنْكِلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوَا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ سَعِيدٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْرَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصْرِبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَرَوْا طَعَامًا جَزَافًا أَنْ يَتَبَعُوا فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يَكُونُوا إِلَى رَجَائِهِمْ:

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَبْرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَ فِي عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا نَقَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يَوْمًا إِلَيْهِ حَتَّى تَنْتَهَكَ مِنْ حُرْمَاتِ اللَّهِ يَنْتَقِرُ اللَّهُ:

بَابُ ۹۹۲۔ مِنْ أَطْهَرِ الْفَاحِشَةِ وَاللَّطِيفِ وَالْهَمَّةِ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ:

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ شَهِدْتُ: الْمُسْلِمَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ. فَرَقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَوْجُهَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنَّ أَمْسَكْتُهَا قَالَ

۱۷۴۸۔ مجھ سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو غلامانہانے سے اس طرح خریدنے پر (مزر کے طور پر) مارا جاتا تھا کہ وہ مال کو اپنے ٹھکانے پر لائے بغیر وہیں بیچ دیتے تھے:

۱۷۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی خبر نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عمرو نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب اللہ کی قائم کی ہوئی حد کو توڑا جاتا تو آپ پھر انتقام لیتے تھے:

۹۹۲۔ جس نے بغیر کوہی کسی بے حیائی کے کام اس میں الودگی اور تہمت کا اظہار کیا:

۱۷۵۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والے میاں بیوی کو دیکھا تھا اس وقت میری عمر سترہ سال تھی اُن حضور نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی

تھی شوہر نے کہا تھا کہ اگر اب بھی میں اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں سفیان نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے یہ روایت محفوظ رکھی ہے کہ "اگر اس عورت کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا، جیسے پھیلکی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے اور میں نے زہری سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اس عورت نے اس کے ہم شکل بچہ بنا جو ناپسندیدہ تھا۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحْتَدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثَّلَاثَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مَرَأَةً لَكُنْتُ أَمْرَأَةً عَنْ قِيَرَةٍ بَيْنَتِهِ؟ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنْتُ

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْفَيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحْتَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ الثَّلَاثُ عَنْ عَبْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ. وَاتَاهُ مَرْجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّ وَجَدًا مَعَ أَهْلِهِ فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتَلَيْتُمْ بَعْدًا إِلَّا يَقُولُ: فَذَاهَبْ بِمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْغَرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي أَدْعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ لَا عِنْدَ أَهْلِهِ أَدْمُ حَذَاكَ كَثِيرًا اللَّهُمَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنَ مَوَصَعَتِ سَيْبِهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ رَوْجُهَا انْشَاءً وَجَدَ لَا عِنْدَهَا. فَلَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَجْلِسٍ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَكُنْتُ أَمْرَأَةً

۱۷۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ابن عباس سے قاسم نے بن محمد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ وہی تھی جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بلا گواہی رجم کر سکتا (تو اسے ضرور کرتا) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ وہ عورت تھی جو فسق و فجور اعلانیہ کرتی تھی۔

۱۷۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر آیا تو عاصم بن ہدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی پھر وہ واپس آئے اس کے بعد ان کی قوم کے ایک صاحب یہ شکایت لے کر ان کے پاس آئے کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھا ہے عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں پھر آپ ان صاحب کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تشریف لائے اور اور اس حضور کو اس کی اطلاع دی جس حالت میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا۔ وہ صاحب زرد رنگ کم گوشت سیدھے باؤں میں والے تھے اور جس شخص کے متعلق انہوں نے کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ انہوں نے دیکھا، وہ گندم گوں، بھری پنڈلی والے اور بھرے گوشت والے تھے، پھر آنحضور نے فرمایا کہ اے اللہ اس معاملہ کو کھول دے چنانچہ اس عورت کے یہاں اسی شخص کی شکل کا بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ پھر آنحضور نے دونوں کے درمیان لعان کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مجلس میں ایک صاحب

کا تَنْتُظَہِرُ فِی الْإِسْلَامِ اسْتَوْعَرَ؛  
نے کہا کہ یہ وہی تھا جس کے متعلق آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلاگوں ہی کے رحم کر سکتا تو اسے رحم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام کے بعد بری باتیں علانیہ کرتی تھی،

۹۹۳۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ اور جو لوگ

نہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لا

سکیں تو انہیں اسی درے لگاؤ اور کبھی ان کی کوئی گواہی

قبول نہ کرو۔ یہی لوگ تو فاسق ہیں یاں البتہ جو لوگ اس کے

بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں۔ رسول اللہؐ بڑا مغفرت

والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان

بیویوں کے جو پاک دامن ہیں بے خبر ہیں ایمان والیاں ہیں ان

پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کیلئے سخت عذاب ہے!

۱۷۵۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان

نے حدیث بیان کی ان سے ثور بن یزید نے ان سے ابو الغیث نے اور ان

سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات

مہلک چیزوں سے بچو! صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کیا ہیں؟ اُن حضورؐ

نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق کسی کی جان لینا جو اللہ نے حرام کیا

سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھرنا، اور پاک دامن غافل

عورتوں پر تہمت لگانا؛

۹۹۴۔ غلاموں پر تہمت لگانا؛

۱۷۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ماعدہ نے

حدیث بیان کی ان سے فیصل بن غزو ان نے ان سے ابن ابی نعمان نے اور

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ

غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں

گے سوا اس کے کہ اس کی بات واقعہ کے مطابق ہو؛

۹۹۵۔ کیا امام کسی شخص کو اپنی عدم موجودگی میں جاری

کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟ ہر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا؛

۱۷۵۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ

نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ بن عتبہ نے، ان سے

ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب

بَاب ۹۹۳۔ رَحْمَى الْمُحْصَنَاتِ. وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

الْمُحْصَنَاتِ كُفْرًا يَأْتُوا بِمَا بَعَثَ شَهِدَاؤُنَا

جَلَدًا لَهُمْ كَمَا نَبِّئُ جَلْدًا وَلَا تَقْلُبُوا لَهُمْ

شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا

قَاتِلْهُمُ تَقْطُلُوا رَجُلًا مِّنْهُمُ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ

الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعْنُوا إِلَى

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ؛

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ

الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكَ

بِإِلَهِهِ وَالسِّحْرُ وَتَمَلُّهُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

وَأَكْلُ الزَّيْبِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالشَّوْطِ يَوْمَ الرَّخْفِ

وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ؛

بَاب ۹۹۴۔ قَذْفُ الْعَبِيدِ؛

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمَانَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَةً

وَهُوَ بَرِيءٌ مِّمَّا قَالَ جَلْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ لَمْ يَكُنْ

كَمَا قَالَ؛

بَاب ۹۹۵۔ هَلْ يَأْمُرُ إِمَامٌ رَجُلًا فَيَقْبُضَ

الْعَدْلَ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ قَعَلَهُ عُسْرُ؛

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بِعُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اس پر فرزنی مخالف کھڑا ہوا۔ یہ زیادہ سمجھدہ تھا اور کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہلکا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے اور یا رسول اللہ مجھے (گفتگو کی اجازت دیجئے) آنحضرتؐ نے فرمایا کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں مزدوری کرتا تھا پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ملنی چاہیئے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا اس حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہی کروں گا سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی اور اسے انیس اس کی عورت کے پاس صبح جانا اور اس سے پوچھنا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرنا اس عورت نے اعتراف کر لیا اور رجم کی گئی،

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بَيْنَكَ ابْنُكَ ابْنُ اللَّهِ فَقَامَ خَصَمُهُ وَكَانَ أَقْفَرُ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ إِنْ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بَيْنَكَ ابْنُ اللَّهِ وَادْنُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنْ أَتَيْتُكَ كَانَ عَيْسِي فَقَالَ فِي أَهْلِ هَذَا قَوْمِي بِأَمْرَاتِهِمْ فَأَقْدَمْتُ مِنْهُ بِمَاتَةٍ شَاةٍ وَخَادِيمٍ وَرَأَيْتُ سَائِلَتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا التَّرْجُمُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَضِيَّتْ بَيْنَكُمَا بَيْنَكَ ابْنُ اللَّهِ الْمِائَةُ وَالْخَادِيمُ وَرَوْعِيكَ وَعَلَى ابْنَتِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أَيُّهَا الْغَدُ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا فَاسْلُهَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمُهَا فَاعْتَرَفَتْ قَرِيبَهَا، پوچھنا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرنا اس عورت نے اعتراف کر لیا اور رجم کی گئی،

## خون بہا،

۹۹۹۔ قول اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو شخص کسی مومن کو

قصداً قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے،

۱۷۵۴۔ ہم سے یقینہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے المش نے حدیث بیان کی ان سے المش نے ان سے ابو وائل نے ان سے عمرو بن شریح نے بیان کیا ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضرتؐ فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بٹھاؤ۔ جب کہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے پوچھا پھر کون؟ آنحضرتؐ فرمایا پھر یہ کہ تم اپنے نوکے کو اس خطرہ کے پیش نظر ملو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا، پوچھا پھر کون؟ فرمایا پھر اس کے بعد کہ تم اپنے بڑوسا کی بیوی سے زنا کرو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں

## کتاب الديات

۹۹۹۔ قول اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَفْعَلْ مَوْمِنًا

مُتَحَدِّدًا فَقَتَلَهُ كُفْرًا،

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَى الذَّنْبُ أَكَبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ أَنْ تَدْعُو إِلَيْهِ يَدْعُوهُ خَلَقَكَ ثُمَّ أَمَى؟ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَمَى؟ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَتِكَ جَارِيَةٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْعَنَسِ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَلَا يَكُنْ

پکارتے اور نہ کسی ایسے کی ناحق جان لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا آخرت تک،

۱۷۵۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن العاصی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن اس وقت

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْشَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تک اپنے دین کے بارے میں وسعت میں رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے :

۱۷۵۸۔ مجھ سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ ان پچیدہ امور میں سے جن سے نکلنے کا اس شخص کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے جو اس میں اپنے آپ کو ڈال لے بھائی کے حرام خون بہانا ہے :

۱۷۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابوشامہ نے ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان (معاملات کا) فیصلہ خون کا کیا جائے گا،

۱۷۶۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن رید نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ان سے بنی زہرہ کے حلیف مقداد بن عمر والکندی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ بدر کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے کہ آپ نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر جنگ کے دوران میری کسی کافر سے ٹھیکر ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کرنے لگیں پھر وہ میرے ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر اسے کاٹ دے اور اس کے بعد کسی درخت کی آڑے کرکے کہ میں اللہ پر ایمان لایا تو کیا میں اسے اس کے اس اقرار کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ آپ حضور نے فرمایا کہ اب اسے قتل نہ کرنا اس نے عرض کی یا رسول! تو میرا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا ہے اور یہ اقرار اس وقت ہی کیا جب اسے یقین ہو گیا کہ اب میں اسے قتل ہی کر دوں گا؟ آنحضرت نے فرمایا: اسے قتل نہ کرنا کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارا مرتبہ میں ہو گا جو تمہارا اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تم اس کے مرتبہ میں ہو گے جو اس کا اس کے کلمہ کے اقرار سے پہلے تھا جو اس نے اب کیا ہے اور حبیب بن ابی عمرہ نے بیان کیا ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قہار رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اگر کوئی مسلمان غیر مسلموں کے ساتھ رہتا ہے پھر اس نے اپنے ایمان کا اظہار کیا اور تم نے قتل کر دیا تو ایسے ہی کہیں تم اس سے پہلے اپنا ایمان چھپاتے تھے :

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي مُسَخَّاتِهِ وَبَيْنَهُ مَا لَمْ يَصِيبْ وَمَا حَرَّمَ مَا

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا مِنْ دَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لَهَا إِلَّا قَتْلُ نَفْسِهِ فِيهَا سَفَكُ الدِّمِ الْعَرَامِ بِغَيْرِ حِلٍّ :

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِي حَدَّثَنَا أَنَّ الْبَقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِي حَدَّثَنَا بَنِي زَهْرَةَ حَدَّثَنَا وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَأَقْتَتَلْتَنَا فَفَرَّ يَدَايَ بِلَيْتِي فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاحَظَ بَجَرَةً وَقَالَ اسْلُمْتُ إِلَيْهِ أَقْتُلْهُ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ ظَلَمَ أَحَدِي يَدَايَ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَقْتُلْهُ؟ قَالَ: لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلِكَ قَبْلَ قَبْلِ أَنْ تَقْتُلْهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ أَيْتِي قَالَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَيِّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيْمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيْمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتُ أَنْتَ تُخْفِي إِيْمَانَكَ بِمَنْزِلَتِهِ مِنْ قَبْلُ :



**باب ۹۹۷۔** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَحْيَاهَا  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقِّ  
حَتَّى النَّاسِ مِنْهُمْ جَمِيعًا

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ قُسَيْطِ بْنِ عَمْرٍاءَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَتْ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ وَمِنْهَا

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
وَأَمَّا ابْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنِي عَنْ ابْنِهِ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْجَعُوا  
بَعْدِي كُفْرًا أَوْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
زُرْعَةَ بْنَ عَبَّادٍ وَابْنَ جُرَيْجٍ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ أَسْتَنْصِيتُ النَّاسَ  
لَا تُرْجَعُوا بَعْدِي كُفْرًا أَوْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ  
مَنْ وَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فَرَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْكَبَائِرُ الْأَشْرَكَاتُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ  
الْفُجُورُ شَكُّ شُعْبَةٍ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ الْكَبَائِرُ الْأَشْرَكَاتُ بِاللَّهِ وَالْيَمِينُ الْفُجُورُ وَعَقُوقُ  
الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

۹۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "من احیایا" ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے ناحق کسی کی بھی جان لینے کو  
احرام کیا اس نے اس حکم کی وجہ سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا

۱۷۶۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی ان سے العشاء نے ان سے عبد اللہ بن مرہ نے ان سے مسروق نے  
اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
جان بھی قتل کی جائے گی اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام کے  
پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے

۱۷۶۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی انہیں واقد بن عبد اللہ بن نے خبر دی انہیں ان کے والد  
نے اور انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن بٹوے  
۱۷۶۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث  
بیان کی ان سے علی بن مدرک نے بیان کیا کہ میں نے ابو زر بن عمرو  
بن جریر سے سنا ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو (پھر فرمایا)  
تم میرے بعد کافر بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن مارنے لگے  
اس کی روایت ابو بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالہ سے کی

۱۷۶۴۔ مجھ سے محمد بن بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے  
حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے فراس نے  
ان سے شعبی نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین  
کی نافرمانی کرنا یا فرمایا کہ ناحق کسی کا مال لینے میں جھوٹی قسم کھانا بے شک  
شعبہ کو تھا اور معاذ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ کبیرہ  
گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی کا مال ناحق لینے کے لئے جھوٹی  
قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا یاں یا کہ کسی کو جان سے مار دینا

۱۷۶۵۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے عبد الصمد  
نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن

ابن بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ اور ہم سے مروی حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبیحے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرنا، کسی کی جان لینا والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا میں یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا،

۱۷۶۶۔ ہم سے مروی زرارہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیم نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے ابو ظبیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہنیہ کی ایک شاخ کی طرف بھیجا (ہم پر) بیان کیا کہ پھر ہم نے ان لوگوں کو صبح کے وقت جہاں اور انہیں شکست دے دی۔ بیان کیا کہ میں اور قبیلہ انصار کے ایک صاحب جہنیہ کے ایک شخص تک پہنچے اور جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا کہ لا الہ الا اللہ انصار صحابی نے تو پناہ مانگتے روک لیا (یہ سننے ہی) لیکن میں نے اپنے نیزے سے اسے مار لیا اور قتل کر دیا، بیان کیا کہ جب ہم واپس آئے تو اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا: اسامہ! کیا تم نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس نے صرف پچھنے کے اس کا اقرار کیا تھا۔ اس حضو نے پھر فرمایا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ بیان کیا کہ اس حضو اس جملہ کو اتنی مرتبہ دہراتے رہے کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش میں آج ہی اسلام لایا ہوتا اور یہ واقعہ پیش ہی نہ آتا،

بِكَرٍ سَمِعَ أَسْلَمَ فِي اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ وَحَدَّثَنَا عَنْ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ،

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَنْ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ،

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ،

تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کسی گناہ کا ہم نے ارتکاب کر لیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے یہاں ہوگا :

۱۷۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے اس کی روایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی :

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُؤَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۶۹۔ ہم سے عبد الرحمن بن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب اور یونس نے حدیث بیان کی ان سے احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں ان صاحب (علی بن ابی طالب) کی مدد کے لئے تیار تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لئے جانا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضورؐ فرماتے تھے کہ جب سلمان آپس میں تلوار کھینچ کر ایک دوسرے کے مقابل آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ایک تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ملے گی؟ اس حضورؐ نے فرمایا کہ یہ بھی اپنے مقابل کے قتل پر آمادہ تھا :

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ دِيْلُوسُ عَنْ الصَّخْرِ الْأَخْضَفِ بْنِ قَبِيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَاقَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تَزِيدُ؟ قُلْتُ أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا التَّقَى السَّيْلَانِ سَاقِيَهُمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ قَتَلَ بَأْسَ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ

۹۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو تم پر مقتولوں کے

باب میں قصاص فرض کیا گیا ہے آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت۔ ہاں کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے سو مطالبہ معقول اور نرم طریق پر کرنا چاہیئے اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچا دینا چاہیئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے سو جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے گا اس کے لئے آخرت میں عذاب دردناک ہے :

۹۹۹۔ قاتل سے پوچھ گچھ کرنا یہاں تک کہ وہ اقرار کرے

اور حدود میں اقرار دے :

۱۷۷۰۔ ہم سے حماد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھر کے درمیان میں لے کر کھل دیا تھا

باب ۹۹۸۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْقَرْبَالُ وَقَالِغْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأَنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

باب ۹۹۹۔ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يَقِرَّ وَلَا يُقَرَّ

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَتَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَى رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ

پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ کس نے کیدے فلاں نے فلاں نے؟ آخر جواب اس یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا، پھر یہودی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لایا گیا اور اس سے پوچھ کچھ کی جاتی رہی یہاں تک کہ اس نے جرم کا اقرار کر لیا۔ چنانچہ اس کا سر بھی پتھروں کے درمیان میں لے کر پھینک دیا گیا۔

۱۰۰۰۔ جب پتھر یا ڈنڈے سے کسی کی جان لی،

۱۷۷۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن ادریس نے بخروای، انہیں شعبہ نے انہیں ہشام بن زید ابن انس نے ان سے ان کے دادا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیور پہنے باہر نکلی، بیان کیا کہ پھر اسے ایک یہودی نے پتھر سے مار دیا۔ جب اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اہل بیت میں جان باقی تھی آنحضرتؐ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سراٹھایا (انکاد کے لئے) پھر آنحضرتؐ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ لڑکی نے اس پر بھی سراٹھایا۔ تیسری مرتبہ آنحضرتؐ نے پوچھا، فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سر نیچے کی طرف جھکا لیا (اقرار کرتے ہوئے)

چنانچہ اس حضورؐ نے اس شخص کو بلایا اور اسے بھی دو پتھروں کے درمیان میں لے کر مار ڈالا۔

**باب**۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: اِنَّ النَّفْسَ الْبَاطِنَةَ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالْيَسْنَ بِالْيَسَنِ وَالْجُرُومَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ كَذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللَّهُ قَادَ لِيَكُ هُمُ الظَّالِمُونَ

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا الرَّعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْلَمُ دَمُ امْرِيٍّ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولَ اللَّهِ بِاِخْدَى ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالْيَتِيبِ الزَّانِي وَالْبَارِقِ مِنَ الدِّينِ التَّارِكِ الْجَعْفَرِ

**باب**۔ مَنْ اَقَادَ بِالْحَجَرِ

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیور کے لاپس میں مار ڈالا تھا اس نے لڑکی کو پتھر سے مارا تھا پھر لڑکی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں جان باقی تھی اُن حضورؐ نے پوچھا کیا تھیں فلاں نے مارا ہے؟ اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا اُن حضورؐ نے دوبارہ پوچھا کیا تھیں فلاں نے مارا ہے؟ اس مرتبہ بھی اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا آنحضرتؐ نے جب تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے اقرار کیا، چنانچہ اُن حضورؐ نے یہودی کو دو پتھروں سے مروادیا،

۱۰۰۳۔ جکا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو اسے دو چیزوں میں ایک کا اختیار ہے :

۱۰۰۴۔ ا۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ثیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا ان سے حربہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ خزاعہ نے بنی لیث کے ایک شخص کو اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے جاہلیوں کے (ابرہہ کے) لشکر کو روک دیا تھا۔ لیکن اس نے اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر غلبہ دیا ہاں یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی دن کے ایک ٹھکڑے حصے میں حلال ہوا تھا اور میں لو کہ اس وقت میرے لئے بھی باحرمت ہے اس کا کائنات اٹھا اجلے اس کا درخت کاٹا اجلے اور سوا اس کے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی بھی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جلتے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے یا اسے خون بہا دیا جائے یا قصاص دیا جائے اس پر ایک یمنی صاحب ابوشاہ نامی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اس حکم کو میرے لئے لکھ دیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اسے ابوشاہ کے لئے لکھ دو اس کے بعد قریش کے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اذخر گھاس کا استثناء فرما دیجئے کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور اپنی قبروں میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ اُن حضورؐ نے اذخر گھاس کا

مَحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْصَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحِجْزٍ فِجْصِيٍّ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَهَارَ مَنٍّ فَقَالَ اقْتُلْكَ فَلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنَّ لَا تُكْرَهُ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنَّ لَا تُكْرَهُ سَأَلَهَا الثَّلَاثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنَّ نَعَمْ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِجْوَيْنِ

نے جب تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے اقرار کیا، چنانچہ اُن حضورؐ نے یہودی کو دو پتھروں سے مروادیا،

بَابُ ۱۰۰۳ مَنْ قَتَلَ لَهَ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ :

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ثَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خَزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفَيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ إِلَّا وَابِهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي إِلَّا وَابِهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِمَّنْ تَهَارُ إِلَّا وَابِهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يَخْتَلِي شَوْكًا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْقَطُ سَاقُطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدًا وَمَنْ قَتَلَ لَهَ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُؤَدَّى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يَقَالُ لَهُ أَبُو شَاةٍ فَقَالَ أَتُبْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِي شَاةٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَدْعُو فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْزِلْ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفَيْلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْفَيْلِ



نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کر دے پھر اس کے کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور جو کوئی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا اس پر واجب ہے اور خون بہا بھی ہو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا سو اس کے کہ وہ لوگ خود ہی اسے معاف کر دیں۔ تو اگر وہ ایسی قوم میں موجود ہو جو تمہاری دشمن ہے دراصل ایک وہ بذات خود مومن ہے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا واجب ہے اور اگر ایسی قوم میں سے ہو جو تمہارے اور ان کے درمیان عائدہ ہے تو خون بہا واجب ہے جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا اور ایک مسلم آزاد کرنا بھی۔ پھر جس کو یہ نہ میسر ہو اس پر دو مہینے کے لگا تار روک رکھنا واجب ہے یہ تو بر اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے :

۱۰۰۷۔ جب ایک مرتبہ قتل کا اقرار کر لے تو اسے قتل کر دیا جائیگا :

۱۰۰۸۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی کہ میں نے ان سے کہا کہ ہم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں لے کر کھل دیا تھا اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ تمہارا ساتھ کس نے کیا ہے ؟ کیا فلاں نے کیا ہے ؟ فلاں نے کیا ہے ؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر کے اشارے سے دہاں اٹھا پھر یہودی بلا لیا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر پتھر سے کھل دیا گیا ہم اس نے دو پتھروں کا ذکر کیا ہے

۱۰۰۸۔ عورت کے بدلہ میں مرد کا قتل :

۱۰۰۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن زرع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو ایک لڑکی کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا یہودی نے اس لڑکی کو چاندی کے زیورات کے لالچ میں قتل کر دیا تھا :

۱۰۰۹۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کے سلسلہ

میں قصاص۔ اہل علم نے کہا ہے کہ مرد کو عورت کے بدلہ میں قتل کیا جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت سے مرد کا قصاص ہر اس بالا راہ عمل میں لیا جائے گا جس نے مرد کی

أَنْ يَتَقَتَلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاؤًا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاؤًا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ذَرِيَّةٌ مُسْلِمَةٍ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَقْضَى قَوْلَانَا كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ذَرِيَّةٌ مُسْلِمَةٍ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ قَيْصَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ أَمْلُهُ عَلَيْهِمَا حَكِيمًا :

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَابٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ يَهُودِيٌّ يَرْضَى رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ شَجَرَيْنِ فَيَقِيلُ لَهَا مِنْ فَعْلِ يَلِكٍ هَذَا ؛ أَفَلَانْ أَفَلَانْ ؛ حَتَّى سَوِيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَلَتْ بِرَأْسِهَا فَجِئْتُ بِالْيَهُودِيِّ نَاعَتْهُ فَأَمَرَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ بِالْجَارِيَةِ وَقَدْ قَالَ هَتَامٌ يَحْجَرَيْنِ :

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْصَافٍ لَهَا :

۱۰۰۹۔ الْقَصَاصُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجَرَاحَاتِ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقْتُلُ الرَّجُلُ بِالرِّجَالِ وَبِالرِّجَالِ وَيُذَكَّرُ عَنْ عَمْرِو قَتَادَةَ الرِّجَالُ مِنَ الرِّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا :

جان لے لی ہو یا اس سے کمتر صورت زخمی ہونے کی پیدا ہوئی ہو۔ یہی قول عمر رضی اللہ عنہ بن عبد العزیز، ابو الزناد کا اپنے اساتذہ سے منقول ہے اور ربیع کی بہن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو زخمی کر دیا تھا تو اس حضورؐ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا تھا،

۱۷۸۰۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دمرضی الوفا کے موقع پر آپ کی مرضی کے خلاف ہم نے دوا ڈالی اس حضورؐ نے فرمایا میرے منہ میں دوا نہ ڈالو لیکن ہم نے سمجھا کہ مریض ہونے کی وجہ سے دوا پیٹنے میں ناگواری محسوس کرتے ہیں لیکن جب آفاقہ ہو فرمایا کہ تم جتنے لوگ ہو سب کے منہ میں زبردستی دوا ڈالی جائے سو حضرت عباسؓ کے وہ اس میں شریک نہیں تھے ۱۷۸۱۔ جس نے اپنا حق یا قصاص سلطان کی اجازت کے بغیر لے لیا،

۱۷۸۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب بن جری ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس حضورؐ نے فرمایا ہم آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن آگے رہنے والے ہیں اور اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اس حضورؐ نے فرمایا اگر کوئی شخص تیرے گھر میں کسی سوراخ یا جگہ کو دیکھ کر اس سے تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے لٹکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے،

۱۷۸۲۔ ہم سے سعد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانک رہے تھے تو اس حضورؐ نے ان کی طرف تیر کا پھل بڑھایا تھا میں نے بوجھ کر یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے تو انہوں نے بیان کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے،

۱۷۸۳۔ جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے،

۱۷۸۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں ابو اسامہ نے خبر دی انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ

مِنَ الْجَرَاحِ . وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْرَاهِيمُ وَابُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ التَّوْبِيعِ إِنْ سَأَلْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . الْقِصَاصُ ،

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَبَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقُلْنَا لَا تَدُونِي ؟ فَقُلْنَا كَوَاهِيَةَ الرَّيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لَدَى غَيْرِ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ ،

بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ قَتَلَ مَنْ لَطَمَ ۱۷۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادُ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِجَّةً يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ . فَكُنْ الْأَخْرُوتِ السَّابِقُونَ وَاسْنَادُكَ لَوْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدًا وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ حَدَفْتَهُ بِحِصَاةٍ فَفَلَقَتْ عَيْنُهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ ،

سے تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے لٹکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے، ۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هَمِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّرَ إِلَيْهِ مُشَقِّمًا . فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ ؟ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ،

بَابُ إِذَا قَامَتِ فِي الزَّحَامِ أَوْ قَتِلَ ۱۷۸۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْمَاءَةَ قَالَ هِشَامُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ



رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احمد کی لڑائی میں مشرکین کو شکست ہو گئی تھی لیکن ابلیس نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو! پیچھے کی طرف سے چوکتا ہوجاؤ چنانچہ آگے کے لوگ ہلٹ پڑے اور آگے والے پیچھے والوں سے ہوجوسلمان ہی تھے) بھڑکے اچانک حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے والدیمان رضی اللہ عنہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں! میرے والد! بیان کیا کہ بخدا مسلمان اسے قتل کر کے ہی ہٹیں گے

۱۰۱۲۔ اگر کسی نے غلطی سے اپنے آپ کو مار ڈالا تو اسکی میت نہیں:

۷۸۴۔ ہم سے کمی بنی ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی علیہ نے حدیث بیان کی اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے جماعت کے ایک صاحب نے کہا کہ عامر! ہمیں اپنی حدی سنائیے، انہوں نے حدی خوانی شروع کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون صاحب اونٹوں کو ہانک رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ عامر رضی اللہ عنہ ہیں اُن حضور نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میں بھی اس ادعائیں عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک کر لیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ اس رات کی صبح کو شہید ہو گئے لوگوں نے کہا کہ ان کے اعمال غارت ہوئے انہوں نے خودکشی کر لی دیکھو کہ ایک یہودی پر حملہ کرتے وقت خود اپنی تلوار سے زخمی ہو گئے تھے جب میں واپس آیا اور پوچھا میں نے دیکھا کہ لوگ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ عامر کے اعمال غارت ہوئے تو میں اس شخص کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے نبی! آپ پر میرے ماں باپ نما ہوں یہ لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے سارے اعمال غارت ہوئے؟

راستہ میں) مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے تھے اور کس قتل کا اجر اس سے بڑھ کر ہوگا۔؟

۱۰۱۳۔ جب کسی نے کسی کو دانت سے کاٹا اور کاٹنے والے کا دانت ٹوٹ گیا:

۷۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زراہ بن اوفی سے سنا، ان سے عمران بن حصیل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ہاتھ میں دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچ لیا اس کے نتیجے میں اس کے آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پھر دونوں اپنا جھگڑنے کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو اُن حضور نے فرمایا کہ تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت

قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هَرَمَ الشُّرَكِيُّنَ قَصَارِ بِلَيْسِ  
أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَحْرَاكُمْ قَرَجَعْتُ أَوْ لَا هُمْ قَاجَلَدَاتِ  
هِيَ وَآخَرَاهُمْ فَتَنَظَرُ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَيْدِيهِ الْيَمَانِ  
فَقَالَ أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَبْيَ قَالَتْ قَوْمُ اللَّهِ مَا خَتَجَرُوا  
حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ  
فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ حَتَّى لَحِقَ بِأَبِيهِ

پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تمہاری مغفرت کرے عروہ نے بیان کیا کہ اس واقعہ کا صدر حذیفہ رضی اللہ عنہ کو آخر وقت تک رہا:

باب ۱۰۱۔ اِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَاؤًا وَلَا دِيَّةَ لَهُ:

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ بْنُ أَبِي بَرَاذٍ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ  
أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هَهْمَاتِكَ فَحَدَّثَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنِ اسْتَأْذِنَ؟ قَالُوا عَامِرُ فَقَالَ  
مَا حِسَّاهُ اللَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا أَمْتَعْنَا بِهِ؟  
فَأَصِيبَ صَبِيحَةٍ لَيْكَلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ  
قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُوَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا  
حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي رَعَوْا أَنَّ عَامِرًا  
حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُمَا إِنَّكَ لَا تَدْرِي  
إِثْنَيْنِ إِنَّهُ لَبَاحِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتَلَ يَزِيدُ عَلَيْهِ

باب ۱۰۱۔ اِذَا عَصَى رَجُلًا فَرَقَعَتْ شَيْئًا لَا:

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ  
قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ  
أَنَّ رَجُلًا عَصَى يَدَ رَجُلٍ فَتَرَعَّ يَدًا مِنْ فِيمَ فَوَقَعَتْ  
فَنَبْتًا لَا فَاغْتَصَصُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَعْصُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْصِي الْفَعْلُ الرَّوِيَّةُ  
لَكَ

سے کاٹے ہو جیسے اونٹ کا مٹا ہے ہمیں خون بہا نہیں ملے گا۔  
 ۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ  
 عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ  
 فِي غَزْوَةٍ فَقَفِضَ رَجُلٌ فَأَتَنَزَّحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۷۸۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء  
 نے ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں ایک غزوہ  
 میں باہر تھا اور ایک شخص نے دانت سے کاٹ لیا تھا جس کی وجہ سے اس کے  
 آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ کو  
 بے معنی قرار دے دیا،

۱۷۸۷۔ دانت کے بدلے دانت،

۱۷۸۷۔ ہم سے انصاری نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان  
 کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طہا پھ مارا تھا  
 اور اس کے دانت ٹوٹ گئے تھے تو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ  
 لائے تو آنحضرت نے قصاص کا حکم دیا،

۱۷۸۸۔ انگلیوں کا خون بہا،

۱۷۸۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
 ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی ہسنگیا اور انگوٹھا  
 (خون بہا کے سلسلے میں)؛

۱۷۸۹۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی عدی نے  
 حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے عکرمہ رضی اللہ عنہ  
 اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 سنا اسی طرح،

۱۷۹۰۔ اگر کسی آدمی ایک شخص کو قتل کر دیں تو کیا سب کو سزا  
 دی جائے گی یا قصاص لیا جائے گا اور مطرف نے شعبی کے  
 واسطے سے بیان کیا کہ دو افراد نے ایک شخص کے متعلق گواہی دی  
 کہ اس نے چوری کی ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ  
 دیا اس کے بعد وہی دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ  
 ہم سے غلطی ہو گئی تھی (اصل میں چوریہ تھا) تو علی رضی اللہ عنہ  
 نے ان کی شہادت کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا جس کا ہاتھ  
 کاٹ دیا گیا تھا خون بہایا اور فرمایا کہ اگر مجھے یقین ہو تاکہ تم  
 لوگوں نے قصداً ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا

باب ۱۷۔ التَّيَقُّ بِالْيَسْتِ؛  
 ۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضَارِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ  
 عَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ  
 جَارِيَةً فَكَسِرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ؛

باب ۱۸۔ دِيَّةُ الْأَصَابِ؛  
 ۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
 قَتَادَةَ عَنْ عَنِ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا وَهَذَا سَوَاءٌ  
 يَغْنِي الْغَنَصَ وَالْإِسْقَامَ؛

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرَهُ

باب ۱۹۔ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ هَلْ  
 يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَلُ مِنْهُمْ كُلُّهُمْ؟ وَقَالَ مُطَرِّفٌ  
 عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا أَعْلَى رَجُلٍ أَنَّهُ  
 مَرْقُوقٌ فَقَطَعَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَ آيَاخَرُ وَقَالَ أَخْطَأْنَا  
 فَأَبْطَلْ شَهَادَتَهُمَا وَاخْذِ يَدَيَّهِ الْأُولَى وَقَالَ  
 تَوَعَّلِمْتُ أَنْكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لِقَطْعَتِكُمَا وَقَالَ  
 لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ  
 نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا  
 قَتَلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اشْتَرَكْتَ فِيهِمَا

أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتْلَهُمْ وَقَالَ مُعِيْرَةُ بْنُ حَكِيمٍ  
عَنْ أَبِيهِ إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُسْرُ  
مِثْلُهُ وَأَقَادَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيُّ وَ  
سُوَيْدُ بْنُ مَقْرِنٍ سِتْلَ نَظْمَةٍ وَأَقَادَ عُسْرُ  
سِتْلَ مَوْجِبَةٍ بِالْإِذَّةِ وَأَقَادَ عَلِيُّ مِنْ ثَلَاثَةِ  
أَسْوَاطٍ - وَاقْتَصَى شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخَمُوشٌ -

اور مجھ سے ابن بشار نے بیان کیا ان سے بھی نے حدیث بیان  
کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی  
اللہ عنہما نے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تھا عمر رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماسے اہل صنعاء اس کے قتل میں شریک  
ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد  
کے واسطے سے بیان کیا کہ چار افراد نے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا

تو عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تھی ابو بکر ابن زبیر علی اور سوید بن مقرن رضی اللہ عنہم نے چائے کا بدلہ دلایا تھا اور عمر رضی  
عنہ نے ایک مرتبہ مارنے کی سزا کوڑے سے دی تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑوں سے اور شریح نے کوڑے اور خموش کی سزا دی تھی

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ - لَمَّا نَزَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُبَيِّنُ لَنَا لَوْلَا وَتَدُونِي  
قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً الْبَرِيضِ بِاللَّذَّةِ وَإِذْ قُلْنَا أَفَاقَى قَالَ  
أَلَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَلَذُّوُنِي؟ قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةً لِللَّذَّةِ وَإِذْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ  
إِلَّا لَدَدَا أَنَا أَنْظُرُوا إِيَّاهُ لَعَبَّاسٌ فَأَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ كُمْ  
اس پر ان حضور نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا۔ عباس رضی اللہ عنہ کا اس سے استثناء ہے کیونکہ  
وہ شریک نہیں تھے۔

باب ۱۱۔ السَّكَاةُ وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ  
قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَيْكَةَ  
لَمْ يَقْدِمْهَا مَعَادِيَةَ - وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ  
رَبِّهِ عِدَّةً مِنْ بَنِي أَرْطَاةَ كَانَ أَمْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ  
فِي قَيْبِلٍ وَجَدَ عِنْدَ بَيْتِ بْنِ مَيْمُونِ السَّنَانِيَّ  
إِنَّ وَجَدَ أَصْحَابَهُ بَيْتَهُ وَآلًا فَلَا تَطْلِيحُ  
النَّاسَ قَاتَ هَذَا إِنْ يُقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

پر ظلم نہ کرے۔ کیونکہ اس کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا؛

اسے قسامہ قسم سے مانگو ہے اصطلاح میں مقتول کے ان اولیاء کو کہتے ہیں جو مقتول کے سلسلہ میں کسی کو ذمہ دار ٹھہرتے ہوئے قسم کھائیں قسامہ  
کی صورت میں مدعی کا قسم پر اعتماد کرنا ہوتا ہے لیکن جہور کی رائے یہ ہے کہ مدعی کو گواہی لانی پڑے گی تم صرف مدعا علیہ کے ذمہ ہے ۶۱۳



فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا پس خدا گواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے سوا قتل نہیں کرایا ایک وہ شخص جس نے کسی کو ظلماً قتل کیا ہو اور اس کے بدلے میں قتل کیا گیا ہو۔ دوسرا وہ شخص جس نے شادی کے بعد زنا کیا ہو۔ تیسرا وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی ہو اور اسلام سے پھر گیا ہو۔ لوگوں سے اس پر کہا گیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کے معاملہ میں ہاتھ پر کاٹ دیئے تھے اور آنکھوں میں سلائی پھر دائی تھی اور پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا تھا؟ میں نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سنا ہوں مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عک کے آٹھ افراد آن حضور کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑ گئے تو انہوں نے آن حضور سے اس کی شکایت کی آن حضور نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے ادنیٰ میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا میٹھا پیتے انہوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ پھر چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور میٹھا پیا اور صحت مند ہو گئے پھر انہوں نے آن حضور کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہنکالے گئے اس کی اطلاع جب آن حضور کو پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے آن حضور نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھر دی گئی۔ پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور آخر وہ مر گئے میں نے کہا کہ ان سے عمل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے اسلام سے پھر گئے اور قتل کیا اور چوری کی۔ عنسہ بن سعید نے کہا میں نے کج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی میں نے کہا عنسہ! کیا تم میری حدیث رد کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے تو یہ حدیث واقعہ کے مطابق بیان کر دی ہے واللہ ابل شام کے ساتھ اس وقت تک خیر و بھلائی رہے گی۔ جب تک پیشخ (ابو قلابہ) ان میں موجود رہیں گے میں نے کہا کہ اس اقسام کے سلسلے میں آن حضور کی ایک سنت ہے۔ اہل کے کچھ افراد آپ کے پاس آئے اور آن حضور سے بات کی۔ پھر ان میں سے ایک صاحب ان کے سامنے ہی نکلے (خبر کے ارادہ سے) اور وہاں قتل کر دیئے گئے اس کے بعد دوسرے صحابہ بھی گئے اور دیکھا کہ ان کے سامنے خون میں تر پ رہے ہیں ان لوگوں نے واپس میں آکر آن حضور کو

يَجْزِيَهُ نَفْسِهِ فَقَتَلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ احْتِصَانٍ. أَوْ جُلٌّ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ الْقَوْمُ أَوْ لَيْسَ قَدْ حَدَّثَ النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي الشَّرْقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثَمَّ تَبَدَّ هُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا أَنَسُ حَدَّثَنِي أَنَسُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عَمَلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقَمَتْ أَجْسَامُهُمْ تَشْكُرُوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَايِنَا فِي إِبِلِهِمْ فَتَقْتَضِبُونَ مِنْ أَثْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَتَنَزَّلُوا مِنْ ثَلَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحَّوْا فَتَقَاتَلُوا مَا بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ. قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلُ فِي أَثَارِهِمْ فَأَذْرَكُوا فِجْئِي بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَقَطَعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ ثَمَّ تَبَدَّ هُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ؟ أَمَرْتُ عَلَى عَنِ الْإِسْلَامِ. وَقَتَلُوا وَاسْتَرْفَوْا فَقَالَ عُنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ. أَتَرَدُّ عَلَى حَدِيثِي يَا عُنْبَسَةُ؟ قَالَ وَلَكِنْ جِئْتُ بِالْعَدِيدِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا الْجُنْدُ يَخِيرُ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ لَا تَخْرُجُوا رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيَهُمْ فَقَتَلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ لَا فَاذْأَهُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِيَهُمْ فَآذَنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

بَيْنَ تَقْتُلُونَ أَذْهَبْتُمْ قَتْلَهُ قَالُوا نَرَىٰ أَنَّ الْيَهُودَ  
قَتَلْتُمْ فَأَرْسَلْنَا إِلَى الْيَهُودِ قَدْ عَاهَدُوا فَقَالَ أَنْتُمْ  
قَتَلْتُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالِ أَتَرْضَوْنَ فَقَالَ خَمْسِينَ مِنْ  
الْيَهُودِ مَا قَتَلْتُمْ قَالُوا مَا بَالُونِ أَنْ يَقْتُلُونَا بَعْضُنَا  
ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ قَالَ أَفَتَسْتَعْجِلُونَ الدِّيَةَ بِأَيِّمَانٍ  
خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا مَا كُنَّا لَنُخْلِفَ مَوَدَّةً مِنْ  
عِنْدِهِ قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هَذِهِ خَلْعُوا خِلْعَانَهُمْ  
فِي الْبَحَالِيلَةِ فَطَرَقَ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْيَهُودِ بِالْطُّعَانِ  
فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَدَّثَهُ، بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَلَدَتْ  
هَذِيْلٌ فَأَخَذُوا الْيَهُودِيَّ فَرَفَعُوهُ إِلَى عَصَا الْمَوْسِمِ  
وَقَالُوا اقْتُلْ صَاحِبَنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوا فَقَالَ  
يَقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هَذِيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ فَأَقْسَمَ  
مِنْهُمْ تِسْعَةً وَارْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِيمٌ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ  
الشَّامِ قَسَامَتُهُ أَنْ يَقْسِمَ نَافِثَةُ يَمِينُهُ مِنْهُمْ  
بِأَلْفٍ دَرَاهِمٍ فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ فَدَفَعَهُ  
إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقَرَنْتَ يَدَايَ بِيَدِهِ قَالُوا نَاظِلْقَنَّا  
وَالْعَسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّىٰ إِذَا كَانُوا بِتَخْلُفَةٍ  
أَخَذَتْهُمْ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَاثَمَّتْ  
الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَا تَوَابَتْهُمَا  
وَأَقْسَمَتِ الْقَوَاتِي وَاتَّبَعُوهَا حَبْرًا فَكَسَّرَ رَجُلٌ آخَرُ  
الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
بَيْنَ مَرَدَانٍ أَتَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ تَدَامَ بَعْدَ مَا  
صَنَعَ فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَصَلُّوا مِنْ  
الدِّيَّانِ وَتَبَّ رُوحُهُمْ إِلَى الشَّامِ

نے قسم کھائی تھی روانہ ہوئے جب مقام خملہ پر پہنچے تو بادشہ نے انہیں آگیا سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اور غار ان پچاسوں کے اوپر گر  
پڑ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور سب کے سب مر گئے البتہ دونوں ہاتھ ملانے والے پنج گئے لیکن ان کے پیچھے سے ایک پتھر ٹھک کر گر اور اس سے  
مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد وہ ایک سال اور زندہ رہا پھر مر گیا۔ میں نے کہا کہ بعد الملک بن مروان نے قسامہ پر ایک  
شخص سے قصابی لی تھی پھر اسے اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی اور اس نے ان پچاسوں کے متعلق جنہوں نے قسم کھائی تھی حکم دیا اور ان کے  
نام رجسٹر سے کاٹ دیئے گئے پھر انہوں نے شام بھیج دیا،

اس کی اطلاع دی اور کہا یا رسول اللہ بھائے ساتھی گفتگو کر رہے تھے  
اور اچانک وہ ہمیں (غیر میں) خون میں تر پڑے۔ پھر آں حضورؐ نکلا اور پوچھا  
کہ تمہارا کس پر شبہ ہے کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہے صحابہ نے کہا یہ سمجھتے ہیں  
کہ یہودیوں ہی نے قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے یہودیوں کو بھلا بھیجا اور ان سے  
پوچھا کیا تم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہوں نے انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ  
کیا تم مان جاؤ گے۔ اگر پچاس یہودی اس کی قسم کھالیں کہ انہوں نے مقتول  
کو قتل نہیں کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی یہ لوگ ذرا بھی پرواہ نہیں کریں گے  
کہ ہم سب کو قتل کرنے کے بعد پھر قسم کھالیں کہ قتل انہوں نے نہیں کیا ہے؟  
اُن حضورؐ نے فرمایا تو پھر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں اور خون بہا کے  
مستحق ہو جائیں صحابہ نے عرض کی ہم قسم کھانے کے لئے تیار نہیں ہیں چنانچہ  
اُن حضورؐ نے انہیں اپنے پاس سے خون بہا دیا (ابو ظہر نے فرمایا کہ) میں نے  
کہا کہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو اپنے  
میں سے نکال دیا تھا۔ پھر وہ شخص بطمی و امی میں سے ایک شخص کے گھرات  
کو آیا اتنے میں ان میں سے کوئی شخص بیدار ہو گیا اور اس نے اس پر تلوار سے  
حملہ کر کے قتل کر دیا اس کے بعد ہذیل کے لوگ آئے اور انہوں نے امی کو وحشی  
نے قتل کیا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حج کے زمانہ میں۔ اور  
کہا کہ اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ امی نے کہا کہ انہوں نے اسے  
اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ہذیل کے پچاس  
آدمی اس کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے نکالا نہیں تھا بیان کیا کہ پھر ان  
میں سے پچاس آدمیوں نے قسم کھائی۔ پھر انہیں کے قبیلہ کا ایک شخص شام  
سے آیا تو انہوں نے اس سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ قسم کھائے لیکن اس نے اپنی  
قسم کے بدلہ میں ایک ہزار درہم دے کر اپنا سچا قسم سے چھڑا لیا ہذیلوں نے  
اس کی جگہ ایک دوسرے آدمی کو تیار کر لیا۔ پھر وہ بھی ان کے بھائی کے پاس  
گیا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ملا انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم پچاس جنہوں

نے قسم کھائی تھی روانہ ہوئے جب مقام خملہ پر پہنچے تو بادشہ نے انہیں آگیا سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اور غار ان پچاسوں کے اوپر گر  
پڑ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور سب کے سب مر گئے البتہ دونوں ہاتھ ملانے والے پنج گئے لیکن ان کے پیچھے سے ایک پتھر ٹھک کر گر اور اس سے  
مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد وہ ایک سال اور زندہ رہا پھر مر گیا۔ میں نے کہا کہ بعد الملک بن مروان نے قسامہ پر ایک  
شخص سے قصابی لی تھی پھر اسے اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی اور اس نے ان پچاسوں کے متعلق جنہوں نے قسم کھائی تھی حکم دیا اور ان کے  
نام رجسٹر سے کاٹ دیئے گئے پھر انہوں نے شام بھیج دیا،

**باب ۱۰۱۸۔** مَنِ انْطَلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَقَفَّوْا عَلَيْهِ فَلَا دِيَّةَ لَهُ؛

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ الْأَسَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ يَسْقِصُ أَوْ يَشَاقِصُ وَجَعَلَ يَخْتَلِعُ لِيَطْعَنَهُ؛

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَجُلًا انْطَلَعَ فِي حُجْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَرِي يَحْتُ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مَقْظُورِي لَطَعْتُهُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِذْنَ مِنْ قَبْلِ الْبَصَرِ؛

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا أَفْوَاحًا انْطَلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذْنَا نَمْرًا بِحَصَاةٍ فَفَقَأَتْ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ؛

**باب ۱۰۱۹۔** الْعَاقِلَةُ؛

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّقٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَظِيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَ كَثَرِ شَيْءٍ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ بَرَكَةٌ مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَتَنِيَ الْحَبْشُ وَبَرَأَ النَّسَبَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُدْخِلُ رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَكَانَ الْأَسِيرُ وَأَنَّ

۱۰۱۸۔ جس نے کسی کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر خون بہا نہیں ہوگا۔

۱۴۹۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن الاسد نے حدیث بیان کی ان سے الاسد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ میں جھانکنے لگے تو اس حضور تیر کا پھل لے کر آئے اور اس طرح چھپ کے آئے جیسے آپ اسے چھو رہے تھے۔

۱۴۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے اور ان کو سہل بن سعد الساعدی نے خبر دی عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے ایک سو راخ سے اندر جھانکنے لگے اس وقت آنحضرت کے پاس لوہے کا کنگھا تھا، جس سے آپ سر جھاڑ رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تم میرا انتظار کر رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں جمیھو دیتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ گھر کے اندر آنے کی اجازت کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے تو دیا گیا ہے۔

۱۴۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں (جب کہ تم گھر کے اندر ہو) جھانک کر دیکھے تو تم اسے کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ جلے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۰۱۹۔ عاقلہ؛

۱۴۹۶۔ ہم سے مدقہ بن الفضل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ کہا کہ میں نے ابو حذیفہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی ایسی خاص چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے؟ اور ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے دل سے کوئی چیز نکال لی ہے اور مخلوق کو پیدا کیا، ہمارے پاس قرآن مجید کے سوا اور کچھ نہیں ہے سوا اس کے سمجھ کے جو کسی شخص کو اس کی کتاب میں دی جائے اور جو کچھ

لَا يَقْتُلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ  
سے متعلق احکام، قیدی کو پھرنے کا حکم اور کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔  
باب ۱۰۲۰۔ جَنِينَ الْمَرْأَةِ  
۱۰۲۰۔ عورت کا جنین

۱۷۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری کو دپتھر اسے مارا جس سے جس کے ایک کے پیٹ کا بچہ (جنین) گر گیا پھر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک غلام یا کینز دینیکا فیصلہ کیا،  
۱۷۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے میسر بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ ان سے عورت کے حمل گرا دینے (کے خونہا کے سلسلہ میں) مشورہ کیا تو میسر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام یا کینز کا اس سلسلہ میں فیصلہ کیا تھا پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ جب آں حضور نے اس کا فیصلہ کیا تھا تو وہ موجود تھے

۱۷۹۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے سلسلے میں فیصلہ سنا ہے۔ میسر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے۔ آپ نے اس میں غلام یا ایک کینز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر اپنا کوئی گواہ لاؤ پنا پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بَعْرَةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً ۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْرَأَتَيْنِ مِنَ الْمَرْأَةِ فَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَعْرُوفَةِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ.

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ كَشَدَ النَّاسَ مِنْ سَيْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّقِطِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: قَضَى فِيهِ بَعْرَةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً قَالَ إِنْ مَنِ شَهِدَ مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ: أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِثٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَةَ بَنِي شُعْبَةَ يَحْدِثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْرَأَتَيْنِ مِثْلَهُ

ان سے عورت کے حمل گرا دینے کے (خون بہا کے سلسلے میں)  
باب ۱۰۲۱۔ جَنِينَ الْمَرْأَةِ وَإِنْ الْعَقْلَ عَلَى

۱۰۲۱۔ عورت کا جنین اور یہ مقتول عورت کا خون بہا



النَّوَالِدِ وَعَصَبَةُ النَّوَالِدِ رَاعِيَا النَّوَالِدِ :

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَيْنَيْنِ  
امْرَأَةً مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بَغْوَةً عَبْدَ أُمِّهِ ثُمَّ ارْتَأَتْ  
الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تَوَقَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ  
مَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهُمَا لَبَنِيهَا وَرُجْعُهَا وَأَنَّ  
الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتَيْهَا :

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ  
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ اقْتَمَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَيْنِ قَرَمَتْ أَحَدَاهُمَا  
الْأُخْرَى بِحَجَرٍ مَمْلُوءَةٍ وَمَا فِي بَطْنِهَا فَأَخَذَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ لِابْنَةِ بَيْنِيهَا غُرَّةً عَبْدٌ  
أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَيْهَا :

یا کینز بنی ہوگی اور عورت کے خون بہا کو قاتل عورت کے عاقلہ کی طرف سے رشتہ دار عصبہ کے ذمہ واجب قرار دیا :  
باب ۱۰۲۳۔ مَنْ اسْتَعَانَ عَبْدَانِ أَوْ صَيَّتَا  
وَيَذْكُرُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ بَعَثَتْ إِلَى مَعْلَمٍ  
أَلِكْتَابِ اِبْعَثْ إِلَى غُلَامَانَا يَنْفُسُونَ صَوْنًا  
وَلَا تَبْعَثْ إِلَى خُرَاءٍ :

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَلِيمٍ  
بْنِ أَبِي رَاحِمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو  
طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ أَشْأَا غُلَامٍ كَيْتَسُ فَلْيُخَذْ  
قَالَ فَخَذْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّغِيرِ قَوْلَهُ مَا قَالَ لِي  
لَشَيْءٍ مَنَعْتُهُ لِمَ مَنَعْتَ هَذَا أَهَكَذَا وَلَا لَشَيْءٍ  
تَمَرَأْتُهُ لِمَ لَمْ تَمْنَعْ هَذَا أَهَكَذَا :

باب ۱۰۲۴۔ اَلْعَدَنُ جَنَارٌ وَالْمَرْءُ جَنَارٌ :

قاتل عورت کے والد اور والدہ کے عصبہ کے ذمہ ہے لڑکے کے ذمہ نہیں :  
۸۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیٹ نے  
حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حنظل کی  
ایک عورت کے جنین (کے گرنے) پر ایک غلام یا کینز کا فیصلہ کیا تھا، پھر وہ  
عورت جس کے متعلق آنحضرت نے خون بہا دینے کا فیصلہ کیا تھا اس کا انتقال  
ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کی میراث اس کے  
لڑکوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور خون بہا اس کے عصبہ کو ادا کرنا ہوگا :

۸۰۲۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے  
حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے  
ان سے ابن المسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی ذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری  
عورت پر پتھر سے مارا جس سے وہ عورت اپنے پیٹ کے بچے (جنین) اہمیت  
مر گئی۔ پھر مقتولہ کے رشتہ دار مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار  
میں لے گئے اُن حضور نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کا خون بہا ایک غلام

۱۰۲۳۔ جس نے کسی غلام یا بچہ سے کام لیا، بیان کرتے ہیں کہ  
ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے مدر سے کے معلم کو لکھ بھیجا کہ میرے  
پاس کچھ بچے بھیج دو۔ اور کسی آزاد مرد کو نہ بھیجا :

۸۰۳۔ مجھ سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن ابراہیم  
نے خبر دی انہیں عبد الغزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا  
ہاتھ پکڑ کر آں حضور کے پاس لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ انس مجھ کو لڑکا ہے  
اور یہ آپ کی خدمت کرے گا بیان کیا کہ پھر میں نے اُن حضور کی خدمت سفر  
میں بھی کی اور گھر پر بھی۔ واللہ اُن حضور نے کبھی مجھ سے کسی چیز کے متعلق جو میں  
نے کر دیا ہو۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی ایسی چیز  
کے متعلق جسے میں نے نہ کیا ہو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا  
۱۰۲۴۔ کان میں دب کر ادا کرنا میں اگر کرنا چاہتا ہوں تو کان میں نہیں ہے :

۱۸۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے میث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر اور ابوسعید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے اگر کسی کو زخمی کر دیں تو ان کا کوئی خون بہا نہیں، کنویں میں گرنے کا کوئی خون بہا نہیں، کان میں دبے کا کوئی خون

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَصَاءُ يُجْرَحُهَا جَبَّارٌ وَالْيَسْرُ جَبَّارٌ وَالسَّحَابُ جَبَّارٌ وَفِي التُّرَاكِيزِ الْخُمْسُ؛  
بہا نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے؛

۱۰۲۴۔ چوپایوں کی جارحیت معاف ہے اور ابن سیرین نے بیان کیا کہ علماء و جانور کے لات مار دینے پر تاوان نہیں دلاتے تھے۔ لیکن اگر کوئی دھماکے موڑتے وقت جانور کو زخمی کر دیتا تو سوار سے تاوان دلاتے تھے اور حماد نے کہا کہ لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کو جانور کو اکسٹے اور اس کی وجہ سے جانور کسی دوسرے کو لات مار دے تو اکسنے والے پر تاوان ہوگا۔ شریح نے کہا کہ اس صورت میں تاوان نہیں ہوگا جب کہ بدلہ لیا ہو کہ پہلے اس نے جانور کو مارا اور پھر جانور نے اسے لات سے مارا حکم نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد زور گدھے کو ہانک رہا ہو جس پر عورت سوار ہو اور پھر وہ عورت گر جائے

بَابُ ۲۴۔ الْعَصَاءُ جَبَّارٌ وَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ كَانُوا لَا يُقْتَلُونَ مِنَ النَّفْحَةِ وَيُضْرَبُونَ مِنَ رِدِّ الْعَيْنِ وَقَالَ حَمَادٌ لَا تُضْرَبُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الْمَدَابَّةَ وَقَالَ شَرِيحٌ لَا تُضْرَبُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبُ يَرْجُلَهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَادٌ إِذَا سَاقَ الْبَكَارِي جَبَّارًا عَلَيْهِ أَمْرًا فَتَضْرِبُ رَأْسَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَقْبَحَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ خَلَقَهَا مُتَوَسِّلًا لَمْ يُضْمَنْ؛

تور زور پر کوئی تاوان نہیں اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی جانور ہانک رہا ہو اور پھر اسے تھکا دے تو اس کی وجہ سے اگر جانور کو کوئی نقصان پہنچا تو ہانکنے والا تاوان دے گا اور اگر اس کے پیچھے جانور خود ہی آ رہا ہے تو وہ (جانور کے کسی نقصان کا) ضامن نہیں؛

۱۸۰۵۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبی نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا خون بہا نہیں ہے۔ کان کا خون بہا نہیں ہے۔ اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے؛

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَصَاءُ يُجْرَحُهَا جَبَّارٌ وَالْيَسْرُ جَبَّارٌ وَالسَّحَابُ جَبَّارٌ وَفِي التُّرَاكِيزِ الْخُمْسُ؛

بَابُ ۲۵۔ اِثْمٌ مَن قَتَلَ ذِمِّيًّا بَغْوَ عَرْمٍ؛

۱۰۲۵۔ اس شخص کا گناہ جس نے اسلامی حکومت کے کسی غیر مسلم شہری کو بلا جرم قتل کیا۔  
۱۸۰۶۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی اسلامی حکومت کے غیر مسلم شہری کی جان لی وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آنے لگتی ہے؛  
۱۰۲۶۔ مسلمان کافر کے بدلے نہیں قتل کیا جائے گا؛

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدًا لَمْ يَمُزَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مِائَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا؛

بَابُ ۲۶۔ لَا يَقْتُلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ؛

۱۸۰۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زبیر بن عیث بیان کی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو جحیفہ نے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اور ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی ابن ابی شیبہ نے ہمدانی سے ان سے مطرف نے حدیث بیان کی انہوں نے شعبی سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا اور کیا آپ کے پاس (احکام شرعی سے متعلق) کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے؟ اور ابن ابی شیبہ نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور اس میں سے کوئل نکالی، اور جان پیدا کی ہمارے پاس صرف وہی ہے جو قرآن مجید میں ہے۔ سو اس مجھ کے جو کسی شخص کو اپنی کتاب میں حاصل ہوتی ہے اور جو کچھ کہ اس کے صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا کہ تاوان، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان ددارا حرب کے کافر کے بدلہ میں نہیں قتل کیا جائے گا،

۱۰۲۷۔ جب کسی مسلمان نے غصہ میں کسی یہودی کو چاٹنا مارا، اس کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی:

۱۸۰۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو:

۱۸۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کے چہرہ پر چائنا مارا گیا تھا اور کہا یا محمد! آپ کے ایک انصاری صحابی نے میرے چہرہ پر چائنا مارا ہے اس حضور نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ لوگوں نے انہیں بلایا تو آپ نے پوچھا تم نے اس کے چہرہ پر کیوں چائنا مارا؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں یہودی کے پاس سے گزرا تو اسے میں نے یہ کہتے سنا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی، کہا کہ میں نے اس پر پوچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی؟ کہا کہ

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ عَيْثٍ حَدَّثَنَا مَرْفُوعٌ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مَرْفُوعٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكَ كُفْرٌ شَيْءٌ وَمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَنَا مِمَّا لَيْسَ فَقَالَ وَاللَّهِ قُلْتُ الْعَبَثَ وَبَرَأْتُ الْفَسَنَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَمَهْمَا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الْقَبِيحَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الْقَبِيحَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَكَانَ الرَّسِيمُ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

باب ۱۰۲۷۔ إِذَا نَظَّمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْعَقَبِ۔ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ:

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ لَطَمَهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ اصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَنِي وَجْهِي. قَالَ ادْعُوهُ فَادْعُوهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتُ وَجْهَهُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّي مَرَرْتُ بِيَا يَهُودٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ. وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ. قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّخَذْتَنِي

غَضَبَهُ فَلَذَمُّهُ. قَالَ لَا تَخْتَرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ  
قَالَ النَّاسُ يَضَعُفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكُونُ أَوَّلَ  
مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخَذَ ثَلَاثَةَ مِثْقَاتٍ  
قَوَائِمُ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاتَى قَبْلِي أَمْ جِزِي  
بِصَفْقِهِ الطُّورِ؟

ہاں۔ پھر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے چاٹنا مار دیا، اُن حضوٰر نے فرمایا  
کہ مجھے انبیاء پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش کر  
دیئے جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ لیکن دیکھو تنگ  
کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پاؤں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہونے  
اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آگئے تھے یا کہ وہ طور کی  
بے ہوشی کا اپنی بدلہ دیا گیا تھا (اور وہ بے ہوش ہی نہیں ہوئے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مردوں اور باغیوں سے توبہ کرنا اور ان سے جنگ کرنا اور  
اس شخص کا گناہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور  
دنیا و آخرت میں اس کی سزا:

۱۰۲۸۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے، اگر  
تھنے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت جلتے گا اور یقیناً تم نامرزا  
میں سے ہو جاؤ گے:

كِتَابُ اسْتِنَابَةِ الْمُتَدِينِ وَ  
الْمُعَانِدِينَ وَقَتْلِهِمْ وَآخِرُ مَنْ  
أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَعَقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
بَابُ ۲۸. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الشِّرْكَ  
لَظُلْمٌ عَظِيمٌ. لِمَنْ أَشْرَكَتَ يَعْجَبُ بَطْنُ  
عَمَلِكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ؛

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَلَّيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ  
الَّذِينَ آمَنُوا وَكَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقٍ  
ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا  
أَيُّنَا لَيْسَ يَلْبِسُ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِذَلِكَ إِلَّا تَسْمَعُونَ إِلَى  
قَوْلِ لُقْمَانَ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ؛

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ  
حَدَّثَنَا الْجَبْرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجَبْرِ عَنْ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْبَرُ الْكِبَائِرِ الشِّرْكَ  
بِإِلَهِهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ  
الزُّورِ ثَلَاثًا أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَمَارًا لِيُكْرَهُ هَاجَتِي قُلْنَا  
يَنْتَهَرُ سَمَكَتَ؛

۱۸۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث  
بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یکتا نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو  
ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں لایا، تو نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صحابہ کو اس میں بہت دشواری محسوس ہوئی اور انہوں نے  
کہا کہ ہم میں کون ہو گا جس نے ایمان کے ساتھ ظلم (زیادتی) کو نہیں لایا ہوگا؟  
اس پر ان حضوٰر نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم لوگوں نے (قرآن مجید  
ہی میں) لقمان علیہ السلام کا قول یہ نہیں پڑھا ہے کہ ”بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے“  
۱۸۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن الفضل نے حدیث  
بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور مجھ سے قیس بن حفص نے  
حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں سعید  
جریر نے خبر دی ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی ان سے ان  
کے والد ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
سب سے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی  
گواہی دینا، جھوٹی گواہی دینا، تین مرتبہ پانے فرمایا یا دیر فرمایا کہ جھوٹ بولنا،  
اُن حضوٰر سے بار بار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے سوچا کاش اُن حضوٰر،

۱۸۱۲۔ مجھ سے محمد بن الحسین بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں شیبان نے خبر دی انہیں فرس نے انہیں شعبی نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ گناہ کبیرہ کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ پوچھا پھر کیا؟ فرمایا کہ پھر والدین کی نافرمانی کرنا پوچھا پھر کیا؟ فرمایا۔ میں غموس میں نے پوچھا کہ میں غموس کیا ہے؟ فرمایا وہ قسم جو کسی مسلمان کے مال کو ختم کر دے حالانکہ قسم کھانے والا جھوٹا ہے؛

۱۸۱۳۔ ہم سے غلام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور اور اعمش نے ان سے ابو داؤد نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا ہماری پکڑ ان اعمال پر بھی ہوگی جو ہم زنا نہ جاہلیت میں کرتے تھے؟ اہل حضور نے فرمایا جو اسلام میں مخلص رہا اس کی جاہلیت کے اعمال پر پکڑ نہیں ہوگی لیکن جو اسلام میں غیر مخلص ہوگا اس کی اول و آخر تمام اعمال میں پکڑ ہوگی؛

۱۰۲۹۔ مرتد مرد و عورت کا حکم۔ ابن عمر زہری اور ابراہیم نے فرمایا کہ مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کس طرح ہدایت دے گا جنہوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور اس کے بعد تم کہا انہوں نے گواہی دی تھی کہ بلاشبہ رسول برحق ہیں اور ان کے پاس کھلی ہوئی دلیلیں آچکی ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسان کی سب کی لعنت ہوتی ہے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہنے والے ہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں جہالت دی جائے گی البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنے کو درست کر لیں سو بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم والا ہے بے شک جن لوگوں نے بعد اپنے ایمان لانے کے کفر اختیار کیا اور کفر میں پڑے رہے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی یہی لوگ تو گمراہ ہیں اور فرمایا اے ایمان والو! اگر تم

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنِي مُعَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ قُرَاسٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: إِلَّا شُرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ عَقْرُ الْوَالِدَيْنِ. قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي يَفْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ ۖ ۱۸۱۳ حَدَّثَنَا غُلَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْوَ أَخَذَ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يَوْأَخِذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ سَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخِذَ بِأَوَّلِي وَالْآخِرِ ۖ

### باب ۱۰۲۹۔ مَحْكَمُ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ ۖ

وَقَالَ ابْنُ عُثَرَ وَالزَّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ يَقْتُلُ الْمُرْتَدَّةَ وَاسْتَبْتَابَتْهُمْ. وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ النَّاظِلِينَ ۚ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُمَ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالسَّلَاطِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْقِضُونَ ۚ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ ثُمَّ آذَوْا الْكُفْرَ كُنْ تَقُولُ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُنَاقِلُونَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ تَطْيِيعُوا نَفْسًا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا لِكِتَابِ يَوْمَؤُا كَمُ بَعْضِ

إِيْمَانِكُمْ كَافِرِيْنَہٗ وَقَالَ: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
ثُمَّ كَفَرُوْا اِنَّهُمْ كَفَرُوْا اِنَّهُمْ اَرَادُوْا  
كُفْرًا اَنْعَمَكُنَّ اِلٰہُہٗ یَغْفِرْ لَہُمْ وَلَا یُعَذِّبْہُمْ  
سَبِيْلًاہٗ وَقَالَ: مَنْ یَّرْتَدُّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِہِ  
فَسَوْفَ یَاۤیُّ اِلٰہُہٗ یَقْرُؤُہٗ یُعَذِّبُہُمْ وَیَجْزُوْہُ  
اِذْلَہٗ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ اَمْرًا عَلٰی الْكَافِرِیْنَ  
وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلٰیہُمْ  
نَقَصٌ مِّنْ اٰلِہٖ وَلَہُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌہٗ  
ذٰلِكَ بِاَنْہُمْ اسْتَجَبُوْا الْخَوَافَ السَّاسِیَا  
عَلٰی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اِلٰہُہٗ لَا یُعَذِّبُ الْقَوْمَ الْكَافِرِیْنَ  
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اِلٰہُہٗ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ  
وَسَمِعِہُمْ وَاَبْصَارِہِمْ وَاَذَلَّہُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ  
الْمُغَافِلُوْنَ لَا جَرَمَ۔ یَقُوْلُ خَفَا۔ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ  
ہُمْ الْعَاسِیُوْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ مِنْ  
بَعْدِہَا یَغْفِرُ رَحِیْمٌ۔ وَلَا یَزَالُوْنَ یَقَالُدُوْکُمْ  
حَتّٰی یَرُوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنْ اَسْتَطَاعُوْا  
وَمَنْ یَّرْتَدِّدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِہِ فِیْسَتْ  
وَهُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ فِی  
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الشَّارِ  
ہُمْ فِیْہَا خَالِدُوْنَ ہ

پھر ہی کر رہیں۔ اور جو کوئی بھی تم میں سے اپنے دین سے پھر جلتے گا کہ اس حال میں کہ وہ کافر ہے مرنے والے ہے وہ لوگ  
ہیں کہ ان کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت گئے اور یہ اہل دوزخ ہیں اسی میں ہمیشہ پڑے رہنے والے ہیں

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ التَّيْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ  
الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ  
قَالَ اُبُوۤی عِیْنٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بَرَزَانِیَ نَاقِیَہٗ فَاَحْرَقَہُمْ  
فَبَسَمَ ذٰلِکَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ کُنْتُ اَنَا اَنْتُمْ  
اَحْرَقَہُمْ لَیْسَ بِیْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم  
وَلَقَالَتْہُمْ یَقُوْلُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم  
مَنْ یَّرْتَدُّ دِیْنِہُمْ فَاَقْتُلُوْکُمْ ہ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
قُرَّةَ بِنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ هَزْلَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَجَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْجَرِ  
يَمِينٍ أَحَدُهُمَا عَنِّي لِيَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ تَسَارَى  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُكَلِّمُهُمَا  
سَأَلْتُ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَدْبَا عَبْدُ اللَّهِ بَنُ قَيْسٍ  
قَالَ تَكُنْتُ وَاللَّهِ بَعَثْتُكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى  
مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَيْسَ  
فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سَوَاكِ تَحْتَ شَفْتَيْهِ قُلْتُ فَقَالَ  
لَنْ أَدْرَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَيْنِنَا مَنْ أَرَادَ وَلَكِنْ أَذْهَبُ  
أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَدْبَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ إِلَى الْيَمِينِ  
ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ  
وَسَادَةً قَالَ أَنْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَكَ مُوْتَقٌ، قَالَ  
بِمَا هَذَا، قَالَ كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَقَالَ  
أَجْلِسْ قَالَ رَأَى أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَ  
رَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَنِي فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَكَّرْنَا  
يَوْمَ الْكَلْبِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا، أَمَا أَنَا فَاقُومْ وَأَنَا  
وَأَرْجُو نَوْمَتِي مَا أَرْجُو نَوْمَتِي ۝

ابو موسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ بیٹھے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق قتل کر دیا جائے۔ یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ پناچہ آپ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات نے رات کی نماز کے متعلق گفتگو کی ان میں سے ایک صاحب (معاذ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں تو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سو کر بھی اسی طرح (اجر و ثواب) کی امید رکھتا ہوں جس طرح نماز پڑھ کر رکھتا ہوں ۝

بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبِي قَبُولِ الْفَرَّاقِ  
وَمَا نَسَبُوا إِلَى التَّوَدِّعِ ۝

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ  
بُنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ رِيَاقَةَ قَالَ لَمَّا  
تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو

۱۸۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے قرہ بن خالد نے ان سے محمد بن ہلال نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو افراد تھے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا بائیں طرف۔ آنحضرتؐ اس وقت مسواک کر رہے تھے میرے دونوں ساتھیوں نے (بجزیرہ وغیرہ وصول کرنے کے لئے عامل بننے کی) درخواست کی اس حضورؐ نے فرمایا اے ابو موسیٰ (یا آپ کا نام لیکر فرمایا کہ) اے عبد اللہ بن قیس! بیان کیا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے ان کے دل کی بات معلوم نہیں تھی اور میں سمجھتا تھا کہ یہ عامل بنائے جانے کے لئے کہیں گے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ اس حضورؐ کی مسواک ہونٹوں کے بیچ میں دبی ہوئی ہے اور آپ نے فرمایا ہم اپنے کام کے لئے اس شخص کو عامل نہیں بنائیں گے جو اس کا منہ ہو گا۔ ہاں اے ابو موسیٰ تم میں جاؤ یا (آپ نے نام لیکر کہا) اے عبد اللہ بن قیس! پھر آنحضرتؐ نے آپ کے بعد (دین) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب وہ آپ کے پاس آئے تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے گدا بچھایا اور کہا کہ تشریف رکھیے۔ اس وقت ایک شخص ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بندھا ہوا تھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا کہ یہودی تھا، پھر اسلام لایا اور پھر یہودیت کی طرف پھر گیا ابھی میں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات نے رات کی نماز کے متعلق گفتگو کی ان میں سے ایک صاحب (معاذ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں تو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سو کر بھی اسی طرح

۱۸۱۶۔ اس شخص کا قتل جو فریق کو ماننے سے انکار کرے

اور جن کی نسبت ارتداد کی طرف ہو ۝

۱۸۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عقبہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور جن عربوں نے کفر

اختیار کر لیا تھا انہوں نے کفر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے ابو بکر  
 آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے؟ آنحضرتؐ نے تو یہ فرمایا تھا  
 کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے جنگ کروں جب  
 تک وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں پس جو  
 کوئی اس کا اقرار کرے گا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کا مال  
 اور اس کی جان مجھ سے محفوظ ہے سوا اس کے حق کے۔ اور اس کا حساب  
 اللہ پر ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں ہر اس شخص سے جنگ  
 کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے  
 واللہ مجھے اگر وہ ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی رکیں گے جو وہ ان حضورؐ  
 کے زمانہ میں دیتے تھے تو میں اس رکاوٹ پر ان سے جنگ کروں گا مگر  
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ بات وہی تھی جو میں نے بعد میں سمجھی کہ

اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے معاملہ میں شرح صدر عطا فرمایا تھا اور میں بھی سمجھا کہ حق یہی ہے:

۱۰۱۱۔ جیسے اسلامی حدود کے کسی غیر مسلم شہری (ذمی) وغیرہ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبہم طریقہ پر برا بھلا کہا اور

صاف صاف نہیں کہا۔ جیسے یہ کہنا کہ "السام علیک" (تم پر موت آئے، السلام علیکم کے بجائے)۔

۱۸۱۷۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں علیہ السلام  
 نے خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں ہشام بن زید بن انس بن مالک  
 نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا  
 کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور کہا کہ اے  
 علیک، آنحضرتؐ نے اس کا جواب دیا "وعلیک" (اور تم پر بھی) پھر آنحضرتؐ  
 نے فرمایا تم نے دیکھا اس شخص نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا تھا کہ السام علیک  
 صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اسے قتل نہ کریں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا  
 کہ تمہیں جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں "وعلیکم" (اور تم پر  
 بھی) کہنا کرو:

۱۸۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے ان سے

زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی

پھر انہوں نے کہا کہ السام علیک "اس پر میں نے کہا کہ "بل السام وعلیکم

واللعنة" (بلکہ تمہیں موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو) ان حضورؐ نے فرمایا

أَبُو بَكْرٍ يَكْفُرُ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا  
 بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَلَنَفْسِهِ إِلَّا حَقُّهُ  
 وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ  
 مَن قَرَّبَ بَيْنَ الْقِسْلُوَّةِ وَالزُّكُوَّةِ فَإِنَّ الزُّكُوَّةَ  
 حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ تَوَمَّعُ فِي عَنَاقَا كَانُوا يُؤَدُّنَهَا  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَاتِلَتِهِمْ  
 عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ  
 أَنْ قَدْ شَوَّحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ  
 أَنَّ الْحَقَّ:

بَابُ إِذَا عَرَضَ الْذِمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُولْهُ السَّامُ عَلَيْكَ

صاف صاف نہیں کہا۔ جیسے یہ کہنا کہ "السام علیک"

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ

زَيْدِ بْنِ أَسَا بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا نَقَضْتَهُ؟ قَالَ لَا إِذَا سَلَّمَ

عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ:

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمْ

السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُجِيبُ



الرَّفَقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَدَلِمَ تَسْمَعُ مَا قَالُوا؟  
قَالَ تَكُنْ وَعَلَيْكُمْ؛

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
الْيَهُودَ إِذَا اسْتَمَوْا أَحَدًا كُفَرُوا إِنَّمَا يَقُولُونَ سَامُ  
عَلَيْكَ فَقُلْ عَيْنُكَ،

باب ۱۰۳۳۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ  
الْأَعَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْثَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِي  
يَدَيْهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَتَرَاهُ تَوَمُّهُ نَادِيَهُمْ فَهَوَيْتُهُ  
الَّذِينَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ؛

باب ۱۰۳۴۔ قُتِلَ الْعَوَّاجُ وَالْمُؤَدَّبُ بَعْدَ

إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَمَا كَانُوا اللَّهُ يُفْقِلُ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَذَا  
صُحُوحًا يُبَيِّنُ لَكُمْ مَا يَقُولُونَ - وَكَانَ  
ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُ شَرَارَ خَلْقِ اللَّهِ - وَقَالَ  
إِسْمَاعِيلُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ تَزَكَّتْ فِي الْكُفَّارِ  
فَجَعَلُوا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ،

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بِنِ فَيَّاسٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
سَوِيدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثَكُمْ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا قَوْلًا  
لَا فِي آخِرِهِ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْكِتَابِ

عائشہ: اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اور تمام معاملات میں مہربانی و نرمی  
کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی کیا آپ نے ان کی بات نہیں سنی اُن کے حضور  
نے فرمایا کہ میں نے بھی کہہ دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور تم پر بھی)

۱۸۱۹۔ ہم سے سعد بن حنفی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی ان سے سفیان اور مالک بن انس نے بیان کیا ان سے عبد اللہ بن  
دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ بیان  
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہودی تم میں سے  
کسی ایک کو سلام کریں تو وہ چونکہ اسام علیکم کہتے ہیں اس لئے تم میں عرف  
”علیک“ کہا کرو؛

۱۰۳۳۔

۱۸۲۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے  
حدیث بیان کی ان سے العشی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے  
حدیث بیان کی کہا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے  
تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا تھا اور لہو لہان کر دیا تھا تو وہ اپنے چہرہ سے  
خون صاف کرتے جلتے تھے اور کہتے جلتے تھے کہ اے میرے رب میری قوم کی  
مغفرت کر کیونکہ وہ جانتے نہیں؛

۱۰۳۴۔ ۱۔ دلائل سے وضاحت کے بعد خوارج اور محدثین کو قتل

کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو  
ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے وہ  
چیز واضح کر دے جس سے انہیں بچنا ہے“ اور ابن عمر رضی اللہ  
عنہما خوارج کو اللہ کی بدترین مخلوق سمجھتے ہیں اور آپ نے فرمایا  
کہ انہوں نے ان چند آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی  
تھیں، لیا اور انہیں مسلمانوں پر لاگو کرنے لگے؛

۱۸۲۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن فیاس نے حدیث بیان کی ان سے ان  
کے والد نے حدیث بیان کی ان سے العشی نے حدیث بیان کی ان سے غنیمہ  
نے حدیث بیان کی ان سے سدید بن غفلہ نے حدیث بیان کی کہ علی رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے  
کوئی حدیث بیان کر دوں تو واللہ میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر

ہے کہ میں کسی جھوٹ بات کی نسبت اکل حضور کی طرف کروں اور جب میں تم سے آپس کے معاملات میں گفتگو کرتا ہوں تو یہ ذہن میں رکھو کہ ٹوٹی چال بازی کا نام ہے اور میں نے ان حضور سے سنا آپ نے فرمایا کہ عنقریب آخر زمانہ میں کچھ لوگ سامنے آئیں گے، فوہم کم عقل اور بات وہ کہیں گے جو دنیا کی سب سے اچھی ہوگی لیکن ان کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا جو گادین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے۔ پس جہاں بھی تم آپس پاؤ قتل کر دو، کیونکہ جو آپس قتل کرے گا قیامت کے دن اسے اس کا ثواب ملے گا۔

۱۸۲۲- ہم سے محمد بن متقی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہا کہ مجھے محمد بن ابیہم نے خبر دی انہیں ابو سلمہ اور عطاء بن یسار نے۔ یہ دونوں حضرات ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حوریرہ کے خوارج کے متعلق پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھا کہ حوریرہ کیا ہے؟ البتہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا کہ اس امت میں اور آپ نے "مہنہا نہیں فرمایا کہ جس سے ان کے مسلمان ہونے کی طرف ذہن جاتا ہے ایسے لوگ میدانوں میں جن کی نماز کے مقابل میں تم اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے اور پھر تیرہنیکے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے پھر اس کے پھل کو، پھر تیر کے پروں کو دیکھتا ہے اور اسے شبہ ہوتا ہے کہ اس میں خون بھی کچھ لگا۔

۱۸۲۳- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے حوریرہ کا ذکر کیا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرکان سے نکل جاتا ہے۔

۱۰۳۴- جس نے خوارج کے ساتھ جنگ سے تالیف قلب کے لئے گریز کیا یا اس خیال سے کہ کہیں لوگ اس سے نفرت نہ کرنے لگیں:

۱۸۲۴- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے

عَلَيْهِ وَإِذَا أَحَدُ شَتَمَكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ قِيَاةَ الْحَرَبِ خُذْ عَةً وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مُتَلَاكُ الْأَسْطِنَانِ سَفَهَاءُ لَا خَلْدَ لِمَنْ يَقُولُونَ مِنَّا حَيْثُ تَوَلَّى الْبَرِيَّةَ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانَهُمْ حُنَا حَرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ الشَّجَرُ مِنَ الرَّمِيَةِ قَالُوا بَلَى فَيَنْتَسُوهُمْ قَاتِلُوهُمْ قَاتِلُوا فِي تَنَاهِهِمْ أَجْرُ الْيَمَنِ قَتَلْتَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا آتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْخُرُوجِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالًا لَا أَدْرِي مَا الْخُرُوجِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَسَّ يَقُولُ مِنْهَا قَوْمٌ يَخْفَرُونَ مَلَائِكَةً مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقٌ الشَّجَرُ مِنَ الرَّمِيَةِ يَنْتَظِرُ التَّوَاهِيَّ إِلَى سَهْمِهِ إِلَى تَضْلِيلِهِ إِلَى وَصَافِهِ فَيَنْتَسِرُ فِي الْقُوَّةِ هَلْ عَلَيْكَ بِهَا مِنَ الدِّينِ شَيْءٌ.

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ عُمرٍ أَنَّ أَبَا لَا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمرٍ وَذَكَرَ الْخُرُوجِيَّةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مَرُوقٌ الشَّجَرُ مِنَ الرَّمِيَةِ.

۱۰۳۴- مَنْ تَزَلَّ مِنَ الْخُرُوجِ لِلْقَاتِلِ وَأَنْ لَا يَنْفَعُوا النَّاسَ عَنْهُ.

۱۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هَذَا مَا مَعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو آيَةً مِنْ آيَةِ الْغَوْثِ فَقَالَ: أَعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: بَلَكَتْ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا أَعْدِلَ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ دَعْنِي فَإِنَّكَ أَضْعَافًا تَعْقُرُ أَحَدَكُمْ صَلَاحًا مَعَ صَلَاتِهِ وَهَبَامَةً مَعَ صِيَامِهِ يَتَزَوَّدُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَتَزَوَّدُونَ مِنَ الشَّهْرِ مِنَ الرِّمِيَةِ يُنْظَرُ أَحَدُكُمْ فِي قُدْرِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِجْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِجْلِهِ قَدْ سَبَقَ الْفَرْقُ وَالْدَّمُ؟ أَيْتَهُمْ رَجُلٌ أَحْدَى يَتْلُو أَوْ قَالَ تَدْبِيهِ مِثْلُ تَدْبِي السَّرَّاجَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَصْفَةِ تَدْرُدُ رِيْخُجُونَ عَلَى حَيْثُ فَرَقَتْ مِنَ النَّاسِ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعْتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَزَلْتُ فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُهُ فِي الصَّدَقَاتِ؛

حدیث بیان کی، انہیں سلمہ نے غمزدی انہیں زہری نے انہیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہنم کر رہے تھے کہ بعد اللہ ذی الخویہرہ نمیں آیا اور کہا یا رسول اللہ انصاف کیجئے اس حضور نے فرمایا افسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ اس پر عمر رضی اللہ عنہ ابن الخطاب نے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ اس حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرا کمان سے نکل جاتا ہے تیرے پر کو دیکھا جائے گا کہ نشانہ پر لگنے کا اس پر کوئی نشان ہے یا نہیں؟ لیکن اس پر کوئی نشان نہیں ملے گا پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان، پھر اس کے دسے کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں ملے گا کیونکہ وہ جانور کہ جس پر تیر جلایا گیا تھا لید اور خون سے ابے داغ نکل گیا تھا اسی طرح وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ دین و ایمان کا کوئی نشان و علامت اس میں نظر نہیں آئے گی ان کی نشانی ایک مرد جو گا جس کا ایک ہاتھ یا کہا کہ جس کا سینہ عورت کے سینہ کی طرح ہو گا یا کہا کہ گومت کے گومت کی طرح ہو گا اور حرکت کر رہا ہو گا یہ لوگ مسلمانوں کے اختلاف کے زمانہ میں سامنے آئیں گے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں ان کے ساتھ تھا اور ان کے پاس ان لوگوں کے ایک شخص کو قیدی بنا کر لایا گیا تو اس میں وہی تمام اوصاف تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بیان فرمائے تھے۔ بیان کیا کہ پھر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ ان میں سے وہ ہیں جو آپ کے صدقات تقسیم کے بارے میں عیب جوئی کرتے ہیں:

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَسِيرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِيَسْمَعِلَ بْنِ حَنِيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: دَا هُوَ يَمِيدًا قَبْلَ الْبِعْرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَادِرُ تَوَاقِفَهُمْ يَتَزَوَّدُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مَزُوقَ الشَّهْرِ مِنَ الرِّمِيَةِ؛

۱۸۲۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی ان سے یسیر بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کے سلسلے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اسے اس حضور کو یہ فرماتے سنا ہے اور آپ نے عراق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا کہ اصر سے ایک جماعت نکلے گی۔ یہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلقوں سے بچے نہیں آتے گے

**باب ۱۰۳۵۔** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَءُ السَّاعَةَ حَتَّى يَفْتَتِلَ فَنَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ ۝

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَءُ السَّاعَةَ حَتَّى يَفْتَتِلَ فَنَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ ۝

**باب ۱۰۳۶۔** مَا عَاذَ فِي السَّادِّينِ قَالَ

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْبُسَيْرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِ قَا أَخْبَرَا أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَاصِمٍ يَقْرَأُهَا سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... فَاسْتَمَعْتُ يَقْرَأُ بِهَا فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ فَكِدْتُ أَسْأَلُهُ فِي الْقِسْلَةِ فَأَنْتَظِرُهُ حَتَّى سَلَّمْتُ ثُمَّ بَيَّنَّتْهُ بِرَدَائِهِ أَوْ بَرَدَائِي فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ أَقْرَأَ بَيْنَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَلْتُ لَهُ كَذَبْتُ قَوْلًا لِلَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الْكَلْبِيَّ مَسِغْتُكَ تَقْرُؤَهَا فَأَنْطَلَقْتُ أَقُودُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرَأْ بِهَا وَأَنْتَ أَقْرَأَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ

۱۰۳۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسی جماعتیں باہم جنگ کریں گی جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔

۱۸۲۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسے گروہ آپس میں جنگ کریں گے جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔

۱۰۳۶۔ تاویل کرنے والوں سے متعلق روایات، ابو عبد اللہ

نے بیان کیا ان سے بیہقی نے بیان کیا ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں مزودہ بن زبیر نے خبر دی انہیں مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن القاری نے خبر دی انہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ جب غزوہ سنا تو وہ ہمت سے ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح آں حضور نے مجھے نہیں پڑھا تھا قریب تھا کہ نماز ہی میں میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے انتظار کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو ان کی چادر سے میں نے ان کی گردن میں پھنسا ڈالا دیا ان سے پوچھا کہ اس طرح تمہیں کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے میں نے ان سے ..... کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو واللہ یہ سورۃ مجھے بھی آں حضور نے پڑھائی ہے جو میں نے تمہیں ابھی پڑھتے سنی ہے چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضرت کے پاس دیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے اسے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ عمر! انہیں چھوڑ دو، ہشام سورہ پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھ کر سنایا جس طرح میں نے اسے پڑھتے سنا تھا، آں حضور نے اس پر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی، پھر آں حضور نے فرمایا۔ عمر! اب تم پڑھو۔ میں نے

پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی، پھر فرمایا  
یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے پس تمہیں جس طرح  
آسانی ہو پڑھو،

~ ~ ~ ~ ~  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا عمر، فقرائت فقال هكذا أنزلت، ثم قال إنا هذان القرآن أنزل

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْزِلْنِي  
يَا عُمَرُ اأَفْرَأَيَا هَاشِمًا، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ  
الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اأَفْرَأَيَا عُمَرُ، فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ، ثُمَّ قَالَ إنا هذان القرآن أنزل

عَلَيَّ سَنَقِدَّةٍ أَخْرَفُوا مَا تَنَزَّلَتْ مِنْهُ؛

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

وَكَيْعٌ ۚ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: أَكْذِبُ مَنْ آمَنُوا وَلَمْ  
يَلْبِسُوا إِلَهُيًّا أَنَّهُمْ يَظْلِمُونَ شَيْءٌ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالُوا: إِنَّا لَمْ يَظْلِمِ نَفْسَهُ؛  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْسَ كَمَا  
تَقُولُونَ إِنَّمَا هُرِّكَمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ رِوَايُهُ يَا بَنِي لَازِئْتُكَ  
بِإِلَهِ إِنْ الشِّرْكَ نَظَلُّهُ عَظِيمٌ؛

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ التَّوَيْجِ  
قَالَ سَمِعْتُ عُثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ عَدَا عَلِيٌّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ آيَنَ مَا لَكَ  
بُنُ الدُّهَشَنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنَا ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ  
اللَّهُ دَرَسُولَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَرَأَيْتُمْ لَوْ يَقُولُ لَوْلَا إِيَّاكَ اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ  
وَجْهَ اللَّهِ؟ قَالَ بَلَى قَالِ فَإِنَّهُ لَا يُؤَاوِي عَبْدًا يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا خَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ؛

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَّادَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ قُلَادٍ قَالَ تَنَزَّلَ  
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَبَّانُ بْنُ عَظِيمَةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
يَحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَرَأَ صَدَجَكَ عَلَى

الَّذِي مَا يَغْنِي عِلْيَا، قَالَ مَا هُوَ إِلَّا بَالِكَ؟ قَالَ شَيْءٌ  
 تَبِعْتَهُ يَقُولُ، قَالَ مَا هُوَ؟ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّبَيُّنُ وَابْنُ مُرَيْدٍ وَكُنَّا قَارِسَ  
 قَالَ انْطَلَقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَدْصَةَ حَاجٍ قَالَ أَبُو مَسْكَةَ  
 هَكَذَا قَالَ أَبُو عَوَّاسَةَ حَاجٌ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا  
 صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْبُشَيْرِيِّينَ  
 فَأَتَوْهُ بِهَا فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْوَايسَاتِهَا حَتَّى أَزْكُنَا هَاجِثُ  
 قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِعُونَا عَلَى بَعْزِهَا  
 كَمَا كَانَتْ تَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْمِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ؟  
 قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَأَتَيْنَاهَا بِبَعْزِهَا فَابْتَدَأْنَا  
 فِي رَجُلَيْهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا. فَقَالَ صَاحِبِي مَا بَسْرِي  
 مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَذَفَ عَلَيَّ وَالَّذِي يُحَلِّفُ  
 بِهِ لَتُخْرِجَنِي الْكِتَابَ أَوْ لَا جِرَ دَنَّاكَ، فَأَخَذْتُ إِلَا حُجْرَتَهَا  
 وَهِيَ مَخْتَصَرَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجْتُ الْقِيحْقِيَّةَ فَأَتَوَاهُمَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَغْنِي فَاضْرِبْ  
 عُقْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ  
 مَا حَسَدْتُكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَنْ  
 لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلِيَكُنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ  
 لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدُ قَوْمٍ يَهْمُ أَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ  
 مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا أَنَّهُ هُنَاكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ  
 يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَّقَ لَا تَقُولُوا  
 لَهُ الْوَيْحُورُ، قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَعْ  
 اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَغْنِي فَلَا ضَرْبَ عُقْبَةٍ.  
 قَالَ أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدَارٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ  
 أَظَنَّهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَيْسُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أَوْجَبَتْ  
 لَكُمْ الْبَغْيَةُ فَلَمْ تَزِرْ وَغَتْ حِينَا فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

میں آپ کا اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ اس پر جاننے والے کہ انہوں  
 نے کیا کیا ہے؟ تمہارے باپ نہ ہوں۔ ابو عبد الرحمن نے کہا کہ ایک چیز نے  
 انہیں جبری کر دیا ہے میں نے انہیں اسے کہتے ہوئے سنا ہے۔ جاننے  
 والے چھوڑ دیا کی چیز ہے؟ ابو عبد الرحمن نے کہا کہ (علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ)  
 مجھے زیر اور ابو مرثد رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا  
 ہم سب گھوڑوں پر تھے اُن حضور نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روئے روضہ حلیج  
 پر پہنچو ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ابو عواری نے حاج ہی بیان کیا تھا وہاں  
 نہیں ایک عورت نے اُن کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک  
 خط ہو گا جو مشرکین (کہہ) کو دکھا گیا ہے، وہ خط میرے پاس لاؤ، چنانچہ  
 ہم اپنے گھوڑوں پر دوڑے اور ہم نے اسے وہیں پڑا جہاں اُن حضور نے فرمایا  
 تھا اور عورت اپنے اونٹ پر سوار جا رہی تھی، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ  
 عنہ نے اہل مکہ کو اُن حضور کی روانگی کی اطلاع دی تھی ہم نے اس عورت سے  
 کہا کہ تمہارے پاس وہ خط کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط  
 نہیں ہے ہم نے اس کا اونٹ بٹھا دیا اور اس کے بجائے تلاش کی۔ لیکن  
 اس میں کوئی چیز نہیں ملی میرے ساتھ تھی نے کہا کہ اس کے پاس کوئی خط معلوم  
 نہیں ہوتا۔ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں یقین ہے کہ اُن حضور نے غلط بات  
 نہیں کی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس کی قسم  
 کھائی جاتی ہے خط نکالوں ورنہ میں تمہیں تنگ کر دوں گا اب وہ عورت اپنی  
 مکر کی طرف بھگی، اس نے ایک چادر مکر پر باندھ رکھی تھی اور خط نکالا اس کے  
 بعد یہ حضرت خط اُن حضور کے پاس لائے مگر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی ہے،  
 مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن مار دوں، لیکن اُن حضور نے فرمایا حاطب!  
 تمہیں ایسا کیوں کیا تھا؟ حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہیں  
 کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا، بات صرف اتنی ہے کہ میں نے  
 چاہا تھا کہ مکہ کے لوگوں پر میرا احسان ہو جائے اور اس کے بدلے میں وہ میرے  
 اہل خاندان اور میرے مال کی حفاظت کریں۔ آپ کے جتنے ہمارے صحابہ ہیں ان  
 میں ایسا کوئی نہیں جس کے مکہ میں ان کی قوم میں کے ایسے لوگ نہ ہوں جو ان کے  
 اہل و عیال اور مال کی حفاظت نہ کرتے ہوں (جیکے میرا وہاں کوئی ایسا شخص  
 نہیں تھا اُن حضور نے کہا کہ سچ کہا بھلائی کے سوا ان کے متعلق اور کچھ نہ کہو

بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا کہ یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں اُن حضور نے فرمایا کیا یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے نہیں ہے؟ نہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے واقف تھا اور پھر فرمایا کہ جو چاہو کرو میں جنگ تمہارے لئے لکھ دی ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھرتے اور عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے ابو عبد اللہ نے کہا کہ "خارج زیادہ صحیح ہے۔ لیکن ابولوانہ نے اسی طرح "خارج" بیان کیا ہے اور "خارج" تصحیف ہے یہ اس جگہ کا نام ہے۔ اور ہمیشہ نے "خارج" بیان کیا ہے؛

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### کتاب الاکراہ

۱۰۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بجز اس صورت کے کہ اس پر زہر ہستی کی جائے درآنما لیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو وہ تو مستثنیٰ ہے) لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہو گا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہو گا۔ "إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاتُوا" میں تقاۃ عین تقیرہ ہے۔ اور فرمایا بے شک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے۔ دجیب افرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے وہ بولیں گے کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے "ارشاد اور ہمارے لئے اپنی قدرت سے کوئی حمایتی کھڑا کر دے" تک۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان بے بسوں کا عذر قبول کیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کا حکم چھوڑے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا جس کے ساتھ زندگی کی جائے وہ بھی بے بس ہی ہوتا ہے کہ جس کام کا انہیں حکم دیا گیا ہے اسے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں حسن نے فرمایا کہ تقیہ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور پھر اس نے طلاق دے دی تو طلاق واقع نہیں ہوگی، یہی قول ابن

### کتاب الاکراہ

باب ۳۔ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى: اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِاِلَانَتَا وَلَٰكِنْ مَنْ شَوَّحَ بِالْكَفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَكَفَرُ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ: اِلَّا اَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تَقَاتُوا وَهِيَ تَقَاتُةٌ وَقَالَ: اِنَّا الَّذِيْنَ تَوَقَّاهُمُ اِنْسَادِيكِيَّةٌ ظَالِمِيْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْهِمْ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعِفِيْنَ الَّذِيْنَ فِي الْاَرْضِ اِلَى قَوْلِهِمْ: وَاجْعَلْ لَّنَا مِن لَّدُنْكَ نَصِيْرًا فَعَلَّاهُ اللَّهُ الْمُسْتَضْعِفِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَتَعَيَّرُوْنَ مِنْ تَرْكِ مَا اَمَرَ اللَّهُ بِهِمْ وَالْمُكْرَهَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُدْتَمِعٍ مِنْ فِعْلِ يَا اَمْرًا بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: اَلْكَفِيَّةُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيْهِمْ مُّكْرَهٌ اَللَّصُّوْنِ يَمُطِّلُوْنَ كَيْسَ بَشِيْرٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُسْرٍ وَابْنُ التَّرَبِيْزِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ: وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَعْمَالُ بِالْيَقِيْنَةِ؛

نہر، شعبی اور حسن کا بھی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال نیت پر موقوف ہیں؛

۱۸۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن زید نے ان سے سعید بن ابی ہلال نے بن اسلم نے انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کرتے تھے اے اللہ یا محمد بن ابی رجبہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن الولید (رضی اللہ عنہم) کو نجات دے دے

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَسَمَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ: اَللَّهُمَّ اَنْجِ عِيَاشَ بْنَ أَبِي رَيْثَةَ وَسَلَمَةَ

بُعِثَ هَاشِمٌ وَالْوَلِيدُ ابْنُ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ خَلِّصْهُمْ مِنَ الضَّغِينِ  
بَنِي الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ أَشَدَّ دَوَّاطَاتِكَ عَلَى مُضَرٍّ  
وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سَيِّدِينَ كَيْسِي يُوسُفَ

**باب ۱۰۳۸۔ مَنِ اخْتَارَ الصُّوبَ وَالْقَتْلَ**

وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ  
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّا فِيهِ وَجَدْنَا  
حَدَاوَةً إِيْمَانًا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَحَبُّ إِلَيْهِ  
مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ السَّرْعَ لَا يُجِبُهُ إِلَّا إِلَهُ وَأَنْ  
يُكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَدَّفَ فِي النَّارِ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
عَبَادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ قَيْسًا سَمِعْتُ سَعِيدَ  
الْبُنِيِّ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِذَا عَمْرٌ مُؤْتَقِي عَلَى  
الْإِسْلَامِ. وَلَوْ أَنْقَضَ أَحَدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بَعْثَاتٍ  
كَأَنْ مَخْفُوفًا أَنْ يَنْقُضَ

کیا ہے اس پر اگر اُحد بہارِ پاش ہو جائے تو ایسا ہی ہو جانا چاہیے  
۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ  
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ  
لَنَا أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ  
الْتِجَلُّ فَيُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيَجَاءُ  
بِالْمِنْشَارِ يُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نَصْفَيْنِ  
وَيُشَبَّطُ بِأَمْشَاطٍ الْحَدِيدِ مَا دُونَ خُمُرٍ وَعَظِيمَةٍ  
فَمَا يُصَدِّدُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ. وَاللَّهُ يَتِمَّتْ  
حَدِيثُ الْأَمْرِ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكِبُ مِنْ صُنْعِهِ إِلَى

اللہ ہے پس مسلمانوں کو نجات دے، اے اللہ قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی  
کے ساتھ روند دے اور ان پر ایسی خشک سالی بھیج جیسی یوسف علیہ السلام  
کے زمانہ میں آئی تھی؛

۱۰۳۸۔ جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کئے جانے اور ذلت

کو ترجیح دی؛

۱۸۳۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی ان  
سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان  
سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصوصیتیں ایسی  
میں کہ جس میں ہائی جائیں وہ ایمان کی شیرینی محسوس کرے گا یہ کہ اللہ اور  
اس کے رسول سے سب سے زیادہ عزیز ہوں۔ یہ کہ وہ کسی شخص سے محبت اللہ  
ہی کے لئے کرے۔ یہ کہ اسے کفر کی طرف لوٹ کر جانا اتنا ناگوار محسوس ہوتا  
ہو جیسے آگ میں پھینک دیا جانا،

۱۸۳۲۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عبادة نے حدیث بیان  
کی ان سے اسماعیل نے انہوں نے قیس سے سنا انہوں نے سعید بن زید  
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں  
پایا ہے کہ اسلام لانے کی وجہ سے (مکہ معظمہ میں) عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بازو  
دیا تھا اور اب جو کچھ تم نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (انہیں شہید کر کے)

۱۸۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی ان سے خباب بن  
الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اپنا حال زار بیان کیا، اُن حضور اسی وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر  
پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی کیوں نہیں آں حضور ہمارے لئے اللہ سے  
مدد مانگتے اللہ سے دعا کرتے؟ اُن حضور نے فرمایا: تم سے پہلے (انبیاء اور ان  
پر ایمان لانے والوں کا) یہ حال تھا کہ ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا تھا  
اور گڑھا کھود کر اس میں انہیں ڈال دیا جاتا تھا۔ پھر ڈال دیا جاتا اور ان کے  
سر پر رکھ کر ڈھکڑے کر دیئے جاتے تھے اور لوہے کے کنگے ان کے گوشت  
اور ہڈیوں میں دھنسا دیئے جاتے تھے لیکن یہ آزمائش بھی انہیں اچھے دین



سے نہیں روک سکتی تھیں۔ اللہ گواہ ہے اس اسلام کا کام مکمل ہو گا اور ایک سو اسی ہزار سے ہزار موت تک (تہننا) جلنے لگا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہو گا اور ہیکڑوں پر سوا ہیکڑے کے خوف کے اور کسی لوٹ وغیرہ کا خوف نہیں ہو گا، لیکن تم لوگ جلد بازی کرتے ہو،

۱۰۳۹۔ جس کے ساتھ زبردستی کی جائے یا اسی طرح کسی شخص کا پچھتاوا وغیرہ کو،

۱۸۳۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ایبٹ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو، ہم انھوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب ہم بیت المقداس کے پاس پہنچے تو انھوں نے انہیں اس کا زدی یا معشر الیہود! اسلام لاؤ تم محفوظ ہو جاؤ گے دنیا و آخرت میں یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا، انھوں نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا اور پھر فرمایا، تمہیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلا وطن کرتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہیے کہ اسے بیچ دے ورنہ جان لو زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے؛

۱۰۴۰۔ جس کے ساتھ زبردستی کی جائے اس کا نکاح جائز نہیں۔ اور تم اپنی لونڈیوں کو بخش پر مجبور نہ کرو اگر وہ پاک و امن رہنا چاہتی ہیں تاکہ تم اس کے ذریعہ دنیا کی زندگی کا سامان جمع کرو اور جو کوئی ان پر جبر کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ

۱۸۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزح نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے یزید بن حارثہ انفلیکی کے دو صاحبزادوں عبد الرحمن اور جمع نے اور ان سے خنسا بنت خدام انفلیر نے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی ان کی ایک شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی (اور اب یہ وہ تھیں) اس نکاح کو انہوں نے ناپسند کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر (پسندیدگی ظاہر کر دی) تو ان حضو نے اس نکاح کو فسخ کر دیا،

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابی جریج نے

حَقَرَتْ مَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالَّذِي ثَبَّ عَلَى غَنِيهِ  
وَلَيْكَتُكُمْ تَسْتَعْمِلُونَ

کسی کا خوف نہیں ہو گا اور ہیکڑوں پر سوا ہیکڑے کے خوف کے اور کسی لوٹ وغیرہ کا خوف نہیں ہو گا، لیکن تم لوگ جلد بازی کرتے ہو،

۱۸۳۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ایبٹ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو، ہم انھوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب ہم بیت المقداس کے پاس پہنچے تو انھوں نے انہیں اس کا زدی یا معشر الیہود! اسلام لاؤ تم محفوظ ہو جاؤ گے دنیا و آخرت میں یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا، انھوں نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا اور پھر فرمایا، تمہیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلا وطن کرتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہیے کہ اسے بیچ دے ورنہ جان لو زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے؛

الَّتِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَرِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا دَخَنُ فِي الْمَسْجِدِ  
إِذَا أَخْرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمَدِينِ  
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ  
يَهُودَ أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا  
فَقَالَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَتِ الْثَانِيَةُ فَقَالُوا أَسْلِمُوا  
بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الْثَالِثَةُ فَقَالَ  
أَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُخْبِعَكُمْ  
فَمَنْ دَخَلَ مِنْكُمْ مَسَاجِدَهُمْ شَيْئًا فَلْيَبْعُهُ وَإِلَّا فَلْيَلْمُوا  
أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ؛

۱۰۴۰۔ جس کے ساتھ زبردستی کی جائے اس کا نکاح جائز نہیں۔ اور تم اپنی لونڈیوں کو بخش پر مجبور نہ کرو اگر وہ پاک و امن رہنا چاہتی ہیں تاکہ تم اس کے ذریعہ دنیا کی زندگی کا سامان جمع کرو اور جو کوئی ان پر جبر کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ

ان کے جبر و اکراہ کے بعد بڑا بخشنے والا بڑا رحم والا ہے؛

۱۸۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزح نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے یزید بن حارثہ انفلیکی کے دو صاحبزادوں عبد الرحمن اور جمع نے اور ان سے خنسا بنت خدام انفلیر نے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی ان کی ایک شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی (اور اب یہ وہ تھیں) اس نکاح کو انہوں نے ناپسند کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر (پسندیدگی ظاہر کر دی) تو ان حضو نے اس نکاح کو فسخ کر دیا،

مَا هُوَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجْتَمِعِ ابْنِي يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَلِيِّ  
عَنْ خُنَسَاءَ بِنْتِ خَدَّامِ الْأَنْصَلِيِّ أَنَّ أَبَاهَا  
زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابی جریج نے



**باب ۱۰۳۸** - إِذَا اسْتَكْرَهَتْ الْمَرْأَةُ عَلَى لَوْحِهَا  
فَلَا حُدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَكْرِهْهُنَّ  
فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ الْكَرَاهِيَةِ عَفْوٌ وَرَحِيمٌ  
وَقَالَ الْإِمَامُ حَدَّثَنِي تَارِفٌ أَنَّ صِفَةَ ابْنَةِ  
أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِّنْ سَرَقِيٍّ إِذَا مَلَ  
وَقَعَ عَلَى وَبَيْدَةٍ مِّنَ الْخُشْنِ فَاسْتَكْرَهَهَا  
حَتَّى اقْتَضَاهَا بَعْدَ لَا عَمْرُؤَ الْعَدَا وَنَفَاؤُهَا وَلَمْ  
يَجْلِدْ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا اسْتَكْرَهَهَا  
قَالَ التَّوْهِيْدِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبَكْرُ يَفْتَرِعُهَا الْخُرُ  
يُقِيمُ ذَلِكَ الْعُكْمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَدَاؤُهَا قَالَ  
بَقْدَرِيَّتِيَّتِهَا وَيُجْلَدُ وَيُنَسَى فِي الْأَمَةِ  
الَّتِي فِي قَضَائِ الْأَيْتَةِ عَرْمٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِ اللَّهُ  
أَوْ أَرَادَ مَرْدُوكُورْ لَكُنْ لَكُنْ لَكُنْ لَكُنْ لَكُنْ

**۱۸۳۹** - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بَيْسَارَةَ  
رَخَلَ بِهَا قَرِيبَةً مِنْهَا مَيْلٌ مِّنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَانًا  
مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَلَمْ يَرْسَلْ إِلَيْهِ أَرْسِلْ إِلَى مَعَا فَارَسَلَتْ بِهَا  
فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ وَتَوَضَّأَتْ فَقَامَتْ إِلَيْهِ  
إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَرَسُولُكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ  
فَقَطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرَجُلِهِ

میں تم پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو تو مجھ پر کافر کو مسلط کرنا چاہتا ہے وہ روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔  
**باب ۱۰۳۹** - يَبْنِي الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ آتَةً  
أَوْ كَأَنَّهَا إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ خَوْفَهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ  
مَكْرَةٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَدْبُ عَنْهُ السَّطْلَامُ وَ  
يُقَاتِلُ دُونَهُ وَدَائِخُهُ لَهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونََ  
الْمُظْلَمِ فَلَمْ يَمُودْ عَلَيْهِ وَلَا يَصَامِتْ وَإِنْ يَمِيلُ  
لَهُ لَتَشْرِيقُ النَّصْرُ أَوْلَانَا مُلْكُهُنَّ الْمَيْتَةُ أَوْ  
لَتَبْنِي عَنْ عَبْدِكَ أَوْ يَفْزُ بِدِينِ أَوْ تَهَبُ

**۱۰۳۸** - جب عورت زبردستی زنا کی گئی ہو تو اس پر حد نہیں  
ہوگی اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور جو کوئی ان کے ساتھ زبردستی  
کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اس زبردستی کے بعد معاف  
کرنے والا رحم کرنے والا ہے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے  
نافع نے حدیث بیان کی انہیں صیفہ بنت ابی عبید نے خبر دی  
کہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک نے عورت کی ایک باندی  
سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی بکارت زائل  
کر دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے غلام پر حد جاری کر لی اور اسے شہر بدر  
بھی کر دیا لیکن باندی پر حد جاری نہیں کی کیونکہ غلام نے اس کے  
ساتھ زبردستی کی تھی نہ ہی نے ایسی کنواری باندی کے متعلق  
فرمایا جس کے ساتھ کسی آزاد نے ہم بستری کر لی ہو کہ حاکم کنواری  
باندی میں اس کی وجہ سے کسی کے مطابق قیمت وصول کرے گا  
اور آزاد مرد کو کوڑے لگائے گا۔ لیکن ائمہ کے فیصلہ کے مطابق شیعہ باندی کی صورت میں آزادانہ نہیں ہے البتہ مرد پر حد جاری کی جاوے گی

**۱۸۳۹** - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث  
بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے طرح نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم  
علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ہجرت کی تو ایک ایسی بستی میں  
پہنچے جس میں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالموں میں سے ایک ظالم  
رہتا تھا اس ظالم نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سارہ رضی اللہ عنہا  
کو اس کے پاس بھیجیں۔ آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا وہ ظالم آپ کے  
پاس آیا تو آپ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں آپ نے دعا کی کہ اے اللہ اگر

میں تم پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو تو مجھ پر کافر کو مسلط کرنا چاہتا ہے وہ روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔  
**باب ۱۰۳۹** - يَبْنِي الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ آتَةً  
أَوْ كَأَنَّهَا إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ خَوْفَهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ  
مَكْرَةٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَدْبُ عَنْهُ السَّطْلَامُ وَ  
يُقَاتِلُ دُونَهُ وَدَائِخُهُ لَهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونََ  
الْمُظْلَمِ فَلَمْ يَمُودْ عَلَيْهِ وَلَا يَصَامِتْ وَإِنْ يَمِيلُ  
لَهُ لَتَشْرِيقُ النَّصْرُ أَوْلَانَا مُلْكُهُنَّ الْمَيْتَةُ أَوْ  
لَتَبْنِي عَنْ عَبْدِكَ أَوْ يَفْزُ بِدِينِ أَوْ تَهَبُ

کہ ہمیں شراب پینی پڑے گا یا مزار کھانا ہوگا یا اپنا غلام بیچنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا سہ کرنا ہوگا یا کسی معاہدہ کو ختم کرنا ہوگا یا ہم تیرے باپ یا بھائی کو جو مسلمان ہیں قتل کر دیں گے تو ایسے شخص کو اس معاملہ میں اجازت ہے۔ جو دعویٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر اس سے کہا گیا کہ ہمیں شراب پینا پڑے گا یا مزار کھانا ہوگا، یا ہم تیرے بیٹے یا باپ یا کسی قریبی رشتہ دار کو قتل کر دیں گے تو اسے اس معاملہ میں وسعت نہیں ہے کیونکہ وہ مضطر نہیں ہے پھر انہوں نے اپنی ہی بات کی مخالفت کر دی اور کہا کہ اگر اس سے کہا گیا کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کر دیں گے ورنہ تم اس غلام کو فروخت کر دو یا قرض کا اقرار کرو یا بدیہ دو تو تیس کے مطابق یہ اقرار اس پر لازم لیکن ہمارا طریقہ بہتر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ بیع اور ہبہ اور اس طرح کے تمام عقد باطل ہیں ان لوگوں نے ذی رحم محمد اور دوسرے رشتہ داروں میں فرق بلا کتاب و سنت کی بنیاد کے کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ میری بہن ہے اور اس سے مراد اللہ کے راستہ میں بہن ہونا تھا اور تمہی نے فرمایا کہ اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کے نیت پر مدار ہوگا اور اگر مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت پر مدار ہوگا۔

۱۸۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے یسٹ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سالم بن خدری اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے (کسی ظالم کے) سپرد کرے۔ اور جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا۔

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسلمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں سعید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ جب وہ مظلوم ہو تو میں

ہبتہ۔ وَتَحِلُّ عَقْدُهُ أَوْ تَنْقُضْتَ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ بِإِسْلَامٍ وَسَبْعَةٍ ذَلِكَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشَوَّيْنَا الْغَنَاءَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْهَيْئَةَ أَوْ لَتَنْقُضَنَّ إِمْنًا أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَارِجَهُ مَعْرُومَ لَمْ يَسْعَهُ لَذَّ هَذَا كَيْسٌ بِمُضْطَرٍ ثُمَّ تَأَقَّضَ فَقَالَ إِنَّ قِيلَ لَهُ لَتَنْقُضَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَبْنِكَ أَوْ لَتَيَتَعَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْ لَتُرِيدَ بَيْنَ أَوْ تَهْبِ يَنْزِمُهُ فِي الْقِيَامِ وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ الْبَيْعُ وَالْهَيْبَةُ وَكُلُّ عَقْدٍ فِي ذَلِكَ بَاطِلٌ فَتَرَوْا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَاحِجٍ مَعْرُومٍ وَغَيْرِهِ لَا يَغْيِرُ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِمَرَاتِهِ هَذَا اخْتِي وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَقَالَ التَّخَنُّجُ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَيَنْتَهُ الخَالِفُ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَيَنْتَهُ الْمُسْتَحْلِفُ هُوَ تَحَاوَرْتُمَا نِيَّةً لِيْنِ وَالْظَّالِمُ هُوَ تَقْسِمُ كَهْنِ لِيْنِ وَالْمُظْلَمُ هُوَ تَقْسِمُ لِيْنِ دَالِي كِيْنِ

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَلَامًا أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُظْلَمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَتِهِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَشِيمُ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرُوا ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْصُرُوا

اس کی مدد کروں گا میں آپ کا کیا خیال ہے جب وہ ظالم ہو گا پھر میں اس کی مدد کروں گا؟ اُنھوں نے فرمایا کہ اس وقت تم اسے ظلم سے روکنے کیونکہ یہی اس کی مدد ہے

## کِتَابُ الْخَيْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۰۴۱ - فِي تَرْكِ الْخَيْلِ وَآلِ بْنِ تَمِيمٍ

مَا تَوَلَّى فِي الْإِيمَانِ وَغَيْرِهَا

۱۸۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيَّ حَدَّثَنَا هَدَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا تَوَلَّى فَسَنَ كَانَتْ هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَبِيلُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَدُّعُهَا قَبِيلُهُ هَجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

۱۰۴۱ - یہ جیلے چھوڑنے کے متعلق احادیث۔ اور یہ کہ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی نیت کرے گا یا ایمان میں یا اس کے سوا اور چیزوں میں۔  
۱۸۴۱ - ہم سے ابو الثعلبی نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابی ہریرہ نے ان سے علقمہ بن وقاص نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتا ہوں سنا تھا اسے لوگو! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی ہجرت (کا ثواب) ملے گا اور جس کی ہجرت کا مقصد دنیا ہوگی کہ جسے وہ حاصل کرے یا عورت ہوگی جس سے وہ شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہوگی

۱۰۴۲ - نَزَاكَعَ بَارِيٍّ

۱۸۴۲ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبد الزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جیسے وضو کی ضرورت ہو مہانک کہ وضو کر لے  
۱۰۴۳ - زَكَاةَ بَارِيٍّ - اور یہ کہ ایک جگہ جمع صدقہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دے اور نہ مختلف جگہوں کے

## بَابُ ۱۰۴۲ - فِي الصَّلَاةِ

۱۸۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَخَذَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

بَابُ ۱۰۴۳ - فِي الزَّكَاةِ وَأَنَّ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُفْتَرَقٍ خَبِيرَةَ الْقَدَّ

صدقہ کو ایک میں ملائے صدقہ زیادہ ہو جانے کے خوف سے

۱۸۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الْقَدَّ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجْمَعُ

۱۸۴۳ - ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرض صدقہ (زکوٰۃ) کے متعلق لکھ بھیجا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَتَيْنَهُ الصَّلَاةُ

وہم نے فرض قرار دیا تھا کہ متفرق صدقہ کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع صدقہ کو متفرق کیا جائے صدقہ کے خوف سے نہ

۱۸۴۵۔ ہم سے قیسم نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر کے بال منتشر تھے اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں سوا ان نمازوں کے جو تم نفلی طور پر پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے روزے سوا ان کے جو تم نفلی طور پر رکھو، انہوں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر اُس حضور نے زکوٰۃ کی تفصیلات بیان کیں پھر ان اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ مرتبہ بخشا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ اُس حضور نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو یہ کامیاب ہے یا یہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو بہت میں جائے گا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سو بیس اذیتوں میں دو حصے نہیں ہوگی؟

۱۸۴۶۔ اسحاق بن حنظلہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر کے بال منتشر تھے اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں سوا ان نمازوں کے جو تم نفلی طور پر پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے روزے سوا ان کے جو تم نفلی طور پر رکھو، انہوں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر اُس حضور نے زکوٰۃ کی تفصیلات بیان کیں پھر ان اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ مرتبہ بخشا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ اُس حضور نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو یہ کامیاب ہے یا یہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو بہت میں جائے گا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سو بیس اذیتوں میں دو حصے نہیں ہوگی؟

۱۸۴۷۔ اسحاق بن حنظلہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر کے بال منتشر تھے اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں سوا ان نمازوں کے جو تم نفلی طور پر پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے روزے سوا ان کے جو تم نفلی طور پر رکھو، انہوں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر اُس حضور نے زکوٰۃ کی تفصیلات بیان کیں پھر ان اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ مرتبہ بخشا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ اُس حضور نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو یہ کامیاب ہے یا یہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو بہت میں جائے گا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سو بیس اذیتوں میں دو حصے نہیں ہوگی؟

۱۸۴۸۔ اسحاق بن حنظلہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر کے بال منتشر تھے اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں سوا ان نمازوں کے جو تم نفلی طور پر پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے روزے سوا ان کے جو تم نفلی طور پر رکھو، انہوں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر اُس حضور نے زکوٰۃ کی تفصیلات بیان کیں پھر ان اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ مرتبہ بخشا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ اُس حضور نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو یہ کامیاب ہے یا یہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو بہت میں جائے گا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سو بیس اذیتوں میں دو حصے نہیں ہوگی؟

سے بعض روایات میں قسم اور اہل کا اضافہ بھی ہے۔ یعنی بکری یا اونٹ سے زکوٰۃ لیتے وقت اس کی سابقہ فزیش کو باقی رکھا جائے گا۔ اصل میں جس حساب سے صدقہ لیا جائے گا اس کے پیش نظر بعض اوقات اگر جانور مختلف لوگوں کی ملک میں اور انگ انگ رہتے ہیں۔ تو بعض صدقوں میں زکوٰۃ ان پر زیادہ ہو سکتی ہے اور انہیں یک جا کرنے سے زکوٰۃ کی مقدار میں کمی ہو سکتی ہے اس کے برخلاف بعض اوقات یک جا ہونے میں زکوٰۃ میں اضافہ ہو جاتا ہے اور متفرق کرنے میں کمی ہو سکتی ہے۔ حدیث میں اس سے روکا گیا ہے۔ کہ کوئی ایسا جلد نہ اختیار کیا جائے۔ جس سے زکات میں کمی اور واجبی میں سے بہت مقصود ہو۔ یہ صرف جانوروں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ دوسرے اموال میں بھی یہ صورت ہو سکتی ہے ۱۳

مِنْهُ صَاحِبُهُ يَطْلُبُهُ وَيَقُولُ اَنَا كُنْتُ قَالَ وَاللّٰهِ  
 لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يَبْسُطَ يَدَا لَيْسَ لَهَا فَاةٌ  
 وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَا رَبُّ اللّٰعَمِ  
 لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تَسْطَطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْطِطُ  
 وَجْهَهُ بِاَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ تَه  
 اِبِلٌ نَفَاتٌ اَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِاِبِلٍ  
 مِثْلِهَا اَوْ يَقْتَرِ اَوْ يَقْرَأَ اَوْ يَدَارِ هِدَ فَرَارًا مِّنَ الصَّدَقَةِ  
 يَوْمَ اخْتِيَا لَا فَلَابَاسٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اِنْ زَكَا  
 اِبِلُهُ قَبْلَ اَنْ يَحْوِلَ الْحَوْلُ يَوْمَ اَوْسَنَةِ جَارَتْ عَمْرُ  
 اونٹ کی زکات سالہ روے ہونے سے ایک دن یا ایک سال پہلے دے دے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے ۱۸۴۷

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عُثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا كُنَيْسٌ  
 عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 اَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اَنَّ نَصْرَانِيًّا رَّسُولَ اللّٰهِ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى امَةٍ تَوَقَّعَتْ قَبْلَ  
 اَنْ تَقْضِيَهُ لَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِمْهَا  
 وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِذَا بَلَغَتْ الْاِبِلُ عَشْرِينَ نَفْسًا  
 اَرْبَعٌ شِيَاخٌ اِنْ وَجَّهَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ اَوْ بَاعَهَا فَرَارًا  
 وَاجْتِيَا لَازِلًا سَقَاطِ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ  
 اِنْ اَتَقَفَهَا قَمَاتٌ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ ۱۸۴۸

یہی حال اس صورت میں ہے اگر اس نے ضائع کر دیا اور پھر گریا تو اس کے مال پر کچھ واجب نہیں ہوگا ۱۸۴۸

۱۸۴۸۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ سَعِيدٍ  
 عَنْ عُثَيْبٍ اَنَّ اللّٰهَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ  
 اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
 عَنِ الشَّغْرِ قُلْتُ لِمَ نَافِعٌ مَا الشَّغَرُ قَالَ يَنْشَعُرُ  
 ابْنَةُ الرَّجُلِ وَيَنْشَعُرُ ابْنَتُهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيُنْكِحُ  
 اُخْتُ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُ اخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ  
 بَعْضُ النَّاسِ اِنْ اِخْتَالَ حَتّٰى تَزَوَّجَ عَمَلًا اِشْغَارٌ  
 فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي الْمُتَعَةِ الْاِنْكَاحِ

۱۸۴۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے ابی عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نذر کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر تھی اور ان کی وفات نذر پوری ہونے سے پہلے ہی ہو گئی تھی اس حضور نے فرمایا کہ تم ان کی طرف سے پوری کر دو اور اس کے باوجود بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب اونٹ کی تعداد بیس ہو جائے تو اس میں چار بکریاں ہیں پس اگر مال پورا ہونے سے پہلے اسے جہر کر دے یا اسے بیچ دے زکات سے بچنے یا جلد کے طہر پر تاکہ زکات اس پر سے ختم ہو جائے تو اس پر کوئی مجیزہ واجب نہیں ہوگی ۱۸۴۸۔

بعض نے کہا کہ منوعہ اور شفا جائز ہے اور شرط باطل ہے؛

فَإِسْدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتَعَدَّةُ  
وَالشَّفَاءُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ؛

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَجْزٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَدِيًّا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِشَيْءٍ  
النِّسَاءَ بَاسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ نَعْوَمِ الْحُمْرِ الْأَنْبِيَّةِ وَقَالَ  
بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ اخْتَالَ حَتَّى تَمْتَعَ فَأَيْتُكَ فَمَاسِدُ  
وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْيُكَا حَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ؛

باب ۱۰۴۹۔ مَا يَتَكْرَهُ مِنَ الْإِخْتِيَالِ فِي الْبُيُوتِ  
وَلَا يُتَمَنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ يُسْتَمَنَعُ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ؛

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ يُسْتَمَنَعُ  
بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ؛

باب ۱۰۵۱۔ مَا يَتَكْرَهُ مِنَ النَّجَاسِ  
۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةَ بِنْتُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنِ النَّجَاسِ؛

باب ۱۰۵۲۔ مَا يَنْهَى مِنَ الْخِلَافِ فِي الْبُيُوتِ  
وَقَالَ آتَوْهُ بِغَارِ مَوْتٍ اللَّهُ كَمَا يُخَارِعُونَ  
أَوْ مَيَّا أَوْ أَلَوْ أَلَا مَرِئَانًا كَانَتْ أَهْوَى عَنِّي؛

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ يَعْدَمُ فِي الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتُ فَقَدْ لَاحِلَ بَعْدُ؛

۱۸۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے زہری نے ان سے حسن اور عبد اللہ بن محمد  
بن علی نے، ان سے ان کے والد نے کہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ ابن  
عباس رضی اللہ عنہ عورتوں کے متعہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر کرائی کے موقع پر اس سے اور پالتو  
گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا، اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے عید  
سے متعہ کر لیا تو نکاح فاسد ہے اور بعض نے کہا کہ نکاح جائز ہے ہو جائے گا،  
اور شرط (منوعہ کی) باطل ہو جائے گی؛

۱۰۴۹۔ خرید و فروخت میں عید کے استعمال پر ناپسندیدگی  
ناؤد پانی سے اس لئے نہ روکا جائے کہ اسے ناؤد گھاس سے  
روکنے کی وجہ بنا سکے؛

۱۸۵۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے  
ابو الزناد نے ان سے اعمش نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ناؤد پانی سے اس لئے کسی کو نہ روکا جائے کہ اسے  
ناؤد گھاس سے روکنے کی وجہ بنایا جاسکے؛

۱۰۵۰۔ نجس کی کراہت؛

۱۸۵۱۔ ہم سے ثیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے،  
ان سے ثابت نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بیع نجس سے منع فرمایا؛

۱۰۵۱۔ خرید و فروخت میں دھوکا دینے کی ممانعت۔ اور  
ایوب نے فرمایا کہ وہ اللہ کو اس طرح دھوکا دیتے ہیں جس طرح  
کسی آدمی کو دھوکا دیتے ہیں اگر وہ کام کھل کر کریں تو اس میں  
میرے لئے زیادہ آسانی ہوگی؛

۱۸۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ خرید و فروخت  
میں دھوکا کھا جاتے ہیں ان حضو نے فرمایا جب تم نے کچھ خرید کر دیکھو تو کہہ



دیا کرو اس میں کوئی دھوکا نہ ہو؛

**باب ۱۰۵۲۔ مَا يُسْمَى مِنَ الْاِخْتِيَالِ لِلرَّسُولِ فِي**

**الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَانْ لَا يَكُنَّ صَدَاقَهَا؛**

**۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو اَلَيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ**

**عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ**

**عَاصِمَةَ وَانْ يَخْفَتُمُ اَنْ لَا تُقْسَطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْ يَكُونُوا**

**مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي**

**خَيْرٍ وَلِيَّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهِ وَجَمَالَهَا فَيُرِيدُ اَنْ**

**يَتَزَوَّجَهَا بِادْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَهَذَا عَنِ**

**نِكَاحِهَا اِلَّا اَنْ يُقْسَطُوا اَلْمَتَّ فِي اَكْثَرِ النِّسَاءِ اِذَا لَمْ**

**اَسْتَفْتِ النَّاسُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**بَعْدُ فَاَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ**

سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں اور حدیث کا ذکر کیا؛

**باب ۱۰۵۳۔ اِذَا عَصَبَتْ جَارِيَةً فَزَعَمَتْ اَنَّهَا**

**مَاتَتْ فَقَضَى بِقِيَمَةِ الْجَارِيَةِ الْيَتِيمَةِ**

**ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبِهَا فَمَاتَ وَلَمْ يَزِدْ الْقِيَمَةَ**

**وَلَا تَكُونُ الْقِيَمَةُ ثَمَنًا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ**

**الْجَارِيَةِ لِلْعَصَبِ لِاِخْتِلَافِ الْقِيَامَةِ وَفِي**

**هَذَا الْاِخْتِيَالِ لَمَنْ اِسْتَبَى جَارِيَةً رَجُلٌ**

**لَا يُبِيحُهَا فَعَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِاَنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى**

**يَاخُذَ رَهْمًا قِيَمَتِهَا فَيُطِيبُ لِلْعَصَبِ**

**جَارِيَةً غَيْرُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**اَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَبِكُلِّ غَادِرٍ رَسُوْلٌ**

**يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛**

سب افسانہ تھا اور اسی طرح زبردستی لینے والا دوسرے کی باندی کا جائز مالک بن جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا (اس کی نشاندہی کے لئے) ہوگا؛

**۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبَانُ**

**عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ**

**رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**

**۱۰۵۲۔ یقیم رُکُی جو پسند ہو۔ کے ساتھ میلہ کرنے کی اور اسی**

**رُکُی کا مہر پورا نہ کرنے کی دلی کو ممانعت؛**

**۱۸۵۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعب نے حدیث بیان**

**کی ان سے زہری نے بیان کیا کہ عروہ ان سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عائشہ**

**رضی اللہ عنہا نے آیت "اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف**

**نہیں کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں آپ**

**نے کہا کہ اس آیت میں ایسی یتیم رُکُی کا ذکر ہے جو اپنے دلی کی پرورش میں ہو**

**اور دلی رُکُی کے مال اور اس کے سن سے دلچسپی رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ عورتوں**

**کی مہر وغیرہ کے سلسلہ میں جو سب معمولی طریقہ ہے اس کے مطابق اس سے**

**نکاح کرے تو ایسے ویسوں کو ان رُکُیوں کے نکاح سے منع کیا گیا ہے سو اس**

**صورت کے کہ دلی مہر کو پورا کرنے میں انصاف سے کام لے پھر لوگوں نے اُخْضُرُ**

**سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں اور حدیث کا ذکر کیا؛**

**۱۰۵۳۔ جب کسی نے کوئی باندی غضب کی اور غضب کرنے**

**والے نے یقین دلایا کہ وہ مر گئی ہے چنانچہ مری ہوئی باندی**

**کی قیمت کا فیصلہ کر دیا گیا لیکن اس کے بعد اس کے اصل مالک**

**کو وہ (زندہ) مل گئی تو باندی مالک کی ہوگی اور وہ اس کی**

**قیمت واپس کرے گا اور یہ قیمت اس کی قیمت نہیں بنے گی**

**لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ باندی غضب کرنے والے کی**

**ہوگی کیونکہ اس نے قیمت وصول کر لی ہے لیکن اس صورت**

**میں ایسے لوگوں کے لئے حیلہ کی صورت نکلی آئے گی جو کسی کی**

**باندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور مالک اسے بیچنا نہیں چاہتا**

**کہ وہ اسے پہلے زبردستی لے لیں اور بعد میں کہہ دیں کہ وہ مر گئی**

**لیکن جب اس کی مالک قیمت وصول کر لے تو ظاہر کر دیں کہ یہ**

**سب افسانہ تھا اور اسی طرح زبردستی لینے والا دوسرے کی باندی کا جائز مالک بن جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا**

**کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا (اس کی نشاندہی کے لئے) ہوگا؛**

**۱۸۵۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان**

**کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان**

**کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت**

لِكُلِّ غَدِيرٍ نَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ :

باب ۱۵۳

۱۰۵۳۔

کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعہ وہ پہچانا جائے گا :

۱۸۵۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے جیسا ہی انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنے خرقہ مخالف کے مقابلہ میں اپنا مقدمہ پیش کرنے میں زیادہ فصیح ہو اور اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں جو میں تم سے سنتا ہوں پس جس شخص کے لئے بھی اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے۔ کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں :

۱۰۵۵۔ نکاح کے سلسلے میں :

۱۸۵۴۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لے لی جائے اور کسی یتیمہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے۔ پوچھا گیا، یا رسول اللہ اس کی (باکرہ کی) اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی خاموشی اجازت ہے اس کے باوجود بعض کہتے ہیں کہ اگر کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی گئی اور نہ اس نے نکاح کیا لیکن کسی شخص نے جلد کر کے دو جھوٹے گواہ کر کے کہ اس نے لڑکی سے نکاح کیا ہے اس کی مرضی سے اور قاضی نے بھی اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا۔ حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے کہ گواہی جھوٹی تھی اس کے باوجود اس لڑکی سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ نکاح صحیح ہوگا :

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ يَحْبِبْتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضَى لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا اسْتَمِعْتُمْ فَمَنْ قَضَيْتُمْ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ :

باب ۱۵۴۔ فی النکاح :

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكِحُوا ابْنَتَكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَلَا اثْنَيْتَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ إِذَا سَكَتَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ لَمْ تَسْتَأْذِنِ الْبَتْرُ وَلَمْ تَنْزُجْ فَأَخْطَا رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ زَوْجَهَا بِمَوَظَاهَا فَأَثَبَتْ الْقَاضِي نِكَاحَهَا وَالتَّوْبَةُ يُعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَّاعَهَا وَهِيَ تَزْوِجُهُ صَحِيحٌ :

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ جَعْفَرٍ تَخَوَّفْتُ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَلَيْسَ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَأَرْسَلْتُ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَرِّمَ ابْنِي جَارِيَةً قَالَا فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنْ خَشَا عَزَمْتَ خِدَامَ أُنْكِحَهَا أَبَوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ :

۱۸۵۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے کہ جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک خاتون کو اس کا خطرہ ہوا کہ ان کا ولی (جن کی وہ زیر پرورش تھیں) ان کا نکاح کر دے گا حالانکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے قبیلہ انصار کے دو شیوخ عبد الرحمن اور مجرّم بن جاریہ کے بیٹے سے کہا یہ بھی انہوں نے تسلی دی کہ کوئی خوف نہ کریں کیونکہ

غناہ بنت خزام رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی باوجود کر دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو رد کر دیا تھا سیفان نے بیان کیا کہ میں نے بعد از جنس کو اپنے والد کے واسطے سے دیکھتے سنا ہے کہ غناہ رائج ہے

قَرَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ. قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَمِيعَتُهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ غَنَاءَ

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْكِحُوا الْأَيِّمَ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُوا أَيْكُمُ حَتَّى تُسَأَلُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِنْ تَسَكَّتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ أَحْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدِي زُورَ عَلَى تَزْوِجِ امْرَأَةٍ تَيْبَتِ بَامْرَأَةٍ فَانْتَبَتِ الْقَاضِي نِكَاحَهَا أَيَّاكُمُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَزَوْجَهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسْعَاهُ هَذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمَقَامِ لَهُ مَعَهَا

۱۸۵۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بیوہ سے اس وقت تک شادی نہ کی جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے اور کسی کنواری سے اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے۔ صحابہ نے پوچھا اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آنحضرت نے فرمایا یہ کہ وہ خاموش ہو جائے پھر بھی بعض کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حیل کیا (اور بیہوش گھڑا) کہ کسی تہیہ عورت سے اس نے اس کی اجازت سے نکاح کیا ہے اور قاضی نے بھی اس مرد سے اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا، جب کہ شوہر کو خوب علم ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس مرد کے لئے اس طورت کے ساتھ قیام میں کوئی حرج نہیں ہے

۱۸۵۹۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیک نے ان سے ذکوان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی میں نے پوچھا کہ کنواری لڑکی شرمائے گی اس حضور نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے، اور بعض کا کہنا ہے کہ کوئی شخص اگر کسی قییم لڑکی یا کنواری لڑکی سے نکاح کا خواہش مند ہو، لیکن لڑکی تیار نہیں ہوئی اس پر اس نے حیل کیا اور دو جھوٹے گواہ کی گواہی اس کی دلائی کہ اس نے اس لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ پھر جب اس کی اطلاع لڑکی کو ہوئی تو وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے اس جھوٹی شہادت کو قبول کر لیا۔ جب کہ شوہر کو علم ہے کہ یہ غلط ہے۔ تب بھی ہم بہتری جائز ہے۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذِكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُمُ تَسْتَحْيِي قَالَ إِذْنُهَا صَمَاتُهَا. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوَى رَجُلٌ بَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ يَكُونُ قَابِتٌ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدِي زُورَ عَلَى أَنَّهَا تَزَوَّجَهَا فَأَذْرَكَتْ فَوُضِعَتْ الْيَتِيمَةُ فَيَقْبِلُ الْقَاضِي شَهَادَةَ الْزَّوْجِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِطُلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْبُطْءُ

بَابُ مَا يَنْكَرُ مِنْ اخْتِيَالِ الْبَرَاءَةِ مِنَ الزَّوْجِ وَالْقَضَا وَذَلِكَ مَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۱۸۶۰۔ ہم سے عید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُ الْحُلُوعَ  
وَيُجِبُ الْعَسَلَ. وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَقْرَ أَجَارَ عَلَى  
فَسَائِمِهِ فَيَذْنُوا مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَأَحْبَسَ  
عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَالَتْ عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالَتْ لِي أَخَذْتَ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِهَا عِنْدَكَ عَسَلٌ  
فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً  
فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَتَخْتَالَنَ لَهُ فَدَاكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةٍ  
قُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ فَقَوْلِي  
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَعَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ  
لَا فَقَوْلِي لَهُ مَا هَذَا التَّرِيحُ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يَتُوجِدَ مِنْهُ التَّرِيحُ  
فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٌ فَقَوْلِي  
لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْقَةُ. وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَقَوْلِي  
أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ قَلِمَا دَخَلَ عَلَى سُودَةٍ قَالَتْ تَقُولُ  
سُودَةُ وَالَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتَ أَنْ  
أَبَادَ لَا بَالِي لِي قُلْتُ لِي وَأَنْتَ تَعْلَى الْبَابَ فَرَقَا  
مِنْكَ. قَلِمَا دَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَعَافِيرَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ كَمَا هَذَا  
التَّرِيحُ وَدَخَلَ قَالَ سَقَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٌ  
قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْقَةُ قَلِمَا دَخَلَ عَلَى قُلْتُ لَهُ  
مِثْلُ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ  
قَلِمَا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا  
أُسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ  
سُودَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا أُسْقِي  
أُفٍّ لِي بِمَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَذَا شَرِبَ مِنْهُ لَقَدْ حَرَمْنَا

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْإِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ

وَمِنَ الْإِطَاعَةِ

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيلُ اللَّهِ ابْنُ مَسْنَدَةَ عَنْ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلو پسنہ کرتے تھے اور شہد پسنہ کرتے تھے اور عطر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی ازواج سے اجازت لیتے تھے۔ ان میں سے کسی کے حجرہ میں جانے کے لئے اور ان کے پاس جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے ان کے یہاں اس سے زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے جتنی دیر تک ٹھہرنے کا آپ کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق اس حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ان کی قوم کی ایک خاتون نے شہد کی ایک کچی انیس ہدیہ کی تھی اور انہوں نے اس حضور کو اس کا مشروب پلایا تھا میں نے اس پر کہا کہ اب میں بھی اس حضور کے ساتھ ایک جلد کروں گی چنانچہ میں نے اس کا ذکر سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور کہا کہ جب اس حضور آپ کے یہاں آئیں گے تو آپ کے قریب بھی آئیں گے اس وقت آپ سے کہنا کہ یا رسول اللہ شاید آپ نے معاف کر لیا ہے اس پر آپ جواب دیں گے کہ نہیں تم کہنا کہ پھر یہ بوسہ چیر کر ہے۔ اس حضور کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصہ سے لوانے چنانچہ اس حضور اس کا جواب دیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد کا مشروب پلایا تھا اس پر کہنا کہ شہد کی کھبیوں نے عرق کا رسی چوسا ہو گا اور میں بھی اس حضور سے یہی بات کہوں گی اور عقیقہ تم بھی اس حضور سے یہ کہنا چنانچہ جب اس حضور سودہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کا میان ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تمہارے خوف سے قریب تھا کہ میں اس وقت اس حضور سے یہ بات جلدی سے کہہ دیتی جب کہ آپ دروازے ہی پر تھے آخر جب اس حضور قریب آئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے معاف کر لیا ہے؟ اس حضور نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا پھر بول کیسی ہے؟ اس حضور نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا مشروب پلایا ہے، میں نے کہا کہ اس شہد کی کھبیوں نے عرق کا رسی چوسا ہو گا اور عقیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب آپ تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا اس کے بعد جب پھر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ گئے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ شہد میں پھر آپ کو بلاؤں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں سبحان اللہ ہم نے اسے ممنوع کر دیا۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا۔ جب بھی رجوع

۱۰۵۷۔ طاعون سے فرار اختیار کرنے کے لئے جلد جوئی

کی کراہت

۱۸۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان

سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ ابن عامر بن ربیعہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے۔ جب مقام سرخ پر پہنچے تو آپ کو یہ اطلاع ملی کہ شام و بانی جیاری کی لپیٹ میں ہے پھر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب ہمیں معلوم ہو کہ کسی سرزمین میں وہاں پہلی ہوئی ہے تو اس میں نہ داخل ہو لیکن اگر کسی جگہ وہاں پہلے پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو وہاں سے بھاگنے کے لئے تم وہاں سے نکلو بھی نہ۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مقام سرخ سے واپس آگئے اور ابن شہاب سے روایت ہے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر واپس آگئے۔

۱۸۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عامر بن سعد ابن ابی وقاص نے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا آپ سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی واپس آ جاتا ہے پس جو شخص کسی سرزمین میں پھینکنے کے متعلق ہے تو وہاں نہ جائے۔ لیکن اگر کوئی کسی جگہ ہو اور وہاں یہ وہاں پہلے پڑے تو اس کے فرار اختیار کرنے کے لئے وہاں سے نکلے بھی نہ۔

۱۰۵۸۔ ہمد اور شفعہ کے بارے میں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کسی نے کوئی ہمد ایک ہزار درہم یا اس سے زیادہ کا کیا اور اس کے پاس وہ سالوں رہا پھر اس نے حیلہ کیا اور ہمدہ کرنے والے نے اس مال کو واپس لے لیا تو اس میں زکات دونوں فریق میں سے کسی پر واجب نہیں ہوگی لیکن اس قول کے قائل نے ہمدہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی مخالفت کی اور زکات کو بھی ماقط قرار دے دیا۔

۱۸۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی اسحاق نے ان سے عمر بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہمدہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی تانے کو چاٹ جاتا ہے۔ ہمارے لئے

مَا لَيْتَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَوَّجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسُورٍ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِبَارِضٍ وَانْتَدَرَبَهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سِيرَةٍ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ انْتَدَرَبَ انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ اسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجْعَ فَقَالَ رَجُزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذَابٌ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْوَجْعُ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِبَارِضٍ فَلَا يَقْدُمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِبَارِضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَرَجَعَ

بَابُ هَلْ فِي الْهَبَةِ وَالشُّفْعَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ وَهَبَ هَبَةٍ أَلْفُ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَّتْ عِنْدَهُ سِتِّينَ وَاقْتَالَ فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبَ فِيهَا فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَبَةِ دَأْسُ قَطْرِ الزَّكَاةِ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَالِدُ فِي هَبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْدِهِ لَيْسَ لَنَا

بری مثال مناسب نہیں :

۸۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن خردی انہیں زہری نے انہیں ابو سلمہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم ہر اس چیز میں دیا تھا جو تقسم نہ ہو سکتی ہو، پس جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیئے جائیں تو پھر شفعہ نہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شفعہ کا حق پڑوسی کو بھی ہوتا ہے۔ پھر خود ہی اپنی بات کو غلط قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا اور اسے خطرہ ہے کہ اس کا پڑوسی حق شفعہ کی بنا پر اس سے گھر لے لے گا تو اس نے اس کے سوتھے کر کے ایک حصہ اس میں سے پہلے خرید لیا اور باقی حصے بعد میں خریدے۔ تو ایسی صورت میں پہلے حصے میں تو پڑوسی کو شفعہ کا حق ہو گا گھر کے باقی حصوں میں اسے یہ حق نہیں ہو گا اور اس کے لئے یہ جائز ہے کہ یہ حیل کرے

۸۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن میسرہ نے انہوں نے عمر بن الشریب سے سنا۔ بیان کیا کہ مسور بن محمد رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے میرے شانے پر اپنا ہاتھ رکھا، پھر میں ان کے ساتھ مسور رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا تو ابورافع نے مسور رضی اللہ عنہما اسے کہا کہ ان سے کیوں نہیں کہتے کہ میرا گھر جو میرے گھر میں ہے مجھ سے خرید لیں۔ انہوں نے اس پر کہا کہ اس کا چار سو سے زیادہ میں نہیں دے سکتا اور وہ بھی قتلوں میں دوں گا اس پر انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو اس کے پارخ سو نقد مل رہے تھے اور میں نے انکار کر دیا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی زیادہ مستحق ہے تو میں اسے نہیں نہ چیتا میں نے سفیان سے اس پر کہا کہ معمر نے اس طرح نہیں بیان کیا ہے انہوں نے کہا : لیکن مجھ سے انہوں نے اسی طرح بیان کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شفعہ کو بیچے گا ارادہ کرتا ہے تو اسے حیل کرنے کی اجازت ہے۔ یہاں تک کہ شفعہ کو باطل کر دے۔ اور وہ اس طرح کہ بیچنے والا خریدنے والے کو گھر ہمہ کر دے تو ایسی اور اس کی حد بندی کر کے اس کے پیرد

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمَ فَإِذَا دَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرْنَتْ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشُّفْعَةُ لِلْجَوَارِ ثُمَّ عَمِدَا إِلَى مَا شَدَدَا مَا بَطَلَهُ وَقَالَ إِنَّا اشْتَرَى دَامِرًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَأَشْتَرَى مِائَةَ مِائَةٍ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِي. وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَكِنْ أَنْ يَحْتَثَالَ فِي ذَلِكَ.

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ جَاءَ السُّوْرُ بْنُ مَعْرُومَةَ قَوْصَعٌ يَسْكُدُ عَلَى مَنْكَبِي فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْسُّوْرِ أَلَا تَأْمُرُوهُ هَذَا أَنَّا نَشْتَرِي مِائَةَ مِائَةٍ السَّهْمِ فِي دَارِي فَقَالَ لَا زَيْدٌ لِي عَلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ إِمَّا مَقْطُوعَةً وَإِمَّا مُنْجَمَةً. قَالَ أُعْطِيتُ خُمُسَ مِائَةٍ فَقَدْ قَبِلْتُهَا وَكُنْتُ أَتِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْيَدُ أَحَقُّ بِصَفْقِهِمَا مَبْعُوكَةً أَوْ قَالَ مَا أُعْطِيكَهُ فَكُنْتُ لِسُفْيَانَ أَنَّا مَعْمَرُ أَلَمْ يَقْدِرْ هَكَذَا قَالَ لَكُنْهُ. قَالَ لِي هَكَذَا أَوْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَثَالَ حَتَّى يَبْطُلَ الشُّفْعَةُ فَيَهْبِ الْبَايِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَعْدُهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ وَيَعْوِضُهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا يَكُونُ الشُّفْعُ فِيهَا شُفْعَةً.

کر دے۔ پھر خریدنے والا اس کے بدلے میں ایک ہزار درہم بیچنے والے کو دے تو ایسی صورت میں شفعہ کو شفعہ کا حق نہیں ہو گا۔

۸۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن میسرہ نے

ان سے عمرو بن شرید نے ان سے ابورافع نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک گھر کی چار سو مشقال قیمت لگائی، تو آپ نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہے تو میں اسے نہیں نہ دیتا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی گھر کا حصہ خریدا اور چاہا کہ اس کا حق شفعہ باطل کر دے تو اسے اس گھر کو اپنے چھوٹے بیٹے کو میرہ کر دینا چاہیے اور اس پر کوئی قسم بھی نہیں ہوگی،

۱۰۵۹۔ عامل کا حیلہ کرنا تاکہ اسے ہدیہ دیا جائے،

۱۸۶۷۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسید الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی سلیم کے صدقات کی وصولیائی کے لئے عامل بنایا ان صاحب کانام ابن اللبیتہ تھا، پھر جب یہ صاحب واپس آئے اور ان حضورؐ نے ان کا حساب لیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو آپ لوگوں کا مال (صدقہ کا) ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھے رہے اگر تم سچے ہو تو وہیں یہ ہدیہ تمہارے پاس آجائے پھر اس کے بعد ان حضورؐ نے میں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ابا بعد میں تم میں سے ایک کسی کو اس کام پر عامل بنانا ہوں جس کا اللہ نے مجھے والی بنایا ہے۔ پھر وہ شخص آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا تھا اسے اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہنا چاہیے تھا تاکہ اس کا ہدیہ وہیں پہنچ جائے واللہ تم میں سے حق کے سوا جو بھی کوئی چیز لے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں لے گا کہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہو گا میں تم میں سے ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ سے اس حال میں لے گا کہ اونٹ اٹھائے ہو گا جو بلبلا رہا ہو گا یا گائے اٹھائے ہو گا جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی یا بکری اٹھائے ہو گا جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا: اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ یہ فرماتے ہوئے اس حضورؐ کو میری آنکھ نے دیکھا اور کان نے سنا،

عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَمَهُ بَيْنًا بَارِعًا شَاةً مِثْقَالُ ثَقَالٍ تَوْلَا آتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِصِقْبِهِ لِمَا أُعْطِيتُ» وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ قَرَّادَ أَنْ يُنْظِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِإِنْسِهِ الصَّغِيرَ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ؛

باب ۵۹ اختیال العاقل ليهدي له؛

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يَدْعُو ابْنَ اللَّبَيْتَةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ آبَيْكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا. ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا بَعْدُ فَأَتَى اسْتَعْمِلَ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مَسَارًا لِي اللَّهُ فَمَا يَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ هَدِيَّةٌ هَدِيَّتِي لِي أَفَلَا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ؟ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا يَقْبَلُ اللَّهُ بِخَلْعِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا يَزِيدُ أَحَدًا مِنْكُمْ يَقْبَلُ اللَّهُ بِخَلْعٍ بَعِيدًا لَهُ زُعَاءٌ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعَدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رَوَى مِائَاتٍ ابْنُ يَمِينٍ يَقُولُ اللَّهُ هَبْ بَلَّغْتُ بَصَرِ عَيْنِي وَمَسَمِعُ أُذُنِي؛

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّاهِمِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصِقْبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ اشْتَرَى دَارًا

درہم میں خریدنا چاہیے تو اس کے لئے کوئی مخرج نہیں کہ اس طرح سے میلہ کے ذریعہ بیس ہزار درہم میں خریدے کہ نو ہزار تو سونٹا نوے درہم تو درہم کی صورت میں نقد دے دے اور بیس ہزار میں سے باقی کے بدلہ میں ایک دینار دیدے اس کے بعد اگر حق شفعہ کا دلویدار اس کا مطالبہ کرتا ہے تو اسے بیس ہزار درہم دینے ہوں گے ورنہ گھر کے حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی لیکن اگر اس گھر کا اصل مالک کوئی اور نکل آیا تو خریدنے والا بیچنے والے کو اسی قیمت پر گھر لوٹائے گا جو اس نے بیچنے والے کو دی تھی یعنی نو ہزار نو سونٹا نوے درہم اور ایک دینار کیونکہ جب بیچنے والا اصل مقدار و دھنر نکل آیا تو دینار کو بھنانے کی حیثیت ختم ہوگئی اور اگر اس گھر میں کوئی عیب نکلا اور اس کا کوئی دوسرا مقدار نہیں پیدا ہوا تو بیچنے والے کو خریدنے والا بیس ہزار درہم ہی میں گھر دے سکتا ہے امام بخاری نے کہا کہ اس قول کے قاضی نے مسلمانوں کے درمیان دھوکے کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ بنی کریم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ (خرید و فروخت میں) نہ کمزوری ہو نہ بدینتی ہو اور نہ کوئی نقصان دہ چیز ہو۔

۸۶۹ھ بم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے یحییٰ نے بیان کیا ان سے ابراہیم بن مسرور نے حدیث بیان کی ان  
سے عمر بن شریذ نے کہ ابو نافع رضی اللہ عنہ نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک  
گھر چار سو شتقال میں بیچا اور فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا ہوتا کہ پڑوسی حق پڑوسی کا زیادہ مستحق ہے تو میں آپ کو یہ گھر نہ دیتا  
حسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۶۰۔ تبیر خواب۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء کچھ خواب کے ذریعہ ہوئی؛

۱۸۷۰- ہم سے یہی بھائی بیکر نے حدیث بیان کی ان سے لیٹھ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے اور ان سے ابو شہاب نے اور مجھ سے بعد اللہ بنی محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ زقانی نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء اس وقت کی حالت میں سچی خواب کے ذریعہ ہوئی، چنانچہ آپ حضور کو خواب بھی دیکھتے

بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى  
يَشْتَرِيَ الْمُدَّ اَرْبَعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُذَهُ سَعَةً  
الْأَلْفَ دِرْهَمٍ وَتِسْعِمَانَةَ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ  
وَيَنْقُذَهُ دِينَارًا إِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعِشْرِينَ أَلْفَ نَازٍ  
طَلَبَ الشُّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَالْأَلْفَ  
فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى التَّدَارِيثِ اسْتَحَقَّقَتِ التَّدَارُ  
رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِثِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ  
الْأَلْفِ دِرْهَمٍ وَتِسْعِمَانَةَ وَتِسْعَةَ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا  
وَدِينَارًا لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتَحَقَّ انْتَقَصَ الْقَرَفُ  
فِي الدِّينَارِ فَإِنْ وَجَدَ بِهِ ذَلِكَ التَّدَارِ عَيْبًا وَلَمْ تَنْتَقِ  
فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ - قَالَ  
فَأَجَازَ هَذَا الْخِدْمَاءَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَاءَ وَلَا خَبْثَةَ وَلَا عَائِلَةَ :

١٨٥٩. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَا رَفِيعٍ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا  
بَارِعًا شِيشَةً مَشْقَالًا وَقَالَ نَوَازِلًا إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَخٌ بِصِقْبِهِ مَا  
أَعْطَيْتَكَ بِسْمِ اللَّهِ

باب ۱۰۴ - التَّعْيِيرُ وَأَوَّلَ مَا بَدَأَ فِيهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ  
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ :

١٨٤٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْتَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَزِينِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عَنْ رُوَّةٍ عَنْ هَاشِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ بَيْعٍ بِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوُحْيِ الْوُحْيَا الصَّارِقَةُ فِي السُّومِ كَانَ زَايِرِي



تو وہ صبح کی پوچھنے کی طرح سامنے آجاتا تھا اور ان حضورؐ غار حرا میں تشریف لاتے اور اس میں تنہا خدا کی یاد کرتے تھے۔ چند متبعین دنوں کے لئے یہاں آتے اور ان دنوں کا توشہ بھی ساتھ لےتے۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور وہ پھر اتنا ہی توشہ آپ کے ساتھ کر دیتی یہاں تک کہ حق آپ کے پاس اچانک آگیا اور آپ غار حرا ہی میں تھے چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ پڑھیے اس حضورؐ نے اس سے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبوچا میں نے اس کی وجہ سے بہت تکلیف محسوس کی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھا پھر میں نے وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اس نے مجھے پھر مجھے تیسری مرتبہ دبوچا جس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی اور پھر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا کہ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کی ہے یہاں تک کہ ماہِ یلیم تک تلاوت کی۔ پھر جب آپ حضرت خدیجہ کے پاس واپس آئے تو آپ کے شانے کا نپ رہے تھے اور جب اندر داخل ہوئے تو فرمایا کہ مجھے چادر ڈالنا دو مجھے چادر ڈالنا دو، چنانچہ آپ کو چادر ڈال دی گئی اور جب آپ کا خوف دور ہوا تو فرمایا کہ خدیجہ میرا حال کیا ہو گیا ہے؟ اور پھر آپ نے پورا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی کہ ہرگز نہیں آپ کو مشرت ہو کیونکہ اللہ خداوند تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں بات سچی کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں پر مدد کرتے ہیں پھر آپ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا و زہرا بن نوفل بن امیہ بن عبد العزیٰ بن قصی کے پاس لائیں جو خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے۔ چنانچہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سطرلی میں آپ انجیل لکھا کرتے تھے وہ اس وقت بہت بڑے ہو چکے تھے اور دنیاوی بھی جان رہی تھی ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ۔ بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو، ورنہ نہ پوچھا بھتیجے تم کی دیکھتے ہو؟ اس حضورؐ نے خود دیکھا تھا اس کی تفصیل سنائی تو ورنہ نہ کہا کہ یہ تو وہی ناموس و جراثیل علیہ السلام ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا، کاش میں اس وقت جوان ہوتا اور جب نہیں تمہاری قوم نکالتی تو زندہ رہتا ان حضورؐ نے پوچھا کیا یہ مجھے نکالیں گے؟ ورنہ نے کہا کہ ہاں۔ جب بھی وہ کوئی پیغام لے کر آیا جسے لے کر آپ آئے ہیں تو اس

رُوبًا اِجَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الْقَصْبِ. فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيْتَحْنَتْ فِيهِ وَهَرَّ النَّعْبَدُ اِلَيْهَا ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ ذِيْكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى خَدِيْجَةَ فَتَزَوَّدُ اِيْمَالِهَا حَتَّى تَبْلُغَ الْحَقَّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ تَجَاءُ اِلَيْهَا فَيَنْتَبِهُ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَنَقَطْنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَنَقَطْنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَنَقَطْنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ حَتَّى بَلَغَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهَا حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْمُ فَقَالَ يَأْخُذُ خَدِيْجَةُ مَا لِيْ وَوَاخْبَرَهَا النَّبِيُّ وَقَالَ تَدْرِيْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِيْ فَقَالَتْ لَهُ كَلَّا اَبَشِّرُكَ بِاللّٰهِ لَا يَخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَةَ وَتَصِدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَخْسِلُ الْكَلَّ وَتَقْرَأُ الْقَيْصَ وَتُعِينُ عَلَى كَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ اَنْطَلَقْتُ بِهِ خَدِيْجَةَ حَتَّى اَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ تَوَيْلٍ بْنِ اَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِ بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اخُوْا بَيْنَهُمَا وَكَانَ اَمْرًا تَنْقَرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْعِيَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ اَيُّ ابْنِ عَمِّ اِهْبِطْ مِنْ ابْنِ اَيْمَنِكَ فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنُ اَيْمَنٍ مَا اَذْاَسْرِيْ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَاى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي اُنْزِلَ عَلَى مُوسَى يَأْتِيَنِي فِيْهَا جَزَعًا اَكُوْنُ حَيًّا حَيًّا يَخْرُجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْمُغْرَجِيْ هُوَ؟

کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے اور میں نے تمہارے وہ ایام اپنے توہمیں تمہاری  
بھر پور بدکردوں کا لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورتہ کی وفات ہو گئی اور وحی کا  
سلسلہ منقطع ہو گیا اور اہل حضور کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا جیسا کہ ہمیں  
معلوم ہوا ہے آپ نے پہار کی بلند چوٹی سے کئی مرتبہ اپنے آپ کو گرا دینا  
چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہار کی بلند چوٹی پر چڑھے تاکہ اس پر سے اپنے  
آپ کو گرا دیں تو جبریل علیہ السلام آپ کے سامنے آگئے اور کہا کہ یا محمد! آپ  
یقیناً اللہ کے رسول ہیں اس سے آں حضور کو سکون ہوتا اور آپ واپس آجاتے  
لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رکی رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور اس کا  
تقصید کیا۔ لیکن جب ایک پہار کی چوٹی پر چڑھے تو جبریل سامنے آئے اور  
اسی طرح کی بات پھر کہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”فالقی الاصابح“  
سے مراد دن میں سورج کی روشنی اور رات میں چاند کی روشنی ہے۔

۱۰۴۱۔ نیکوں کے خواب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا کہ یقیناً تم مسجد  
حرام میں داخل ہو گے۔ اگر اللہ نے چاہا امن کے ساتھ اپنے  
سمر کے بالوں کو منڈوائے ہوئے یا ترشوائے ہوئے اور تمہیں  
خوف نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم  
نہیں ہے :

۱۸۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے ان کے  
اصحاب بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نیک آدمی کا اچھا خواب موت  
کا چھایا سوال جزی ہے :

۱۰۴۲۔ خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے :

۱۸۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زبیر نے حدیث  
بیان کی ان سے یحییٰ نے جو سعید کے بیٹے ہیں کہا کہ میں نے ابوسلمہ رضی اللہ  
عنہ سے سنا کہا کہ میں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا (اچھے) خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان  
کی طرف سے ہیں :

قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمَيَاتِ رَجُلٍ قَطُّ يَبَاجِثُ بِهِ  
الرَّعُودَى وَابْنُ يَدْرِى بْنِ يَوْمَئِذٍ أَنْصُرْتُكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا  
ثُمَّ لَمَ يَنْشُبُ وَرَقَةُ أَنَّ قَوْفِي وَكُنْتُ الرَّحْمَى فَتَرَقَى  
حَتَّى حَزَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمَّا بَلَفْنَا حُرْنَا  
عَدَا أَمْنَهُ وَمَرَّ الْكَلْبُ بِرُؤْسِ رُوَيْسٍ شَوَاهِقِ  
الْجَبَالِ فَكَلَّمَا أَدْنَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ يَكُنِي يُلْقَى مِنْهُ  
نَفْسُهُ تَبْدَأُ لَهُ جَبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ  
اللَّهِ حَقًّا تَسْكُنُ لَذَلِكَ جَاشُهُ وَتَقَرُّ نَفْسُهُ فَبُتِرَ  
فَإِذَا طَلَّاتْ عَلَيْهِ فَتَرَقَى الرَّحْمَى عَدَا النِّشْوَ ذُلَّاتْ  
فَإِذَا أَدْنَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ تَبْدَأُ لَهُ جَبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ  
مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ضَوْءُ  
الشَّمْسِ بِالْثَهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ :

باب ۱۰۴۱۔ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى  
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ لَرُؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْعُنَّ  
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ وَابْنُ  
مُحَمَّدٍ رُؤْيَاكُمْ وَمُقَرَّبِينَ لَا تَخَافُونَ  
فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ  
ذَلِكَ فَتَحَافِرُ يَا :

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنْ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءُ مِثْقَلِ  
سِنَةٍ وَرُبْعَيْنِ جُزْءُ امْتِنَانِ النَّبَوَةِ :

باب ۱۰۴۲۔ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ  
مِنَ الشَّيْطَانِ :

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْقَلْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا  
هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا  
رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ  
فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّمَا لَا تَنْفَعُ  
اور کسی سے ایسے خواب کا ذکر نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باب ۱۰۶۳۔ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ  
وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يَعْنَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَشْئَى عَلَيْهِ خَيْرًا لِّقِيَّتِهِ بِإِلْمَانِهِ  
عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِثْلُ  
اللَّهِ وَالْعُلَمَاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ فَلْيَسْتَعِذْ  
مِنْهُ وَلْيَبْصُرْ عَنْ شِبَالِهِ فَإِنَّمَا لَا تَنْفَعُ وَوَعَنْ  
أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا  
مِّنَ النَّبُوءَةِ

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا يَعْنَى بْنُ قُرْعَةَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ  
سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ رَوَاهُ ثَابِتٌ

۱۸۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث  
نے حدیث بیان کی ان سے ابن المہادی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن  
حباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے  
جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی  
چاہیے۔ لیکن اگر کوئی اس کے سوا کوئی ایسا خواب دیکھتا ہے جو اسے نا پسند  
ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے پس اسے اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے

۱۰۶۳۔ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے  
ایک جزو ہے

۱۸۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی  
کثیر نے حدیث بیان کی اور ان کی تعریف کی۔ کہ میں نے ان سے یہ امر میں ملایا  
کی یہی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے  
ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ  
کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پس اگر کوئی برا خواب  
دیکھے تو اسے اس سے پناہ مانگنی چاہیے اور بائیں طرف تھوکی چاہیے۔ کیونکہ  
اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور عبد اللہ بن یحییٰ نے ان کے والد نے  
بیان کیا کہ ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے  
والد نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح

۱۸۴۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث  
بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں  
میں سے ایک جزو ہے

۱۸۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن قرق نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد  
نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سعید بن المسیب نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جزو ہے  
اس کی روایت ثابت، عبد اسحاق بن عبد اللہ نے اور شعبہ نے انس رضی

وَحَيْنًا ذَا اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبَ عَنْ النَّبِيِّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ حَزْزَةَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الْقَصَائِدُ  
جُزْءٌ مِمَّنْ يَسْتَبِيهِ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِمَّنْ النَّبُوءَةُ :

۱۸۷۸۔ الْمُبَشِّرَاتُ :

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَمْ يَمُنَّ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا  
الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الْقَصَائِدُ :

۱۸۷۹۔ رُؤْيَا يُوسُفَ . وَقَوْلُهُ تَعَالَى

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِرَبِّهِ يَا بَنِي إِبْرَاهِيمَ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ  
عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي  
سَاجِدِينَ . قَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ  
عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ  
يَلْوِ سَانَ عَدُوٍّ وَمُؤْمِنٍ . وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ  
رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ  
وَيُؤْتِيكَ زُجْجَةً مِنْ عِلْمِكَ وَعَلَى الْإِلَهِ يَتَّقُونَ  
كَمَا أَتَتْهَا عَلَى أَبِيكَ مِنْ قَبْلِ إِبْرَاهِيمَ  
وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ . وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى . يَا بَنِيَّ هَذَا أَدْرِيكَ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ  
قَدْ جَعَلَهَا رَاقِي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ فِي إِذْخَارِهَا  
مِنْ السَّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدَا مِنْ  
بَعْدِ أَنْ تَزَرَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي  
إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ  
الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَ

اللہ عزوجل کے واسطے سے کہ ہے ، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے :

۱۸۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن حزم نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن ابی  
حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ، ان سے عبید اللہ  
بن عباس نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نیک خواب نبوت کے چھالیس  
جزد میں سے ایک جز ہے :

۱۸۷۸۔ مبشرات :

۱۸۷۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ،  
انہیں زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا  
کہ نبوت میں سے صرف اب مبشرات باقی رہ گئی ہیں ۔ صحابہ نے پوچھا مبشرات  
کیا ہیں ؟ ان حضروں نے فرمایا کہ اچھے خواب :

۱۸۷۹۔ یوسف علیہ السلام کا خواب : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ۔

جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ اے باپ ۔  
میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو خواب میں دیکھا  
دیکھا ہوں کہ وہ میرے آگے جھک رہے ہیں ۔ وہ بولے میرے  
پیارے بیٹے اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان  
کرنا ورنہ وہ تمہاری اذاکے لئے کوئی چال چل کر رہیں گے بے  
شک شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے اور اسی طرح ،  
تمہارا پروردگار تمہیں منتخب کرے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر  
سکھائے گا اور اپنا انعام تمہارے اوپر اور یعقوب پر پورا کرے  
گا جیسا کہ وہ اسے اس کے قبل پورا کر چکے تھے تمہارے دادا پروردگار  
ابراہیم واسحاق پر بے شک تمہارا پروردگار بڑا علم والا ہے بڑا  
حکمت والا ہے : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد : اور یوسف نے کہا  
اے میرے باپ ! یہ میرے قبل والے خواب کی تعبیر ۔ اے  
میرے پروردگار نے سچ کر دکھایا ہے اور اسی نے میرے ساتھ کیا  
احسان اس وقت کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ سب  
کو صحرے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے

عَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي  
مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ فَاطِرَ الْوَلَدِئِمْ  
وَالْمُبْتَدِئِمْ وَالْبَارِئِ وَالْعَالِيَّ وَاحِدًا مِنْ  
الْأَبَدِ عِبَادَتُهُ :

بھائیوں کے درمیان فساد ڈالو اور باقیہ شک میرا پروردگار  
جو چاہتا ہے اس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے بے شک وہی ہے  
علم والا حکمت والا، اے رب! تو نے مجھے حکومت بھی دی  
اے رب! تو نے مجھے حکومت بھی دی اور خوابوں کی تعبیر کا علم  
بھی دیا اے آسمانوں اور زمین کے خالق! تو ہی میرا کارساز  
دینا و آخرت میں ہے مجھے دنیا سے اپنا فرما بنو دارا تھا اور مجھے صالحین میں جاملے فاطر بدیع مبتدع، باری و خالق، ہم معنی میں بدو

بادیہ سے ہے :

**باب ۱۰۶۶** رُوِيَ ابِرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَوْلَهُ تَعَالَى فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيُ قَالَ يَا  
بُنَيَّ إِنِّي أُرَى الْمَنَامَ إِنِّي أَذْهَبُكَ فَانْظُرْ مَاذَا  
تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ أَفَعَلُ مَا تَأْمُرُ سَجَدَ فِي  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْقَابِئِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَ  
تَلَّهُ لِدُجَيْينَ ذَكَرَ دَايَمًا أَنْ يَأْتِيَاهُم قَدْ  
صَدَقَتْ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكْ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ أَسْلَمَا سَلَمًا مَا أَمْرَاهُ . وَ  
تَلَّهُ وَهَمَّ وَجْهَهُ بِالرُّضَى :

۱۰۶۶۔ ابراہیم علیہ السلام کا خواب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔  
”پس جب اسماعیل ابراہیم علیہما السلام کے ساتھ جدوجہد  
کے قابل ہوئے تو ابراہیم نے کہا۔ اے میرے بیٹے! میں خواب  
میں دیکھتا ہوں کہ میں نہیں ذبح کر رہا ہوں۔ پس تمہاری کیا رائے  
ہے؟ خواب دیا میرے والد آپ کیجئے اس کے مطابق جواب کو  
حکم دیا جاتا ہے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے جبر کرنے والوں میں  
سے ہائیں گے پس جب کہ دونوں تیار ہو گئے اور اسے پیشانی کے  
بل پھیرا اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے اپنے  
خواب کو سچ کر دکھایا۔ بلاشبہ ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو  
بلکہ دیتے ہیں“ مجاہد نے کہا کہ ”اسلمنا کا مفہوم یہ ہے کہ دونوں جھک گئے اس حکم کے سامنے جواب میں راگیا تھا“ و تلہ یعنی ان کی پیشانی

کو زمین پر رکھا :

**باب ۱۰۶۷** الشَّوَاهِدُ عَلَى الرُّؤْيَا :

**۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ**  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَنَسًا رَوَى الْبَيْتَةَ  
الْقَدْرَ فِي الشَّبَحِ الْآخِرَةِ وَأَنَّ أَنَسًا رَوَى أَنَّهَا فِي الْعَصْرِ  
الْآخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبُوحَا  
فِي الشَّبَحِ الْآخِرِ :

۱۸۷۹۔ ہم سے یحییٰ بن مکیم نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے  
ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو خواب میں شب قدر ( رمضان کی )  
سات تاریخ آخری تاریخ میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کو دکھائی گئی کہ وہ آخری  
دس تاریخوں میں ہوگی تو اُن حضو نے فرمایا کہ اسے آخری سات تاریخوں میں  
تلاش کرو :

۱۰۶۸۔ قیدیوں اور اہل شرک و فساد کے خواب۔ اللہ تعالیٰ  
کے ارشاد کی روشنی میں کہ ”اور یوسف علیہ السلام کے ساتھ  
جیل خانہ میں دو اور جوان داخل ہوئے ان میں سے ایک نے  
کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں انگو کا شرہ پور رہا ہوں

**باب ۱۰۶۸** رُوِيَ أَهْلُ الشُّبُحِ مِنَ الْفَسَادِ  
وَالشُّرُكِ يَقُولُهُ تَعَالَى وَخَلَّ مَعَهُ الْيَجُنَّ  
فَتَيَّانَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَى فِي أَعْيُنِي  
خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَى إِنِّي أَخِصُّ كَوُوقَ

رَاسِي عُبْرًا تَأْتِيهِمُ مِنْهُ يَتَشَاءُونَ لِيَلِيَهُ  
 إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ قَالَ لَا يَأْتِيَكُمَا  
 طَعَامٌ تُؤْرَقَانِهِ إِلَّا نَبَأَ كُلُّمَا مَتَا وَيُلِيَهُ قَبْلَ  
 أَنْ يَأْتِيَكُمَا فَاذْكُمَا مَتَا عَلَيْنِي رَبِّي إِنْ  
 تَوَكَّلْتُ مَلَائِكَةَ قَوْمٍ لَا يَأْكُلُونَ بَالِيَهُ وَهُمْ  
 بِالْآخِرَةِ هُمْ كَاغِرُونَ وَاقْبَعْتُ مَلَائِكَةَ  
 آبَائِي إِجْرَاهِيهِمْ وَاسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ  
 لَنَا أَنْ تُشْرِكَ بَالِيَهُ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ مِنْ  
 فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ  
 أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ يَا صَاحِبِي السَّجِينُ  
 أَرَبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ؟ وَقَالَ الْفَقِيرُ لِيَعْظِمَ  
 اللَّهُ تَبَارَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ يَمُرُّ  
 أَمُّ اللَّهِ الْوَاحِدُ الْفَقِيرُ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ  
 دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهُنَّ أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ  
 مَا تَكُولُ اللَّهُ بِمَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنَّ الْحُكْمَ  
 إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَنْ تَعْبُدُوا وَإِنِّي أَتَى ذَلِكَ الَّذِينَ  
 الْفَقِيرُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ  
 يَا صَاحِبِي السَّجِينُ أَمَا أَحَدُكُمْ يَسْتَقِي  
 رَبَّهُ خَيْرًا أَمْ الْآخِذُ فَيُضِلُّ فَنَأْكُلُ لِقَائِهِ  
 مِنْ قَلْبِهِ قَضَى الْأَمْرَ الَّذِي فِيهِ تَتَفَتِحِينَ  
 وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّه نَاجٍ مِّنْهَا أَذْكُرُنِي  
 عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْتَ الشَّيْطَانُ ذَكَرَ رَبِّهِ  
 فَلَبِثَ فِي السَّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ وَ قَالَ  
 الْمَلِكُ إِنِّي أُرَى مِنْ مَتَبَعٍ بَقَرَاتٍ سَمَانٍ يَتَا  
 كَلَهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ وَ سَبْعُ سُبُلَاتٍ خَصُوفٍ  
 وَ آخِرُ يَبْسُتُ يَأْتِيهَا السَّمَلَاءُ فَتُرِي فِي رُؤْيَايَ  
 أَنْ كُنْتُمْ لِنَرُؤْيَا تَعْبُرُونَ قَالُوا أَضْعَافُ  
 أَخْلَامٍ وَمَا فَخَنُ بِنَا وَبِئْسَ الْأَخْلَامُ بَعْدَ مَدِينَةٍ  
 وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ

اور دوسرے نے کہا کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر نوا  
 میں روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اس میں سے بوندے  
 نوح نوح کر کھا رہے ہیں آپ ہم کو اس کی تعبیر بتائے بیشک  
 ہم تو آپ کو بزرگوں میں پاتے ہیں وہ بولے جو کھانا تم دو دو  
 کے کھاتے کے لئے آئے وہ ابھی آئے پائے گا کہ میں اس  
 کی تعبیر تم سے بیان کروں گا قتل اس کے کہ کھانا تم دونوں کے  
 پاس آئے یہ اس میں سے ہے جس کی میرے پروردگار نے مجھے  
 تعلیم دی ہے میں تو ان لوگوں کا مذہب پہلے ہی چھوڑ  
 ہوئے ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے وہ  
 بالکل منکر ہیں اور میں نے تو اپنے بزرگوں ابراہیم اور یعقوب  
 اور اسحاق کا مذہب اختیار کر رکھا ہے ہم کو کسی طرح زیبا  
 نہیں کہ اللہ کے ساتھ ہم کسی شئی کو جس شریک قرار دیں یہ اللہ کا  
 ایک فضل ہے ہمارے اوپر اور کل لوگوں کے اوپر لیکن اکثر  
 لوگ اس نعمت کا شکرا ادا نہیں کرتے اسے یا ان مجلس جدا  
 جدا مبعود پجھے یا ایک اللہ رب پر غالب ہے؟ تم لوگ تو اسے  
 چھوڑ کر چند ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ  
 دادوں نے رکھ لئے ہیں اللہ نے کوئی بھی دلیل اس پر نہیں اتاری  
 ہے حکم صرف اللہ کا ہی ہے اسی نے حکم دیا ہے کہ جو اس کے  
 کسی کی پرستش نہ کرو یہی دین مستقیم ہے لیکن اکثر لوگ علم  
 نہیں رکھتے اسے یا ان مجلس اہم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شریک  
 پڑا یا کرے گا اور ہا دوسرا تو اسے سولی دی جائے گی پھر اس  
 کے سر کو پرندے کھا دیں گے وہ امر اسی طرح مقدر ہو چکا ہے  
 جس کی بات تم دونوں پوچھ رہے ہو اور دونوں میں سے  
 جس کے تعلق رہا فی کافین تھا اس سے کہا کہ میرا بھی ذکر اپنے  
 آقا کے سامنے کر دینا لیکن اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا شیطان نے  
 بھلا دیا تو وہ جیل خانہ میں کئی سال تک رہے اور بادشاہ نے  
 کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات سو گائیں ہیں اور  
 انہیں کھاتے جاتی ہیں سات سو گائیں اور سات بالیاں بزر  
 ہیں اور سات ہی خشک اسے سر دارو بجھے اس خواب کی تعبیر

أَنَا أَنْتُكَ هُتَا وَيَا يَه فَارْسِلُونِ يُوسُفُ  
 آتَاهَا الصِّدْقُ أَنْتَنَا سَبْعَ صَوَاتٍ سَنَانِ  
 يَا كُفْهَنْ سَبْعَ عِجَافٍ وَ سَبْعَ سُنْبُلَاتٍ  
 خُفْرٌ وَ أَحْرُيَسَتْ لَعَلِّي أَرْجِعَ إِلَى النَّاسِ  
 لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ  
 دَابَّاً فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرَكُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا  
 قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ  
 ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ  
 إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ  
 عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْمُرُونَ  
 وَقَالَ الْمَلِكُ اسْتَوْفِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الْيُوسُفُ  
 قَالَ اجْعِ إِلَى رِيَّتِكَ وَادْكُرْ فَنَعَلَى مِنْ ذِكْرِ  
 أُمِّتِهِ تَمْرِينَ وَ يَقْرَأُ أُمِّتِهِ نِسْيَانٍ - وَقَالَ  
 ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْمُرُونَ الْأَعْنَابَ وَالْمُتَحَنِّينَ  
 تَحْمِسُونَ تَحْمِسُونَ

بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے لیتے ہو، انہوں نے کہا کہ یہ تو خواب  
 ہائے پریشان ہیں اور ہم تو اس پہلے پریشان کی تعبیر کے باہر نہیں  
 ہیں۔ اور دو قیدیوں میں سے جس کو رہائی مل گئی تھی وہ بولا اور  
 اسے ایک مدت کے بعد پڑا تھا میں ابھی اس کی تعبیر لائے دیتا  
 ہوں ذرا مجھے جانے دیجئے۔ اسے یوسف، اسے صدق بحسب، اہم  
 لوگوں کو حکم تو بتائیے اس خواب کا کہ سات گائیں مٹی میں اور  
 انہیں سات دہلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات بایاں سنہلی  
 اور سات ہی خشک۔ تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں کہ ان کو  
 بھی معلوم ہو جائے یوسف نے کہا کہ تم سات سال متواتر کاشت  
 کاری کئے جاؤ۔ پھر جو فصل کاٹو اسے اس کی بالی ہی میں لگا رہنے  
 دو پھر اس تھوڑی مقدار کے کہ اسی کو کھاؤ۔ پھر اس کے بعد سات  
 سال سخت آئیشی گئے کہ میں ذخیرہ کو کھا جائیگی گے جو تم نے فراہم  
 کر رکھا ہے پھر اس تھوڑی مقدار کے جو تم بیج کے لئے رکھ چھوڑ  
 گے پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب  
 بارش ہوگی اور اس میں وہ شیرہ بھی پھوٹیں گے اور بادشاہ نے

کہا کہ میرے پاس تولاد۔ پھر جب قاصدان کے پاس پہنچا تو یوسف نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس جاؤ۔ وادکر ذکر سے انتقال کے وزن  
 پر ہے۔ ائمہ، بمعنی قرن ہے اور بعض نے ائمہ پڑھا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انکو پھوٹیں گے اور تیل نکالیں گے  
 تمھوں ای تحرسون :

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا جُؤَيْبُ بْنُ  
 عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ  
 وَ أَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّيْتُ فِي السَّجْنِ  
 مَا لَيْتَ يُوسُفُ ثُمَّ آتَانِي الدَّامِيُّ لَزَجْبُشُهُ  
 بَاب ۱۰۶۹۔ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي النَّسَامِ :

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
 يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَسَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى  
 قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
 رَأَى فِي النَّسَامِ نَسِيرًا فِي الْيَقْفَةِ وَرَأَى يَمْتَلِكُ الشَّيْطَانُ

۱۸۸۰۔ اہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان  
 کی ان سے مالک نے ان سے زہری نے انہیں سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ  
 نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا، اگر میں اتنے دنوں قید میں رہنا جتنے دقوں یوسف علیہ السلام رہے  
 اور پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو اس کی دعوت قبول کر لیتا :  
 ۱۰۶۹۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا

۱۸۸۱۔ اہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں  
 یونس نے انہیں زہری نے ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا  
 کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو بخیر قرب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا، ادیس

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِبْنُ سِيرِينَ إِذَا رَأَى فِي صُورَتِهِ ۝

۱۸۸۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَاتِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخِيلُ فِي وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتْرِهِ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ ۝

۱۸۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّؤْيَا الْمَصْلَحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعِلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ تَرَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَوَدَّ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا يَقْوَىٰ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَوَرَّأِي ۝

۱۸۸۴- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقُّ تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ الزُّهْرِيِّ ۝

۱۸۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّهَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقُّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَوَرَّأِي ۝

بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ رَوَاهُ سَهْرَةُ ۝  
۱۸۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَرْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَهَايِمَهُ الْكَلِمِ

اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن سیرین نے بیان کیا کہ جب آپ حضور کو کوئی شخص آپ کی صورت میں دیکھے (تو وہ اس حضور ہی کو دیکھتا ہے) ۱۸۸۲- ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعہ دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے ۝

۱۸۸۳- ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث بن ابی اسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے علیہ اللہ بن ابی جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صالح خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برے خواب شیطان کی طرف سے پس جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف میں مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے، کیونکہ وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا ۝

۱۸۸۴- ہم سے خالد بن خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے زبیدی نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا اس روایت کی متابعت یونس اور زہری کے جیسے نے کی ۝

۱۸۸۵- ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے لیث بن ابی اسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن السہار نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن خباب نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا ۝

۷۰- رات کے خواب اس کی روایت سہرہ نے کی ۝

۱۸۸۶- ہم سے احمد بن محمد بن معقل نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے



وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْمَرْحَةُ إِذْ أَتَيْتُ  
بِمَقَاتِلِهِمْ خَزَائِنَ الْأَرْضِ عَشِيٍّ وَضَعْتُ فِي يَدِي  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ هَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَعَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَرَأَيْتَ إِنْ لَيْسَ لَكَ عِنْدَ الْكَلْبَةِ قَرَأَيْتَ رَجُلًا أَدَمَ كَأَنَّ  
مَا أَنْتَ رَايَ مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ لَهُ لَبَنَةٌ كَأَنَّ مَا  
أَنْتَ رَايَ مِنْ اللَّبَنِ قَدْ رَجَلَهَا قَطْرُ مَاءٍ مَتَكِّئًا  
عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطْلُوفُ بِالْبَيْتِ  
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ  
إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطِطًا عَرَّ الْعَيْنِ أَيْمَى كَأَنَّهَا  
عُتْبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ  
اللَّهُ جَالٌ

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا الْإِبْرَاهِيمُ عَنْ  
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا آتَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي النَّيَامِ  
وَسَأَلَ الْحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سَيِّدَانِ ابْنَيْ كَثِيرٍ وَابْنِ  
أَخِي الزُّهْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَادَ ابْنُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَاسْتَعَانَ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ  
كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَ مَحْزُورًا يُسَيِّدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَهُ

بَابُ الرُّؤْيَا بِالشَّهَارِ وَقَالَ ابْنُ

فرمایا مجھے مفاتیح انکلم دیئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے  
اور گذشتہ رات میں سو یا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی  
گئیں اور میرے سامنے انہیں رکھ دیا گیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان  
مضمون کو اس دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہو۔  
۱۸۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسنعہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان  
سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات مجھے کعبہ کے پاس (خواب میں) دکھایا گیا میں نے ایک  
گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا وہ گندمی رنگ کے کسی نسب سے خوبصورت آدمی  
کی طرح تھے ان کے لیے خوبصورت بال تھے ان سب سے خوبصورت بالوں کی  
طرح جو تم دیکھ سکتے ہو گے ان میں انہوں نے لنگھایا تھا اور پانی ان سے  
ٹپک رہا تھا اور وہ دو آدمیوں کے سہارے یا زیر فرمایا کہ دو آدمیوں کے  
شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ کون  
صاحب ہیں مجھے بتایا گیا کہ مسیح بن مریم علیہما السلام۔ پھر جانک میں نے  
گنگھریائے بال والے آدمی کو دیکھا جس کی ایک آنکھ کافی تھی اور انگور کے  
دانے کی طرح اٹھی ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ کون ہے مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح و جلال ہے  
۱۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان  
کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ  
نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا  
ہے اور انہوں نے حدیث بیان کی اور اس روایت کی متابعت سلیمان بن  
کثیر زہری کے بیٹے اور سفیان بن حسین نے زہری کے واسطے سے کی اس سے  
عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے واسطے سے۔ اور زبیدی نے زہری کے واسطے سے بیان کیا ان سے عبید اللہ  
نے اور ان سے ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے واسطے سے۔ اور شعب اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری کے واسطے سے  
بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث  
بیان کرتے تھے اور عمر نے اسے مسنداً نہیں بیان کرتے تھے لیکن بعد میں  
کرتے گئے تھے۔

۱۰۷۱۔ دن کا خواب۔ اور ابن عوفی نے ابن سیرین کے واسطے

عَنْ عَنِ ابْنِ سَيَرٍ رَوَى النَّهَارِ مِثْلُ  
رَوَى النَّهَارِ

سے بیان کیا کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح  
ایسی ہیں ۔

۱۸۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انیس مالک نے  
خبر دی انیس اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی  
اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت عثمان رضی اللہ  
عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے  
کناح میں تھیں، ایک دن آپ ان کے یہاں گئے تو انہوں نے آپ کے سامنے کھانسی  
چیز پیش کی اور آپ کا سر جھانپیں لگیں اس مرض میں آنحضورؐ سو گئے پھر بیدار ہوئے  
تو آپ مسکرا رہے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں اس پر پوچھا رسول اللہ آپ  
بہنس کیوں رہے تھے؟ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے  
اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے پیش کئے گئے اور دنیا کی پشت پر وہ اس طرح  
سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں اسحاق کو شک تھا کہ حدیث کے الفاظ  
”ملوک علی الاشدۃ“ تھے یا ”ملوک علی الاشدۃ“ انہوں نے بیان کیا کہ میں  
نے اس پر عرض کی یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ چنانچہ  
آنحضورؐ نے ان کے لئے دعا کی۔ پھر آپ نے سر مبارک رکھا (اور سو گئے) پھر بیدار  
ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیوں بہنس رہے ہیں  
آنحضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستے میں غزوہ  
کرتے ہوئے پیش کئے گئے جس طرح آنحضورؐ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا بیان کیا کہ میں  
نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ آپ حضورؐ  
نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی۔ چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا معاویہ  
رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندری سفر پر قافلہ جہاد کے ساتھ گئیں اور جب

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ  
سَيِّعَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مُلْحَانَ وَ  
كَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا  
يَوْمَ فَاطَمَتُهُ. وَجَعَلَتْ تَغْلِي رَأْسَهُ فَتَاهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَبَقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ  
قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ  
مِنَ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَعُونَ  
تَبَعُ هَذَا الْبَحْرَ مَدُوكَا عَلَى الْأَسِرَّةِ لَوْ مِثْلُ الْمَلُوكِ  
عَلَى الْأَسِرَّةِ شَلَتْ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِيَّاهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ نَدَا لَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَبَقَظَ  
وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟  
قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّاهُ  
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَوَكَّبَتْ  
الْبَحْرِي زَمَانَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ  
وَأَتَتْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

سمندر سے اہر ایڑ تو سواری سے گر کر شہید ہو گئیں

بَابُ رَوَى النَّهَارِ

۱۰۷۲۔ عورتوں کے خواب

۱۸۹۰۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انیس غارہ  
بن زید بن ثابت نے خبر دی انیس ام غارہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک انصاری خاتون  
جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی نے انیس خبر دی کہ  
انہوں نے مہاجرین کے ساتھ بلادِ تعلق کے لئے قرقہ اندازی کی تو ہمارے قرقہ  
عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نام کا نکلا، پھر ہم نے انیس اپنے گھر میں بٹریا

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي خَارِجَةِ ابْنِ زَيْدٍ  
بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ إِمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْبَرْتُهُ أَنَّهُمْ اقْتَسَمُوا  
الْمُهَاجِرِينَ قَرْعَةً قَالَتْ فَظَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ  
فَوَزَّلَنَا فِي أَيْمَانِنَا فَوَجِعَ وَجَعُهُ الَّذِي كُوِيَ فِيهِ

فَكَمَّا تَوَفَّىٰ غُصِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَنْوَابِهِ وَخَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا شَأْسَابٍ فَشَهِدَ بِي عَلَيْكَ لَقَدْ أُرْمِلْتَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَعَزُّهُ فَقُلْتُ يَا بَنِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَسَ يُكْرَمُ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَجُلٌ الْخَيْرُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَانْأَرَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يُفْعَلُ فِي فَقَالَتُ وَاللَّهِ لَا أُرِيكَ بَعْدَ لَا أَحَدًا أَبَدًا

اس کے بعد انہیں وہ لکھف ہوئی جس میں ان کی وفات ہو گئی۔ جب ان کی وفات ہو گئی تو انہیں غسل دیا گیا اور ان کے کپڑوں کا کفن دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا ابواسائب (عثمان رضی اللہ عنہ) تم پر اللہ کی رحمت ہو، تمہارے متعلق میری گوہی ہے کہ تمہیں اللہ نے عزت بخشی ہے۔ اُن حضوٰر نے اس پر فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں عزت بخشی (مرنے کے بعد)؟ میں نے عرض کی۔ میرے باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ پھر اللہ کے عزت بخشے گئے گا، اُن حضوٰر نے فرمایا جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یقینی چیز (موت) ان پر لگی ہے اور خدا کی قسم میں بھی ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ ہونے کے باوجود انہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ انہوں نے اس کے بعد کہا کہ واللہ اس کے بعد میں کبھی کسی کی برائت نہیں کروں گی۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا وَقَالَ مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ. قَالَتْ دَاخِرَةُ بِنْتُ قَيْسٍ قَرَأْتُ فِي عِشْمَانَ عَيْنًا تَقْرَأُ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ

۱۸۹۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب نے خبر دی اور انہیں زہری نے یہی حدیث۔ اور بیان کیا کہ (اُن حضوٰر نے فرمایا کہ) میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا انہوں نے بیان کیا کہ اس کا مجھے ریح ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہے (چنانچہ میں سو گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک جاری چشمہ ہے میں نے اس کی اطلاع آنحضرت کو دی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے

بَابُ ۱۰۔ الْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلَا يَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ ذَكَرَ أَنَّ أَصْعَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْرَسَانِهِ. قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ أَحَدُكُمْ الْحُلُمَ يَكْرَهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلَا يَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ

۱۰۔ برائے شیطان کی طرف سے ہے پس اگر کوئی برائے شیطان دیکھے تو بائیں طرف حقوک دے اور اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرے ۱۸۹۲۔ ہم سے یحییٰ بن جبیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور آپ کے شہسواروں میں سے تھے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے شیطان کی طرف سے پس تم میں سے کوئی برائے شیطان دیکھتا ہے جو اسے پالندہ ہو تو اسے چلبیٹے کہ اپنے بائیں طرف حقوک دے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے۔ وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بَابُ ۱۱۔ اللَّبَنِ ۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْرَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۱۔ دودھ ۱۸۹۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں حمزہ ابن عبد اللہ نے خبر دی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، بَيْنَا أَنَا وَتَائِبُهُ أُتِيتُ بِقَدَحٍ  
لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِذَا لَرَى الْوَرَى يَخْرُجُ مِنْ  
أُظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ قَضِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا  
أَوَّلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَلَّةُ

آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا  
گیا اور میں نے اس کا دودھ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر میں نے اپنے  
ناخن میں نمایاں دیکھا اس کے بعد میں نے اس کا بچا ہوا دیدیا۔ آپ کا اشارہ  
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا صحابہ نے پوچھا آپ نے اس کی تعبیر کیا لی، یا رسول  
اللہ! اُن حضور نے فرمایا کہ علم:

۱۰۷۵۔ جب دودھ کسی کے اطراف یا ناخن تک نمایاں ہو جائے:

۱۸۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے  
ان سے ابن شہاب نے ان سے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی اور  
انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور میں نے  
اس میں سے پیا یہاں تک کہ میں نے سیرابی کا اثر اپنے اطراف میں نمایاں دیکھا  
پھر میں نے اس کا بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا۔ جو صحابہ وہاں موجود  
تھے انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ آنحضرت نے فرمایا  
کہ علم:

۱۰۷۶۔ خواب میں قیص:

۱۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے صالح نے ان سے ابن  
شہاب نے بیان کیا ان سے ابوامامہ بن سہل نے حدیث بیان کی انہوں نے  
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا  
رہے ہیں وہ قیص پہنے ہوئے ہیں ان میں بعض کی قیص تو صرف سینے تک کی  
ہے اور بعض کی اس سے بڑی ہے اور اُن حضور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے  
پاس سے گزرے تو ان کی قیص زمین سے گھٹ رہی تھی صحابہ نے پوچھا یا رسول  
اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ دین:

۱۰۷۷۔ خواب میں قیص کا گھسٹنا:

۱۸۹۶۔ ہم سے سعید بن عفر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، انہیں  
ابوامامہ بن سہل نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان

بَاب ۱۰۷۵۔ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي الْأُظْفَارِ، نَوَاطِلُ فَيُرَى:  
۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَتَائِبُهُ أُتِيتُ  
بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِذَا لَرَى الْوَرَى يَخْرُجُ  
مِنْ أُظْفَارِي فَأُعْطِيتُ قَضِي عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ  
مَنْ حَوْلَهُ، فَمَا أَوَّلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْغَلَّةُ:

بَاب ۱۰۷۶۔ الْقَيْصُ فِي الْمَنَامِ:  
۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّ  
سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَتَائِبُهُ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ  
عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قَيْصٌ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهَا  
مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ  
قَيْصٌ يَجْرُ لَا تَالُوْا مَا أَوَّلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْغَلَّةُ:

بَاب ۱۰۷۷۔ جَرَى الْقَيْصُ فِي الْمَنَامِ:  
۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي أَبُو أُمَامَةَ  
بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں سو یا ہوا تھا کہ میں نے لوگوں کو اپنے سامنے پیش ہوتے دیکھا وہ قیسی پہنے ہوئے تھے ان میں سے بعض کی قمیص تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بڑی تھی اور میرے سامنے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیش کئے گئے تو ان کی قمیص زمین سے گھٹ رہی تھی، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ اُس حضورؐ نے فرمایا کہ دیں:

۱۰۷۸۔ خواب میں سبز یا ہرا بھرا بارغ دیکھنا:

۱۸۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا جس میں سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے وہاں سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ لوگ اس طرح کی بات کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ ان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جس کا انہیں علم نہیں ہے میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک ستون ایک ہرے بھرے بارغ میں غیب کیا ہوا ہے اس ستون کے اوپر کے سرے پر ایک حلقہ (عروہ) لگا ہوا تھا اور نیچے منصف تھا۔ منصف سے مراد غلام ہے پھر کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پکڑ لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ کا جب انتقال ہوگا تو وہ العروۃ الوثقی کو پکڑے ہوئے ہوں گے (یعنی اسلام پر مضبوطی سے قائم ہونگے)۔

۱۰۷۹۔ خواب میں عورت کو منہ کھولنا:

۱۸۹۸۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں، ایک شغفی نہیں ریشم کے ایک کپڑے میں اٹھائے لے جا رہا ہے اس نے مجھ سے کہا کہ تمہاری بیوی ہے۔ اس کے (چہرے سے) پردہ ہٹاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہ تمہیں قمیص میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی انجام تک پہنچائے گا:

۱۰۸۰۔ خواب میں ریشم کے کپڑے:

اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَنَا تَابِعٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عَرَضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قَمِيصٌ فَمِنْهُمْ مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهُمْ مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَخْتَرُهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْيَدَيْنِ:

باب ۷۸۔ الْخُصْفُ فِي النَّيِّمِ وَالرُّؤْيَا فِي الْخُصْفِ:

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هَرَمِيُّ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَوْ أَهَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَتْ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا يَكْسِبُ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عُمَرُ وَضَعَ فِي رُؤْيَا خَصْرٍ أَوْ قَصَبٍ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرَّةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مُنْصَفٌ وَ مُنْصَفُ الرُّؤْيَا قَيْمٌ أَرْقَهُ قَرِيبَتْ حَتَّى أَتَتْ بِالْعُرَّةِ فَقَصَصَتْهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ أَخِيذٌ بِالْعُرَّةِ الْوُثْقَى:

باب ۷۹۔ كَشْفُ النِّمَامِ فِي الْمَنَامِ:

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ تَحَلَّيْتُ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ يَقُولُ هَذَا مَرَّتَانِ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتَ فَأَقُولُ إِنَّ يَكُنْ هَذَا وَنَ عِنْدَ اللَّهِ يُضَاهِي:

باب ۸۰۔ مَيَابِ الْعَرِيرِ فِي الْمَنَامِ:

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُكَ جَبَلًا أَنَا أَتْرَقُ جَلَّتْ مَوْتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ يَحْبِلَتُ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ أَكْشِفُ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنَّ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِجُهُ ثُمَّ أَرَيْتُكَ يَحْبِلَتُ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ أَكْشِفُ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنَّ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِجُهُ

۱۸۹۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں ابو معویہ نے قبردی انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دکھائی گئیں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا کہ کھولو اس نے کھولا تو وہ تمہیں میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کے پاس سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا پھر میں نے تمہیں دیکھا کہ فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے میں نے کہا کہ کھولو اس نے کھولا تو تمہیں میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا

۱۰۸۱۔ ہاتھ میں کنجیاں

۱۹۰۰۔ ہم سے سعید بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں انہیں رکھ دیا گیا اور محمد نے بیان کیا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ”جوامع الکلم“ سے مراد یہ ہے کہ بہت سے امور جو ان حضوروں سے پہلے کتاؤں میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک یادو امور یا اسی جیسے میں جمع کر دیا ہے

۸۲۔ ۱۔ مردہ اور حلقے سے لٹکا

۱۹۰۱۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے انہر نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے ۶۔ اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے ان سے قیس بن عباد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک باغ میں ہوں اور باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے جس کے اوپر کے سرے سے پر ایک حلقہ لٹکا ہوا ہے کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا پھر میرے پاس خادم آیا اور اس نے میرے کپڑے چڑھائے پھر میں اوپر چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پر چڑھا بھی میں اسے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ اُنکھ کھل گئی پھر میں نے اس کا ذکر نبی کریم

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ثَنِي عَقِيلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُفُوتٍ بِالرَّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَاسِحُهُ أَيْتُهُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَّغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأُمُورِ الْوَاحِدِ وَالْأُمُورِ أَوْ تَحْوِ ذَلِكُ

۸۲۔ التعلیق بالعمود والحققة

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ وَحَدَّثَنَا حَيْدِقَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي الرُّوضَةِ وَنُطَ الرُّوضَةِ عَمُودٌ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عَمُودَةٌ فَقِيلَ أَرَقَرُ فَقُلْتُ لَا اسْتَطِيعُ فَأَنَا فِي وَصِيفٍ فَرَفَعَ شِبَابِي فَرَفِئْتُ فَأَسْتَنْسِكْتُ بِالْعَمُودَةِ فَأَنْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَنْسِكٌ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْتُ الرُّوضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ

وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الَّتِي لَا تَرَأَى مُسْتَمْسِكًا  
بِإِسْلَامٍ حَتَّى تَمُوتَ ۝

باب ۱۰۸۲۔ عُمُودُ الْقِسْطِ طَوَّعَتْ وَسَادَتْ ۝

باب ۱۰۸۳۔ الْإِسْتِبْرَاقُ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ ۝

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَحِيدٌ عَنْ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِيفٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي يَدَانِي سَرَقَةً مِّنْ حَرِيرٍ  
لَّا أَهْوَى بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ  
فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصَتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ  
أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ ۝

باب ۱۰۸۴۔ الْقَيْدُ فِي الْمَنَامِ ۝

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَقْرَبَ التَّمَاتُ كَمْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ  
وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ جُزْءٌ مِّنْ سِتْنَةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا  
مِّنَ النَّبُوَّةِ. قَالَ مُحَمَّدٌ. وَآنَا قَوْلُ هَذَا قَالَ وَكَانَ  
يَقُولُ الرَّؤْيَا ثَلَاثُ حَدِيثِ النَّفْسِ وَتَحْوِيلِ  
الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا  
يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْصُرْ عَلَى أَحَدٍ وَيَقْصُرْ فَلْيَقْصُرْ قَالَ  
وَكَانَ يَكْرَهُ الْعَمَلَ فِي النَّوْمِ. وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ  
الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدَّيْمَانِ. وَرَوَى تَادِدٌ  
وَيُونُسُ وَهَيْشَامُ وَأَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي سِيرِينَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ  
بَعْضُهُمْ كُلُّهُ فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْنُ  
دَقَالِ يُونُسُ. لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعَهُ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكُونُ الْأَغْلَالُ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ تھا اور وہ  
ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ عروۃ الوثقیٰ تھا تم ہمیشہ اسلام پر مضبوطی  
سے رہو گے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو جائے گی ۝

۱۰۸۲۔ اپنے گھر کے نیچے خیمہ کا ستون (خواب میں دیکھنا)

۱۰۸۳۔ خواب میں استبراق (دیکھنا) جنت میں داخل ہونا ۝

۹۰۲۔ ہم سے معلى بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہ سب نے بیان کیا  
ان سے ایوب نے، ان سے تاریف نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور  
میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔ میں  
نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کیا اسخفونہ نے فرمایا تمہارا بھائی مرد نیک ہے یا فرمایا کہ عبد اللہ مرد نیک ہے ۝

۸۴۔ خواب میں قید ۝

۹۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن عوف نے  
بیان کی، انہوں نے عوف سے سنان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی،  
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا  
اور مومن کا خواب نبوت کے جھٹالیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ محمد امام  
بخاری اے کہا کہ میں کہتا ہوں اور ابن سیرین نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ خواب  
تین طرح کے ہیں۔ دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا۔ اور اللہ کی طرف سے  
خوشخبری پس اگر کوئی شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس کا  
ذکر کسی سے نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے اور خواب میں طوق کو ناپسند  
کرتے تھے اور قید کو اچھا سمجھتے تھے اور کہا گیا ہے کہ قید دین میں ثابت قدمی ہے  
اور قہارہ یونس ہشام اور ہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے انہوں نے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور بعض نے  
یہ ساری روایت حدیث میں شمار کی ہے لیکن عوف کی روایت زیادہ واضح ہے  
اور یونس نے کہا کہ قید کے بارے میں روایت کو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حدیث ہی سمجھتا ہوں۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ طوق ہیٹھ گردنوں میں  
ہی ہوتے ہیں ۝

**باب ۱۰۸۵۔ اَلْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي السَّامَةِ**  
**۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ**  
**أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ**  
**بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ**  
**هَؤُلَاءِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ**  
**ظَارَلَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فِي الشَّكَنِ حِينَ أَفْتَرَعَتِ**  
**الرَّيْضُ عَلَى سَكَنِ الْمُهَاجِرِينَ فَشَتَّكِي مَرَضَنَا حَتَّى**  
**تَوَلَّى نَحْمُ جَعَلْنَا فِي الْوُجُوهِ قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةً اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا**  
**السَّائِبِ تَشْهَدُ فِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ . قَالَ**  
**وَمَا يُدْرِيكَ ؟ قُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ قَالَ أَمَا هُوَ قَدْ**  
**جَاءَ الْبَقِيَّةُ إِنِّي لَأَرْجُوهُ الْخَيْرِ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهِ**  
**مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ فِي وَلَا يَكْفُرُ قَالَتْ**  
**أُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللَّهِ لَا أَرَى أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَأَيْتُ**  
**يَعْنَانِ فِي التَّوْبِ عَيْنًا تَجْرِي فِجْثَتْ رَسُولَ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَلِكَ**  
**عَمَلُهُ يَجْعَلُ لَهُ :**

کر اس حضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لئے جاری ہے :

**باب ۱۰۸۶۔ تَوَدَّ الْمَاءَ مِنَ الْبُخْرِ حَتَّى يَرُدَّ**  
**النَّاسُ رَدًّا لَوْ هُوَ وَبِئْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :**

**۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ**  
**حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ جُوَيْرِبَةَ**  
**حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ**  
**قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى**  
**بَيْتِ الْاَزْمِ مِنْهُمْ إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ**  
**الْمَدَى فَزَرَعَ ذَوْبًا أَوْ ذَوْبَيْنِ وَفِي تَوْبَةٍ ضَعُفَ نَفْعُهُ**  
**اللَّهُ لَمْ أَخَذْهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاشْتَعَلَتْ**  
**يَدُهُ عَرَبًا فَلَمَّا رَأَى عَقْرَبًا مِنَ النَّاسِ يَفْعَرِي قَرِيْبَهُ**  
**حَتَّى قَوَّبَ النَّاسُ بَعْطِينَ :**

**۱۰۸۵۔ خواب میں جاری چشمہ دیکھنا :**

**۱۹۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں بعد اللہ نے خبر دی انہیں**  
**معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں خارج بن زید بن ثابت نے اور**  
**ان سے ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا آپ انہیں میں کی ایک خاتون ہیں**  
**کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انہوں نے بیان کیا کہ جب**  
**انصار نے مہاجرین کے قیام کے لئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی**  
**اللہ عنہ کا نام ہمارے یہاں بھرنے کے لئے نکلا، پھر وہ پہلے پڑے، ہم نے**  
**ان کی تیمار داری کی لیکن ان کی وفات ہو گئی پھر ہم نے انہیں ان کے کپڑوں**  
**میں لپیٹ دیا اس کے بعد اس حضور ہمارے یہاں تشریف لائے تو میں نے کہا کہ**  
**ابو السائب، تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے**  
**عزت بخشی ہے۔ اُن حضور نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا ! میں نے عرض کی**  
**واللہ مجھے معلوم نہیں ہے اُن حضور نے اس کے بعد فرمایا جہاں تک ان کا تعلق**  
**ہے تو یقینی بات ان تک پہنچی ہے اور میں اللہ سے ان کے لئے خیر کی امید**  
**رکھتا ہوں لیکن خدا گواہ ہے میں رسول اللہ ہوں اور اس کے باوجود مجھے معلوم**  
**نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا ام علاء نے کہا کہ واللہ اس کے بعد**  
**میں کسی انسان کی پاکی نہیں بیان کروں گی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عثمان**  
**رضی اللہ عنہ کے لئے خواب میں ایک جلدی چشمہ دیکھا تھا، پنا پنا میں نے حاضر ہو**

**۱۰۸۶۔ کنویں سے پانی کھینچنا یہاں تک کہ لوگ میرا بوجھیں**

اس کی روایت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی :

**۱۹۰۵۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے**  
**شعیب بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن جویربہ نے حدیث بیان**  
**کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث**  
**بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب میں امیں نے ایک کنویں**  
**پر تھا اس میں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہما بھی آگئے اب ابو بکر**  
**رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لی اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا ان کے کھینچنے میں**  
**کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اس کے بعد ان خطاب نے اسے**  
**ابو بکر کے ہاتھ سے لے لیا اور وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ڈول بن گیا میں نے**  
**عمر حبیب پانی کھینچنے میں کسی کو ماہر نہیں دیکھا، انہوں نے خواب پانی نکالا یہاں تک**



کہ لوگوں نے اونٹوں کے لئے حوض پانی سے بھر لئے،  
**باب ۱۰۸۷۔** تَزِمُ النَّذْنُ نُوْبٍ وَالْمَذْنُ نُوْبَيْنِ مِثْ

الْبِشْرِ يَضْعُفُ

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
 زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُوَيْثِ  
 النَّسَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ رَأَيْتُ  
 النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَرَمَّ ذَنْوِيًّا أَوْ ذَنْوَيْنِ  
 وَفِي تَزْوِيمِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ  
 فَأَسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفِرُّ قَرْبَهُ  
 حَتَّى قَرَّبَ النَّاسُ بَعْطِينَ

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا  
 أَلِيشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
 سَعِيدٌ أَنَّ أَبَاهُ مِرَّةً أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي  
 عَلَى قَلْبَيْبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَرَمْتُ مِنْهَا مَاسًا اللَّهُ  
 ثُمَّ أَخَذَ هَاسًا مِنْ أَبِي تَحَاةً فَتَرَمْتُ مِنْهَا ذَنْوِيًّا  
 أَوْ ذَنْوَيْنِ وَفِي تَزْوِيمِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ  
 اسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَأَخَذَ هَاسًا مِنْ ابْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّ  
 أَرَبَ غَرَبًا مِنَ النَّاسِ بِتَزْوِيمٍ تَزْوِيمُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
 حَتَّى قَرَّبَ النَّاسُ بَعْطِينَ

**باب ۱۰۸۸۔** إِلَّا سَتَرَاخَهُ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
 أَبَاهُ مِرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي عَلِيٍّ حُوضٍ  
 اسْقَى النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي  
 يَمُرُّ بَيْنِي وَمَوْلَى فَتَرَمْتُ ذَنْوَيْنِ وَفِي تَزْوِيمِهِ ضَعْفٌ  
 وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمَّ

۱۰۸۷۔ ایک یا دو ڈول پانی کمزوری کے ساتھ کھینچنا

۱۹۰۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث  
 بیان کی ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے، ان سے ان کے  
 والد نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خواب کے  
 سلسلے میں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جمع ہو گئے ہیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ  
 عنہ کھڑے ہوئے اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری  
 تھی۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے  
 اور وہ بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو اتنی بھارت کے ساتھ پانی  
 نکالتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لئے،

۱۹۰۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں  
 سعید نے خبر دی انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا  
 اس پر ڈول تھا، جتنا اللہ نے چاہا۔ میں نے ان میں سے پانی کھینچا، پھر اس  
 ڈول کو اب اتنی تحافہ لے لیا اور انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان  
 کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر وہ بڑا ڈول بن گیا اور  
 اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا میں نے کسی ماہر کو عمر بن الخطاب  
 کی طرح کھینچتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ انہوں نے لوگوں کے لئے اونٹوں  
 کے حوض بھر دیئے،

۱۰۸۸۔ خواب میں آرام

۱۹۰۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق  
 نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی  
 اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
 سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں حوض پر ہوں اور لوگوں کو میرا کر رہا  
 ہوں پھر میرے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے آرام دینے کے لئے ڈول  
 میرے ہاتھ سے لیا پھر انہوں نے دو ڈول کھینچے ان کے کھینچنے میں کمزوری  
 تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ابن الخطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور

يَزُولُ يَنْزِعُهُ حَتَّى قَوْلَى النَّاسِ وَالْحَرُصُ يَتَفَجَّرُ :  
**باب ۱۰۸۹۔ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ :**

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ حَدَّثَنِی  
 الْبَلْثُ حَدَّثَنِی عَقِيلُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ  
 جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ  
 تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ قَلْبٍ لِسَنَ هَذَا الْقَصْرِ  
 قَالُوا الْعُمَرَاءُ قَدْ كُوتُ غَيْرَتَهُ قَوْلِيَتْ  
 مُدِيرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرَاءُ الْخَطَّابِ  
 ثُمَّ قَالَ أَعْلَيْتُ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ  
 ۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَنِي حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
 ابْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ  
 ابْنِ الْكَلْبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ  
 مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِسَنَ هَذَا فَقَالُوا الرَّجُلُ مِّنْ تَوَشُّي  
 فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ  
 مِّنْ غَيْرَتِكَ قَالَ وَعَلَيْكَ أَغَارُ رَسُولُ اللَّهِ :

### باب ۱۰۹۰۔ الْوُضُوءُ فِي الْمَنَامِ :

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنِی يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا الْبَلْثُ  
 عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ  
 الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ  
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ  
 رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ  
 قَصْرِ قَلْبٍ لِسَنَ هَذَا الْقَصْرِ فَقَالُوا لِعُمَرَ قَدْ كُوتُ  
 غَيْرَتَهُ قَوْلِيَتْ مُدِيرًا فَبَكَى عُمَرَاءُ الْخَطَّابِ  
 أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ :

برابر کھینچتے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آگئے اور حوض سے پانی بہہ رہا تھا۔  
 ۱۰۸۹۔ خواب میں محل دیکھنا :

۱۰۹۰۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا  
 کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
 بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے  
 فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا میں نے دیکھا  
 کہ جنت کے کنارے محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا  
 یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ عمر بن خطاب کا، پھر میں نے ان کی غیرت یاد کی  
 اور وہاں سے واپس آگیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی  
 اللہ عنہ اس پر رو پڑے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن  
 ہوں۔ کیا میں آپ کے ساتھ غیرت کروں گا؟

۱۰۹۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان نے  
 حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے محمد  
 بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے  
 کا محل مجھے نظر آیا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا کہ قریش کے ایک شخص کا،  
 ابن الخطاب مجھے اسی کے اندر جانے سے صرف تمہاری غیرت مانع رہی  
 جسے میں خوب جانتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں  
 آپ پر غیرت کروں گا؟

### ۱۰۹۰۔ خواب میں وضو :

۱۰۹۱۔ مجھ سے یحییٰ بن یکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے  
 خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُن حضور نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے  
 اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی  
 تھی، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا پھر میں نے ان کی  
 غیرت یاد کی اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ رو بیٹھے اور میں  
 کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر نہ ہوں۔ کیا آپ پر غیرت کروں گا؟

## باب ۱۰۹۱۔ التَّوَابُ بِالْكَبِيرَةِ فِي مَنَامٍ ۝

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
النُّوَيْرِ أَخْبَرَنَا سَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ  
فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُ سِنْدُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطَلِفُ  
رَأْسَهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا أَقَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ  
فَدَّهَبْتُ التَّيْتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَيْسِنُهُ يَغْدُو النَّاسَ  
أَعْوَرُ الْعَيْنِ أَيْمَنِي كَأَن يَمْنَةً عَنْبَةً طَائِفَةً  
قُلْتُ مَنْ هَذَا أَقَالُوا هَذَا الدَّجَالُ أَقْرَبُ النَّاسِ  
بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنِ وَابْنُ قَطَنِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي  
الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُرَاعَةَ ۝

## باب ۱۰۹۲۔ إِذَا أُعْطِيَ فَضْلُهُ غَيْرَ فِي النَّوْمِ ۝

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ مَكْرُومٍ حَدَّثَنَا أَلَيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنَا خُزَيْمَةُ ابْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ  
أُتَيْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ تَشْرَبْتُ مِنْهُ حَتَّى أَتَى لَأَمْرًا  
الَّذِي يَجْعَلُ شَمْرُ أَغْطَيْتُ فَضْلَهُ قَالُوا فَمَا أَدَلَّتْهُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ ۝

## باب ۱۰۹۳۔ الْأَمْسَ وَدَهَابِ النَّوْمِ فِي الْمَنَامِ ۝

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَقَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا  
تَائِفُ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ أَصْحَابِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّا يَمُوتُ الرَّوْيَا عَلَى عَقِيدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْفُؤُنَهَا عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ وَأَنَا غَلَامٌ حَدِيثُ الشَّيْخِ  
وَبَيْنَتُنِي السَّجْدَ قَبْلَ أَنْ أَنْكَبَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي نَوَّ

## ۱۰۹۱۔ خواب میں طواف کعبہ ۝

۱۹۱۳۔ ہم سے ابو یسمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں  
زہری نے انہیں سالم بن عبد اللہ ابن عمر نے خبر دی ان سے عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا  
کہ میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اچانک ایک صاحب  
نظر پڑے، گندم گوں، بال نکلے ہوئے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان اس ہوا  
لئے ہوئے تھے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا  
کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، پھر میں مڑا تو ایک دوسرا شخص سرخ، بھاری  
جسم والا گھٹنگھریالے بال والا اور ایک آنکھ سے کانا، جیسے اس کی آنکھ پر خشک  
انگور جو نظر پڑا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا کہ یہ دجال ہے دجال ہے دجال کو گود میں  
ابن قطن سے سب زیادہ مشابہ تھا۔ یہ ابن قطن قبیلہ خزاع کے بنی المصطلق  
کا ایک فرد تھا ۝

## ۱۰۹۲۔ جب کسی نے اپنا بچا ہوا خواب میں کسی اور کو دیا ۝

۱۹۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن مکرم نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمزہ بن عبد اللہ  
بن عمر نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ دودھ کا ایک پیالہ  
میرے پاس لایا گیا اور اس میں سے پیا، یہاں تک کہ میرا پی کو میں نے نمایاں  
طور پر پایا، پھر اس کا بچا ہوا عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ  
نے اس کی تعبیر کیا لی، یا رسول اللہ فرمایا کہ علم ۝

## ۱۰۹۳۔ خواب میں اطمینان کا احساس اور خوف کا دور ہونا ۝

۱۹۱۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عفان بن مسلم  
نے حدیث بیان کی ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع  
نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صلب میں سے کچھ لوگ آں حضور کے عہد میں خواب دیکھتے  
تھے اور اسے آں حضور سے بیان کرتے تھے آں حضور اس کی تعبیر دیتے جیسا کہ  
اللہ چاہتا۔ میں اس وقت نو عمر تھا اور گھر مسجد تھی۔ یہ میری شادی سے پہلے  
کی بات ہے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھ میں کوئی نیروت تو تو بھی ان  
لوگوں کی طرح خواب دیکھتا چنانچہ میں ایک رات لیٹا تو میں نے کہا اے اللہ!

اگر تو میرے اندر کوئی نیرو بھلائی جانتے تو مجھے کوئی خواب دکھا۔ میں اسی حال میں (سو گیا اور میں نے دیکھا کہ) میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں ہر ایک کے پاس لوہے کا ہتھوڑا تھا اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے میں ان دونوں فرشتوں کے درمیان میں تھا اور اللہ سے دعا کرتا جا رہا تھا کہ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، پھر مجھے دکھایا گیا (خواب ہی میں) کہ مجھ سے ایک اور فرشتہ ملا جس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا ہتھوڑا تھا اور اس نے کہا کہ: دروہنیں، تم کتنے اچھے آدمی ہو اگر تم نماز زیادہ پڑھتے۔ چنانچہ وہ مجھے لے کر چلے اور جہنم کے کنارے پہلے جا کر مجھے کھڑا کر دیا تو جہنم کنویں کی طرح نہ بتہی اور کنویں کے سینک کی طرح اس کے بھی سینک تھے اور ہر دو سینکوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا تھا اور میں نے اس میں کچھ لوگ دیکھے۔ جہنیں زنجیروں میں لٹکا دیا گیا تھا اور ان کے سر نیچے تھے۔ ان میں سے بعض قریش کے لوگوں کو میں نے پہچانا بھی پھر مجھے دائیں طرف لے کر چلے بعد میں میں نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور انہوں نے آں حضور سے۔ آں حضور نے اسی (کہ) فرمایا بعد اللہ مرد نیک ہے۔ نافع نے بیان کیا کہ اس کے بعد عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ نماز زیادہ پڑھتے تھے۔

۹۴۷-۱۔ خواب میں دائیں طرف لے جانا:

۱۹۱۵-۱۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن خدیج نے انہیں زہری نے انہیں سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان غیر شادی شدہ تھا مسجد نبوی میں سوتا تھا، اور خوشنویس بھی خواب دیکھتا وہ آں حضور سے اس کا تذکرہ کرتا۔ میں نے سوچا کہ اے اللہ اگر تیرے نزدیک مجھ میں کوئی نیرو ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا جس کی آنحضور مجھے کوئی تعبیر دیں۔ پھر میں سویا اور میں نے دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے۔ اور مجھے لے چلے۔ پھر ان دونوں سے تیسرا فرشتہ بھی آگیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ دروہنیں۔ تم نیک آدمی ہو۔ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے وہ کنویں کی طرح نہ بتہی تھی اور اس میں کچھ لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچانا بھی، پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے اور جب صبح

كَانَ فِيكَ خَيْرٌ تَرَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَرَىٰ هَؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَبَعْتُ يَكْنَةً فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَإِنِّي رُؤِيَا فَبَيِّنْهُ لِي أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ فِي مَكَانٍ فِي يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يَقْبَلَانِي إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ اللَّهُمَّ هُوَذَا بَيْنَكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أَرَانِي كَقَبْنِي مِلْكٌ فِي يَدَيْهِ مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تَرَاهُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تَكْثُرُ الصَّلَاةَ فَانْطَلَعُوا بِي حَتَّى وَفَّقُوا بِي عَلَىٰ شَيْءٍ بِهِمْ فَأَذَاهُمُ مَطْوِيَّةٌ كَفَيْتِ الْبِشْرَ لَكَ قُرُونٌ كَقُرُونِ الْبِشْرَيْنِ كُلِّ قُرُونٍ مِلْكٌ بِيَدَيْهِ مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَأَرَانِي خِيَمًا رَحَالًا مُعَلِّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رَأْسُهُمْ اسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ فَأَنْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَسِينِ فَقَضَيْتُهَا عَلَىٰ حَفْصَةَ فَقَضَيْتُهَا حَفْصَةَ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ

بَابُ ۹۴۷-۱۔ الْأَخِيذُ عَلَى الْيَسِينِ فِي التَّوْبَةِ:

۱۹۱۵-۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًا غَرَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَيْبْتُ فِي السَّجْدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَضَاهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَإِنِّي رُؤِيَا فَبَيِّنْهُ لِي أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ فِي يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يَقْبَلَانِي إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ اللَّهُمَّ هُوَذَا بَيْنَكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أَرَانِي كَقَبْنِي مِلْكٌ فِي يَدَيْهِ مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تَرَاهُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تَكْثُرُ الصَّلَاةَ فَانْطَلَعُوا بِي حَتَّى وَفَّقُوا بِي عَلَىٰ شَيْءٍ بِهِمْ فَأَذَاهُمُ مَطْوِيَّةٌ كَفَيْتِ الْبِشْرَ لَكَ قُرُونٌ كَقُرُونِ الْبِشْرَيْنِ كُلِّ قُرُونٍ مِلْكٌ بِيَدَيْهِ مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَأَرَانِي خِيَمًا رَحَالًا مُعَلِّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رَأْسُهُمْ اسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ فَأَنْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَسِينِ فَقَضَيْتُهَا حَفْصَةَ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ

قَلَمًا اَصْبَحَتْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةِ قَرْنَتِ حَفْصَةَ  
اللَّيْلُ قَالَ الزَّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ  
يَكْثُرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ :

### باب ۱۰۹۵۔ الْقَدَاحُ فِي الشُّومِ :

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْلَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِقَابٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا  
أَنَا وَنَائِشِحُ أَيْتَمْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَتَرَبْتُ مِنْهُ ثُمَّ  
أَعْطَيْتُ فَضَلُّي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا آذَنَتْهُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعَلَّهُ :

### باب ۱۰۹۶۔ إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي السَّنَامِ :

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
بِعَقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ  
ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نُسَيْطٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ  
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَيْنَا أَنَا وَنَائِشِحُ رَأَيْتُ أَنَّهُ وَضِعَ فِي يَدَيَّ سَوَاقِي  
مِنْ ذَهَبٍ فَقَطَعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأَذِنَ لِي فَخَفَفْتُهُمَا  
فَقَارَا فَأَذَنَتْهُمَا كَذَبَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ الَّتِي فِي قَلْبِهِ فَيَمُوتُ بِإِلْسَانِ  
وَالْآخَرُ مُسَيَّلَةٌ :

### باب ۱۰۹۷۔ إِذَا رَأَى بَقْرًا تُسَحَّرُ :

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى رَأَى رَاةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رَأَيْتُ فِي السَّنَامِ ابْنِي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِ

ہوئی تو میں نے اس کا تذکرہ حضور رضی اللہ عنہ سے کیا انہوں نے جب  
آنحضرتؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے۔ کاش  
وہ رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپؐ  
رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے :

### ۱۰۹۵۔ خواب میں پیالہ :

۹۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے حمزہ بن عبد اللہ  
نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو دو  
کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب  
رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ نے اس کی تعبیر کیا؟  
اسی حضورؐ نے فرمایا کہ علم :

### ۱۰۹۶۔ جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے :

۹۱۷۔ مجھ سے سعید بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے  
ان سے ابو عبیدہ بن نسیط نے بیان کیا ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا  
کہ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس  
خواب کے متعلق پوچھا جو انہوں نے بیان کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہا  
گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو سونے  
کے کنگی میرے ہاتھ میں رکھے گئے ہیں تو مجھے اس سے تکلیف پہنچی اور ناگواری  
ہوئی، پھر مجھے اعزازت دی گئی اور میں نے ان پر چھونک ماری اور وہ دونوں  
اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ دو جھوٹے پیدا ہوں گے عبد اللہ نے بیان کیا کہ  
ایک تو ان میں سے العنسی تھا جسے میں میں فروز نے قتل کیا : اور دوسرا  
مسئلہ :

### ۱۰۹۷۔ جب گائے کی قربانی ہوتے دیکھے :

۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے  
حدیث بیان کی ان سے بریدہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے ان  
سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ میرا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حوالہ سے کہ اُن حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ کہ سے ایک ایسی سڑیل

کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں مجھ پر ہیں۔ میرا ذہن اس طرف گیا کہ یہ  
یہ امام ہے یا ہجر۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ مدینہ یعنی یثرب ہے اور میں نے  
خواب میں گائے دیکھی (ذبح کی ہوئی) اور اللہ کے یہاں ہی خیر ہے تو اس کی  
تبعیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگ اہل میں فہید ہوئے اور خیر وہ ہے  
جو اللہ تعالیٰ نے خیر اور سچائی کے ثواب کی صورت میں دیا، یعنی وہ جو ہمیں  
اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد (دوسری فتوحات کی صورت میں) دی :

۹۸۔ خواب میں پھونکنا :

۹۱۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم الحنفلی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن  
عمر نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ  
یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سب سے آخری اور سب سے پہلی امت ہیں  
اور ان حضوٹوں نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانے میرے پاس لائے  
گئے اور میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگھن رکھ دیئے گئے جو مجھے بہت شاق  
گزرے پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں، میں نے پھونکا تو وہ  
اڑ گئے میں نے ان کی تبعیر دو جھوٹوں سے لی جن کے درمیان میں میں ہوں  
ایک صنعاء کا اور دوسرا یمامہ کا

۹۹۔ جب کسی نے دیکھا کہ اس نے کوئی چیز کسی طاق سے

نکالی اور اسے دوسری جگہ رکھ دیا :

۱۰۰۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے  
بھائی عبد الحمید نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے  
موسى بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، میں نے دیکھا جیسے ایک سیاہ عورت پر انگڑہ بال۔ مدینہ سے نکلی  
ہبیعہ میں جا کر ٹھہری ہو گئی۔ ہبیعہ جھوٹ کو کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تبعیر لی  
کہ مدینہ کی وبا جھوٹ کو منتقل ہو گئی :

۱۰۱۔ سیاہ عورت :

۱۰۲۔ ہم سے ابو بکر المقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان  
نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبد اللہ

بِقَا نَحْلٍ فَذَهَبَ وَهَلَىٰ إِلَىٰ أَتَمَّهَا أَيْسَامَةً أَوْ هَجَرًا  
فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يُتَرَّبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا وَارْتَلَهُ  
خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَبَرُ مَا جَاءَ  
اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَتَوَابِ الْقِيَامَةِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ  
بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ :

بَابُ ۱۰۸ النَّفِخِ فِي الْمَنَامِ :

۹۱۹۔ حَدَّثَنِي - إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ  
مُثَنَّبٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْأَخِيرُونَ الْأَوَّلُونَ  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَتَائِي  
إِذَا أَوْتِينَتْ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضِعَ فِي يَدَيَّ سَوَادَرِينَ  
مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ اعْتَى وَأَهْمَا قِي فَادْجَى إِلَى أَنِ  
انْفَعَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا نَاؤُهُمَا الْكَذَّبُ بَيْنَ  
الْعَدَمِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ  
الْيَمَامَةِ :

بَابُ ۱۰۹ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ

مِنْ كُورَةٍ فَاسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ :

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً  
سَوْدَاءَ تَأْتِي مِنَ الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى  
قَامَتْ بِهَبِيعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلَتْ أَنَّ دَبَّاءَ  
الْمَدِينَةِ يَقُولُ لِيَهَا :

بَابُ ۱۰۱ النِّبَاةِ السَّوْدَاءِ :

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا - أَبُو بَكْرِ الْمَقْدِسِيُّ حَدَّثَنَا  
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمٌ

نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں خواب کے سلسلے میں کہ (اُن حضورؐ نے فرمایا) میں نے ایک پرانگندہ بال، سیاہ عورت دیکھی کہ وہ مدینہ سے نکل کر ہمسعہ چلی گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا ہمسعہ منتقل ہو گئی ہے ہمسعہ جحفہ کو کہتے ہیں؛

۱۱۰۲۔ ایک پرانگندہ بال عورت؛

۱۹۲۲۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر بن ابی اویس نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے دن میں ایک پرانگندہ بال کالی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکلے اور ہمسعہیں جاکر ٹھہر گئی میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا ہمسعہ یعنی جحفہ منتقل ہو گئی؛

۱۱۰۳۔ جب خواب میں تلوار ہلے؛

۱۹۲۳۔ ہم سے محمد بن علامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ ابن ابی بریدہ نے ان سے ان کے دادا ابو بریدہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ میرا یقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اُن حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو وہ بچ سے ٹوٹ گئی اس کی تعبیر اہل جنگ میں مسلمانوں کے نقصان کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر دوبارہ میں نے اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی شکل میں ہو گئی۔ اس کی تعبیر فتح اور مسلمانوں کے اتفاق و اجتماع کی صورت میں سامنے آئی؛

۱۱۰۴۔ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے؛

۱۹۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس سے دیکھا نہ ہو تو اسے دو جو کے دانوں کو قیامت کے دن جوڑنے کے لئے کہا جائے گا، اور وہ اسے ہرگز نہیں کر سکے گا اور جو شخص ایسے لوگوں کی بات سننے کے لئے ہوگا جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اٹھائے

بُنْ عَقْبِدَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَأْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ تَأْتِيَرَةُ التَّرَاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْبَعَةٍ فَتَأَذَّلَتْهَا أَنْ دَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْبَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ؛

باب ۱۱۰۔ التَّرَاسِ النَّاتِيَرَةُ التَّرَاسِ؛

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي ابْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ تَأْتِيَرَةُ التَّرَاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْبَعَةٍ فَأَذَلَّتْ أَنْ دَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْبَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ؛

باب ۱۱۰۔ إِذَا هَرَسَتْ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ؛

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رَأْيَا أَبِي هُرَيْرَةَ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُكَ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ فَأُغْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَتْ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِسَامِ الْمُؤْمِنِينَ؛

باب ۱۱۰۔ مَنْ كَذَبَ فِي حُلِيِّهِ؛

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ بِحُلِيِّهِ كَذِبًا كَلِفَ أَنْ يَفْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَكَسَنَ يَفْعَلُ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ مُبْتَدِئًا فِي أَدْنَى الْأَنْثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کانوں میں سیسہ لگھلایا جائے گا اور جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے اور وہ نہیں کر سکے اور سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر نے یہ روایت موصول کی۔ اور تیسرے نے بیان کیا، ان سے ابو حواریہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولا اور شعبہ نے بیان کیا ان سے اشم الزماخی نے انہوں نے عکرمہ سے سنا۔ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن حضوروں کا یہ ارشاد بیان کیا کہ جس نے کوئی تصویر بنائی، جس نے خواب دیکھا اور جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا،

وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَابٌ وَكُفٌّ أَنْ يَنْفَعَهُ فِيهَا دَيْسٌ يَنْفَعُ. قَالَ سُفْيَانٌ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاةٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الزُّمَّاعِيُّ مِثْعَثٌ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ مَنْ صَوَّرَ مَنْ تَحَكَّمَ وَمَنْ اسْتَمَعَ

۱۹۲۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا، جس نے غلط خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی اسی طرح اس روایت کی متابعت ہشام نے کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے،

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَكَّمَ وَصَوَّرَ تَحَوَّرَ. تَابِعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ،

۱۹۲۶۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان اس چیز کے دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو، ۱۱۰۴۔ جب کوئی ناگوار چیز دیکھے تو اس کی کسی کو اطلاع نہ دے اور نہ اس کا کسی سے ذکر کرے،

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آخَرَى الْخَيْرَى أَنْ يَمُرَّ بِعَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ، بَابُ الْإِذَا رَأَى مَا يَنْكَرُ فَلَا يُخْبِرُ بِهَا وَلَا يَذْكُرُهَا،

۱۹۲۷۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد ربہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہ ان میں سے ابو سلمہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں (برے) خواب دیکھتا ہوں اور اس کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا تھا آخر میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں بھی خواب دیکھتا اور میں بھی بیمار پڑ جاتا تھا آخر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، پس جب پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اسی سے کرے جو اسے عزیز ہو اور جب ناگوار خواب دیکھے تو اللہ کی اس کے شر سے پناہ مانگے اور شیطان کے شر سے اور تین مرتبہ فقو کر دے اور اس کا ذکر نہ کسی سے نہ کرے۔ پس وہ اسے کوئی

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتَمَرَّضْتُ حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا تَمَرَّضْتُ حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الْخَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يَحْدِثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَنْكَرُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَفْعَلْ ثَلَاثًا وَلَا يَحْدِثْ بِهَا أَحَدًا



نقصان نہ پہنچائے گی :

۱۹۲۸۔ ہم سے ابو ایہم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم اور دروردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی چاہیئے اور اسے بیان بھی کرنا چاہیئے اور جب کوئی خواب اس سے مختلف دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور اسے چاہیئے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے کیونکہ وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا :

۱۱۰۶۔ وہ جس کی نظر میں خواب کی پہلی غلط تعبیر تعبیر ہی نہیں ہے :

۱۹۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے وفس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن جریج بن عتبہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سایہ جس سے گھی اور شہد پک رہا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ انہیں جمع کر رہے ہیں کوئی زیادہ دور اور کوئی کم۔ اور ایک رسی ہے جو زمین کو آسمان سے ملائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گئے۔ پھر چوتھے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی اس کے ذریعہ چڑھ گئے پھر وہ رسی ٹوٹ گئی پھر بڑھ گئی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر نذا ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے، میں اس کی تعبیر بیان کر دوں، اُن حضرات نے فرمایا کہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا سایہ سے مراد اسلام ہے۔ اور جو شہد اور گھی پک رہا تھا وہ قرآن ہے اس کی شیرینی ٹپکٹی ہے اور بعض قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والے ہیں، بعض کم۔ اور آسمان سے زمین تک کی رسی کا مفہوم وہ حق ہے جس پر آپ قائم ہیں آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ اللہ آپ کو بلند کرے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک دوسرے صاحب اسے پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس کے ذریعہ بلند کرے گا، اور پھر تیسرے صاحب پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس

قَائِمًا لَّنْ تَفْصِرَ :

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَادِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُمِيعُهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ فَلْيُسَمِّدِ اللَّهُ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَفْصِرَ :

بَاب ۱۰۵۔ مَنْ لَمْ يَرِ الرُّؤْيَا لِأَوَّلٍ حَاسِرًا إِذَا لَمْ يُصِبْ :

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً مُنْطَفِئَةً السَّمْنَ وَالْعِصْلُ فَإِنِّي أَرَى النَّاسَ يَكْفِفُونَ مِنْهَا فَأَلْسَنُكَ لِرُؤْيَا الْمُسْتَقِيلِ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَأَيْتَ أَخَذْتُ بِهِ فَعَلَوْتُ. ثُمَّ أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ. ثُمَّ أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَأَنْقَطَعَ ثُمَّ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَنَأْجِبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُرُوا قَالُوا أَمَا الظِّلَّةُ فَأَلْسَنُكَ وَأَمَا الَّذِي يَنْطَفِئُ مِنَ الْعِصْلِ وَالسَّمْنَ قَالُوا قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ تَنْطَفِئُ فَأَلْسَنُكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِيلِ. وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَلْحَقْ أَكْبَدِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِبُكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ

کے ذریعہ بلند کرے گا پھر جوتے صاحب پکڑیں گے اور پھر یہ رسی ٹوٹ جائے گی۔ جب وہ رسی ٹوٹ جائے گی اور وہ اس کے ذریعہ بلند ہوں گے، یا رسول اللہ! آپ پر میرے اہل باپ خدا ہوں۔ مجھے بتائیے۔ کیا بخیر صحیح کہیا غلطی کی ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ بعض حصہ کی صحیح تعبیر دی اور بعض کی غلط ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پس واللہ آپ میری غلطی کی نشاندہی فرمادیں آنحضور نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ،

۱۱۰۷۔ صبح کی نماز کے بعد خواب کی تعبیر:

۱۹۳۰۔ مجھ سے ابو ہشام ثوبان بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے اسامیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہا نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ بن حنظلہ نے حدیث بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں صحابہ سے اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ بیان کیا کہ پھر جو چاہتا اپنا خواب آنحضور سے بیان کرتا۔ اور اس حضور نے ایک صبح کو فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو، میں ان کے ساتھ چل دیا، پھر میں اور وہ ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے بھٹ جاتا، پتھر ٹھک کر دوڑھلا جاتا۔ لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئی تھیں۔ ان حضور نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا، سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جڑے کو گدی تک پیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک پیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک پیرتا، بیان کیا کہ بعض اوقات اور جہاں نے "فی شق" کہا، بیان کیا کہ پھر وہ دوسری جانب جاتا اور ادھر بھی اسی طرح دھیرے کا لال کرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے

فَعَلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُؤَمِّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ. فَأَخْبَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَنِّي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَا بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتَحْدِثُنِي بِأَلَدِي أَخْطَا قَالَ لَا تَقْسِمُ.

باب ۱۱۰۷۔ تَغْيِيرُ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۹۳۰۔ حَدَّثَنِي مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَهَّازٍ حَدَّثَنَا سُورَةُ بْنُ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكُونُ أَنْ يَقُولَ رَدًّا مَعْبَاهُ هَذَا رَأَى أَحَدًا مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟ قَالَ يَقْضَى عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْضَى وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ أَنَّهُ أَتَانِي الْبَيْتَةَ ابْنَانِ وَرَأَيْتُهُمَا ابْتِغَايَ وَرَأَيْتُهُمَا قَالِي أَنْطَلِقُ وَإِنِّي أَنْطَلِقُ مَعَهُمَا. وَإِنَّا إِنَّمَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا انْخَرُ قَامَ عَلَيْهِ بِصُخْرَةٍ وَإِذَا أَهْرَ يَهْرِي بِالْصُّخْرَةِ لِوَأَيْسِهِ فَيَنْتَلِمُ رَأْسَهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ وَمِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرْءُ الْأَوَّلَى قَالَ تَلُكْتُ لِهَئِمَّا. سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ قَالِي أَنْطَلِقُ. قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ. مُسْتَلْقٍ يَقْفَاهُ وَإِذَا انْخَرُ قَامَ عَلَيْهِ بِوَكُوبٍ مِنْ حَلْيَدٍ. وَإِذَا أَهْرَ يَأْتِي أَحَدًا شَقِيٍّ وَجْهِهِ يَبْسُرُ يَسْرُ شِدْقَهُ إِلَى قِفَاهُ وَيَنْخَرُ لَا إِلَى قِفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قِفَاهُ قَالَ وَرَبِّمَا قَالَ أَبُو جَهَّازٍ فَيَسْتَبْشِرُ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ وَمِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلَى قَمَا يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصْرَعَ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرْءُ الْأَوَّلَى قَالَ تَلُكْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ قَالِي أَنْطَلِقُ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُورِ قَالَ فَاخْشَبُ أَنَّهُ

پہلی جانب کیا تھا وہ ابھی دوسری جانب سے فداغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب  
اسی صحیح حالت میں لوٹ آتی، پھر دوبارہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ  
کیا تھا فرمایا کہ میں نے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلو  
چنانچہ ہم آگے چلے، پھر ہم ایک طور جیسی چیز پر آئے۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ  
کہا کرتے تھے کہ میں شور و آواز سنی تھی کہا کہ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے  
اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔ اور ان کے نیچے سے آگ کی پلٹ آتی تھی جب  
آگ انہیں اپنی پیٹ میں لیتی تو وہ جھلنے لگتے، فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ  
کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ چلو چلو۔ فرمایا کہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے میرا  
خیال ہے کہ آپ نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا  
تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع  
کر رکھے تھے اور تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع  
کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال  
دیتا، پھر وہ تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس  
آتا تو اپنا منہ پھیلادیتا، اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا، فرمایا کہ میں نے  
پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ آگے چلو آگے چلو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے  
بڑھے اور ایک نہایت بد صورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بد صورت تم نے دیکھے  
ہوں گے ان میں سب سے زیادہ بد صورت، اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ  
اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دور تا دور تھا فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ  
یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا چلو چلو، ہم آگے بڑھے اور ایسے باغ میں پہنچے  
جو بڑا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے اس باغ کے درمیان میں بہت  
لمبا ایک شخص تھا۔ اتنا لمبا تھا کہ میرے لئے اس کا سر دیکھنا مشکل تھا کہ وہ آسمان سے  
باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہ دیکھے تھے  
فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چلو، فرمایا کہ پھر ہم  
آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے، میں نے تاثر اُڑا اور اتنا خوبصورت باغ  
کبھی نہیں دیکھا تھا، ان دونوں نے کہا کہ ان پر بڑھے ہم اس پر بڑھے تو ایک ایسا  
شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سوئے کی تھی اور ایک  
اینٹ چاندی کی، ہم شہر کے دروازے پر گئے تو ہم نے اسے کھلوا دیا وہ ہمارے لئے  
کھولا گیا۔ اور ہم اس میں داخل ہوئے ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی  
جن کے جسم کا نصف حصہ نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت

کَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ ۖ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا  
فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ بِأَيْنِهِمْ  
لَهُمْ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَإِذَا أَنَا هُمْ ذَلِكَ أَفْهَبُ ضَوْضُوا  
قَالَ تَلُكْتُ لَهُمَا مَا هُوَ لِأَيِّ قَالَ قَالَا لِي الْإِطْلُقِ الْإِطْلُقِ  
قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ حَبِيبٌ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
أَحْسَرُ مِثْلَ الدِّمِ وَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِغٌ يَسْبِغُ  
وَإِذَا عَلَى شَطِئِ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةٌ  
كَثِيرَةٌ وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِغُ يَسْبِغُ وَإِذَا نُحْرِيَانِي ذَلِكَ  
الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْعُرُهُ فَأَهْ فَيَلْقِيهِ  
حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبِغُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ  
فَفَعَّرَ فَأَهْ فَالْقَمَّةُ حَجَرًا ۖ قَالَ تَلُكْتُ لَهُمَا مَا هَذَا؟  
قَالَ قَالَا لِي الْإِطْلُقِ الْإِطْلُقِ ۖ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى جُلٍ  
كَرِيمٍ الْمَنْظَرُ كَأَنَّكَ رَأَيْتَ رَجُلًا وَمَرَأَةً فَإِذَا عِنْدَهُ  
نَارٌ يَحْتَبِئُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ  
قَالَا لِي الْإِطْلُقِ الْإِطْلُقِ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُخْتَبِرَةٍ  
فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْسٍ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي التَّوَضُّعِ  
رَجُلٌ ظَرْيٌ لَا كَادَ أَرَى رَأْسَهُ طَوَّلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلُ  
الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وَلَدَانِ رَأَيْتُهُمَا قَطُ قَالَ تَلُكْتُ لَهُمَا  
مَا هَذَا مَا هُوَ لِأَيِّ؟ قَالَ قَالَا لِي الْإِطْلُقِ الْإِطْلُقِ ۖ قَالَ  
فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَهَا أَرْوَضَةٌ  
قَطُ أَعْظَمُ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي أَرِقْ فِيهَا قَالَ  
فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مُبْنِيَةٍ بَلَدٍ  
ذَهَبٍ وَلَكِنْ فُضَّةٍ فَاتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا  
فَفَتَحَ لَنَا قَدْ خَلَّنَا هَا فَتَلَقَانَا فِيهَا رَجُلٌ شَطَطُ  
مِنْ خَلْفِهِمَا كَأَنَّكَ رَأَيْتَ رَجُلًا كَأَنَّهُ كَأَنَّهُ مَا نَت  
رَأَيْتَ قَالَ قَالَا لَهُمَا إِذْ هَبُوا فَفَعَّرُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ قَالَ وَإِذَا  
نَهْرٌ مُعْرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ النَّخْصُ فِي الْيَبَا حَبِ  
قَدْ هَبُوا فَفَعَّرُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ  
ذَلِكَ الشَّيْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ



## انتیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### فتنوں کا بیان

۱۱۶۶- اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات کہ  
 "اور اس فتنہ سے جو صرف انھیں کو نہیں لاحق ہوگا جنہوں نے  
 حد سے تجاوز کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اس سلسلہ  
 میں ڈرایا کرتے تھے۔"

۱۹۳۱- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن  
 سری نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
 ابی ملیک نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے حوض  
 پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کا انتظار کرتا ہوں گا۔ پھر کچھ لوگوں  
 کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ میری  
 امت کے لوگ ہیں جو اب ملے گا کہ آپ کو معلوم نہیں یہ اسے پاؤں پھر گئے تھے  
 ابن ابی ملیک نے کہا اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اسے پاؤں پھر  
 جائیں یا فتنہ میں پڑھ جائیں۔

۱۹۳۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عواریہ  
 نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل کے مولیٰ میسر نے بیان کیا اور اسے  
 عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں

### کتاب الفتن

بِأَنَّ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
 وَتَقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ  
 ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاقَةً وَمَا كَانَ النَّبِيُّ  
 عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدُثُ مِنْ

الْفِتَنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ  
 ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّمَا عَنْ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلَى الْحَوْضِ أَنْظُرُ  
 مَنْ يَكُونُ عَلَى قَيْمِ حُدُوتِ بَنِي دُوْنِي فَأَقُولُ  
 أَمْتِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَنْ هُوَ عَلَى الْقَهْقَرَى  
 قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ  
 أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَغْيَابَنَا وَتُفْتِنَ بِهِ

۱۹۳۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو عُوَارَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ  
 عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا  
 قَرِطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لِيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالُكُمْ

مَنْ إِذَا أَهْوَيْتَ لِتَا وَلَهُمْ اخْتَلَفُوا وَذِي  
فَأَقُولُ فِي رَأْيِ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَذَرِي مَا  
أَخَذْتُوَابْنَدَكُ :

گے جب میں انہیں (موض کا پانی) دینے کے لئے جھکوں گا تو انہیں میرے  
سانے سے کھینچ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا، اے رب یہ میرے ساتھی ہیں  
اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا  
نئی باتیں پیدا کی تھیں ؟

۱۹۳۳- ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن  
سعد سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ فرماتے تھے کہ میں حوض پر تم سے پہلے ہوں گا جو وہاں پہنچے گا تو اس  
کاپانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیسا نہیں  
ہوگا میرے پاس ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہنچا تا ہوں گا اور وہ  
مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے  
گا ابو حازم نے بیان کیا کہ نعمان بن ابی عیاش نے بھی سنا کہ میں ان سے یہ  
حدیث بیان کر رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے سہل رضی اللہ عنہ  
سے اسی طرح یہ حدیث سنی تھی ؟ میں نے کہا کہ ہاں انہوں نے کہا کہ میں گواہی  
دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح  
سنی تھی۔ اور وہ اس میں یہ اضافہ بھی کرتے تھے کہ آنحضور نے فرمایا کہ یہ  
لوگ مجھ سے ہیں آنحضور سے اس وقت کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تبدیلیاں کر دی تھیں ؟ میں کہوں گا کہ دوری

یہ دوری ہوا ان کے لئے جنہوں نے میرے بعد تبدیلیاں کر دی ہوں۔

بَابُ الْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تَكْشُرُونَهَا وَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُنِي  
عَلَى الْحَوْضِ :

۱۱۰۷- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے بعد تم بعض  
ایسی چیزیں دیکھو گے جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے اور عبد اللہ  
بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر  
کرو یہاں تک کہ تم حوض پر مجھ سے آکر ملو۔

۱۹۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا  
وَأُمُورًا تَكْشُرُونَهَا قَالُوا أَمَّا تَا مَرْثَدٍ قَالَ  
اللَّهُ قَالَ آذُوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْكُوا اللَّهَ

۱۹۳۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے زید ابن وہب نے  
حدیث بیان کی، انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، تم میرے بعد بعض  
ترجیحات اور ایسے معاملات دیکھو گے جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے  
صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ اس سلسلے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں ؟

حَقَّقَهُ

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ  
الْخُعَيْدِ عَنْ أَبِي سَرْحَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرٍ شَيْئًا  
فَلْيُضِرِّ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ  
مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
نَزِيدٍ عَنِ الْخُعَيْدِ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سَرْحَاءَ الْعَلَوِيُّ  
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرٍ  
شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيُضِرِّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ  
فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً

۱۹۳۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ وَهْبٍ  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
جُنَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ  
الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَلَمَّا أَصْلَمَكَ اللَّهُ حَدَّثَنَا  
بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ يَأْتِيَنَا  
عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشِطِنَا وَمَعْرَهِنَا وَعُسْرِنَا  
وَيُسْرِنَا وَأَثَرِنَا عَلَيْنَا أَنْ لَا نُنَازِعَهُ إِلَّا مَرَأَهُ  
إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنْ اللَّهِ  
فِيهِ بُرْهَانٌ

۱۹۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَضْرٍ  
أَنْ تَرَجَّلَا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا وَكَمْ تَسْتَعْمِلُنِي؟

آنحضور نے فرمایا، انھیں ان کا حق ادا کر دو اور اپنا حق اللہ سے مانگو۔  
۱۹۳۵ ہ۔ م سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے بیان  
کیا، ان سے جعد نے، ان سے ابو رجا نے اور ان سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے امیر  
میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے کیونکہ حکومت کے خلاف اگر  
کوئی بالشت بھی باہر نکلا تو جاہلیت کی موت ملے۔

۱۹۳۶ ہ۔ م سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حاد بن زید نے  
حدیث بیان کی، ان سے جعد ابی عثمان نے، ان سے ابو رجا و العطار  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا  
ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے امیر کی طرف  
سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے چاہیے کہ صبر کرے۔ اس  
لئے کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت جدا کی اختیار کی اور اسی حال  
میں مرنا تو جاہلیت کی موت مرا۔

۱۹۳۷ ہ۔ م سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے بکیر نے، ان سے بسر  
بن سعید نے، ان سے جنادہ بن ابی امیہ نے بیان کیا کہ ہم عبادہ بن الصامت  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ وہ مریض تھے، اور ہم نے عرض کی اللہ  
تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ کوئی حدیث بیان کیجیے، جس کا نفع آپ  
کو اللہ تعالیٰ پہنچائے۔ (انہوں نے بیان کیا کہ) میں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا آنحضور نے ہمیں ایک مرتبہ  
اور ہم نے آپ سے بیعت (عہد) کی۔ آپ نے بیان کیا کہ جن باتوں کا آنحضور  
نے ہم سے عہد لیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ ہم خوشی و ناخوشی، تسکین و کشتادگی  
اور اپنے اوپر ترجیح دینے جانے میں اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ اور  
یہ کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑانہ

کریں گے جب تک صاف کفر نہ دیکھ لیں جس کے لئے ہمارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل و برہان ہو۔

۱۹۳۸ ہ۔ م سے محمد بن عزرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور  
ان سے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ، آپ نے فلاں کو

قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ فَأَصْبَحْتُ بِهَقِي  
تَلْقَوْنِي ۝

بِأَوَّلِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَلَاكَ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ أُعْيَلِيَّةٍ  
مُقَهَّمَةً ۝

۱۹۳۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي  
هَزْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْقَانُ قَالَ أَبُو هَزْرَةَ سَمِعْتُ  
الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى  
يَدَيِ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْقَانُ لَعَنَهُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ غِلْمَةٌ فَقَالَ أَبُو هَزْرَةَ كَيْ شِلْتَ أَنْ أَقُولَ  
بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتَ فَكُنْتَ أَخْرَجَ  
مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْقَانُ جَبِينَ مَذْكُوبًا بِالشَّامِ  
فَادَّارَاهُمْ غِلْمَانًا أَحَدَانَا قَالَ لَنَا عَمَلِي هُوَ لَوْ  
أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ قُلْتَا أَنْتَ أَعْلَمُ ۝

بِأَوَّلِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قِيلَ لِلْعَرَبِ مَنْ شَرُّكُمْ أَقْرَبَ ۝

۱۹۴۰ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُزُوقَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ

عادل بنیابہ اور مجھے نہیں بنایا، آنحضرت نے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد  
ترجیح دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو ۝

۱۱۰۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد میری امت کی تباہی  
چند یوقوف نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔

۱۹۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن  
یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی، کہا  
کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا تھا اور چارے ساتھ مروان بھی تھا۔ ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصداق سے سنا ہے۔ آپ نے  
فرمایا کہ میری امت کی تباہی قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی  
مروان نے اس پر کہا، ان نوجوان پر اللہ کی لعنت ہو۔ ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں ان کے خاندان کے نام لے کر نشانہ ہی کرنا چاہوں  
تو کر سکتا ہوں۔ پھر سب نبی مروان کی حکومت پر قابض ہو گئے تو میں  
اپنے دادا کے ساتھ ان کی طرف جاتا تھا۔ جیب وہاں انہوں نے نوجوان لڑکوں  
کو دیکھا تو کہا کہ شاید یہ انہی میں سے ہوں، ہم نے کہا کہ آپ کو زیادہ علم ہے

۱۱۰۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تباہی بے عرب کی  
اس شہ سے جو قریب ہے۔

۱۹۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ  
نے حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے سنا، انھوں نے عروہ سے،

لہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اس وقت کے قصص ماحول کی وجہ سے ہیں جب کہ عرب میں لامرکزیت تھی اور گو اسلام نے علی طور پر مرکز  
قائم کر دی تھی لیکن جیسا کہ بعد کے واقعات شاہد ہیں عام عربوں کا ذہن پوری طرح نہیں بدلا تھا۔ اسلام نے جس تحمل، بردباری اور صبر کا تلقین کی  
تھی۔ گو اس کے اثرات ایک قصص جماعت پر گہرے تھے۔ لیکن حکومت کے معاملات کا تعلق عام لوگوں سے ہوتا ہے اور حکومت کے معاملات میں  
جس مشورہ کو اسلام نے بنیادی حیثیت دی تھی اس میں ہونے کی توقع اس زمانہ کے ماحول میں نہیں کی جاسکتی تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
بہاں اس خطرہ سے ڈراتے ہیں کہ مشتعل اور جلد باز طبیعتیں اپنے سارکوں میں کوئی ایک بات خلاف مزاج یا خلاف شریعت دیکھ کر مشتعل نہ ہو جائیں اور  
اسلام کی مرکزیت کو فروغ نہ کریں۔ اس حدیث نے ایک بڑی اہم بحث امیر المومنین کے خلاف بغاوت وغیرہ کے سلسلے میں پیدا کی ہے اور اصل  
مقصد صرف اتنا ہے کہ معمولی باتوں کو بہانہ بنا کر قوانین نہ توڑے جائیں۔ ”جاہلی موت“ کے الفاظ خاص طور پر قابل  
غور ہیں۔



بَنَتْ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ تَمِيمٍ ابْنِ أَنَسٍ  
بَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَيْقِظَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحَمَّدًا  
وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُلُوكُ الْعَرَبِ  
مِنْ شَرِّ قَدْ أَقْرَبَتْ قَتِيعَ الْيَوْمِ  
مِنْ رَأْمٍ يَأْجُوزُ وَمَا جُوزَ مِثْلَ هَذَا  
وَعَقْدَ سَفِيَانٍ زَنْجَيْنِ أَوْ وَاقَةَ. فَبِيلَ  
أَنْفُسِهِمْ وَفِي تَأْ صَالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا  
كَثُرَ الْخَبَرُ

۱۹۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمِيَّةٍ شَأْنًا ابْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُرْقَةَ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
أَطْعَمَ مِنْ أَطْعَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ  
مَا أَرَأَى قَالُوا لَا قَالَ قَائِلٌ لَا تَرَى الْفِتْنَةَ تَقَعُ  
خِلَالَ بَيِّنَاتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ

بَابُ طُهُورِ الْفِتَنِ

۱۹۴۲- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَتَغَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّعْرُ  
وَتُظْهِرُ الْفِتْنُ وَيَخْشَعُ الْهَرَمُ قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَيْمَهُمْ قَالَ الْقَتْلُ وَالشَّعْبُ وَيُؤْتَسَرُ  
وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
حَمِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ

انہوں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے ام حبیبہ  
رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہ  
آپ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا  
چہرہ سرخ تھا اور فرما رہے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں  
کی تباہی اس شر سے ہے جو قریب ہی ہے آج یا جو بروج مابوجہ کے سد  
میں سے اتنا کھل گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لئے انجلی باگ  
پوچھا گیا۔ کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں  
گے۔ فرمایا کہ ہاں۔ جب بدکاری بڑھ جائے گی (تو ایسا بھی ہوگا)

۱۹۴۱- ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے اور مجھ سے حمود نے حدیث بیان کی،  
انہیں عبد الرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے  
انہیں عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھے۔ پھر فرمایا کہ میں جو  
کچھ دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو لوگوں نے کہا کہ نہیں، آنحضرت نے فرمایا  
کہ میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تنہا ٹھہروں کے درمیان میں اس  
طرح گر رہے ہیں جیسے بارش برستی ہے۔

۱۱۱۰- فتوں کا ظہور۔

۱۹۴۲- ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ  
نے خبر دی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے  
ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے  
گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور  
ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ! یہ ہرج کب  
چیز ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ قتل۔ قتل! خیب اور یونس اور لیث  
اور زہری کے بھتیجے نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے حمید  
نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے  
۱۹۴۳- ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے  
اس سے شقیق نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے

ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے جس میں جہالت اثر پڑے گی اور علم اٹھایا جائے گا۔ اور ہرج بھرج جائے گا۔ اور ہرج بھرج قتل ہے۔

۱۹۴۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے ان سے شقی نے بیان کیا کہ عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما شیخ اور گفتگو کرتے رہے۔ پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھایا جائے گا اور جہالت اثر پڑے گی اور ہرج بھرج کی کثرت ہو جائے گی۔ اور ہرج بھرج قتل ہے۔

۱۹۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے اور ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اسی طرح اور حبشی زبان میں ہرج بھرج قتل کے معنی میں ہے۔

۱۹۴۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے۔ اور میرا خیال ہے کہ اس حدیث کو آپ نے مرفوعاً بیان کیا۔ کہا کہ قیامت سے پہلے ہرج بھرج کے دن ہوں گے۔ جن میں علم ختم ہو جائے گا اور جہالت غالب ہوگی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حبشی زبان میں ہرج بھرج قتل ہے اور ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے عاصم نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ وہ حدیث جانتے ہیں جو آنحضور نے ہرج بھرج کے دنوں وغیرہ کے متعلق بیان کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ وہ لوگ بد سخت ترین لوگوں میں ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

۱۱۱۳۔ برودور بھی آتا ہے اس کے بعد کا دور اس سے بڑا ہوگا۔

وَأَبَى مُوسَى فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ؛

۱۹۴۴ حَدَّثَنَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ وَأَبُو مُوسَى قَالَا قَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ؛

۱۹۴۵ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ؛

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ قَابِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ؛ قَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي وَائِلٍ عَنْ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ يُعْبَدُ الْمَلِكُ تَعْلَمُ الْأَيَّامَ الَّتِي دَكَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْدَكُ. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَدَارَكَهُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءُ؛

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّكَ لَأَيُّامُ الْهَرْجِ بَعْدَكَ تَكُونُ مِنْهُمْ أَحْيَاءُ؛

۱۹۴۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے زبیر بن عدی نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے حجاج کے طرز عمل کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرو۔ کیونکہ تم پر جو دور بھی آتا ہے تو اس کے بعد آنے والا دور اس سے برا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۹۴۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے۔ ح۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ہند بنت الحارث الفراسیہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا اللہ کی ذات پاک سے اللہ تعالیٰ نے کیا خزانے نازل کئے ہیں اور کتنے فتنے نازل کئے گئے ہیں۔ ان عجرہ والیوں (ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن) کو کون بید کرے گا۔ آپ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی تاکہ یہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں تنگی ہوں گی۔

۱۱۱۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۹۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۰۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالہم نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوہریرہ نے، اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں ہمام نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِي قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلَقِي مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ أَصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ نَرًا وَلَا آتِي النَّبِيَّ بَعْدَ مَا شَرَّفْنَاهُ حَتَّى تَلْقُوا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفَرَّاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَبَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَهُ فَرَأَيْتُهُ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ ؟ وَمَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْفِتَنِ ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوْحَ الْحَبِ الْعَجُّاجِ يُرِيدُ أَنْ دَاجَهُ لَيُصَلِّيَنَّ رَبَّ كَمَا سَيِّدُهُ فِي النَّبِيَّاتِ عَارِيَّةً فِي الْآخِرَةِ :

بَابُ كَوْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا :

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا :

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا :

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدٌ كُمْ عَلَى  
أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ  
يُنْزِلُ فِي يَدَيْهِ فَيَقْتُلُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ

عنه سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے کسی  
(دینی) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا  
محکم ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چھڑوا دے۔ اور پھر وہ اس  
کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔

۱۹۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عمرو سے کہا ابو محمد! میں نے جابر بن  
عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک صاحب  
تیرے کر مسجد میں سے گزرے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا خیال رکھو، انہوں نے عرض کی کہ بہت اچھا۔

۱۹۵۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ ایک صاحب مسجد میں سے تیرے کر گزرے جی کے پھل باہر کو  
نکلے ہوئے تھے تو انھیں حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کا خیال رکھیں کہ وہ کسی  
مسلمان کو زخمی نہ کریں۔

۱۹۵۴۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو  
موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے  
کوئی ہماری مسجد میں یا جمار سے بازار میں گزرے اور اس کے پاس تیرہوں  
تو اسے چاہیے کہ اس کے پھل کا خیال رکھے یا آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے  
انھیں ختمے رہے کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

۱۱۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد میرے بعد کفر کی طرف  
نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

۱۹۵۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فاسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

۱۹۵۶۔ ہم سے مجاہد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، انھیں واقعہ خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں ابن عمر

۱۹۵۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ نَعْمُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ  
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ  
يَنْصَالِهَا قَالَ نَعَمْ

۱۹۵۳ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
سَلَمَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْنَانِهِمْ قَدْ  
أَبْدَى لُصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ  
يَأْخُذَ بِلُصُولِهَا لَا يَخْذُشْ مُسْلِمًا

۱۹۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ  
فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبَلٌ فَلْيَنْسِكْ  
عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَنْفِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يَصِيبَ  
أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَصُوبُ بَعْضُكُمْ  
بِرَأْسِ بَعْضٍ

۱۹۵۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ  
قَسْوَى وَتَبَا لَكَ كُفْرٌ

۱۹۵۶ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
أَخْبَرَنِي وَأَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّهُ سَمِعَهُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي  
كُفَّاءً يَنْصُرُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

عمر رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد کھڑی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

۱۹۵۷ء سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے کبھی نے حدیث بیان کی، ان سے قسره بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابی سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن بکرہ نے حدیث بیان کی اور ایک دوسرے صاحب کے واسطے سے بھی۔ جو میری نظر میں عبد اللہ بن ابی بکرہ سے افضل ہیں۔ اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ بیان کیا کہ (اس کے بعد آنحضور کی خاموشی سے) ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؛ ہم نے عرض کی کہ یوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے پھر پوچھا۔ یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ البلدہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کی کہ یوں نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضور نے فرمایا۔ پھر تمہارا خون تمہارے مال، تمہاری عزت اور تمہاری کھال تم پر اسی طرح باہر مت ہے۔ جس طرح اس دن کی حرمت اس جبینے اور اس شہر سے ہے کیا میں نے پہنچا دیا؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ آنحضور نے فرمایا۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔ پس موجود غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں کیونکہ بہت سے پہنچانے والے اس پیام کو اس تک پہنچائیں گے جو اس کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آنحضور نے فرمایا۔ میرے بعد کافر نہ ہو جائے گا بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔ پھر جب وہ دن آیا جب ابن الحضرمی کو جلایا گیا جب انہیں یاریہ بن ہارم نے جلایا تو کہا کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو بکرہ ہیں اور آپ کو دیکھ رہے ہیں عبد الرحمن نے کہا کہ اللہ نے کہا کہ اگر وہ میرے پاس آتے تو میں ان پر ایک پھٹری

۱۹۵۷ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِينَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ  
هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِّنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا تَذَرُونِ  
أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُمَّ دَرَسُوكَ أَعْلَمَ قَالَ  
حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِينُهُ يَغْيِرَانَهُمْ فَقَالَ أَلَيْسَ  
بِیَوْمِ النَّهْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ آتَى بَلَدِي  
هَذَا أَلَيْسَتْ بِالْبَلَدِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ  
وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ  
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ  
بَلَغْتُ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ  
الْعَاقِبَ فَإِنَّهُ رَبِّ مَبْلُغٍ يَبْلُغُهُ مَنْ هُوَ آوَعِي  
لَهُ فَكَانَ كَذَلِكَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا  
يَضْرِبُ بَفْضِكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ  
حُرْقِ ابْنِ الْحَضَرِيِّ حِينَ حَدَّثَهُ جَابِرُ بْنُ  
قَدَامَةَ قَالَ أَسْرِعُوا عَلَيَّ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هَذَا أَبُو  
بَكْرَةَ تَزِيدُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَعَدَّ ثَمَنِي أُمِّي عَنْ  
أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لَوْ حَمَلُوا عَلَى مَا بَشَرْتُ بِقَصَبَةٍ

١٩٥٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ قُصَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِصْرَةَ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۱۹۵۸- ہم سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جائے گا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

۱۹۵۹۔ ہم سے یحییٰ بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے روایت بیان کی، ان سے علی بن مرک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرہ بن عمرو بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد جریر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جائے گا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

۱۱۱۴۔ ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا۔

۱۹۶۰۔ ہم سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ابراہیم نے بیان کیا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑے ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو فتنہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا۔ بس جو کوئی اس سے جائے پناہ پائے تو پناہ لے لے۔

۱۹۶۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں قتیبہ نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اگر کوئی اس کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا پس جو کوئی اس سے کوئی پناہ کی جگہ پائے اسے اس کی پناہ لے لینی چاہیے۔

۱۱۱۵۔ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كَقَوْمِ الْيَغُوبِ  
بِفَضْلِكُمْ يَا قَاتِبِ بَعْضُ

۱۹۵۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْيَمَ سَمِعْتُ أَبَا ثَرَّادَ بْنَ عَمْرٍو  
بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِيتِ النَّاسَ  
ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَوْمِ الْيَغُوبِ بِفَضْلِكُمْ  
يَا قَاتِبِ بَعْضُ

بَابُ الْبَاقِ  
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۱۹۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدَةَ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِيتِ النَّاسَ  
ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَوْمِ الْيَغُوبِ بِفَضْلِكُمْ  
يَا قَاتِبِ بَعْضُ

۱۹۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اسْتَنْصِيتُ النَّاسَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ  
الْقَائِمُ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ  
مِنَ السَّاجِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ مَنْ  
وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيُعْذِرْ بِهِ

بَابُ إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بَيْنَهُمَا



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا ہو جائے میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہے آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر آئے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ لیکن اس خیر میں کمزوری ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ اس کی کمزوری کیا ہوگی؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں جاہلی سچائی ہوں گی لیکن بعض میں سے اجنبیت محسوس کرو گے میں نے پوچھا۔ کیا پھر اس خیر کے بعد شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انھیں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اسی کے کچھ اوصاف بیان کیجئے۔ فرمایا کہ وہ بارے ہی جیسے ہوں گے اور جاری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے پوچھا۔ پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اور اسی کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے عرض کی اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور نہ ان کا کوئی امام ہوا؟ فرمایا کہ پھر ان تمام جماعتوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں درخت کی جڑ چھانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔

۱۱۱۷۔ جس نے فتنے اور ظلم کی جماعت بڑھانے کو ناپسندیدہ سمجھا۔

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَكْثُرَ سَوَادُ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

۱۹۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا جُوَيْرٌ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَطَعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَغْثٌ فَاسْتَمْتَنَتْ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَانْخَبَرْتُهُ فَقَهَانِي أَسَدُ النَّهْجِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَوَامَ الْمُسْرِكِينَ يَكْثُرُونَ سَوَادَ الْمُسْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي الشُّهْمَ فَيُرْمَى فَيُحْبَبُ أَحَدُهُمْ فَيُفْتَنُ أَوْ يُفَوِّقُ فَيُفْتَنُ مَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْكَذِبَ تَوَلَّاهُمْ أَلَمْ يَكُنْ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ

۱۹۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حیاة وغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، یا لیت نے ابوالاسود کے واسطے سے بیان کیا کہ ابن مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا اور میرا بھی نام اس میں لکھ دیا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا اور میں نے انھیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے اس سلسلہ میں شدت کے ساتھ منع کیا۔ پھر فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ کچھ مسلمان جو مشرکین کے ساتھ رہتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف (غزوات میں) مشرکین کی جماعت کی زیادتی کا باعث بنتے تھے۔ پھر کوئی تیر آتا اور ان میں سے کسی کو لگ جاتا اور قتل کر دیتا یا انھیں کوئی تلوار مار کر دیتا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ہاشمہ وہ لوگ جن پر فرشتے موت لائے



اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔

### باب ۱۱۱۸ اِدَّ ابْنُ قُبَيْلَةَ فِي حُثَالَتِهِ مِنَ النَّاسِ

۱۱۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَرِيذِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَسْفَرُ الْأَخَرُ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَرَكْتُ فِي جَدِّ بَرِّ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرَآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الشُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ تَرَفِعِهَا قَالَ يَبَايَعُ الرَّجُلُ التَّوَمَةَ فَتَقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَنْطَلِقُ أَتْرُهَا مِثْلَ أَقْرِانٍ وَكَتَنُ يَبَايَعُ التَّوَمَةَ فَتَقْبَضُ قَبِيضَتِي فِيهَا أَتْرُهَا مِثْلَ أَتْرِ الْمَجْلِ كَجَنْبِهِ وَخَرَجَتْهُ عَلَى مِغْبَلِكَ فَتَقْطَعُ أَتْرَهُ مُنْتَبِئًا وَأَوَّلَيْتَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُضَيِّعُ النَّاسُ يَبَايَعُونَ فَلَا يَكُنْ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِيَّاكَ فِي بَيْتِ قُلَانٍ تَرَجُلًا أَمِينًا وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَغْلَقَهُ وَمَا أَهْرَقَهُ وَمَا أَجْلَدَكَ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ ثِقَالٍ حَبَلَةٍ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى تَرَمَازٍ وَأَبَانٍ أَيْكُمْ بَايَعْتُمْ لِي إِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّكَ عَلَى إِلِي سَلَامًا وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّكَ عَلَى سَاعِيَةٍ وَمَا أَلِيَوْمَ مَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا فَلَانًا وَفُلَانًا

اداکر نے پوچھ کر تا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا ایجنٹ ادائے حق پر اسے مجبور کرتا لیکن جو کل تو میں صرف فلاں فلاں (شخصوں افراد) سے ہی خرید و فروخت کا معاملہ کرتا ہوں۔

### باب ۱۱۱۹ التَّغَرُّبُ فِي الْفِتْنَةِ

۱۱۱۹ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَحْوَرِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَحْوَرِ إِنْ كُنْتَ عَلَى عَقِبَيْهَا تَعْرِفْتِ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَنَ لِي فِي الْبَيْدَةِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَنَا قِيلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَوَرَهُ سَلَمَةُ بْنُ الْأَحْوَرِ إِلَى الرَّبْدَةِ وَكَرَّجَ هُنَاكَ إِمْرَأَةً

۱۱۱۸۔ جب کوئی ادنیٰ ترین لوگوں میں زندہ رہ جائے۔

۱۱۱۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن الاحور نے، ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائی تھیں جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں ہم نے آپ سے فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی۔ پھر لوگوں نے اسے قسطن سے جانا، پھر سبت سے جانا۔ اور آنحضرت نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان کیا تھا۔ فرمایا تھا کہ ایک شخص ایک نیند کوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال دی جائے گی۔ اور اس کا نشان ایک دجے کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ ایک نیند کوئے گا اور پھر امانت نکالی جائے گی تو اس کے دل میں اس کے طرح نشان باقی رہ جائے گا جیسے تم نے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر لگا لی ہو اور اس کی دجے سے ابھر پڑ جائے تم اس میں سوچ دیکھو گے لیکن اندکچ نہیں ہوگا۔ اور لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی امانت ادا کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانت دار آتی ہے۔ اور کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند، کتنا خوش طبع، کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہو گا اور پھر ایک دور گزر گیا اور میں اس کی پروا نہیں کرتا تھا کہ تم میں سے کس کے ساتھ میں خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرے حق کے

۱۱۱۹۔ زمانہ فتنہ میں دیہات میں پھلے جانا۔  
۱۱۱۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن الاحور نے، ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائی تھیں۔ ایک یزید بن ابی عبید سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب عثمان بن عفان بنی عتبہ بنیہ کے گئے تو سلمہ بن الاحور رضی اللہ عنہ بندہ چلے گئے اور وہاں ایک

وَوَلَدَتْ لَهُ اَوْلَادًا اَقْلَمُ يُزَلُّ بِهَا حَقُّ قَبْلِ اَنْ يَمُوتَ  
بِلِيَالٍ فَتَزَلَ الْبِدْيَةُ ۝

۱۹۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَعْصُومَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ عَمَّ يَتَّبِعُ  
يَهَاشَعُ الْجِبَالَ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَغْرِسُ بَيْنَهُمِ مِنَ  
الْفِتَنِ ۝

باب التَّغَوُّظِ مِنَ الْفِتَنِ ۝

۱۹۶۸ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُصَالَةَ حَدَّثَنَا شَاهِشَامُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلُوا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَقُّقُوا بِالْمُسْلِمِ  
قَصِيعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَاتُ يَوْمِ  
النَّبِيِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنتُ لَكُمْ  
فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا قَادًا أَهْلًا مَرَجُلًا  
رَأْسُهُ فِي قَوْسِهِ يَبْكِي فَاثْنَا مَرَجُلًا وَهَكَذَا إِذَا  
لَا حَيُّ يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا بَنِيَّ اللَّهُ مِنْ أَبِي  
فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ سَعْدَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ  
بِاللَّهِ مَا بَقِيَ إِلَّا نِسْلٌ مِنْ بَنِيهِ وَمِنْهُمْ رَسُولٌ  
تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ عَالِيَوْمِ  
قَطْرَةٍ أَنَّهُ مَوْرَثٌ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا  
خُوفَ الْحَاظِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُدْعَى هَذَا الْحَدِيثُ  
عِنْدَ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا  
عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ الزُّبَيْرِ  
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَدَّةٍ  
قَتَادَةُ أَنَّهُ سَأَلَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَكَذَا إِذَا قَالَ كُلُّ مَرَجُلٍ لَا قَادَ رَأْسُهُ فِي

خاتون سے شادی کر لی۔ اور وہاں ان کے بچے بھی پیدا ہوئے، آپ برابر وہیں  
رہے۔ یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ آ گئے تھے۔

۱۹۶۷ م سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر  
دی، انھیں عبد الرحمن بن عبد اللہ ابی معصومہ نے، انھیں ان کے والد  
نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال  
وہ بکریاں ہوں گی جنھیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی  
جگہوں پر چلا جائے گا وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لئے وہاں  
جھاگ کر آجائے گا۔

۱۱۲۰۔ فتنوں سے پناہ مانگنا۔

۱۹۶۸ م سے معاذ بن قسالة نے حدیث بیان کی، ان سے مشام نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سوالات کئے آخر جب لوگ بکثرت  
بار بار سوال کرنے لگے تو آنحضور میر پر ایک دن چڑھے اور فرمایا کہ آج تم مجھ  
سے جو سوال بھی کرو گے میں تمہیں بتاؤں گا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر  
میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص کا سر اس کے کپڑے میں چھپا ہوا تھا اور  
رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو  
انھیں ان کے باپ کے سوا دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا، انہوں نے کہا  
یا رسول اللہ! میرے والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے والد خدا ہیں۔ پھر عمر  
رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور عرض کی، ہم اللہ سے کہہ رہے ہیں۔ اسلام سے  
کہہ دیں ہے، محمد سے کہہ رہے ہیں رسول میں راضی ہیں۔ اور از ماش کی برائی سے ہم  
اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں نے خیر و شر آج جیسا کبھی نہیں  
دیکھا تھا میرے سامنے جنت و دوزخ کی صورت پیش کی گئی اور میں نے انھیں  
دیوار کے قریب دیکھا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ کیا یہ حدیث اس آیت کے ساتھ  
ذکر کی جاتی ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے آئے ہو۔ اسی چیزوں کے بارے میں  
سوال نہ کرو کہ اگر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں معلوم ہو" اور ابن عباس رضی  
نے بیان کیا، اے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے  
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی  
اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہ حدیث



۱۹۷۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَنْفَلَةُ  
عَنْ بِيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَرَّمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
كَوْجُوتَنَا أَنْ يَحْدِثَ شَيْئًا حَسَنًا قَالَ مَبَادِرُنَا إِلَيْهِ  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقِتَالِ  
فِي الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يُتَوَلَّى وَتَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ  
هَلْ تَرَى مَا الْفِتْنَةُ تَكَلَّفَتْ أَمْلًا إِنَّمَا كَانَتْ  
مُعْتَمِدَةً عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ بِلُ  
الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ اللَّهُ يُخَوِّلُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً  
وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ

۱۹۷۲۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خلف نے حدیث  
بیان کی، ان سے بیاں نے، ان سے وبرة بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید  
بن جبیر نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بارے پاس تشریف لائے  
تو ہم نے امید کی کہ آپ ہم سے کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے۔ بیان کیا  
کہ پھر ایک صاحب ہم سے پہلے آپ کے پاس پہنچ گئے اور کہا، اے  
عبد الرحمن ہم سے زمانہ فتنہ میں قتال کے متعلق حدیث بیان کیجیے۔ اللہ  
تعالیٰ فرماتا ہے تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ ابن  
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے کہ فتنہ کیا ہے۔ تمہاری ماں  
تمہیں رونے والی مصلیٰ اللہ علیہ وسلم مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور  
ان کے دین میں داخل ہونا فتنہ تھا۔ تمہارے ملک کے لئے جنگ  
کرنے کی طرح صورت نہیں تھی۔

باب الفتنۃ الّتی تمویج کمویج  
البحر۔ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلْفِ بْنِ  
خَوْشَبٍ كَانُوا أَسْتَجِبُونَ أَنْ يَسْمُوكُوا  
هَذِهِ الْأَنْبِيَاءَ عِنْدَ الْفِتَنِ قَالَ إِمْرُؤُ الْقَيْسُ  
الْعَرَبُ أَوَّلُ مَا كُنُفُ فِتْنَةٍ تَسْعَى بِزَيْنَتِهَا لِكُلِّ جَمُوعٍ  
حَتَّى إِذَا اسْتَلْتَتْ وَخَبَّ فِرَاقُهَا وَلَتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَيْلٍ  
شَمَطَاءٍ يَتَكْرَهُنَّ وَتَغَيَّرَتْ مَكْرُوهَةً لِلشِّمِّ وَالْعَقِيلِ  
کی طرح بیٹھ پھیر لیتی ہے جس سے بالوں میں سیاہی کے ساتھ سفیدی کی امیزش ہو گئی ہو اور اس کے رنگ کو ناپسند کیا  
جاتا ہو۔ اور وہ اس طرح بدل گئی ہو کہ اس سے بوس و کما کو ناپسند کیا جاتا ہو۔

۱۹۷۳۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان  
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے  
شعیب نے حدیث بیان کی، انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا،  
انہوں نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔  
کہ آپ نے پوچھا تم میں کسے فتنہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ارشاد یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انسان کا فتنہ آزمائش  
اس کی ہوی، اس کے مال، اس کے بچے اور بیوی کے معاملات میں ہوتا  
ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے دینا ہے  
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا۔ بلکہ اس

۱۹۷۳ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَمِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
بِيَانٍ نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذَا قَالَ آيَةُكُمْ  
يَخْفُظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِيهِ وَمَالِهِ وَ  
وَلَدِهِ وَجَارِهِ تَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ

وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ - قَالَ  
لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَالْحَيُّ الَّذِي تَسُومُ كَمُؤْمِرِ  
الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
أَنْ بَيْتَكَ وَبَيْتَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيْعَسِرُ  
الْبَابَ أَمْ يَفْتَحُهُ؟ قَالَ بَلْ يَكْسِرُ قَالَ عُمَرُ إِذَا  
يُغْلَقُ أَبَدًا. قُلْتُ أَجَلٌ قُلْنَا لِحَدِيثِهِ أَكَّانَ  
عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَتَلَمَّ أَنْ دُونَ  
عَدْلِيَّةً وَذَلِكَ أَيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ  
بِالْعَالِيَيْنِ فَهَذَا أَنْ تَسْأَلَهُ مِنَ الْبَابِ مَا مَزِنَا  
مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنَ الْبَابِ؟ قَالَ عُمَرُ

اس کی بیوی اس کے مال، اس کے بچے اور ٹھوسے کے معاملات میں ہوتا ہے  
جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دینا ہے عمر رضی  
عنه نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا۔ بلکہ اس فتنہ کے بارے میں  
پوچھتا ہوں جو دنیا کی مروج کی طرح ٹھاٹھیں لگے گا۔ حدیث نے بیان کیا کہ  
امیر المؤمنین! آپ پر اس کا کوئی خطرہ نہیں اس کے اور آپ کے درمیان  
ایک بند دروازہ سائل ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ  
دیا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ بیان کیا کہ توڑ دیا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ نے  
اس پر فرمایا کہ پھر تو وہ کبھی بند نہ ہو سکے گا میں نے کہا کہ جی ہاں۔ ہم نے حدیث  
رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق جانتے  
تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔ جس طرح میں جانتا ہوں کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ  
میں نے ایسی حدیث بیان کی تھی جو بے بنیاد نہیں تھی میں آپ سے پوچھتے ہوئے ڈر لگا کہ دروازہ کون سے چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ پوچھیں  
جب انہوں نے پوچھا کہ دروازہ کون سے؟ تو آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

۱۹۷۴ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر  
نے خبر دی، انھیں مشرک بن عبد اللہ نے، انھیں سعید بن مسیب  
نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم مدینہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت  
کی وجہ سے گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا جب آنحضرت باغ میں داخل  
ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے دل میں کہا کہ آج  
میں حضور کا دربان ہوں گا حالانکہ آنحضرت نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔  
آنحضرت اندر چلے گئے اور ضرورت پوری کی۔ پھر آپ کنویں کے مندر پر بیٹھ  
گئے اور اپنی دونوں پٹیلیوں کو کھول کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا۔ پھر ابو  
بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے ان سے کہا  
کہ آپ یہیں رہیں میں آپ کے لئے اجازت لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ کھڑے  
رہے اور میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا نبی اللہ!  
ابو بکر آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ انھیں اجازت  
دے دو۔ اور انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے  
اور آنحضرت کی دائیں جانب آکر انہوں نے بھی اپنی پٹیلیوں کو کھول دیا  
لو کنویں میں لٹکا دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں  
رہیں۔ تا آنکہ آپ کے لئے آنحضرت سے اجازت لے آؤں۔ آنحضرت نے

۱۹۷۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُرَيْكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ  
الْمُسَيَّبِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَرَّمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ  
لِحَاجَتِهِ وَحَرَّجْتَنِي فِي آثَرِهِ فَلَمَّا دَاخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ  
عَلَى بَابِهِ وَكُنْتُ لَا أَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ وَبَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ يَا مَرْيَمُ قَدْ هَبَّ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَطَعَنِي حَاجَتُهُ وَجَلَسَ عَلَى  
قَفِّ النَّسْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي النَّسْرِ  
فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا  
أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ  
عَلَيْكَ قَالَ أَمَّا ذَنْ لَهْ وَبَشِيرٌ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ  
عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ  
عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي النَّسْرِ فَبَعَثَ عُمَرُ فَقُلْتُ  
كَمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا ذَنْ لَهْ وَبَشِيرٌ بِالْجَنَّةِ فَبَعَثَ عَنْ

عَنْ يَسَارِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَقَالَ هُمَا فِي الْبُشْرَى شَلَا أَلْقَفَ قَلَمَ يَكُونُ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عَثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَشَافُونَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنِ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ. فَدَخَلَ قَوْمٌ يَجِدُ مَعَهُمْ مَجْلِسًا نَحْوَهُ حَتَّى جَاءَ مَقَابِلَهُمْ عَلَى شَقَةِ الْبُشْرَى فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ هُمَا فِي الْبُشْرَى فَجَعَلْتُ أَمْسِي أَخَالِي وَادْعُوا اللَّهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالِ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَتْ ذَلِكِ ذِي الْقَبُورِ هُمْ اجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَافِرَادًا عَثْمَانُ.

نے فرمایا کہ انھیں اجازت دیدو اور جنت کی بشارت دے دو۔ چنانچہ وہ آنحضور کی بائیں جانب آئے۔ اور اپنی پٹلیوں کو کھول کر کنویں میں لٹکا لیا۔ اور کنویں کی مثییر بھر گئی اور وہاں جگہ نہ رہی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں رہیے۔ یہاں تک کہ آپ کے لئے آنحضور سے اجازت مانگ لوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور اس کے ساتھ ایک آنا لیا ہے جو انھیں پہنچے گی۔ پھر آپ بھی داخل ہوئے۔ لیکن ان حضرات کے ساتھ بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی چنانچہ آپ گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آ گئے۔ پھر آپ نے بھی اپنی پٹلیاں کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا لئے پھر میرے دل میں بھائی (غالباً) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تمنا پیدا ہوئی اور میں دعا کرنے لگا کہ وہ بھی آجائے۔ ابن المسیب رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی قبروں کی تعبیر کی ایک جگہ ہے۔ لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کی الگ (البقیع میں) ہے۔

۱۹۷۵ حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِإِسْمَاعِيلَ أَلَا تَكَلِّمُ هَذِهِ؟ قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهَا مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابَ الْكُفْرِ أَذَلَّ مِنْ يَفْقَهُ وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ بِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ قَبِيضٍ فِي النَّارِ فَيُطْفِئُ فِيهَا كَطْفِئِ الْجَمَاءِ بِرَحَاءٍ قَبِيضٍ فِيهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانٍ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى مِنَ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَكَأَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ.

۱۹۷۵ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے کہ میں نے ابو ذرؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ اس امر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ان (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے گفتگو کیوں نہیں کرتے کہ عام مسلمانوں کے شبہات و شکایات کا خیال رکھیں (انہوں نے فرمایا کہ میں غفلت میں) ان سے گفتگو کی ہے۔ لیکن (فتنہ کے) دروازہ کو کھولے بغیر کہ اس طرح میں سب سے پہلے دروازہ کو کھولنے والا ہوں گا۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ کسی شخص سے جب وہ وہ آدمیوں پر امر بوتا دیا جائے۔ یہ کہوں کہ تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں اس طرح جکی بیسے گا جیسے گدھا پیدتا ہے۔ پھر دوزخ کے لوگ ان کے پاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ اے فلاں کیا تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے۔ وہ شخص کہے گا کہ میں ابھی باحق کے لئے کہتا

تو ضرورت تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور بری بات سے روکتا بھی تھا۔ لیکن خود کرتا تھا۔

۱۹۷۶۔ ہم سے عثمان بن بشیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے زمانہ میں مجھے ایک کلمہ نے فائدہ پہنچایا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ فارس کی سلطنت کی مالکہ ایک عورت ہو گئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی غلام نہیں پائے گی جس کی باگ ڈور ایک عورت کے ہاتھ میں ہو۔

۱۹۷۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْمٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامٍ أَجْمَلُ لَهَا بَلَدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَارِئًا مَلَكُوًا ابْنَةً كُنُوزِي قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمُكَ وَكَوَا أَمْرُهُمْ أَمْرًا

۱۹۷۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزِيمٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ لَمَّا سَأَرْتُ هَلْمَةَ وَالزَّبْيَرُ وَعَائِشَةَ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عُمَارًا بْنُ بَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْخُفُوفَةَ فَصَوَّعَ الْمُنْبَرِ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَوْى الْيَنْبَرِ فِي أَغْلَاقٍ وَقَامَ عُمَارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاصْطَفَا إِلَيْهِ فَمِغَتْ عُمَارٌ يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَأَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَدَامَ اللَّهُ إِذَا كَرَوْجَةً بَيْنَكُمْ مَسِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ مَنِ الظَّالِمُونَ أَمْ يَحْيَى

۱۹۷۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے حدیث بیان کی، مریم عبد اللہ بن زیاد الاسدی نے حدیث بیان کی کہ جب طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا یہ دونوں حضرات ہمارے پاس کو ذرا آئے اور منبر پر چڑھے حسن بن علی منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ تھے اور عمار بن یاسر ان سے نیچے تھے پھر ہم ان کے پاس جمع ہو گئے۔ اور میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

-۱۱۲۳-

باب ۱۱۲۳

۱۹۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی غنیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم نے اور ان سے ابو وائل نے کہ کو ذرا میں عمار رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی روانگی کا ذکر کیا اور کہا کہ بلاشبہ وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ لیکن تم ان کے بارے میں آزمائے گئے ہو۔

۱۹۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيْمَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عُمَارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْخُفُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ إِذَا كَرَوْجَةً بَيْنَكُمْ مَسِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّهُمَا مِمَّا ابْتُلِيْتُمْ

۱۹۷۹۔ ہم سے بدل بن قبیر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی کہ میں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما عمار رضی اللہ عنہ کے پاس

۱۹۷۹ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَمِيْعٍ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى عُمَارٍ حِينَئِذٍ

لگے سب انھیں علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کے پاس اپنی حمایت میں جمع کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت عمار سے کہا کہ ہم نے آپ کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو ہماری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں تیزی کے ساتھ کھس پڑنے سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ میں نے بھی آپ لوگوں کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو میری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں سست روی سے زیادہ ناپسندیدہ ہو۔ پھر انھیں ایک ایک محلہ دیا اور سب لوگ مسجد کی طرف گئے۔

۱۹۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے شقیق بن سلمہ نے کہ میں ابو مسعود ابو موسیٰ اور عمار رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ کے سوا آپ کے جتنے بھی ساتھی ہیں ان میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ کہہ سکتا ہوں۔ اور جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی تھی۔ اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کے اس معاملہ میں آگے بڑھ جانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے ابو مسعود! جب سے آپ نے اور آپ کے ساتھی نے آنحضرت کی صحبت اختیار کی اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کی معاملہ میں سست روی سے زیادہ محبوب نہیں۔ اس پر ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اور وہ خوش حال تھے کہ اسے غلام ڈوٹھ لاؤ چنانچہ انہوں نے ایک مملہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا اور دوسرا عمار رضی اللہ عنہ کو۔ اور کہا کہ آپ لوگ اسی کو پہن کر جمعہ پڑھنے چلیں۔

۱۱۲۵۔ جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے۔

۱۹۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمزہ بن عبد اللہ بن عمرو نے خبر دی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے تو اسے تو عذاب ان سب لوگوں پر آئے جو اس قوم میں ہوتے ہیں۔ پھر انھیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا یعنی اگر نیک ہوں گے تو نیکوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور برے ہوں گے تو برے کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

بَعَثَ عَلَىٰ إِلَىٰ أَهْلِ الْخُفُوفِ يَسْتَنْفِرُ لَهُمْ فَقَالَ مَا رَأَيْتُكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْثَرَ عِنْدَنَا مِرْوًى أَمْ رَأَيْتُكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتُ فَقَالَ عَمَّا مَ رَأَيْتُ مِنْكُمْ مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْثَرَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الْأَمْرِ كَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَآبِي مُوسَى وَعَمَّارٍ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا كُوشِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرُكَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيبَ عِنْدِي مِنْ أَسْتَسْرِعَ لَكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَكَأَنَّ مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحَبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسَى أَيُّهَا غَلَا مَهَاتٍ حُلَّتَيْنِ فَأَعْلَى أَحَدَهُمَا أَبَا مُوسَى وَالْآخَرَى عَمَّارٌ وَقَالَ رَاحَا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ

بِأَوَّلِهِ ۱۱۲۵۔ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّهْطِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يَعْزُوهَا عَلَى أَعْمَالِهِمْ



بَابُ الْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدُكَ لَعَلَّ  
اللَّهُ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فَتَنَيْنِ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى وَهَيْثَمُ بْنُ كَثُوفَةَ  
جَاءَ إِلَى ابْنِ شَبْرَمَةَ فَقَالَ ادْخُلْنِي عَلَى عَلِيٍّ  
فَأَعْطَنِي فَكَانَ ابْنُ شَبْرَمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَنَهَى  
يُفْعَلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَبَّاسًا أَمَّا الْحَسَنُ  
ابْنُ عَلِيٍّ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مَعَاوِيَةَ وَابْنِ كَعْبٍ  
قَالَ عَنْهُ وَابْنِ الْعَامِ بِمَعَاوِيَةَ أَمْرِي كَتِيبَةٌ  
لَا تَوَلَّى حَتَّى تُدِيرَ أُمُورَهَا قَالَ مَعَاوِيَةُ مَنْ  
لِي ذَا أَمْرِي الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَتَأْفَقُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَامِرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَقَوْلُهُ  
لَهُ الصُّلْحُ قَالَ الْحَسَنُ وَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ  
قَالَ بَيْنَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ  
جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي  
هَذَا سَيِّدُكَ لَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فَتَنَيْنِ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۹۸۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ قَالَ عُمَرُو أَخْبَرُونِي مَعْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَزْمَةَ  
مَوْلَى أَسَامَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ عُمَرُو وَكَدَّ رَأَيْتُ حَزْمَةَ  
قَالَ أَمْسَلَنِي أَسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّهُ  
سَيَسْأَلُكَ أَنْ يَقُولَ مَا خَلَفَ صَاحِبَهُ  
فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتُ فِي يَدَيْ آلِ سَدِ  
كَ حَبِيبَتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلَكِنْ  
هَذِهِ أَمْرٌ لَمْ أَكُ يُعْطِنِي شَيْئًا فَدَهَبْتُ إِلَى  
حَسَنِ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَادْفَعُوا أَمْرِي

۱۱۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت حسن رضی اللہ  
عنه کے متعلق کہ ”میرا یہ بیٹا سرور ہے۔ اور شاید اللہ  
اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرانے۔“

۱۹۸۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسراہیل ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی اور میری  
ان سے ملاقات کوفہ میں ہوئی تھی۔ وہ ابن شبرمہ کے پاس آئے۔ اور کہا  
کہ مجھے عیسیٰ (منصور کے بھائی اور کوفہ کے والی) کے پاس لے چلو تاکہ  
میں اسے نصیحت کروں۔ غالباً ابن شبرمہ نے خوف محسوس کیا اور نہیں  
لے گئے۔ انہوں نے اس پر بیان کیا کہ ہم سے حسن بصری نے بیان کیا کہ جب  
حسن بن علی رضی اللہ عنہ امیر معاویہ کے خلاف لشکر لے کر نکلے تو عمرو بن  
عاص رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں ایسا لشکر دیکھتا  
ہوں جو اس وقت واپس نہیں جاسکتا جب تک اپنے مقابل کو ہجرت نہ  
کرتا۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کے اہل و عیال کا کون  
کھیل ہوگا (یعنی مقتولین کے اہل و عیال کا) جواب دیا کہ میں پھر عبد اللہ  
بن عامر اور عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا کہ ہم معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملے  
ہیں اور ان سے صلح کے لئے کہتے ہیں حسن بصری نے کہا کہ میں نے ابو بکر  
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ  
دے رہے تھے کہ حضرت حسن آئے تو آنحضور نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا

سرور ہے اور امیر ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرانے کا۔

۱۹۸۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو نے بیان کیا، انھیں محمد بن علی نے خبر دی،  
انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ کے مولا حرملہ نے خبر دی عمرو نے بیان کیا کہ میں  
نے حرملہ کو دیکھا تھا۔ حرملہ نے بیان کیا کہ مجھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے علی  
رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور مجھ سے کہا۔ اس وقت تم سے علی رضی اللہ  
عنه پوچھیں گے کہ تمہارے ساتھی (اسامہ رضی اللہ عنہ) کیوں پیچھے رہ گئے  
تھے (جنگ جل و صفیں سے) تو ان سے کہنا کہ انہوں نے آپ سے کہا ہے  
کہ اگر آپ شیر کے جڑے میں ہوتے تب بھی میں چاہتا کہ میں اس میں آپ  
کے ساتھ ہوں۔ لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں شرکت صحیح نہیں

ہوئی۔ حرمہ کہتے ہیں کہ مہنا نچہ انہوں نے کوئی چیز نہیں دی۔ پھر میں سہی، حسین اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس سے گیا تو انہوں نے میری سواری پر سامان لدو دیا۔

باب ۱۱۲ اِذَا قَالَ عَنْهُ قَوْلُ مَرِئِيئَانِ

۱۱۲- جب کچھ لوگوں کے سامنے کوئی بات کہی۔ اور پھر جب

وہاں سے نکلا تو اس کے خلاف بات کہی۔

تَخْرُجُ فَقَالَ يَحْلَا فِيهِ

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ ثَرِيذٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ

السَّيِّئَةِ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ جَمْعَهُ اِنْ عُمَرَ

حَشَمَهُ وَكَهْ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنْ يَنْصَبُ لِكُلِّ غَاوٍ لَوْ اَوْ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ وَرَأَا قَدْ بَايَعَتْ هَذِهِ الرَّجُلَ عَلَى يَمِينٍ

اللَّهُ وَرَأَا سَوِيهِ وَ اِنِّي لَا اَعْلَمُ عَدَمًا اَعْظَمَ مِنْ

اَنْ يَبَايِعَ رَجُلًا مَعِيَ اللَّهُ وَرَأَا سَوِيهِ ثُمَّ يَنْصَبُ لَهُ الْقِتَالَ

وَ اِنِّي لَا اَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ مَخْلَعَةً وَابَايَعَهُ فِي هَذِهِ الْأَمْرِ

۱۹۸۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَوْثُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ

عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَوَاتِنُ

بِالشَّامِ وَقَتَّبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَقَتَّبَ الْقُرَآءُ

بِالْبَصْرَةِ قَانَطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى ابْنِ بَزْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ

حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عَلَيْهِ

لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَأَتَانَا ابْنُ يَسْتَصِيمُهُ

الْحَدِيثُ فَقَالَ يَا بَزْرَةَ أَكُنْتُمْ مَادَقَعٌ فِيهِ النَّاسُ

فَأَقَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ ابْنُ إِجْلَسْتُ عِنْدَ

اللَّهِ اِنِّي أَصْبَغْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحِبَّاءِ قَوْمِي نِشَانَكُمْ

يَا مَعْشَرَ الْقُرَبَاءِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِي عَلَيْكُمْ

مِنَ الدُّلَةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَإِنَّ اللَّهَ أَنْفَقَكُمْ

بِالْإِسْلَامِ وَمَعْتَدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ

بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَنْفَقْتُ

بَيْنَكُمْ إِنَّ إِلَهِكَ الْفَيْحُ بِالشَّامِ وَاللَّهُ أَنْ يَكْفُلَ

إِلَّا عَلَى السُّنْيَا وَإِنْ هُوَ إِلَّا لَذَيْنِ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ

۱۹۸۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ثابیع نے بیان کیا کہ جب اہل بیت

نے یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے

خادموں اور لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر غدار کو ہر روز کرنے والے کے لئے قیامت کے دن

ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور ہم نے اس شخص (یزید) کی بیعت اللہ

اور اس کے رسول کے نام پر کی ہے اور میرے علم میں کوئی حد اس

سے بڑھ کر نہیں ہے کسی شخص سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بیعت

کی جائے اور پھر اس سے جنگ کی جائے۔ اور اگر میرے علم میں آیا کہ

تم میں سے کسی نے اس بیعت سے انکار کیا کسی اور سے بیعت کی تو میرے اور اس کے درمیان جدائی ہو جائے گی۔

۱۹۸۵- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے،

ان سے عوف نے، ان سے ابو مہال نے بیان کیا کہ جب ابن زیاد اور مروان

شام میں تھے اور ابن زبیر نے مکہ میں اور خوارج بصرہ میں اقتدار حاصل کئے

ہوئے تھے تو میں اپنے والد کے ساتھ ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس

گیا۔ جب ہم ان کے گھروں ان کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں ایک کمرہ

کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جو بانس کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ

گئے اور میرے والد ان سے گفتگو کرنے لگے اور کہا۔ اے ابو بزرہ آپ نہیں

دیکھتے لوگ کن باتوں میں الجھ گئے ہیں۔ میں نے ان کی زبان سے سب سے پہلی

بات یہ سنی کہ میں اللہ سے اس پر ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ روزانہ صبح کو اٹھنا

ہوں تو قریش کے قبائل کے لوگوں پر غم و غصہ ہوتا ہے اے اہل عرب

تم جس حال میں تھے اسے تم جانتے ہو۔ ذلت، قلت اور مگر ای کی حالت

اور اللہ نے تمہیں اس سے اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ

نکالا اور اس سال کو پہنچا یا جو تم دیکھ رہے ہو اور یہ دنیا جس نے تمہارے

درمیان فساد پھیلا رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام میں ہے (مروان بن حکم وغیرہ)

واللہ صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے۔ یہ لوگ تمہارے سامنے ہیں (خوارج)

وَاللّٰهُ اِنْ يُّقَاتِلُوْكَ اِلَّا عَلَى الدِّيْنِ اَوْ اِنْ خَالَكَ اَلْدِيْنُ  
بِمَكَّةَ وَاللّٰهُ اِنْ يُّقَاتِلْ اِلَّا عَلَى الدِّيْنِ

۱۹۸۶ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ وَاثِلِ بْنِ الْاَحْذَبِ عَنْ اَبِيْ وَاثِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
اَلِيْمَانَ قَالَ اِنَّ الْمَافِقِيْنَ اَلْيَوْمَ شَرُّهُمْ  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا  
يَوْمَئِذٍ يَسْرِوْنَ وَاَلْيَوْمَ يَجْهَرُونَ

۱۹۸۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ جَبِيْبِ  
ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ الشَّعْثَةِ عَنْ مُذَيْفَةَ  
قَالَ اِنَّهَا كَانَ الْيَقَانُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامًا اَلْيَوْمَ فَانْهَارَ الْفَرُّ

بَعْدَ الْاِيْمَانِ

بَابُ ۱۱۲۸ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى

يُفِيْدَ اَهْلَ الْقُبُوْرِ

۱۹۸۸ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَا يَكُوْنُ  
عَنْ اَبِي الرَّثَادِ عَنْ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ  
حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلَ يَا اَيُّنَا  
مَكَانُهُ

بَابُ ۱۱۲۹ تَغْيِيْرُ الزَّمَانِ حَتّٰى يَفِيْدُوا

اَلْاَوْثَانَ

۱۹۸۹ حَدَّثَنَا اَبُو اَلِيْمَانَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي  
اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَأْسَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ  
حَتّٰى تَنْضَطِرِبَ الْبِلَادُ نِسَاءً دُوْسَ عَلَى دُوْسٍ  
اَلْمَخْلَصَةُ وَدُو الْاَخْلَصَةُ طَائِفَةٌ دُوْسٍ اَلَّتِي كَانُوْ  
يَفِيْدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

واللہ یہ لوگ صرف دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں اور وہ جو مکہ میں ہے۔  
(ابن زبیر رضی اللہ عنہ) واللہ وہ بھی صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے۔

۱۹۸۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے واصل احذب نے، ان سے ابو وائل نے اور  
اور ان سے حذیفہ بن الیمان نے بیان کیا کہ آج کل کے منافق نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین سے بدتر ہیں اس وقت وہ چھپتے  
تھے اور آج اس کا علانیہ اظہار کرتے ہیں۔

۱۹۸۷۔ ہم سے بخاری نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان  
کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الشَّعْثِ  
نے اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
میں نفاق تھا۔ لیکن آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرتا ہے۔

۱۱۲۸۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اہل قبور کے سال پر

رشک کیا جانے لگے گا۔

۱۹۸۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو  
گی یہاں تک کہ (حالات اتنے خراب ہو جائیں گے کہ) ایک شخص دوسرے  
کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں بھی اس  
کی جگہ ہوتا۔

۱۱۲۹۔ زمانہ بدل جائے گا یہاں تک کہ لوگ بتوں کی پوجا

کرنے لگیں گے۔

۱۹۸۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان  
سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انھیں  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کے عورتوں کا ذوالخلفہ  
(کا طواف کرتے ہوئے) کھوس سے کھوا پھلے گا اور ذوالخلفہ قبیلہ دوسر  
کابت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے بلکہ





اپنا قلم منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔

### باب ۱۱۳۶ ذکر التجالہ

۱۹۹۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي الْمَغِيرَةُ ابْنُ  
شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدَ الشُّعْبَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لَوْ  
مَا يَقُولُ مِنْهُ ؟ قُلْتُ لَا تَقُولُونَ أَنَّهُ مَعَهُ  
جَبَلٌ خَبِيزٌ فَهُوَ مَا قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ  
مِنْ ذَلِكَ

۱۱۳۶- دجال کا تذکرہ۔

۱۹۹۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے حدیث بیان کی۔  
کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دجال کے منہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا  
اور آنحضور نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے نہیں کیا نقصان پہنچے گا۔  
میں نے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پارہ  
اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ پر اس سے بھی  
زیادہ آسان ہے۔

۱۹۹۶ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَجِيئُ الدَّجَالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ  
الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ  
فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ عَافٍ وَفَافٍ

۱۹۹۶- ہم سے سعید بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے  
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی  
طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال آئے گا اور مدینہ کے ایک کنارے  
قیام کرے گا۔ پھر مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اور اس کے نتیجے میں ہر کافر اور  
منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ غُيُوبُ الْمَسِيحِ  
لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ  
قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْرَاهِيمَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهْدًا

۱۹۹۷- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن بشر نے  
حدیث بیان کی، ان سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو بکرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ پر مسیح دجال کا  
رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت اس کے ساتھ دروازے ہوں گے اور ہر  
دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔ بیان کیا کہ ابن اسحاق نے کہا اور انس  
صالح بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا  
کہ میں بصرہ گیا تو مجھ سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے  
یہی حدیث بیان کی۔

۱۹۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
ابْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ

۱۹۹۸- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم  
نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان  
سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی

تعریف اس کی شان کے مطابق کی۔ پھر مجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمہیں اس سے ڈرانا ہوں۔ اور کوئی نئی ایسا نہیں گذر جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتانا ہوں جو کسی نئی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی۔ اور وہ یہ کہ وہ کانا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔

۱۹۹۹۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سلم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا اور خواب میں (کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا اس کے بال گھنٹھ پائے تھے، ایک آنکھ کے کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انکور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کا ہم شکل قبیلہ خزاعہ کا ابن قطن ہے۔

۲۰۰۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، اس سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ اپنی غازیں مجال کے فتنہ سے فہام مانگتے تھے۔

۲۰۰۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہ انہیں ان کے والد نے نمبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں عبد اللک نے، انہیں ربیع نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور پانی آگ ہوگا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۲۰۰۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

فَاتَّبَعْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ وَفَّرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَا نَذِيرُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ لِي بِهِ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرْتُكُمْ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ يَقُومُ بِهِ إِلَّا أَغْوَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ لَيَبْئُتُ بِأَعْوَمَاءَ

۱۹۹۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنْتُمْ أَطْوَفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجَلٌ أَدْمَسُ سَبَطِ الشَّعْرِ يَنْطَفُ أَوْ يَهْوَى رَأْسَهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبَتْ أَلْفَتْ فَأَذَارَ جُلُوسِيْنِ أَحْمَرُ جَعَلَ الرَّأْسِ أَغْوَمَ الْعَيْنِ كَأَنَّهُ عَيْنُهُ عَيْنُهُ طَافِيَةً قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنِ رَجُلٌ مِنْ خَزَاعَةَ

۲۰۰۰ حَدَّثَنَا شَاكِعُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ

۲۰۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَنِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الْمَاءُ بَارِدٌ وَالنَّارُ حَامِيَةٌ قَالَ مَنْ سَقَى مِنْ سَقَى اللَّهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۲ حَدَّثَنَا شَاكِعُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعُثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرًا أُمَّتَهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ أَكَاكِلُهُ أَعْوَمٌ وَإِنْ رَأَيْتُمْ رَجُلًا لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَ إِنْ بَيَّنَّ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ عَافٍ - فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

**باب لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ**

۲۰۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا حَدَّثَنَا طُؤَيْلُ عَنْ الدَّجَالِ وَكَانَ فِيمَا يَحْدِثُ شَابَهُ أَنْهُ قَالَ يَا أَيُّ الدَّجَالِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلَ بِبَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ مَا شَهِدَ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَخْبَيْتَهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيُقْتَلُ ثُمَّ يُخْبِئِهِ فَيَقُولُ اللَّهُ مَا كُنْتُ فِينَا أَشَدَّ بَصِيرَةً فَيَقُولُ الْيَوْمَ قَبْرِي الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ ۝

۲۰۰۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَوِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَى أَنْقَابُ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةً لَا يَدْخُلُهَا الطَّاغُوتُ وَكَالدَّجَالِ ۝

۲۰۰۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هَامُرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نبی بھی مبعوث کیا گیا تو انھوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانہ ہے اور تمہارا رب کانہ نہیں ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ اس حدیث میں ابوسہرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۱۳۳ - دجال مدینہ کے اندر داخل ہوسکے گا۔

۲۰۰۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ابن مسعود نے خبر دی، ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل گفتگو کی آنحضور کے ارشادات میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا۔ دجال آئے گا اور اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شوزمین پر قیام کرے گا پھر اس دن اس کے پاس ایک صاحب بجائیں گے اور وہ افضل ترین لوگوں میں سے ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں ہم سے بیان کیا تھا۔ اس پر دجال کہے گا۔ کیا تم دیکھتے ہو۔ اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں معاملہ میں شک و شبہ باقی رہے گا؟ اس کے پاس موجود لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ ان صاحب کو قتل کر دے گا اور پھر انھیں زندہ کر دے گا۔ اب وہ صاحب کہیں گے کہ وہ اللہ آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملہ میں پہلے بصیرت نہیں حاصل تھی اس پر دجال پھر انھیں قتل کرنا چاہے گا لیکن اس مرتبہ اسے ان پر قدرت نہ ہوگی۔

۲۰۰۴ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نعیم بن عبد اللہ بن الحمر نے اور ان سے ابوسہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ منورہ کی گھاٹیوں میں فرشتے متعین ہیں نہ یہاں طاعون آسکتی ہے۔ اور نہ دجال آسکتا ہے۔

۲۰۰۵ - مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھیں انس





۲۰۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يُوسُفَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَ أَبَاهُ يُرْوَى عَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي  
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَا اللَّهَ وَ  
مَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَ مَنْ عَصَا أَمِيرِي  
فَقَدْ عَصَانِي

۲۰۰۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَكَلُكُمْ رَأِي وَ كَلْكُكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ  
تَرَاعِيَّتِهِ فَإِنَّ مَالِي الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَأِي وَ هُوَ  
مَسْئُولٌ عَنْ تَرَاعِيَّتِهِ وَ الرَّجُلُ رَأِي عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ  
وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَاعِيَّتِهِ وَ الْمَرْأَةُ رَأِيَةٌ عَلَى  
أَهْلِ بَيْتِهَا وَ فَجْهًا وَ وَلَدٍ وَ هِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ  
وَ عَبْدُ الرَّجُلِ رَأِي عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَ هُوَ مَسْئُولٌ  
عَنْهُ أَكَلُكُمْ رَأِي وَ كَلْكُكُمْ مَسْئُولٌ  
عَنْ تَرَاعِيَّتِهِ

### باب ۱۱۳۷ الْأَمْرُ مِنَ قُرَيْشٍ

۲۰۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ  
يُحَدِّثُ أَنَّ بَلْعَمَ مَعَاوِيَةَ وَ هُوَ عِنْدَكَ فِي وَفْدٍ  
مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَ يُحَدِّثُ أَنَّ  
سَيِّدُكَ مَلِكٌ مِنْ قُحْطَانَ فَقَضِيَتْ قَضَاةٌ فَأَتَى  
عَلَى امْرِئٍ بِهَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ بَلْعَمَ  
أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَمِينُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي  
كِتَابِ اللَّهِ وَ لَا يُؤْتَوْنَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَ أَذْ لَيْسَ جُزْءًا لَكُمْ فَإِنَّا كُمْ وَ الْأَمْرُ

۲۰۰۸ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی  
انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ ابن عبد الرحمن  
نے خبر دی، اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت  
کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے  
اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے میرے (متبعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی  
اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۰۰۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں امام مالک نے خبر دی  
انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ۔ تم میں سے ہر  
ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا  
جائے گا۔ پس امام (امیر المؤمنین) لوگوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی  
رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھروالوں کا نگران ہے اور  
اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر  
کے گھروالوں اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے ان کے  
کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگران  
ہے۔ اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے  
ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں  
سوال ہوگا۔

۱۱۳۷ - امر اقریش سے ہوں۔

۲۰۱۰ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،  
ان سے زہری نے بیان کیا کہ عبد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ میں  
قریش کے ایک وفد کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ انھیں  
معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمر بن العاص بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلہ قحطان  
کا ایک بادشاہ ہوگا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ اس پر غصہ ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ کی  
تعریف اس کی شان کے مطابق کی کچھ فرمایا۔ ابابعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم  
میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہے۔  
اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یہ تم میں سے جاہل لوگ  
ہیں پس تم ایسی خواہشات سے بچتے رہو جو تمہیں گمراہ کر دیں۔ کیونکہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا ہے کہ یہ امر (خلافت) قریش میں رہے گا۔ کوئی بھی ان پر اگر دست درازی کرے گا تو اللہ اسے رسوا کر دے گا، لیکن اس وقت تک جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے۔ اس روایت کی متابعت نعیم نے ابن مبارک سے کی۔ ان سے معمر نے، ان سے زہری نے اور ان سے محمد بن بھیر نے۔

۲۰۱۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امر اس وقت تک قریش میں رہے گا جب تک ان میں دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

۱۱۳۷۔ اس شخص کا اجر جس نے حکمت و دانائی کے ساتھ فیصلہ کیا جو اللہ کے اس ارشاد کے کہ "اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ لوگ فاسق ہیں۔"

۲۰۱۲۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک بس دو افراد پر ہی کیا جاتا ہے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور پھر اسے حق کے راستے میں بے دریغ خرچ کرنے کی قدرت دی اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی اور اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

۱۱۳۸۔ امام کے لئے سمیع و طاعت جب تک گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

۲۰۱۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو التیاح نے اور انس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر کسی ایسے جہشی غلام کو بھی عامل بنایا جائے جس کا سرکشش کی طرح ہو۔

۲۰۱۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے جعد نے اور ان سے ابو رجا، نے اور ان سے

الْحَيُّ قَبِيلُ أَهْلَهَا فَإِنِ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يَبْقَىٰ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ .

تَابَعَهُ نَعِيمٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ .

۲۰۱۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُتْمَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ .

بَابُ ۱۱۳۷ أَخْبَرَنَا مَنْ قَضَىٰ بِالْحِكْمَةِ يَقُولُ تَعَالَى . وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ .

۲۰۱۲ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ إسماعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبَتَا الْإِثْنَيْنِ رَجُلٌ . أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا تَسْلُطُهُ عَلَىٰ هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ أَتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .

بَابُ ۱۱۳۸ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلَّهِ مَا مَرَّتَا لَمْ تَكُنْ مُعَصِّبَةً .

۲۰۱۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الثَّيْلَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا . إِنْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسُهُ نَبِيْبَةً .

۲۰۱۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھی تو اسے صبر کرنا چاہیے کیونکہ کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوگا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۲۰۱۵۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کے لئے (امید کی بات) سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ ان چیزوں میں جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور ان میں بھی جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے جب تک اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے پھر جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا باقی رہتا ہے نہ اطاعت کرنا۔

۲۰۱۶۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے مسدود بن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ فوج بھیجا اور اس پر انصار کے ایک صاحب کو امیر بنایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں۔ پھر امیر فوج کے لوگوں پر غصہ ہوئے اور کہا کہ کیا آنحضورؐ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ضرور دیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ لکڑی جمع کرو اور اس سے آگ جلاؤ اور اس میں کود پڑو۔ لوگوں نے لکڑی جمع کی اور آگ جلائی جب کہودنا چاہا تو ایک دوسرے کو لوگ دیکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے آنحضورؐ کی اتباع آگ سے بچنے کے لئے کی تھی۔ کیا پھر ہم اس میں داخل ہو جائیں اسی کشمکش میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور ان کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر آنحضورؐ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ اس میں کود پڑتے تو پھر اس میں سے نہ نکل سکتے تھے۔ اطاعت صرف ابھی باتوں میں ہے۔

۱۱۳۹۔ جو حکومت طلب نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد

کرتا ہے۔

۲۰۱۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حاتم

قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من تراى من امير شيئا فحبره فليصبر فانه ليس احب اليك من الجماعة شيئا فيموت الله مات ميتة جاهليّة

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْمِعُوا وَالطَّلَاعَةَ عَلَى الْمَوَدِّ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِثْرِ بْنِ تَرْفُوتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطِيعُوهُ قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا قَدْ وَقَدُوا فَأَكَلْنَا أَهْمُوا بِالْأَخُولِ فَقَامَ يَشْطُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدَّ خُلُوعًا؟ بَلَيْتُمْ أَهْمُ كَذَلِكَ الْبَقَا! دَخَلْنَا فِي النَّارِ وَسَلَّيْنَا عَصْبَةً قَدْ كَرِهَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا حَرَّجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّلَاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

۱۱۳۹۔ مَنْ لَمْ يُسَالِ إِلَّا مَا رَأَى أَعَا

اللَّهُ

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے عبدالرحمان بن سمہ رضی  
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمان  
حکومت کے طالب نہ بننا کیونکہ اگر تمہیں وہ بلا مانگے علی تو اس میں تمہاری  
مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم نے قسم کھائی ہو پھر اس کے سوا دوسری چیز میں  
بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور وہ کام کرو جس میں بھلائی ہو

بْنِ حَازِمٍ مَرَّ عَنِ الْمَسْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتِ  
إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعْذَتْ عَلَيْكَ وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى  
بَيْعٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَ مَا خِيراً مِنْهَا فَكُفِّرْ بَيْنَكَ وَأَمْسَلِ يَدَيْ  
هُوَ خَيْرٌ

۱۱۴۰۔ جو حکومت مانگے گا وہ اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

بَابٌ مِّنْ سَأَلِ الْإِمَارَةِ وَكَلِّ  
إِلَيْهَا

۲۰۱۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث  
بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے بیان کیا  
کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن سمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان سے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمان ابن سمہ! حکومت طلب  
نہ کرنا کیونکہ اگر تمہیں مانگے کے بعد علی تو تم اس کے حوالہ کر دیتے جاؤ گے۔  
اور اگر تمہیں مانگے بغیر علی تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم کسی  
بات پر قسم کھاؤ اور پھر اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو وہ کہ جس  
میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

۲۰۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْمَسْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ  
مَسْأَلَةٍ وَكَلْتِ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ  
أُعْذَتْ عَلَيْكَ وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى بَيْعٍ فَرَأَيْتَ  
غَيْرَ مَا خِيراً مِنْهَا فَأَبِى السَّوْءِ هُوَ خَيْرٌ وَكُفِّرْ  
عَنْ بَيْنِكَ

۱۱۴۱۔ حکومت کے لالچ پر ناپسندیدگی۔

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحَزْمِ عَلَى

۲۰۱۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسلمہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم حکومت کا لالچ نہ کرو گے  
اور یہ قیامت کے دن تمہارے لئے باعث ندامت ہوگی۔ پس کیا یہی بہتر  
ہے دو دھ پلانے والی اور کیا یہی بری دو دھ چھڑا دینے والی (حکومت کے  
لئے اور ہاتھ سے جاتے رہنے کی طرف اشارہ ہے) اور محمد بن بشار نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن حمران نے حدیث بیان کی، انس بن عبد الحمید  
نے حدیث بیان کی، انس سے سعید المقبری نے، انس سے عمر بن حکم نے اور انس  
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (موقوفاً) نقل کیا۔

۲۰۱۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
أَبِي ذَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ  
سَتَهْرُغُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَتَسْتَكُونُونَ نَدَامَةً  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْصِيعَةُ وَبَسَّتِ الْقَاطِمَةُ  
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَرَانَ عَنْ  
عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ

۲۰۲۰۔ ہم سے محمد بن علا نے حدیث بیان کی، انس سے ابو اسلمہ نے حدیث  
بیان کی، انس سے برید نے، انس سے ابو بردہ نے اور انس سے ابو موسیٰ رضی

۲۰۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ  
عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقَادَ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ آمَنَّا  
بِآرَاءِ سُؤْلِ الْمَلِكِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّا لَا تَوَفِّي  
هَذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ ۖ

نہیں سوچتے جو اسے طلب کرے اور نہ اسے دیتے ہیں جو اس کا حرص ہو۔

**باب ۱۱۴۱** مَنْ اسْتَرْجَى تَرْجِيَةً فَلَمْ  
يُنْصَحْ ۖ

۱۱۴۱ - جسے لوگوں کا نگران بنایا گیا ہو اور اس نے خیر خواہی  
نہ کی ہو۔

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ  
عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ تَرِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ  
ابْنِ يَسَافِرٍ مَرَضٍ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ  
مَعْقِلُ إِنِّي مَمْعُورٌ كَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْجَاكَ اللَّهُ  
تَرْجِيَةً فَلَمْ يَحْطُهَا بِتَنْصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ  
تَرْجِيَةَ الْجَنَّةِ ۖ

۲۰۲۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
حُسَيْنُ الْمُعْتَفِيِّ قَالَ رَأَيْتُكَ ذَكَرْتُ عَنْ هِشَامِ  
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَافِرٍ نَعُوذُ بِهِ قَدْ خَلَّ  
عُبَيْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ أَحَدَيْتُكَ حَدِيثًا  
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَا مِنْ قَالٍ بَيِّنٍ تَرْجِيَةً مَعَ الْمُسْلِمِينَ  
فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
الْجَنَّةَ ۖ

**باب ۱۱۴۳** مَنْ شَاقَّ شَقًّا اللَّهُ عَلَيْهِ ۖ

۲۰۲۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ الْحَجْرِ يَرْبُوعِي عَنْ طَرِيفِ بْنِ تَيْمِيَّةَ قَالَ شَهِدْتُ  
صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَآخَصَابَهُ وَهُوَ يُؤْصِيهِمْ فَقَالُوا  
هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ سَبَّحَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ

اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے  
دو اور افراد کو لے کر حاضر ہوا، ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ یا  
رسول اللہ! میں کہیں کا عامل بنا دیا دیجئے اور دوسرے صاحب نے بھی یہی  
خواہش ظاہر کی۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ ہم ایسے شخص کو یہ ذمہ داری

۲۰۲۱ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاشہب نے  
حدیث بیان کی، ان سے حسن نے کہ عبید اللہ بن تریاد معقل بن یسافر رضی  
اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اس مرض میں آئے جس میں آپ کا انتقال ہوا۔ تو  
معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث سنا ہوں  
جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی آپ نے فرمایا جب اللہ  
تعالیٰ کسی بندہ کو کسی رعیت کا نگران بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے  
ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے  
گا۔

۲۰۲۲ - ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں حسین الجعفی  
نے خبر دی کہ زائدہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے حسن نے بیان  
کیا کہ ہم معقل بن یسافر رضی اللہ عنہ کی خدمت کے لئے ان کے پاس گئے  
پھر عبید اللہ بھی آئے تو اس نے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان  
کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آنحضرت  
نے فرمایا کہ اگر کوئی والی مسلمانوں کی کسی جماعت کا ذمہ وار بنایا گیا اور اس  
نے ان کے معاملہ میں خیانت کی ہو اور اسی حالت میں مرجائے تو اللہ تعالیٰ  
اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

۱۱۴۳ جو لوگوں کو مشقت میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے شقت مبتلا کرے گا۔

۲۰۲۳ - ہم سے حسین واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث  
بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے طریف ابو تیمہ نے بیان کیا کہ میں  
صفوان اور جندب اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا۔ صفوان اپنے  
ساتھیوں (شاگردوں) کو وصیت کر رہے تھے۔ پھر صفوان اور ان کے  
ساتھیوں نے جندب (رضی اللہ عنہ سے) پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی

يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ بَشَقِي الْمَلَأُ عَلَيْهِ كُوفًا  
الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَفَمِنْهُمْ قَالُوا إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْفَخُ مِنَ  
الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ رِثَةً  
طَبِيبًا فَلْيَقْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحَالَ  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بَيْلًا كَفَّهِ مِنْ  
وَمِنْ أَهْرَاقِهِ فَلْيَقْعَلْ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ جُنْدُبُ قَالَ  
نَعَمْ جُنْدُبُ

اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور  
کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو کھاوے کے لئے (باطن کے خلاف) کام کرے  
گا اللہ قیامت کے دن اسے روا کر دے گا۔ اور فرمایا کہ جو لوگوں کو تکلیف  
میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تکلیف میں مبتلا کریں گے  
پھر ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی وصیت کیجیے آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے  
انسان کے جسم میں اس کا پیٹ بڑھتا ہے۔ پس جو کوئی استطاعت رکھتا  
ہے کہ پاک و طیب کے سوا اور کچھ نہ کھائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اور  
جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر  
نخن سائل نہ ہو۔ جو اس نے بہایا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔ میں نے ابو  
عبد اللہ (بخاری) سے پوچھا کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں کہ میں

لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کیا جذب کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔

۱۱۴۴۔ راستہ میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا۔ یحییٰ بن یعمر نے راستہ  
میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا۔

باب ۱۱۴۴ النِّقَاطُ وَ الْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ  
وَقَفُو يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي  
الطَّرِيقِ وَقَفَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ  
بْنُ مَالِكٍ عَرَضَ عَلَيَّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا  
رَجُلًا عِنْدَ مَدْخَلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَا  
أَعْدَدْتُ لَهَا؟ تَكَانَ الرَّجُلُ اسْتَكْبَانَ ثُمَّ قَالَ تَبَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَيْفَ تَوَجَّاهُ وَكَأَصْلَاحِهِ  
وَأَمَدَدَةٍ وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ  
مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ؟

باب ۱۱۴۵ مَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَائِبُ

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَاتِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ  
لَا مَرَأٍ مِنْ أَهْلِهِ تَغْرِيفَيْنِ فَلَا نَسَةَ؟ كَأَلَّتْ نَعْمَ

۲۰۲۴۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان  
سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اور نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص مسجد کی چوٹ پر آ کر  
ہم سے ملا اور دریافت کیا۔ یا رسول اللہ قیامت کب ہے؟ آنحضور نے فرمایا  
تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس پر وہ شخص خاموش سا ہو گیا۔

پھر اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں نے بہت زیادہ روزے، نماز اور صدقہ  
قیامت کے لئے نہیں تیار کئے ہیں۔ لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت  
رکھتا ہوں۔ آنحضور نے فرمایا تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم بہت رنجے  
ہو۔

۱۱۴۵۔ اس باب کی احادیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی  
دربان نہیں تھا۔

۲۰۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ابنی عبد الصمد نے خبر  
دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت البنانی نے حدیث  
بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ اپنے گھر کی ایک خاتون

سے کہہ رہے تھے۔ فلائی کو پہچانتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آنحضور نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس خاتون نے جواب دیا میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میری مصیبت تم پر نہیں پڑی ہے۔ بیان کیا کہ آنحضور وہاں سے ہٹ گئے اور پہلے گئے پھر ایک صاحب اور اس سے گزرے اور ان سے پوچھا کہ آنحضور نے تم سے کیا کیا تھا؟ اس خاتون نے کہا کہ میں نے انھیں پہچانا نہیں، ان صاحب نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر وہ خاتون آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے آپ کے یہاں کوئی دربان نہیں پایا۔ پھر عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ صبر تو صدقہ کے شروع میں مطلوب ہے۔ ۱۱۴۶۔ مانخت حاکم اس شخص کے بارے میں قتل کا فیصلہ کرتا ہے جس پر قتل واجب ہے اور اس کے لئے اپنے اوپر کے حاکم سے مشورہ نہیں لیتا۔

قَالَ قَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِبَهَا وَهِيَ تَبْعِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ أَتَقِي اللَّهَ وَاضِيرِي۔ فَقَالَتْ إِيَّاكَ عَلَيَّ فَإِنَّكَ خُلُوتُ مِنْ مَحْضِبَتِي۔ قَالَ نَجَاؤُهَا وَمَضَى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَجَاؤُهَا تَبَايَهَ قَلَمُ تَجِدُ عَلَيْهِ بَوَابًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقَبْرَ عِنْدَ أَقْوَلٍ صَدَقَهُ

بَابُ مَرْجِبِهَا

بَابُ الْمَرْجِبِ يَمْكُرُ بِالْقَتْلِ عَلَى قَبْرِ عَلَيْهِ مَوْنُ الْإِمَامِ الْكَلْبِيِّ فَوْقَهُ

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مَعْمَدُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَبْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْزِلُهُ صَاحِبُ الشُّطْرِ مِنَ الْأَمِيرِ

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَاتَّبَعَهُ بِمَعَاذِهِ

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِرَاقَةَ عَنْ أَبِيهِ يَرْوَاهُ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ سَاجِدًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ مَا لِهَذَا قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْسَلَهُ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۲۶۔ ہم سے محمد بن خالد ذہلی نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح رہتے تھے جیسے امیر کے ساتھ سپاہیوں کا افسر رہتا ہے۔

۲۰۲۷۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ نے، ان سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بھیجا تھا اور آپ کے ساتھ معاذ رضی اللہ عنہ بھیجا تھا۔ ۲۰۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محبوب بن الحسن نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص اسلام لایا پھر یہودی ہو گیا پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے اور وہ شخص ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ نے پوچھا اس کا کیا معاملہ ہے ابو موسیٰ نے جواب دیا کہ اسلام لایا پھر یہودی ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تک میں اسے قتل نہ کروں نہیں بیٹھوں گا یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے۔



## باب ۱۱۴۷ کَلَّ يَغْفِي الْمَا كَمْ اَوْ يَفْتِي

هُوَ غَفِيَانٌ

۲۲۹ حَدَّثَنَا اَبُو حَمْدَةَ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبُو بَكْرَةَ إِلَى اَبِيهِ وَكَانَ يَسْجِسُ شَاكِبًا يَأْتِي لَا تَقْضَى بَيْنَ اثْنَيْنِ اَنْتَ غَفِيَانٌ يَا اَبِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمُ بَيْنِ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَفِيَانٌ

۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا اِبْنُ مَعِينٍ عَنْ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي سَعْدٍ اَلْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي وَاَلْمَلِكُ تَاخَرْنَا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ وَمَا يُطِيلُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْ عِظَةِ فُلَانٍ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ قَائِلُكُمْ مَا صَحَّ بِالنَّاسِ فَيُوجِرُ اِيَّانَ فِيهِمْ اَلْكَيْتَرُ اَلْغَفِيْفُ وَذَا اَلْحَاجَةِ

۲۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَحْيَى عَنْ اَبِي يَحْيَى الْكُرْمَانِيِّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ اَتَخْبِرُنِي سَالِمُ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهٗ لَكُنَّ امْرَاَتُهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَدَّهَا عُمَرُو لِبَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيَرَّاجِعْهَا ثُمَّ لِيَمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ لِيَجِيضَ فَتَطْهَرُ اِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَطْلُقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا

باب ۱۱۴۸ مَنْ تَرَى اِيَّيْكَ اَلْعَاقِبَى اَنْ يَخُفَّ بِكَ عَلَيْهِ فِي اَمْرِ النَّاسِ اِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونُ وَاَلْاَهَمَّةُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ۱۱۴۷۔ کیا قاضی کو فیصلہ یا فتویٰ غصہ کی حالت میں دینا چاہیے

۲۲۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے، انہوں نے عبد الرحمن ابن ابی بکر سے سنا کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو لکھا۔ اور وہ اس وقت جہتان میں تھے کہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرنا جب غصہ میں ہو۔ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کوئی ثلاث دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن مختار نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں قیس ابن ابی حازم نے، ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ میں واللہ صبح کی جماعت میں فلاں (امام) کی وجہ سے شرکت نہیں کر پاتا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ اس نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے آنحضور کو وعظ و نصیحت کے وقت اس سے زیادہ غضب ناک کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اس دن تھے پھر آپ نے فرمایا۔ اسے لوگو! تم میں سے بعض بھگانے والے ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھانے سے احتیاط کرنا چاہیے۔ کیونکہ جماعت میں پورے، نیچے اور ضرورت مند سب ہی ہوتے ہیں۔

۲۳۱۔ ہم سے محمد بن ابی یعقوب الکرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، محمد نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جب کہ وہ حیض میں تھیں۔ طلاق دے دی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ آنحضور سے کیا تو آپ بہت ناراض ہوئے پھر فرمایا۔ انھیں چاہیے کہ رجعت کر لیں اور انھیں اپنے پاس رکھیں۔ یہاں تک کہ جب وہ پاک ہو جائیں۔ پھر ائضہ ہوں اور پھر پاک ہوں تب اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو طلاق دے دیں۔

۱۱۴۸۔ جن کا خیال ہے کہ قاضی لوگوں کے تمام معاملات میں اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ بدگمانوں اور نفرت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ حضرت ابو

وَسَلَّمَ لِيَهْدِيَّ مَخْذِي مَا بَعْنِيهِ وَكَذَلِكَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرٌ  
مَشْهُورًا

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَزُوقٌ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ  
أَهْلٌ خَيْرًا أَعَبَ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ  
وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خَيْرًا أَعَبَ  
إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا  
سُفْيَانَ رَجُلٌ مِثْلُكَ قَهْلٌ عَلَى مَن حَرَجَ أَنْ أُطِيعَ  
مِنَ الَّذِينَ لَهُ عِيَالُنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ  
تَطُوعِيَنَّهُمْ مِنْ مَعْرُوفٍ

سفیان کی بیوی سے کہا تھا کہ دستور کے مطابق اتنے لے لیا کرو جو  
تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ اور یہ اس وقت  
ہو گا جب معاملہ معلوم و مشہور ہو۔

۲۰۳۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں خجیب نے خبر دی  
انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی  
عنها نے بیان کیا کہ ہند بنت ربیعہ بن ربیعہ آئیں اور کہا یا رسول اللہ !  
موسے زمین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کے متعلق اس وجہ میں ذلت  
کی خواہشمند ہوں جتنا آپ کے گھرانہ کی ذلت و رسوائی کی میں خواہشمند تھی لیکن  
اب میرا یہ حال ہے کہ میں سب سے زیادہ خواہشمند ہوں کہ روئے زمین  
کے تمام گھرانوں میں آپ کا گھرانہ عزت و سر بلندی والا ہو، پھر انہوں نے کہا  
کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہے۔ تو کیا میرے لئے کوئی حرج ہے اگر میں اس  
کے مال میں سے (الکی اجازت کے بغیر لے کر) اپنے اہل و عیال کو کھلاؤں  
آنحضور نے ان سے فرما دیا تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے اگر تم انھیں  
دستور کے مطابق کھلاؤ۔

باب ۱۱۹۰ الشہادۃ علی الخط الممخوم  
وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابُ  
الْحَاكِمِ إِلَى عَائِشَةَ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ  
إِلَّا فِي الْحَدِّ وَثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ الْقَتْلُ  
خَطًا فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هَذَا مَالٌ يَرْغَبُ فِيهِ  
وَأَمَّا مَا لَا بُدَّ أَنْ تَبْتَ الْقَتْلُ  
فَالْخَطُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ  
إِلَى عَائِشَةَ فِي الْحَدِّ وَكَتَبَ عُثْمَانُ  
بْنُ عَفْسٍ الْعَزِيزِي فِي سِنِّ كُسْرَى - وَقَالَ  
إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ  
إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ نَحْوَهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ  
الشَّعْبِيُّ يَجِيزُ الْكِتَابَ الْمَمْخُومَ بِمَا  
فِيهِ مِنَ الْقَاضِي - وَمُزَوَّجٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
نَحْوَهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ

۱۱۹۰۔ جہتد تحریر پر گواہی مورجین حدود میں یہ جائز ہے۔ اور  
اور جن میں تنگی ہے۔ اور حاکم کا خط اپنے مالوں کے نام اور قاضی کا  
خط دوسرے قاضی کے نام اور بعض لوگم کا کہنا ہے کہ حدود کے  
موا سب معاملات میں حاکم کا خط جائز ہے مجھ انھیں لوگوں نے  
کہا کہ اگر قتل خطاً ہو تب بھی (حاکم کا خط) جائز ہے حالانکہ یہ  
بھی حدود میں آجاتا ہے) کیونکہ یہ ان کے خیال میں مال لکے احکام  
سے متعلق ہے۔ حالانکہ یہ مال فوت قتل کے بعد ہوتا ہے۔ دوسرے  
اصلاً عمدہ و خطا ایک ہی ہیں۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل  
کو حدود کے سلسلہ میں خط لکھا تھا۔ اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ  
عنه نے وراثت کے ٹوٹنے کے متعلق خط لکھا تھا۔ اور ابراہیم  
نے کہا کہ قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام جائز ہے بشرطیکہ  
وہ خط اور مہر کو پہچان لے۔ اور شعبی قاضی کی طرف سے جہتد  
پر اس کے مضمون کے مطابق فیصلہ کر دیتے تھے۔ ابن عمر رضی  
رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے مطابق مروی ہے۔ معاویہ بن جندب  
ثقفی نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی عبدالملک بن یعلیٰ اور ایسا

بن معاویہ اور قاسم بن عبد اللہ بن انس اور بلال بن ابی بردہ اور عبد اللہ بن بکر الاسلمی اور عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس موجود تھا جب ان لوگوں نے قاضیوں کے خطوط پر گواہوں کی موجودگی کے بغیر فیصلہ کیا پس اگر وہ شخص بس کے خلاف خط لایا گیا ہو وہ یہ کہے کہ یہ تو جھوٹ ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور اس سے مفر کی کوئی صورت نکال لاؤ گواہوں پر مخرج کے ذریعہ یا اور کسی ذریعہ اور سب سے پہلے ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبد اللہ نے قاضی کے خط کے باوجود گواہی کا مطالبہ کیا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن حرز نے حدیث بیان کی کہ بن موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کا خط لے کر آیا اور میں نے ان کے سامنے گواہی پیش کر دی تھی کہ میرا اہل ہر حق واجب ہے۔ اور وہ شخص کو فرمیں تھا چنانچہ میں خط لے کر (کوثر کے قاضی) قاسم بن عبد الرحمن کے پاس گیا تو انہوں نے اس فیصلہ کو لاگو کر دیا اور حسن اور ابو قلابہ وصیت کے حق میں اس وقت تک گواہی دینے کو ناپسند کرتے تھے جب تک اس کا مضمون نہ جان لے کیونکہ مکے ہے اس میں کوئی ظلم کی بات ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیر کو لکھا تھا کہ با توئم اپنے صاحب (عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ) کو دینے دے دو۔ ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو۔ اور زہری نے پردہ کے پیچھے عورت کے متعلق گواہی دینے کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم اسے پہچانتے ہو تو گواہی دو ورنہ نہ دو۔

۲۰۳۳۴ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حریث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا ان سے انس بن مالک رضی اللہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل روم کو خط لکھا پھر با تو صحابہ نے کہا کہ رومی صرف جہر بند خط ہی قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت نے چاندی کی ایک جہرنگوائی گویا میں اس کی چمک کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اس پر یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ"

۱۱۵۰ - کوئی شخص قاضی بننے کا کب مستحق ہوگا۔ اور حسن بصری

الْقَاضِي شَرِهُدَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى قَاضِي  
الْبَصْرَةِ وَ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ الْحَسَنُ وَ  
ثُمَّ مَاتَ مِنْ عَسِيدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَ بِلَالِ بْنِ  
أَبِي بَرْدَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنِ مُرَيْدَةَ وَ الْأَسْلَمِيُّ  
وَ عَامِرُ بْنُ عَبِيدَةَ وَ عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ يُخْبِرُونِي  
كُتِبَ الْقَضَاةُ بِغَيْرِ مَخْصِيٍّ مِنَ الشُّهُودِ  
فَإِنْ قَالَ الَّذِي جُمِعَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ  
نَزَاهٌ نِيلَ لَهُ إِذْ هَبَ قَالَ تَمَسَّ الْمَنْعَرَمُ مِنْ  
ذَلِكَ وَ أَقَالَ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي  
الْبَيْتَةَ ابْنُ أَبِي لَيْسَى وَ سَوَاءُ امْرَأَتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
وَ قَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُحَمَّدٍ بِإِحْثَاءِ كِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي  
الْبَصْرَةِ وَ أَقَمْتُ عِنْدَ الْبَيْتَةِ أَنَّ لِي عِنْدَ قَلْبِ  
كَذَا وَ كَذَا وَ هُوَ بِالْكَوْفَةِ وَ جِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ  
ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاجْتَرَأَ وَ كُنِيَ بِالْحَسَنِ وَ أَبُو  
قَلَابَةَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيَّ وَ مِثْلَهُ حَتَّى يَنْكُرَ مَا فِيهَا  
يَدَّ لَهُ لَا يَذِيرُنِي لَعَلَّ فِيهَا حَوْرًا وَ قَدْ كَتَبَ إِلَيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ. أَمَا أَنْ يَكُنَّ  
صَاحِبِكُمْ وَ أَمَا أَنْ تُوْخَذَ لَوْ اجْتَرَأَ. وَ قَالَ الْأَهْرَبِيُّ  
فِي شَهَادَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ وَ رَأَى السَّيْرَ. إِنْ عَرَفْتَهَا  
فَاشْهَدْ وَ إِلَّا فَلَا تَشْهَدْ.

۲۰۳۳۴ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا أَنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا  
إِلَّا فَحْشًا مَا قَاتَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَتَنَظَّرُ إِلَى وَ بَيْعَتِهِ وَ نَفْسُهُ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

بَابُ ۱۱۵۰ مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ وَ

قَالَ الْعَسَنَ آخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ يَتَّبِعُوا  
 يَسْمِعُوا الْهَوَىٰ وَكَانَ يَحْشَوُ النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا  
 بِأَيَاتِهِمْ تَمَنَّا قَلِيلًا ثُمَّ قَرَأَ آيَا دَاوُدَ إِنَّا جَعَلْنَاكَ  
 خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ  
 بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ  
 اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ  
 عَذَابٌ شَدِيدٌ يَتْلُو تَسْوِئًا مِمَّا فِي الْحِطَابِ ط  
 قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَا السُّورَةَ فِيهَا فِيهَا هُدًى وَتُؤْمِنُ  
 بِحُكْمِهَا الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ اسْلَمُوا إِلَيْنَا  
 هَٰذَا دَاوُدَ الرَّاكِبِيُّونَ وَالْأَنْبِيَاءُ إِنَّا سَخَفُفْنَا  
 أَسْمَاءَهُمْ عُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَهَٰؤُلَاءِ عَلَيْهِ  
 شُهُدَاءُ فَلَا تَحْشَوُ النَّاسَ وَتَحْشَوْنَ وَلَا  
 تَشْتَرُوا بِأَيَاتِي تَمَنَّا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ  
 بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَقَرَأَ  
 دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ إِذَا أَيْنَكُم مِّنَ الْحَرْبِ إِذْ  
 نَفَسْتُمْ فِيهِ غَمٌّ الْقَوْمَ وَهَٰذَا لَكُمْ بِمُشَاهِدَةٍ  
 فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكَلَّمَهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا  
 عَلِيمًا فَحَمِيدٌ سُلَيْمَانَ وَ لَمْ يَلَمْ دَاوُدَ وَكَوَلَا  
 مَا دَعَا اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَٰذَا بَيْنَ لَوْ آتَىٰ هَٰذَا  
 الْقَضَاءُ هَلْ كُنَّا أَنَا أَثْنَىٰ عَلَىٰ هَٰذَا إِبْرَاهِيمَ  
 وَ عُدَّتْ هَٰذَا بِإِحْتِدَادٍ - وَقَالَ مُرَاحِمُهُ  
 نَبِيٌّ قَرَأَ لَنَا عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْقَرَنِيزِ  
 تَضَمَّنَ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ تَحْصُلَةٌ  
 كَانَ فِيهِ وَصْفُهُ أَنْ يَكُونُ فِيهِمَا  
 حَلِيمًا عَقِيمًا صَلِيمًا عَالِمًا سَوِيًّا وَكَانَ  
 الْعِلْمُ

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حاکموں سے یہ عہد لیا ہے کہ خواہشات  
 کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے نہ ڈریں اور میری آیات کو معمولی  
 قیمت کے بدلے میں نہ بیچیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۷۱ اے داؤد  
 ہم نے آپ کو زمین پر نائب بنایا ہے۔ پس آپ لوگوں میں حق کے  
 ساتھ فیصلہ کیجیے اور خواہش نفسانی کی پیروی نہ کیجیے کہ وہ آپ  
 کو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ کے  
 راستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں ان پر شدید عذاب ہوگا قیامت  
 کے دن۔ پھر اس کے بعد انھوں نے بھلا دیا تھا ”اور حسن بصری  
 نے اس آیت کی بھی تلاوت کی بلاشبہ ہم نے تورات نازل کی جس  
 میں ہدایت اور نور ہے، اس کے ذریعہ انبیاء جنہوں نے  
 اطاعت اختیار کی۔ فیصلہ کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے  
 ہدایت اختیار کی۔ اور پاک باز اور علما (فیصلہ کرتے ہیں) اس  
 کے ذریعہ جو انھوں نے کتاب اللہ کو محفوظ رکھا ہے اور وہ  
 اس پر نگہبان ہیں پس لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو اور  
 آیات کے ذریعہ تھوڑی پونجی نہ خریدو۔ اور جو اللہ کے نازل  
 کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو وہی منکر پر رہتا  
 اسْتَخَفُّوا إِنِّي إِنَّمَا اسْتَعْدَدُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ اور حسن  
 نے اس آیت کی بھی تلاوت کی ”اور یاد کرو (داؤد اور سلیمان کو  
 جب انہوں نے حکمت کے بارے میں فیصلہ کیا جب کہ اس میں ایک  
 جماعت کی بکریاں گھس چکی تھیں اور ہم ان کے فیصلہ کا مشاہدہ کر رہے  
 تھے پس ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو نبوت  
 اور معرفت دی تھی“ پس سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی حمد  
 کی اور داؤد علیہ السلام کو ملامت نہیں کی۔ اگر ان دو انبیاء  
 کا حال جو اللہ نے ذکر کیا ہے نہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ قاضی تباہ ہو  
 رہے ہیں کیونکہ ان کے فیصلے بعض اوقات غلط بھی ہوتے ہیں  
 کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی تعریف ان کے علم  
 کی وجہ سے کی ہے اور داؤد علیہ السلام کو ان کے اجتہاد میں معذور قرار دیا ہے اور مزاحم بن زفر نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن عبد العیوژ  
 نے بیان کیا کہ پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی ان میں سے کوئی ایک خصلت بھی نہ ہو تو اس کے لئے باعث عیب ہے یہ کہ وہ  
 مجھلا رہو، بردبار ہو، پاکدامن ہو، قوی ہو، عالم ہو۔ علم کے بارے میں خوب سوال کرنے والا ہو۔

بِأَوَّلِهِ ۱۱۱۱ رِئَاسَتِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ  
عَلَيْهَا وَكَانَ شَرِيحَ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى  
الْقَضَاءِ أَجْرًا ۱۱۱۱ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا كُلُّ لَوْحِي  
يَفْذَرُ عَمَّا لَيْسَ وَأَكَلُ أَبُو بَكْرٍ وَمُحَمَّدٌ

۱۱۱۱۔ حکام اور حکومت کے عاملوں کی تنخواہ۔ اور قاضی شریعہ  
قضاء کی تنخواہ لیتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا  
(یتیم کا) نگران اپنے کام کے مطابق لے گا۔ اور ابو بکر و  
محمد رضی اللہ عنہما نے بھی (خلیفہ ہونے پر بقدر کفایت)

لیا تھا

۲۰۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے سریش بیان کی، انھیں شعیب نے خبر  
دی، انھیں زہری نے، انھیں نمر کے بھائی سائب بن یزید نے خبر  
دی، انھیں حویط بن عبد العزیٰ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن السد  
نے خبر دی کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں آئے  
تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا مجھ سے جو یہ کہا گیا ہے وہ صحیح ہے  
کہ تمہیں لوگوں کے کام سپرد کیے جاتے ہیں اور جب اس کی تنخواہ دی جاتی  
ہے تو تم اسے لینا پسند نہیں کرتے؟ میں نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔ عمر  
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارا اس سے مقصد کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ  
میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں اچھی طرح بولیں چاہتا ہوں،  
کہ میری تنخواہ مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ  
کرو کیونکہ میں نے بھی اس کا ارادہ کیا تھا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے، آنحضور  
ﷺ مجھے عطا کرتے تھے تو میں عرض کر دیتا تھا کہ اسے مجھ سے زیادہ اس کے حق  
مند کو عطا فرما دیجیے آخر آپ نے ایک مرتبہ مجھے مال عطا کیا اور میں نے  
وہی بات دہرائی کہ اسے ایسے شخص کو دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت  
مند ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد اس  
کا صدقہ کرو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے زکوٰۃ مند ہو اور  
نہ اسے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے  
نہ پڑ کرو۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم  
بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم مجھے عطا کرتے تھے تو میں کہتا کہ آپ سے دیدیں جو اس کا مجھ سے  
سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ پھر آپ نے مجھے ایک مرتبہ مال دیا اور میں  
نے کہا کہ آپ اسے ایسے شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت  
مند ہو تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد

۲۰۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ أُمِّ  
يَمْرٍ أَنْ حَوِيطَ بْنَ عَبْدِ الْعَزَّازِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ  
خَلِيفَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أَحَدِّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ  
أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتِ الْعُمَالَةُ كَرِهْتُمَا  
فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ مَا تَوَيْدُ إِلَى ذَلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِي  
أَفْرَاشًا أَعْبُدُ أَتَا بَعِيرٌ أُرِيدُ أَنْ تَكُونَ  
عُمَا لَتِي صَدَقْتُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُمَرُ لَكَ تَفَعَّلُ  
فَإِنِّي كُنْتُ أَرَادْتُ الَّذِي أَرَادْتَ فَكَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي النِّعَاءَ فَأَقُولُ  
أَعْطِمْ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَمْ أَقْلُ  
أَعْطِمْ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُذْ فَاقْتُولْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا  
الْمَالِ وَأَنْتَ غَلِيظُ مَشْرِيفٍ وَكَأْسَائِلٍ فَخُذْ وَارْتَدَّ  
فَلَا تَنْبَغُ نَفْسُكَ وَعَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ  
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي النِّعَاءَ  
فَأَقُولُ أَعْطِمْ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً  
مَا لَمْ أَقْلُ أَعْطِمْ مِنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَاقْتُولْهُ وَتَصَدَّقْ  
بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَلِيظُ  
مَشْرِيفٍ وَكَأْسَائِلٍ فَخُذْ وَارْتَدَّ فَلَا تَنْبَغُ  
نَفْسُكَ ۝

اس کا صدقہ کر دو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے خواہشمند نہ ہو اور نہ اسے تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو۔ اور جو اس طرح ملے اس کے پیچھے بھی نہ پڑا کرو۔

**باب ۱۱۵۲** مَنْ قَضَىٰ ذَكَةً عَنِ الْمَسْجِدِ  
ذَكَةً عَنْ عُمَرَ عَنِ مُنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَضَىٰ شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَنَجِيحُ بْنُ  
يَعْمُرٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَضَىٰ مُرْوَانٌ عَلَى تَرْبِيدِ  
بَنٍ ثَابِتٍ بِالْمِصْبِي عِنْدَ الْمُنْبَرِ كَانَ الْحَسَنُ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ أَوْفَى يَفْقِهَانِ فِي الرَّقَبَةِ خَارِجًا مِنْ  
۲۰۳۵ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتْلَةَ  
وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَرَقَ بَيْنَهُمَا

۱۱۵۲۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا اور لعان کر دیا اور عمر  
رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے منبر کے پاس لعان کر دیا۔ اور  
شریح، شعبی اور نجیح بن یحیر نے مسجد میں فیصلہ کیا۔ اور  
مروان نے تیر بن ثابت کے خلاف قسم کی بنیاد پر منبر کے پاس  
فیصلہ کیا۔ اور حسن بصری اور زرارہ بن اوفی مسجد کے باہر صحن  
میں فیصلہ کرتے تھے۔

۲۰۳۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والوں کو دیکھا میں اس وقت پندرہ  
سال کا تھا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی گئی تھی۔

۲۰۳۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان  
کی، ابی بن جریج نے خبر دی، ابی بن شہاب نے خبر دی، ابی بن  
سعد کے ایک فرو سہل رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب  
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی۔ آنحضرت کا اس بارے  
میں کیا خیال ہے اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے مرد کو دیکھے کیا  
اسے قتل کر سکتا ہے۔ پھر دونوں (میاں بیوی) میں لعان کرایا گیا اور میں موجود تھا۔

۲۰۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَاحِدَةً  
مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ قَتَلَهُ عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا  
شَهِيدٌ

**باب ۱۱۵۳** مَنْ حَقَّرَ فِي الْمَسْجِدِ حَقًّا إِذَا أَقْبَى  
أَنَّى حَدَّثَنَا أَمْرٌ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قِيَامًا  
وَقَالَ عُمَرُ أَخْرَجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيَذْهَبْ  
عَنْ قِيَامِهِ

۱۱۵۳۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا یہاں تک کہ جب حد جاری  
کرنے کا وقت آیا تو اس نے مسجد سے باہر جانے کا حکم دیا اور  
پھر حد قائم کی گئی۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اسے (جس پر  
حد ثابت ہوئی تھی) مسجد سے باہر بجاؤ۔ علی رضی اللہ عنہ  
سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۲۰۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبِيحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَى رَجُلٌ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنِّي تَرَيْتُكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَمَا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ  
أَنَّا بَقَا قَالَ آيَكُ جُنُوءٌ قَالَ لَا قَالَ إِذَا هُوَ آيَكُ

۲۰۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن زبیک نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ  
نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
آنحضرت مسجد میں تھے۔ اور انہوں نے آنحضرت کو آواز دی اور کہا یا رسول اللہ  
میں نے نہا کر لیا ہے، آنحضرت نے ان سے اعراض کیا۔ لیکن جب انہوں نے

اپنے ہی خلاف ہمارے تیرے گواہی تو آپ نے ان سے پوچھا کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ انہیں سے جاؤ اور رحم کرو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر مجھے اس شخص نے نہروئی جس نے مجاہد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صاحب کو عید گاہ پر رحم کیا تھا۔ اس کی روایت یونس و عمر اور ابی ہریرہ نے زہری سے کی، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے رحم کے سلسلے میں۔

۱۱۵۴۔ فریقین کو امام کی نصیحت۔

۲۰۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے امک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے فرمایا بلاشبہ میں ایک انسان ہوں تم میرے پاس اپنے جگہ سے ملاتے ہو۔ ممکن ہے تم میں سے بعض اپنے مقدمہ کو پیش کرنے میں فریق ثانی کے مقابل میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں تمہاری بات میں کر فیصلہ کر دوں۔ تو جس شخص کے لئے میں اس کے بھائی (فریق خالف) کے کسی حق کا فیصلہ کر دوں وہ اسے نہ لے کیونکہ میرا گل کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دیتا ہوں۔

۱۱۵۵۔ ایک فریق کے لئے (قاضی) کی گواہی حاکم کے سامنے

ہونی چاہیے خواہ اس کے قاضی ہونے کے زمانے کا واقعہ ہو یا اس سے پہلے کا۔ قاضی مشترک سے ایک شخص نے (اپنے مقدمہ میں) گواہ بننے کے لئے کہا تو آپ نے اس سے کہا کہ امیر کے پاس چلو اور وہاں میں گواہی دوں گا (یعنی خود فیصلہ نہیں کیا اور حکم نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کو کسی کو زنا یا پوری کرتے دیکھیں اور آپ امیر ہوں) تو کیا اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر حد جاری کر دیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ کی گواہی مسلمانوں کے ایک فرد کی گواہی ہوگی! انہوں نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے کہ عمر نے اللہ کی کتاب پر اضافہ کیا ہے تو میں رحم کی آیت اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا اور عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

قَاتَرُ جُمُودًا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَن رَجَعَتْهُ بِالْمَصُولِ رَقَا يَوْمَ نُسِّ وَ مَعْمَرُ بْنُ جَرِيحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ:

یونس و عمر اور ابی ہریرہ نے زہری سے کی، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے رحم کے سلسلے میں۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَرِيبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا شَرُّ وَ إِنْكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَنَ يُحِبَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ عَلَى أَحَدِهِمَا أَسْمَعَ مَمَرٍ فَصَيِّتُ لَهُ نَحْقَ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ:

۱۱۵۵۔ الشَّهَادَةُ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وَكِتِهِ النِّقَضَاءُ أَذْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخُصْمِ وَقَالَ شُرَيْحُ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ أَهْتَ الْأَمِيرُ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عَمْرُوهُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ لَوْ رَأَيْتَ مَا جَلَّ عَلَى حَدِّ زَيْنَا أَوْ سُرْقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ فَهَهِ هَذِهِ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْ كَأَنَّ يَقُولُ النَّاسُ نَادَى عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُ بَيْتَ الرِّجْمِ يَسِيدِي أَقْرَأَ مَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّفَا أَرْبَعًا مَرَّةً وَرَجَمَهُ وَ كَمْ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَقَّقَ وَ قَالَ

حَتَّىٰ إِذَا أَقْرَأْتُمْ عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجْمًا  
وَقَالَ الْحَاكِمُ آمَنَ بَعْدَهُ  
معاہد میں لی تھی۔ اور حوادے کہا ہے کہ اگر حاکم کے سامنے ایک مرتبہ بھی اقرار کر لے تو اسے رجم کیا جائے گا اور حکم نے کہا کہ چار  
مرتبہ (اقرار ضروری ہے)

۲۰۳۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى  
عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى ابْنِ  
قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَمْ يَبَيِّنْهُ عَلَى تَنْبِيلِ  
تَسْلَةٍ فَلَمْ يَسْلَمْهُ فَقُمْتُ إِلَّا لَتَمِسَ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ  
فَلَمْ أَرَ أَحَدًا إِلَّا شَهِدَ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَأَ ابْنِي فَذَكَرْتُ  
أَهْرَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِمْ سَلِّحْ هَذِهِ الْقَتِيلَ الَّذِي  
يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ قَائِمٌ بِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا  
لَا يُعْطِيهِ أُصِيبُ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَبْدَعُ أَسَدًا مِّنْ أَسَدِ  
اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
مَعَ اللَّهِ مَلَكِيهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاكَ إِلَى فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ  
خِرَافًا فَكَانَ أَقْلُ مَالٍ تَأْتَلَعُ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ  
عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَذَاكَ إِلَى وَقَالَ أَهْلُ الْحَبَابِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِي  
بِعَلِيهِ شَهِدَ بِذَلِكَ فِي وَلَا يَتْبَعُهُ أَذْقَلَهَا وَكَوْ  
أَقْرَحَصُمُ عِنْدَ لَا حَمْرٍ يَحْقُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ  
لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي تَوَلَّى بَعْضُهُمْ حَتَّى يَذْعُبَ شَاهِدٌ  
فَيَحْضُوهُمْ إِقْرَأُوا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا  
سَمِعَ أَوْ رَأَى فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضَى بِهِ وَهَاجَا  
فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَقَالَ آخَرُونَ  
مِنْهُمْ لَا يَقْضِي بِهِ إِلَّا ثَلَاثَةً مُّؤْتَمِنَةً فَإِنَّمَا يَرَادُ مِنَ  
الشَّهَادَةِ وَمَعْرِفَةِ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعَلِيهِ فِي الرِّمَالِ وَلَا يَقْضِي  
فِي غَيْرِهَا وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَتَّبِعُنِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِي

۲۰۳۹- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان  
کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن کثیر نے، ان سے ابو قتادہ کے مولا  
ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے حنین کی جنگ کے موقع پر فرمایا۔ جس کے پاس کسی  
مقتول کے بارے میں جیسے اس نے قتل کیا ہو گواہی ہو تو اس کا سامان اسے  
ملے گا۔ چنانچہ میں مقتول کے لئے گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے  
کسی کو نہیں دیکھا جو میرے لئے گواہی دے سکے اس لئے میں بیٹھ  
گیا۔ پھر میرے سامنے ایک صورت آئی اور میں نے اس کا ذکر آنحضرت سے  
کیا تو وہاں بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ اس مقتول کا سامان جس کا  
ابو قتادہ ذکر کر رہے ہیں۔ میرے پاس ہے، انھیں اس لئے رضی کر دیجئے  
(کہ وہ ہتھیار مجھے دے دیں) اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز  
نہیں۔ اللہ کے شہروں میں سے ایک شہر کو نظر انداز کر کے جو اللہ اور اس  
کے رسول سے جنگ کرتا ہے وہ قریش کے معمولی آدمی کو ہتھیار نہیں دیں گے  
بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے حکم دیا اور انہوں نے ہتھیار مجھے دے دیئے۔  
اور میں نے اس سے ایک باغ خرید لیا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام  
کے بعد) حاصل کیا تھا۔ اور مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے  
کہ پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور مجھے وہ ہتھیار دیا اور اہل حجاز نے کہا،  
کہ حاکم صرف اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کر سکتا خواہ واقعہ کا مشاہدہ اس  
نے اپنے زمانہ ولایت میں کیا ہو یا اس سے پہلے۔ اور اگر کسی فریق نے اس  
کے سامنے دوسرے کے لئے مجلس قضایں کسی حق کا اقرار کیا تو بعض لوگوں  
کا خیال ہے کہ اس بنیاد پر وہ فیصلہ نہیں کرے گا۔ بلکہ دو گواہوں کو بلا کر ان  
کے سامنے اقرار کرائے گا۔ اور بعض اہل عراق نے کہا ہے کہ جو کچھ قاضی نے  
عدالت میں دیکھا یا سنا اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ لیکن جو کچھ عدالت  
کے باہر ہوگا اس کی بنیاد پر دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کر سکتا اور انھیں  
میں سے دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس کی بنیاد پر بھی فیصلہ کر سکتا ہے کیونکہ



قَضَاءٌ بِعَلَيْهِمْ كَذَنَ عِلْمٌ غَيْرِهِمْ مَعَ أَنَّ عَلَيْهِ أَكْثَرُ  
مِنْ شَهَادَةٍ غَيْرِهِمْ وَلَكِنْ فِيهِ نَعْرَضًا لِتَهْمَةِ نَفْسِهِ  
عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَإِقْبَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ  
كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ  
إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةٌ

وہ امانت دار سے شہادت کا مقصد تو صرف حق کا سامنا ہے پس قاضی کا ذاتی علم  
گواہی سے بڑھ کر ہے اور بعض ان میں سے کہتے ہیں کہ اموال کے بارے میں  
تو اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کرے گا اور اس کے سوا میں نہیں کرے گا  
اور قاسم نے کہا کہ حاکم کے لئے درست نہیں کہ وہ کوئی فیصلہ صرف  
اپنے علم کی بنیاد پر کرے اور دوسرے کے علم کو نظر انداز کر دے۔ گو  
قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر ہے۔ لیکن چونکہ عام مسلمانوں کی نظر میں اس صورت میں قاضی کے متہم ہونے کا خطرہ ہے اور  
مسلمانوں کو اس طرح بدگمانی میں مبتلا کرنا ہے (اس لئے یہ صورت مناسب نہیں) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی کو ناپسند کیا اور

فرمایا کہ یہ صغیرہ۔

۲۰۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُسَيْنٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ  
بِنْتُ حُجْرٍ فَلَمَّا رَجَعَتْ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَاهَمَهَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا  
سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ  
أَدَمَ فَجَرِي الدَّمَرُ وَأَمَّا سُعَيْبُ بْنُ مَسْفَرٍ وَابْنُ  
أَبِي عَتِيقٍ وَاسْحَاقُ بْنُ يُحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ  
يُحْيَى ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۴۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابویم  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے علی بن حسین  
نے کہ ام المومنین صغیرہ بنت حمی رضی اللہ عنہا (رات کے وقت) نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور آنحضور مسجد میں متکلف تھے  
جب وہ واپس آئے لگیں تو آنحضور بھی آپ کے ساتھ آئے۔ اس وقت  
دو انصاری صحابی ادھر سے گزرے تو آنحضور نے انھیں بلایا اور  
فرمایا کہ یہ صغیرہ ہیں۔ ان دونوں حضرات نے کہا، سبحان اللہ (کیا ہم  
آنحضور پر شبہ کریں گے) آنحضور نے فرمایا کہ انسان کے اندر شیطان  
اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون دوڑتا ہے۔ اس کی روایت شعیب ابن  
مسافر ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے کی، ان سے علی  
بن حسین نے اور ان سے صغیرہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا لکھا۔  
۱۱۵۶۔ جب حاکم اعلیٰ دو امیروں کو کسی ایک جگہ متین کرے تو

## باب ۱۱۵۶ اَمْرُ الْوَالِي اِذَا وَجَّهَ اَمِيْرَيْنِ

إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يُتَطَاعَ عَادًا كَيْتَقَاصِيًا  
۲۰۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقْدِيُّ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ  
وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرْ إِذَا لَقَيْتُمْ  
وَبَشِيرًا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَا تَطَاوَعُوا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى  
أَنَّهُ يَضْمُرُ بَأْسًا مِنْ النَّبِيِّ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ عَزَائِمٍ  
وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ أَوْدَةَ وَابْنُ يَزِيدَ بْنِ هَاشِمٍ  
وَوَكِيْعُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّ

انھیں یہ حکم کہ وہ متفق رہیں اور ایک دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔  
۲۰۴۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عقیقی نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے  
بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے  
والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے  
والد (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور  
ان سے فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا اور تنگی نہ کرنا اور خوشخبری دینا اور  
اور آپس میں اتفاق رکھنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ہمارے  
ملک میں شہد کا نبیذ (تبع) بنایا جاتا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہر نشہ آور

**باب ۱۱۵۷** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ الدَّهْرِيُّ وَكَذَلِكَ

عُمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُعْبَةَ

۲۰۴۲ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی حَنِیْفَةَ عَنْ سَعِيدِ  
عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِی مَسْوُومٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُلُوا الْعَقَائِدَ وَاجْتَنِبُوا  
الدَّائِحِي ۝

**باب ۱۱۵۸** هَذَا آيَةُ الْعُمَالِ ۝

۲۰۴۳ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَائِفُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ السَّاعِدِيُّ  
قَالَ اسْتَعْمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا  
مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتَيْبَةِ عَلَى صَدَقَةٍ  
فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا الْكُفْرُ وَهَذَا الْهُدَى لِي فَقَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَيْتِ قَالَ  
سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْبَيْتَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَنَ  
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ تَبِعْتُهُ نِيًّا قِيْلَ  
هَذَا لَكَ وَهَذَا لِي فَهَذَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَامْرَأَتِهِ  
فَيَنْتَظِرُ أَيُّهُمَا لَمْ يَأْمُرْهُ الَّذِي تَفْسِي بِسَيْدِهِ لَكِنَّا قِيْلَ  
بَشَرٌ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ رَأْيَا مِمَّنْ يَجْعَلُهُ عَلَى رَأْيَتِهِ إِنْ  
كَانَ بَعِيرًا أَوْ رَعَاءً أَوْ بَقَرَةً أَوْ خَوَاطِرًا أَوْ شَايَةً  
تَبِعُواكُمْ رَفَعَ سَيْدِي حَتَّى رَأَيْتَا غَفْرَتِي أَنْطَبِيهِ أَهْلُ  
بَلْعُثَ ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ تَقَعَصَهُ مَلِيْنَا الزُّهْرِيُّ وَرَأَدَ  
هَشَامٌ عَنْ أَمِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ أُذُنًا قِيْلَ  
وَأَبْصَرْتُ عَيْنِي وَسَكُوْتُيَدُنْ ثَابِعٌ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ  
مَعِي وَكَمْ يَقُولُ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أُذُنِي خَوَاطِرًا  
صَوْتُكَ وَالجَوَارُ مِنْ تَجَارِدَ كَصَوْتِ  
الْبَقَرَةِ ۝

**باب ۱۱۵۹** ابْنُ تَيْفِطٍ وَابْنُ أَبِي حَنِيفَةَ

۲۰۴۴ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۱۵۷۔ سالم کا دعوت قبول کرنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ

بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی۔

۲۰۴۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو داؤد اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ قیدیوں کو پھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔

۱۱۵۸۔ عاملوں کے دباوا

۲۰۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے، انہوں نے عروہ سے سنا انھیں حمید سعدی  
رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی اسد کے ایک صاحب کو صدقہ  
کی وصولی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل بنایا، ان کا نام  
ابن الاُتیبہ تھا جب وہ واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ آپ لوگوں کا ہے۔  
اور یہ مجھے بدیدہ لگ گیا تھا۔ پھر آنحضرت پر کھڑے ہوئے۔ سفیان ہی نے یہ  
روایت بھی کی کہ ”پھر آپ منبر پر چڑھے“ پھر اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا اس عامل  
کا کیا حال ہوگا جسے ہم بھیجے ہیں مجرورہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ غبار ہے اور میرا  
ہے۔ کیوں نہ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر بیٹھا اور دیکھا ہوتا کہ اسے بدیدہ دیا جاتا  
ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبض میں میری جان ہے۔ عامل جو چیز بھی رشوت  
کے طور پر لے گا اسے قیامت کو اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ ہوگا  
تو اپنی آواز نکالتا آئے گا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکالتی آئے گی،  
بکری ہوگی تو وہ بولتی آئے گی پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ  
ہم نے آپ کے دونوں ہاتھوں کی سفیدی دیکھی اور آپ نے فرمایا کہ میں نے  
پہنچا دیا! تین مرتبہ، سفیان نے بیان کیا کہ یہ واقعہ ہم سے زہری نے بیان کیا  
اور ہشام نے اپنے والد کے واسطے یہ اضافہ کیا، ان سے ابو حمید رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دونوں آنکھوں  
نے دیکھا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو۔ کیونکہ انہوں نے  
مجھے میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری نے مغیرہ کے کانوں نے سنا کے الفاظ  
نہیں ذکر کئے ”خوار“ آواز اور جود تجاروں سے گائے کی آواز کی طرح۔

۱۱۵۹۔ موالی کو قاضی اور عامل بنانا۔

۲۰۴۴۔ ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن

بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ جُرَيْجَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنَا قَالَ قَالَ حَقَّانَ سَأَلْتُ  
مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ يُؤَمِّرُ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَأَمْعَابَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْسَجِدٍ قَبْلَهُ  
فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ سَلَمَةَ وَتَائِدٌ وَعَامِرُ بْنُ  
مَرْثَدَةَ .

### باب العرفاء للناس

۲۰۴۵- حَدَّثَنَا إسماعيل بن أبي أدريس حدثني  
إسماعيل بن إبراهيم عن عبيد بن موسى بن عتبة قال  
ابن شهاب حدثني عوف بن الزبير أن مولات  
بن الحکمرة السوسی بن مخرمة أخبروا أن رسول  
الله صلى الله عليه وسلم قال حين أذن لهم  
المسلمون في عتيق بني هوازن أني لله أذري  
من أذن منكم فمن لم يأذن فارجعوا حتى يرفع  
الناس أذانكم فارجعوا فجمع الناس فكلهم عرفاء  
فارجعوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبروا  
أن الناس قد طيعوا أفرجوا

### باب ما يضر من ثناء السلاطين

إذا خروجه قال غيل فإلك

۲۰۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عاصم بن محمد  
بن تميم بن عبد الله عن عمار بن أبي عمار قال أناس  
بن عمر أننا قد حمل على سلطاننا فنقول لهم خذوا  
ما تشاءوا فخرجنا من عندهم قال كنا نعدّها  
نفاقاً

۲۰۴۷- حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِزٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنَّ شَرَّ النَّاسِ جُودُ الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوَاهُ  
وَيُوجِبُهُ وَهُوَ لَا يَرْجُوهُ

وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں نافع نے  
خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہا کہ ابو حذیفہ رضی اللہ  
عنہ کے مولا (آزاد کردہ غلام) سالم جہا پرین اولین اور نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صحابہ کی مسجد قبائیں امامت کرتے تھے، ان میں ابو  
بکر، عمر، ابوسلمہ، زید، اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے  
تھے۔

۱۱۶۰۔ لوگوں کی پوری واقفیت رکھنے والے۔

۲۰۴۵۔ ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل  
بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا موسیٰ بن عتبہ نے، ان  
سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عمرو بن زبیر نے بیان کیا اور انھیں  
مروان بن حکم اور مسور بن عذرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے، جب مسلمانوں نے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کو اجازت  
دی تو فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس  
نے نہیں دی ہے۔ پس واپس جاؤ اور تمہارا معاملہ ہمارے پاس تمہارے  
معاملات کے واقف اور تمہارے سردار لائیں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور  
ان کے ذمہ داروں نے ان سے بات کی اور پھر آنحضرت کو اگر اطلاع دی کہ  
لوگوں نے عسرت تمام اجازت دیدی ہے

۱۱۶۱۔ حکم ملی کی تعریف کرنا اور پیچھے اس کے خلاف کہنا تا پسینہ

ہے۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد بن زید  
بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے بیان  
کیا کہ کچھ لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم اپنے حاکموں کے پاس  
جاتے ہیں اور ان کے حق میں وہ باتیں کہتے ہیں کہ باہر آنے کے بعد ہم اس کے  
خلاف کہتے ہیں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ ہم اسے اتفاق سمجھتے تھے۔

۲۰۴۷۔ ہم سے قسبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی  
ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عمارک نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا  
کہ بدترین شخص دو رخا ہے کسی کے سامنے اس کا ایک رخ ہوتا ہے اور  
دوسرے کے سامنے دوسرا۔

## باب ۱۱۲۱ انْقِصَاءٌ عَلَى الْغَائِبِ :

۲۰۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَبِيحٌ فَأَخْتَارَ أَنْ أَخُذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ خُذْ مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ :

باب ۱۱۲۲ مَنْ قَضَى لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذُ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يَجْعَلُ حَرَامًا وَلَا حُرْمَةً حَلَالًا :

۲۰۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَأْبَةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَأَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَمَحَ خُصُومَةً بَيْنَ ابْنِ حُجْرَةَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِي الْعِصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَمْسَبَ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضَى لَهُ بِذَلِكَ ثُمَّ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَأَتَاهَا حَيٌّ قِلْعَةً مِنَ النَّارِ فَلْيَا خُذْهَا أَوْ لَيْتُ رَبِّي :

۲۰۵۰ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَمِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَأَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنِ زَيْنٍ وَلَيْسَتْ تَرْمَعَةٌ مِثْلِي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ إِنَّ أَخِي كَذَبٌ كَانَ عَمِيَّةَ لِي فَنِيصَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ تَمِيمَةَ فَقَالَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدَةَ عَلَى

۱۱۲۳ - غیر مولود شخص کے خلاف فیصلہ۔

۲۰۴۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (ان کے شوہر) ابو سفیان بخیل ہیں اور مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔

۱۱۲۳ - جس کے لئے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا جائے تو اسے نہ لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ کسی حرام کو حلال اور کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔

۲۰۴۹ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں رباب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی آپ نے اپنے حجرہ کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر ان کی طرف نکلے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ مقدمے لے آتے ہیں ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے زیادہ یلغ ہو اور میں (خلاف واقعہ) یقین کر لوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کے لئے بھی میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ چاہے اسے لے یا چھوڑ دے۔

۲۰۵۰ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غنیمہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو میرے حق کی تھی کہ زمرہ کی گیز (کالوکا) میرا ہے تم اسے اپنی پردوش میں لے کر لے چکا۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ پھر عبد زمرہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی، میرے والد کی گیز کا لڑکا ہے اور

فِرَاشِهِ قَتَسَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِي كَانَ عَهْدًا فَاِ  
فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بَنٍ نَّمُوعَةُ اَخِي وَابْنُ وَلِيْدَةٍ اَبُو  
وَلِيْدٍ عَلٰى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنٍ نَّمُوعَةُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ لِمِ الْفِرَاشِ وَاللِّغَاوِرِ  
الْعَجْرُ ثُمَّ قَالَ لِسُوْدَةٍ بِنْتِ نَمُوعَةَ اِخْتِجِي  
مِنْهُ لِيْمَا رَاى مِنْ شَبَّهٍ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاَهَا حَتّٰى  
لَقِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۝

مشاہدہ کر لی تھی۔ چنانچہ اس نے سورہ رضی اللہ عنہا کو موت تک نہیں دیکھا۔

### باب ۱۶۴ فی النِّسْرِ وَنَحْوِهَا ۝

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا اسْحٰقُ بْنُ كُثَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
اَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي ذَائِلٍ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَخْلِفُ عَلَى بَيْنَيْنِ صَبْرٌ يَقْطَعُ مَا لَوْ هُوَ فِيْهَا فَلَمْ  
اِذَا لَقِيَ اللّٰهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَى  
الَّذِيْنَ يَشْتُرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَكْرِيَةً فَحَاءُ الشَّعْبِ  
وَعَبْدُ اللّٰهِ يَحْدِثُهُمْ فَقَالَ فِيْ نَزَلَتْ وَفِيْ رَجُلٍ مَّعَا  
فِيْ بَطْنٍ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَبَيَّنَتْ  
قُلْتُ ۝ قَالَ فَلْيَخْلِفْ قُلْتُ اِذَا اَيُّ خِلْفٍ فَخَزَلْتُ اَنْ  
الَّذِيْنَ يَشْتُرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَكْرِيَةً ۝

۱۶۴۔ فی النِّسْرِ وَنَحْوِهَا ۝

### باب ۱۶۵ فی الْقَضَاءِ فِيْ كَثِيْرٍ اِلْهَالٍ وَقَلِيْلٍ ۝

۲۰۵۲۔ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ  
فِيْ قَلِيْلٍ اِلْهَالٍ وَكَثِيْرٍ ۝

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

الرُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ نَارِيْبَ بِنْتَ بَقِيْ

مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زعمہ کھڑے  
ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی کیز کا لڑکا ہے اور انھیں  
کے فراش پر پیدا ہوا چنانچہ دونوں حضرات آنحضور کے پاس پہنچے۔ سعد رضی  
اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے، انہوں نے مجھے  
اس کی وصیت کی تھی۔ اور عبد بن زعمہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے  
والد کی کیز کا لڑکا ہے۔ اور انھیں کے فراش پر پیدا ہوا آنحضور نے فرمایا  
کہ عبد بن زعمہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ پھر فراش کا ہوتا ہے اور  
زانی کے لئے پتھر ہے۔ پھر آپ نے سورہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا سے کہا  
کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ کیونکہ آپ نے لڑکے کی عتبہ سے مشابہت

۱۱۶۴۔ کنوں اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں فیصلہ۔

۲۰۵۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے  
حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں منصور اور اعمش نے  
ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عین صبر کھائے گا۔  
جس کے فریہ وہ کسی (مسلمان کا) مال دوسرے کو دے دے۔ حالانکہ وہ  
اس میں جھوٹا ہے۔ تو اللہ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک  
ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (اس کی تصدیق میں) "بلا شجبہ جو  
لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کو پھوڑی پونجی کے بدلے خریدتے ہیں  
الایہ، اتنے میں اسشت رضی اللہ عنہ بھی آگئے ابھی عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ ان سے حدیث بیان ہی کر رہے تھے، آپ نے کہا کہ میرے ہی بارے

میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور ایک اور شخص کے بارے میں۔ میرا ان سے گنوں کے بارے میں جھگڑا ہوا تو آنحضور نے (مجھ سے) کہا کہ تمہارے پاس  
گواہی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مقابل کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ پھر تو یہ (جھوٹی) قسم کھائے گا۔ چنانچہ آیت بلا شجبہ  
جو لوگ اللہ کے عہد کو الایہ نازل ہوئی۔

۱۱۶۵۔ فیصلہ کے مال میں یا زیادہ میں۔ اور ابن عیینہ نے بیان

کیا، ان سے خبر مر (کوفہ کے قاضی) نے کہ کم مال اور زیادہ مال میں

فیصلہ برابر ہے۔

۲۰۵۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعب نے خبر دی،

انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زہیر نے، انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی

اللہ عنہا نے خبر دی، ان سے ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی اور ان کی طرف نکلے۔ پھر ان سے فرمایا میں تمہارے ہی جیسا ہوں ہوں میرے پاس لوگ مقدمہ لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے ایک فریق دوسرے سے زیادہ بلیغ ہو اور میں (مرتب اور گفتگو میں ہوشیاری کی وجہ سے) اس کے لئے اس حق کا فیصلہ کر دوں اور یہ تمہوں کر میں نے فیصلہ صحیح کیا ہے۔ (رحمۃ اللہ وہ صحیح نہ ہو تو میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو بلاشبہ یہ فیصلہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔

۱۱۶۶۔ امام کا لوگوں کی طرف سے ان کا مال یا ان کی جائیداد کو بیچنا احمد بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم بن مخام کو ایک مبر غلام بیچا تھا۔

۲۰۵۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن کیل نے حدیث بیان کی، ان سے عطانے اور انسے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور کو معلوم ہوا کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک صاحب نے اپنے ایک غلام کو مبر بنا دیا ہے (کہ ان کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جائے گا) پونہ ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا اس لئے آنحضور نے اس

۱۱۶۷۔ جس نے ایسے شخص کی تنقید کی پروا نہیں کی جو حالات سے واقف نہ ہو۔

۲۰۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہ بنایا لیکن ان کی امارت پر تنقید کی گئی۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ اگر تم آج ان کی امارت کو مطعون قرار دیتے ہو تو تم نے اس سے پہلے اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) کی امارت کو بھی مطعون قرار دیا تھا اور خدا کی قسم وہ امارت کے لئے مزارع تھے اور یہ کہ مجھے وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے۔

سَلَّمَ أَخْبَرَنَهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ حِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّ يَأْتِيَنِي الْخُفَمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَجُكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضَى لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسَبُ أَنَّ صَادِقٌ مِمَّنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَسْخَرْهَا.

بَابُ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَغَيْرِهَا عَنْهُمْ وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَعِيمِ بْنِ مَخَامٍ.

۲۰۵۳ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ اخْتَقَى غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُ قِتَاعَةٍ بِثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ هَمَّ تَمَّ أَنْ يَسَلَّ بِثَمَانِيَةِ إِيَّاهُ.

غلام کو آٹھ سو دینار میں بیچ دیا اور اس کی قیمت انہیں بیچ دی۔

بَابُ ۱۱ مَنْ لَمْ يَكْتَرِفْ بَطْنِي مَنْ لَا يَعْلَمُ فِيهِ أَمْرًا حَدِيثًا.

۲۰۵۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا أَمْرًا عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطَعْنَا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمَارَتِهِ إِيَّاهُ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّمَا إِيَّاهُ إِنْ كَانَ لِيَلْفِئَ لِلْأَمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لِيَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا الْبَنُ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

**باب ۱۱۶۸** الْأَلَاةُ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ  
فِي الْخُصُومَةِ لِدَاغُوجًا

۲۰۵۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ يَحْدِثُ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَضُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَلَاةِ  
الْخَصِمِ

**باب ۱۱۶۹** إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرِ أَخِيهِ  
أَهْلُ الْعِلْمِ فَهُوَ تَرَدُّدٌ

۲۰۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا مَعَ وَحْدَتَيْنِ نَعِيمٍ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ  
يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا صَبَأْنَا لَنُخْغَلَ  
خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْمُرُ قَعًا إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِائَتَ أُسَيْرٍ  
فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِائَةَ أُسَيْرٍ فَقَتَلَ وَامْلَأَ  
أَقْلَ أُسَيْرِي وَكَأَيُّ قَتْلٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِي أُسَيْرٍ  
فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ

(آپ نے یہ الفاظ فرمائے)

**باب ۱۱۷۰** إِنْ مَاتَ بَانِي قَوْمٍ فَصَلِّ بِمَنَّهُمْ

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ حَدَّثَنَا خُثَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو  
حَازِمٍ السَّيْدِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كُنْتُ  
قَالَ ثَلَاثِينَ بَنِي عَمْرِو قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَمِيَ الظُّهْرُ ثُمَّ أَنَا هُمْ يُصَلُّونَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا  
خَصَّوْهُ صَلَاتَهُ الْعَصَا فَذَنِّ يَلَاؤُ وَأَمَّا وَ أَمَّا بَلَّغُوا

۱۱۶۸ الالاء الخصم وہ ہے جو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہے۔ قرآن مجید کی  
آیت میں ”لَدْ دَعُوْج“ کے معنی میں (پٹریا ہوا بادل کی طرف جھکا ہوا)۔

۲۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن جریر نے، انھوں نے ابن ابی ملیک سے سنا، وہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے  
مغضوب وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا کرے۔

۱۱۶۹۔ جب حاکم نے فیصلہ میں حق سے تجلوز کیا یا اہل علم کے  
خلاف فیصلہ کیا تو وہ باطل ہے۔

۲۰۵۶۔ ہم سے عمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان  
کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں سالم نے اور انھیں ابن عمر  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔  
ج۔ اور مجھ سے نعیم بن حماد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی،  
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے، انھیں ان کے والد  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف  
بھیجا (جب انھیں اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان نہ ہوئے) کہہ کر  
اچھی طرح اظہار اسلام نہ کر سکے بلکہ کہنے لگے کہ صبا! صبا! ہم اپنے دین سے  
پھر گئے اس پر خالد رضی اللہ عنہ انھیں قتل اور قید کرنے لگے۔ اور ہم میں  
سے ہر شخص کو اس کے حصہ کا قیدی دیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو  
قتل کر دے، اس پر میں نے کہا کہ واللہ میں اپنے قیدی کو قتل نہیں  
کر دوں گا۔ اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ پھر ہم  
اللہ! میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں جو خالد بن ولید نے کیا۔ دو مرتبہ

۱۱۷۰۔ امام کی جماعت کے پاس آتا ہے اور انھیں صلح کر دیتا ہے۔

۲۰۵۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابو حازم المدینی نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد  
الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں باہم لڑائی  
ہو گئی۔ جب آنحضرت کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ظہر کی غازی پر صلی اور ان  
کے یہاں صلح کرانے کے لئے تشریف لائے جب عصر کی غازی کا وقت ہوا

(مدینہ میں) تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت بھی، آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا (غزائے بدر کے لیے) چنانچہ آپ آگے بڑھے (اور غزائے بدر کے لیے) اتنے میں آنحضور تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ غازی میں تھے۔ پھر آنحضور لوگوں کی صف کو پھیرتے ہوئے آگے بڑھے (اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور اس صف میں آگے ہوئے کے قریب تھے) بلال رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے (آنحضور کی آبرو بنانے کے لیے) ہاتھ پر ہاتھ مارے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب غزائے بدر کے لیے غم کرنے سے پہلے کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا رکنا ہی نہیں تو آپ متوجہ ہوئے اور آنحضور کو اپنے پیچھے دیکھا لیکن آنحضور نے اشارہ کیا کہ غزائے بدر کی طرف۔ اور آپ نے اس طرح ہاتھ سے (اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا) اشارہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اللہ کی حمد کرنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ پھر آپ اپنے پاؤں پیچھے آگے جب آنحضور نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو آپ نے غزائے بدر کی طرف اشارہ کیا کہ غزائے بدر کی طرف۔ اور آپ نے اس طرح ہاتھ سے (اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا) اشارہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اللہ کی حمد کرنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ پھر آپ اپنے پاؤں پیچھے آگے جب آنحضور نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو آپ نے غزائے بدر کی طرف اشارہ کیا کہ غزائے بدر کی طرف۔ اور آپ نے اس طرح ہاتھ سے (اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا) اشارہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اللہ کی حمد کرنے کے لیے ٹھہرے رہے۔

تَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسُ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُقَ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى النَّصِيفِ لَا يُسَلِّكُ عَلَيْهِ التَّفَتَّ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْضَهُ وَأَوْمَأَ بِأَيْدِيهِ هَكَذَا وَلَبَّثَ أَبُو بَكْرٍ هَبْطَةً يُحْمَدُ اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَكُضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قُضِيَ صَلَاتُهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذَا أَقَامْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَتُكُونَ مَضْنِبًا؟ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي حَفَاةٍ أَنْ يُؤْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِقَوْمِهِ إِذَا بَايَعْتُمْ أَمْرًا فَلَيْسَ بِيحِ الرِّجَالِ وَلَيْسَ بِيحِ النِّسَاءِ ۝

کی امامت کرے۔ اور آنحضور نے فرمایا کہ غزائے بدر میں جب کوئی معاملہ پیش آئے تو مردوں کو سبھاں اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو پاسبیہ کہنا چاہیے۔

بَابُ بَيْتَعِبْ بَلَاكَ تَبِ أَنْ يَكُونَ آمِنًا عَالِيَةً  
۲۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو تَابِثٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لِمَقْصَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِدَّةُ عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ نَافِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْرَجَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بَعَثُوا الْعُمَرَاءَ وَابْنِي أَخَشَى أَنْ لَيْسَ بِحِ الْقَتْلِ بَعَثُوا الْعُمَرَاءَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَبَدَأَ هَبْ قُرَاتُ كَثِيرٌ وَابْنِي أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرَاتِ

۱۱۷۱- فیصلہ لکھنے والا امامت دار اور عقلمند ہونا چاہیے۔  
۲۵۸- ہم سے محمد بن عبد اللہ ابو ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن سبباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ جنگ یمامہ میں بکثرت قاتل صحابہ کی شہادت کی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور میرا خیال ہے کہ دوسری جنگوں میں بھی اسی طرح وہ شہید کیے جائیں گے۔ اور قرآن اٹھائے ہوئے گا میں سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کو (کنایہ)

عام لوگوں کو اس طرح کے عمل کی اہانت نہیں۔ البتہ امیر المومنین اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ امام اعظم ہے خصوصاً آنحضور کا معاملہ تو سب سے مستثنیٰ ہے کیونکہ آپ شارع بھی ہیں۔



قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عُمَرُوهُ: اللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُوهُ يَجْعَلِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ عُمَرُوهُ أَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُوهُ قَالَ تَرِيدُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَاطِبٌ عَاقِلٌ لَا تَهْمُكَ قَدْ كُنْتَ تَتَّبِعُ النَّوْحَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ. قَالَ تَرِيدُ قَوْلَ اللَّهِ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَاعْلَمْ أَنَّ الْجِبَالَ مَا كَانَ بِأَثْقَلِ عَلَى مِمَّا كَلَفْنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ اللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يَجْعَلِي مَرَّجَعَتِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُوهُ أَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى أَقْتَنَقْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسْبِ وَالْإِقَامِ وَاللِّحَاقِ وَصُلُوفِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ أَحْوَضَ النَّوْبَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى أَخِيهَا مَعَ خَزِينَةٍ أَوْ أَيْ خَزِينَةٍ فَأَخْفَضَهَا فِي سُورَتِهَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتِهِ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتِهِ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الدِّعْنَانِيُّ يَعْني الْخَزْفِي:

### بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ فِي عَمَالِهِ وَالْقَاضِي

إِلَى أُمَّتَائِهِ

۲۰۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ مَالِكًا عَنْ أَبِي كَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ بَنِي إِثْمَةَ

وہ شہید کئے جائیں گے۔ اور اکثر خائف ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کو (کتابی صورت میں) جمع کرنے کا حکم دیں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میں کوئی ایسا کام کیسے کر سکتا ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا عمر نے کہا کہ واللہ یہ تو کارِ نبی ہے عمر رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں برابر مجھ سے کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح اس معاملہ میں مجھے بھی شریعہ صدر عطا فرمایا جس طرح عمر رضی اللہ عنہ کو تھا اور میں بھی وہی مناسب سمجھنے لگا مجھے مناسب سمجھتے تھے۔ زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جوان ہو، عقلمند ہو اور تم ہمیں کسی بارے میں متہم بھی نہیں سمجھتے، تم آنحضرت کی وحی بھی لکھتے تھے اسے قرآن مجید (کی آیات) کو تلاش کرو اور ایک جگہ جمع کر دو زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ واللہ اگر ابو بکر مجھے کسی پہاڑ کو اٹھا کر دوسرے جگہ رکھنے کا مکلف کرتے تو اس کا بوجھ بھی میں اتنا نہ محسوس کرتا جتنا کہ مجھے قرآن مجید کو جمع کرنے کے حکم سے محسوس ہوا میں نے ان لوگوں سے کہا کہ آپ کس طرح ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ یہ میرے بچا پنچہ مجھے آمادہ کرنے کی وہ کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس کام کے لئے شرح صدر عطا فرمایا جس کیلئے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اور میں بھی مناسب خیال کرنے لگا مجھے وہ لوگ مناسب خیال کرتے تھے چنانچہ میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کی اسے بھی کھجور کی پھال چمڑے وغیرہ کے ٹکڑوں، پتلے پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنے لگا میں نے سورہ توبہ کی آخری آیت، لقد

جاءکم رسول من أنفسکم آخر تک فرمایا ابو زبیر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پایا اور اس کی سورت میں شامل کر لیا (قرآن مجید کے یہ مرتب) صحیفے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے جب تک وہ زندہ رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی۔ پھر وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے اور آخر وقت تک انکے پاس رہے جب آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو وہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہے محمد بن عبد اللہ نے کہا کہ اللغاف یعنی الخزفی ہے

۱۱۷۲ حاکم کا خط اپنے ممالکوں کے نام اور قاضی کا خط اپنے

امینوں کے نام۔

۲۰۵۹ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن ابی سیسی نے۔ ح۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابویعلیٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل نے، ان سے سہل بن ابی سہل نے انھیں سہل اور ان کی قوم کے بعض

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُعِيصَةَ خَوَاتِمَ إِلَى خَيْبَرَ مِنْ يَهُودٍ  
أَصَابَهُمْ فَأَخْبَرَهُ مُعِيصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَتَلَ وَطَرَحَ  
فِي قُبُورِ غَيْبٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالُوا أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ وَقَالُوا  
مَا قَتَلْنَا وَهُوَ أَقْبَلُ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ  
لَهُمْ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ خُوَيْصَةَ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ  
الَّذِي كَانَ يَخْبِتُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِمُعِيصَةَ كَبُرَ يُرِيدُ الشَّرَّ فَتَكَلَّمَ خُوَيْصَةُ ثُمَّ  
تَكَلَّمَ مُعِيصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا أَنْ يَكُونُوا حَاجِبَكُمْ وَإِنَّمَا أَنْ يُؤْذِيَ لَوْ يَحْزِبَ فَلَكَتَبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ رِبْعَةً فَلَكُتَبَ  
مَا قَتَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِمُعِيصَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ اتَّحِفَفُونَ وَتَسْتَحِفُّونَ  
وَمَصَاحِبُكُمْ؟ قَالُوا لَا قَالَ أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ  
قَالُوا أَلَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ قَوْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ مِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ  
الدَّارُ قَالَ سَهْلٌ فَكَفَّ حَتَّى مَنَحَتْ نَاقَةً ۝

انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں (اور وہ یہودی تو قسم کھا سکتے ہیں) چنانچہ آنحضرت نے اپنی طرف سے تلو اوٹوں کی دیت ادا کی اور وہ اوٹ گھریں لائے گئے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اوٹنی نے مجھے لات ماری۔

**باب ۱۱۷۰** هَلْ يَجُوزُ لِلْمَلَائِكَةِ أَنْ يَتَّبِعَتْ

رَجُلًا وَحَدَّكَ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ ۝

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْجَانَ بْنَ أَبِي ذُئْبٍ حَدَّثَنَا  
الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَرَأْسِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَنَا عُرْوَةُ ابْنُ قَتَالَةَ  
رَسُولُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خُصْمُهُ  
فَقَالَ صَدَقَ قَافِضٍ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ  
إِنِّي ابْنِي كَانَ عَسِيقًا عَلَى هَذِهِ أَقْرَبَنِي بِأَمْرٍ أَنْتُمْ فَقَالُوا  
لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَقَدْ نَبَتْ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةِ مَرَّةٍ  
الْعَمْرُودَ لَيْسَ بِهِ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّهَا

دوسرے خبرداروں نے خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل اور خویصہ رضی اللہ عنہما خیر کی طرف (کھجور لینے کے لئے) گئے کیونکہ تنگدستی میں مبتلا تھے پھر خویصہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے قتل کر کے گڑ یا کنویں میں ڈال دیا گیا ہے، پھر وہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا کہ واللہ تم نے ہی قتل کیا ہے، انھوں نے کہا واللہ ہم نے انھیں نہیں قتل کیا پھر وہ واپس آئے اور اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ اور ان کے بھائی خویصہ جو ان سے بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر خویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کر لی چاہی کیونکہ آپ ہی خیر میں موجود تھے۔ لیکن آنحضرت نے ان سے کہا کہ بڑے کو آگے کر دے۔ آپ کی مراد طرکی لڑائی تھی چنانچہ خویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی۔ پھر خویصہ رضی اللہ عنہ نے بھی بات کی، اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ یا یہودی تمہارا ساتھی کی دیت ادا کریں ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضرت نے انھیں اس کے متعلق لکھا۔ لیکن یہودیوں کی طرف سے) آپ کو جواب ملا کہ ہم نے انھیں نہیں قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے خویصہ، خویصہ اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم سے کہا کہ کیا آپ لوگ قسم کھا کر اپنے شہید ساتھی کے خون کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ نہیں کیونکہ ہم کتنے دیکھا نہیں تھا) پھر آپ نے فرمایا کیا آپ لوگوں کے بجائے یہودی قسم کھائیں (کہ انہوں نے قتل نہیں کیا ہے)؟

۱۱۷۰۔ کیا حکم کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی ایک شخص کو معاملات

کی دیکھ بھال کے لئے بھیجے۔

۲۶۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے پھر دوسرے فریق کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی کہا کہ یہ صحیح کہتے ہیں ہمارا فیصلہ کتاب اللہ سے کر دیجئے۔ پھر اعرابی نے کہا میرا لڑکا اس شخص کے یہاں مزدور تھا پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی۔ تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تمہارے لڑکے کا حکم اسے رحم کرنا ہے لیکن میں نے اپنے لڑکے

عَلَىٰ ابْنِكَ جَلَدًا مِّائَةً وَتَفْرِيبَ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْضِيَنَّ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ -  
 أَمَا أُولَٰئِكَ قَدْ لَغَمْتُ قَرْعًا عَلَيْكَ وَعَلَىٰ ابْنِكَ جَلَدًا مِّائَةً  
 وَتَفْرِيبَ عَامٍ - وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِيَرْجُلَ - فَأَغْدُ  
 عَلَىٰ أَمْرٍ أَهْ هَذَا قَامَرُ جُمُهَا فَقَدْ أَعْلَنَ عَلَيْهَا أُنَيْسُ  
 قَوْمُهَا -

کی طرف سے تو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دیکر (اسے رجم سے بچالیا)  
 پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تمہارے لڑکے کو سزا کوڑے  
 مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر ہوگا۔ آنحضور نے فرمایا کہ  
 میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ باندی اور بکریاں  
 تو تمہیں واپس میں اور تیرے لڑکے کی سزا سزا کوڑے اور ایک سال کے  
 لئے شہر بدر ہونا ہے اور انیس۔ ایک صاحب تھے۔ تم اس کی بیوی کے پاس  
 جاؤ اور اسے رجم کرو۔ چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اسے رجم کیا۔

**بَابُ** تَرْجُمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمُهُمَا  
 وَاحِدٌ - وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ تَمِيمٍ بِنِ ثَابِتٍ عَنْ  
 تَمِيمٍ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كُنْتُ  
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ وَأَفْرَأْتُهُ  
 كَتَبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ - وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ  
 عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا أَتَقُولُ هَذِهِ  
 قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِنِ حَاطِبٍ فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ  
 بِمَا جِئْتُمَا إِلَيْنِي صَنَعَ بِهِمَا - قَالَ ابْنُ  
 جُمُهَا كُنْتُ أَتَرَجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْعَالَمِ  
 مِنْ مُتَرَجِمِينَ -

۱۱۷۴۔ حکام کے لئے ترجمہ کرنا۔ اور کیا ایک ترجمان کافی ہے۔ خاربہ  
 بن زید بن ثابت نے بیان کیا، اپنے والد زید بن ثابت رضی اللہ  
 عنہ کے واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سکھ  
 دیا کہ یہودیوں کا رسم الخط سیکھیں۔ یہاں تک کہ میں یہودیوں کے  
 نام آنحضور کے خطوط کو لکھتا تھا اور جب یہودی آپ کو لکھتے تو ان  
 کے خطوط آپ کو پڑھ کر سنا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اس  
 وقت ان کے پاس علی، عبدالرحمان اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی موجود  
 تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے، عبدالرحمان بن حاطب نے کہا کہ امیر  
 المؤمنین یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتاتی ہے جس نے اس کے  
 ساتھ یہ کیا ہے اور ابو جمرہ نے بیان کیا کہ میں ابن عباس اور لوگوں  
 کے درمیان ترجمانی کرتا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حاکم کے  
 لئے دو مترجم ہونے چاہئیں (تاکہ شہادت پوری ہو اور غلط بیانی  
 کا امکان باقی نہ رہے)۔

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
 أَخْبَرَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ  
 بِنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بِنِ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا  
 أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ  
 قَالَ لَتَرْجُمَانِيهِ هَلْ لَكُمْ رَأْيُ سَائِلٍ هَذَا أَقَارَنَ  
 كَذَبِي تَعَذُّبًا لَوْ لَا تَذَكَّرَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ  
 لِلرَّجُلَيْنِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَنَسْمِكُ  
 مَوْضِعَ تَدْعِي هَاتَيْنِ -  
**بَابُ** مُحَاسَبَةِ إِمَامٍ عَمَالَهُ -

۲۰۶۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں  
 زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس  
 رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہ ابو سفیان بن حرب نے انھیں خبر دی کہ ہرقل نے  
 انھیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلا بھیجا۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا اے  
 کہو کہ میں ان کے بارے میں پوچھوں گا۔ اگر یہ مجھ سے جھوٹ بات کہے تو اسے  
 جھٹلا دیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ پھر اس نے ترجمان سے کہا، اس سے  
 کہو کہ اگر تمہاری باتیں صحیح ہیں تو وہ شخص اس جگہ کا مالک ہوگا جو میرے  
 قدموں کے نیچے اس وقت ہے۔

۱۱۷۵۔ امام کا اپنے عمال سے حساب لینا۔

۴۶۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَاةُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأَيْكَةِ عَنْ صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسِبَةً قَالَ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدِيَتْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيكَ هَذِهِ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلْتُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا وَلَا فِي اللَّهِ قِيَاسُ أَحَدُكُمْ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَذِهِ إِنْ كَانَ صَادِقًا قَوْلُ اللَّهِ يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ مِنْهَا هَيْئًا قَالَ هَشَاهُ بَعْضُ حَقِيقَةِ الْأَجَاءِ اللَّهُ يَحْكُمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا فَلَا عُرْفَ مَلْجَأَ اللَّهُ رَجُلٌ بَعْضُ رِجَالٍ مُرْغَاءُ أَى يَقْرَعُ لَهَا خَوَارِ أَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ بَطْنِهِ أَمْ هَلْ يَلْقُوتُ

بِأُفْبِ بَطَانَةِ إِمَامٍ وَآهْلِ مَشُورَتِهِ

الْبَطَانَةُ الذُّخْلَاءُ

۴۶۶۳ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنْ الْمُنْكَرِ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُ بِالشَّرِّ وَتَنْهَى عَنْهُ فَلَمَّا مَضَى مَنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ بِهَذَا عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى عَنْ ابْنِ

۴۶۶۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبیدہ نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو حمید ساعدی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن الایکہ کو بنو سلیم کے صدقہ کی وصولی کے لئے عامل بنایا۔ جب وہ انھیں واپس (وصولی کے بعد) آئے اور انھیں واپس آنے سے حساب لیا تو انہوں نے کہا یہ تو آپ لوگوں کا ہے۔ اور یہ مجھے بدیہ دیا گیا ہے۔ اس پر انھیں نے فرمایا کہ تم پھر اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے۔ اگر تم پیسے ہو تو وہاں بھی تمہارے پاس بدیہ آتا پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔ اے ابوبکر! میں کچھ لوگوں کو بعض ان کاموں کے لئے عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپے ہیں، پھر تم میں سے کوئی ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور بدیہ ہے مجھے دیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھا رہا تاکہ وہیں اس کا بدیہ پہنچ جاتا اگر وہ سچا ہے۔ پس خدا گواہ ہے تم میں سے کوئی اگر اس میں سے کوئی چیز لے گا، ہشام نے آگے کا مضمون اس طرح بیان کیا کہ بلاشبہ کے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس طرح لٹائے گا کہ وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اسے پہچان لوں گا جو اللہ کے پاس وہ شخص لے کر آئے گا۔ اور نہ جو آواز نکال رہا ہو گا یا لگاٹے جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی یا بکری جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور فرمایا کیا میں نے پہنچا دیا۔

۴۶۶۳۔ امام کے بظانہ اور اس کے اہل مشورہ۔ بظانہ وہ ہیں جو

معاملات میں دخیل ہوں۔

۴۶۶۳۔ ہم سے اصعب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے جب بھی کوئی نبی بھیجا یا کسی کو خلیفہ بنایا تو اس کے ساتھ دو خواہیں تھیں۔ ایک تو انھیں نیکی کے لئے کہتا اور اس پر ابھارتا اور دوسرا انھیں برائی کے لئے کہتا اور اس پر ابھارتا پس معصوم وہ ہے جسے اللہ بچائے رکھے اور سلیمان نے بھیجی کے واسطے سے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، انھیں ابن شہاب نے یہی خبر دی اور ابن ابی عتیق اور موسیٰ سے روایت ہے، ان سے ابن شہاب نے

ثُمَّ هَاجَبَ مِنْهُ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

اسی طرح کہا۔ اور شعیب نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اپنا قول بیان کیا۔ اور اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور ابن ابی حنین اور سعید بن زید نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید نے اپنا قول۔ اور عبد اللہ بن ابی جعفر نے بیان کیا، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۱۱۷۷۔ امام نوکوں سے کن الفاظ کے ساتھ بیعت ہے۔

۲۰۶۴۔ اسماعیل نے ہم سے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انھیں عبادہ بن الولید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی، خوشی میں اور ناگواری میں اور یہ کہ ہم ذمہ داروں سے ان کے معاملات میں جھگڑا کریں اور یہ کہ ہم حق کو لے کر کھڑے ہوں یا حق بات کہیں جہاں بھی ہوں اور اللہ کے راستے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کریں۔

۲۰۶۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی میں صبح کے وقت باہر نکلے اور مجاہدین والصلہ خندق کھود رہے تھے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ اے اللہ! خیر آخرت ہی کی خیر ہے پس انصار و مجاہدین کی مغفرت کر۔ اس کا جواب لوگوں نے دیا کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جہاد پر بیعت کی ہے ہمیشہ کے لئے جب تک ہم زندہ ہیں۔

۲۰۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے کہ جتنی تمہیں استطاعت ہو۔

بَابُ كَيْفَ يَأْتِيهِ إِلَى مَا مَرَّ النَّاسُ ۝

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا إسماعيل عن أبي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حِينَما كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ كُفْرًا لَكُمْ ۝

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عمرو بن علي حَدَّثَنَا خالد بن حارث حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ قَوْلَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُخَفُّونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَخْصَرِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَلَجَبُوا مِنْ لَحْنِ الَّذِينَ بَايَعُوا مَحْمُودًا

عَلَى الْمُهَاجِرَةِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ نَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ ۝

۲۰۶۷- ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اس وقت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب سب لوگ عبد الملک بن مروان سے بیعت کے لئے جمع ہو گئے۔ بیان کیا کہ آپ نے عبد الملک کو لکھا کہ میں سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق جتنی بھی مجھ میں استطاعت ہوگی۔ اور یہ کہ میرے لئے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

۲۰۶۸- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خبر دی، انھیں شعبی نے، ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے اس کی تلقین کی کہ جتنی مجھ میں استطاعت ہو۔ اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے (کی بیعت کی)

۲۰۶۹- ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ جب لوگوں نے عبد الملک کی بیعت کی تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لکھا۔ عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کے نام۔ میں اقرار کرتا ہوں سننے اور اطاعت کرنے کی عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کی نسبت کے مطابق جتنی مجھ میں استطاعت ہوگی اور میرے بیٹوں نے بھی اس کا اقرار کیا۔

۲۰۷۰- ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ لوگوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۲۰۷۱- ہم سے عبد اللہ بن عمر بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انھیں حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی اور انھیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ جماعت جس کے سر و عمر رضی اللہ عنہ نے (خلیفہ منتخب کرنے کا) معاملہ

۲۰۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ حِينَ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ ابْنُ أُمِّ الْقَيْسِ إِلَى الطَّاعَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَأَنْ بَنِي قَدْ أَقَرُّوا بِعَيْتِكَ

رسول کی سنت کے مطابق جتنی بھی مجھ میں استطاعت ہوگی۔ اور یہ کہ میرے لئے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

۲۰۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ ابْنُ أُمِّ الْقَيْسِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَأَنْ بَنِي قَدْ أَقَرُّوا بِعَيْتِكَ

۲۰۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ قَالِبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَنَّ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِي وَلَّاهُمْ عُمَرَ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا قَالُوا لَهُمْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَسْتُ بِالَّذِي اُتَا فُسْكُكُمْ عَلَى هَذَا اَلْأَمْرِ  
وَلَكِنْ كُنْتُ كُمْ مِنْ شَيْئِكُمْ اَخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ وَجَعَلُوا  
ذَلِكَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمَّا ذُو عَبْدُ الرَّحْمَنِ اَمْرَهُمْ  
قَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا اَرَى اَحَدًا مِنْ  
النَّاسِ يَتَّبِعُ اَوْ لَيْتَ الرَّهْطَ وَكَيْطَا عَقْبَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ  
عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشَاوِرُونَ تِلْكَ اللَّيَالِي حَتَّى اِذَا كَانَتْ  
اللَّيْلَةُ الَّتِي اَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُمَانَ قَالَ اَلَيْسَ  
مُرَقَّتِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَرَّبَ الْبَابَ  
حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ اَمَّا اَنْتَ تَايَمًا فَاَوْا اَللَّهُ مَا اَتَّخَذْتُ  
هَذِهِ اللَّيْلَةَ يَكْبِيرُ نَوْمِي اِنْ طَلَقَ قَاذِرُ الزُّيُورِ سَعْدًا  
فَدَعَوْهُمْ اِلَيْهِ فَنَاسًا وَرَهْمًا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ اِذْعُرْنِي  
فَلَمَّا دَعَا عَوْنَهُ فَنَاجَاهُ حَتَّى اِنْمَا اَللَّيْلُ ثُمَّ قَامَ عَلَيَّ  
مِنْ عِنْدِي وَهُوَ عَلَى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
يَخْشَى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ اِذْعُرْنِي عُمَانُ فَدَعَا عَوْنَهُ  
فَنَاجَاهُ حَتَّى فَرََّقَ بَيْنَهُمَا الْمُوَدَّنَ بِالصَّبْرِ فَلَمَّا صَلَّى  
لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ اُولَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمَنْسَبِ  
فَاَمْسَلَ اِلَى مَنْ كَانَ حَامِيًا مِنْ اَلْمُهَاجِرِينَ وَالتَّخَصُّصِ  
وَاَمْسَلَ اِلَى اَمْرَاءِ الْاَجْنَادِ كَاَنَّهُ اَوْفَى اَتْلُكَ الْحَقَّةَ  
مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا اَنْشَدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَالَ  
اَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ اِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي اَمْرِ النَّاسِ كُلِّمْ  
اَنْهُمْ يَغْدِرُونَ بِعُمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلَى  
نَفْسِكَ سَبِيلًا فَقَالَ اَبَا يَعْنِي عَلَى شَيْءٍ  
اَللَّهُ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ  
بَعْدِي ۲ بَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
وَبَايَعَهُ النَّاسُ اَلْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ  
وَاَمْرَاءُ الْاَجْنَادِ وَالمُسْلِمُونَ ۳

کیا تھا۔ اس کے افراد جمع ہوئے اور مشورہ کیا، ان سے عبد الرحمن رضی اللہ  
عنه نے کہا۔ خلیفہ ہونے کے لئے میں آپ لوگوں سے کوئی مقابلہ نہیں کروں  
گا۔ البتہ اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ لوگوں کے لئے کوئی خلیفہ آپ ہی میں سے  
منتخب کر دوں۔ چنانچہ جماعت نے اس کا اختیار عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو  
دے دیا۔ جب ان لوگوں نے انتخاب کی ذمہ داری عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے  
سپر کر دی تو سب لوگ آپ کی طرف جھک گئے جتنے لوگ بھی اس جماعت  
کے پیچھے چل رہے تھے ان میں اب میں نے کسی کو بھی ایسا نہ دیکھا جو عبد الرحمن  
کے پیچھے نہ چل رہا ہو سب لوگ آپ ہی کی طرف مائل ہو گئے اور ان دنوں میں  
آپ سے مشورہ کرتے رہے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے عثمان رضی اللہ  
عنه سے بیعت کی مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ رات  
کے میسرے پر اُٹے اور دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک میں بیدار ہو گیا۔ ان  
انہوں نے کہا میرا خیال ہے آپ سو رہے تھے۔ خدا گواہ ہے میں ان دنوں  
میں بہت کم سو سکا ہوں۔ بجائیے اور زیر اور سعد رضی اللہ عنہما کو بلا لائیے۔  
میں ان دونوں حضرات کو بلا لایا اور آپ نے ان سے مشورہ کیا۔ پھر مجھے بلایا  
اور کہا کہ میرے لئے علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلا دیکھیے میں نے انہیں بھی  
بلایا اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی۔ یہاں تک کہ اُسی رات گذر گئی۔ پھر حضرت  
علی ان کے پاس سے کھڑے ہو گئے اور آپ خواہشمند تھے۔ حضرت عبد الرحمن  
کو بھی آپ کی طرف سے خطرہ تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے لئے عثمان کو بھی  
بلا لائیے۔ میں نے انہیں بھی بلایا۔ اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی۔ آخر  
صبح کے موزوں نے ان کے درمیان جدائی کی۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھ لی  
اور یہ جماعت منبر کے پاس جمع ہوئی تو آپ نے موجود مہاجرین انصار اور شکوک  
کے قائدین کو بلایا، ان لوگوں نے اس سال حج عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا  
(اس لئے ابھی تک دار الخلافہ میں ہی تھے) جب سب لوگ جمع ہو گئے تو  
حضرت عبد الرحمن نے خطبہ پڑھا پھر کہا ابالعد! اے علی! میں نے لوگوں کے  
خیالات معلوم کئے اور میں نے دیکھا کہ وہ عثمان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ اس  
لئے آپ اپنے دل میں کوئی میل نہ پیدا کریں۔ پھر کہا میں آپ (عثمان رضی اللہ  
عنه) سے بیعت کرتا ہوں، اللہ کی سنت اور اس کے رسول اور آپ کے  
دو مخالف کی سنت کے مطابق۔ چنانچہ پہلے آپ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ پھر سب لوگوں نے، مہاجرین، انصار، سپہ سالار اور تمام  
مسلمانوں نے۔

## باب ۱۱۷۸ من بايع مَرَّتَيْنِ

۲۰۷۲ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَكَا تَبَايِعُ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي؟

## باب ۱۱۷۹ بَيْعَةُ الْأَعْرَابِ

۲۰۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّكْدِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَغُكُ فَقَالَ أَقْلَنِي بَيْعَتِي قَالِي ثُمَّ جَاءَ لَا فَقَالَ أَقْلَنِي بَيْعَتِي قَالِي فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَيْدِيَّةُ كَالِكَيْلِ تَنْفِي حَبَّتِهَا وَتَنْصَعُ طَبِيعُهَا

## باب ۱۱۸۰ بَيْعَةُ الضَّرِيعِ

۲۰۷۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ تَاهِرُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَذَرَ لِقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ تَرَيْتُ ابْنَةَ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَفِيٌّ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَاهُ وَكَانَ يُفْعَى بِالشَّاتِ الْوَاسِعَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ

## باب ۱۱۸۱ من بايع ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

۲۰۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّكْدِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَغُكُ بِالْهَيْدِيَّةِ قَالِي الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

## ۱۱۷۸۔ جس نے دو مرتبہ بیعت کی۔

۲۰۷۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے معی سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی۔ آنحضور نے مجھ سے فرمایا سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے پہلی مرتبہ بیعت کر لی ہے۔ فرمایا کہ اور دوسری مرتبہ بھی کرو۔

## ۱۱۷۹۔ اعراب کی بیعت۔

۲۰۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے بخارا لگیا تو اس نے کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے، آنحضور نے انکار کیا۔ پھر وہ آنحضور کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور نے انکار کیا آخر وہ (خود ہی مدینہ سے) چلا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ اپنی خرابی کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے۔

## ۱۱۸۰۔ نابالغ کے بیعت کرنے کا بیان۔

۲۰۷۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے۔ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ان کی والدہ زینب بنت حمید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس سے بیعت لے لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ابھی کم سن ہے۔ پھر آنحضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی اور اپنے تمام گھروالوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

## ۱۱۸۱۔ بیعت کرنے کے بعد اس کی واپسی کی خواہش کرنے کا بیان۔

۲۰۷۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں محمد بن منکدر نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے مدینہ میں بخارا لگیا تو وہ آنحضور کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میری بیعت ختم کر دیجئے (یعنی مدینہ کی ہجرت کا عہد واپس کر دیجئے) آنحضور نے انکار کیا۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور



اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور نے اس مرتبہ بھی انکار کیا۔ چہرہ آیا اور بیعت فسخ کرنے کا مطالبہ کیا آنحضور نے اس مرتبہ بھی انکار کیا، اس کے بعد وہ خود ہی (مدینہ سے) چلا گیا آنحضور نے اس پر فرمایا کہ مدینہ جیسی طرح ہے اپنی بڑائی کو دہر کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھارتا ہے۔

۱۱۸۲۔ جس نے کسی سے بیعت کی اور مقصد صرف دنیا ہو۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلُنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَكَ فَقَالَ أَقْلُنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي ثُمَّ جَاءَكَ فَقَالَ  
أَقْلُنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي فَعَرَجَ الْأَعْرَابِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِذْبَيْنِ نَفَقَتِي خُبْنَهُمَا  
وَيَنْصَعُ لِيُبْنِيَهُمَا

بَابُ مَنْ يَأْتِي مَاجِلًا لَا يَمْلِكُهُ إِلَّا  
لِلدُّنْيَا

٢٠٤٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنِ الْأَنْعَشِيِّ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ  
يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ  
بِالطَّرِيقِ يَتَّبِعُهُ مِنْهُ ابْنُ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بِأَيْعٍ إِمَامًا  
لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاكَ إِنْ أَعْطَاكَ مَا يُرِيدُ وَفِي لَدُنْكَ  
إِلَّا لَمْ يُفْعَلْ لَهُ وَرَجُلٌ يَبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْقَبْضِ  
فَخَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا أَوْ كَذَا أَنْصَدَقَهُ  
فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطِ بِهَا ۖ

بِأَمْرِ ۱۱۸۳ يَبْعَثُ النِّسَاءَ وَرَأْسَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

٢٠٤٤ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
أَبُو إِدْرِيسَ الْعَوَّلِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَادَ بْنَ طَاوَيْتٍ الصَّامِتِ  
يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ  
فِي مَجْلِسٍ ثَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا  
تَسْرُبُوا وَلَا تَرْثُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا  
بِبَهَائِنٍ تَقْتُلُوا كَهَ بَيْنِ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَقْصُوا  
فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ  
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَقَارِئٍ لُغَةٍ  
وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاسْتَرَأَى اللَّهَ فَأَمَرَ إِلَى

۲۰۷۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اوش نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین (شخص) ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور وہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو اس میں سے نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو امام سے بیعت کرے اور بیعت کا مقصد صرف دنیا ہو اگر وہ اسے دے دے تو بیعت پوری کرے ورنہ توڑ دے تیسرا وہ شخص جو کسی دوسرے کو سالانہ عشرہ بدریج رہا جو رقم کھائے کہ اسے اس سالانہ کی اتنی اتنی قیمت دی جا رہی تھی اور پھر خریدنے والا اسے سچا سمجھ کر اسے لے لے سالانہ اسے اس کی اتنی قیمت نہیں مل رہی تھی۔

۱۱۸۳۔ عورتوں سے بیعت، اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ  
عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توالہ سے کی۔

۴۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابودریس خولانی نے خبر دی، انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم مجلس میں موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں عظیم اڑگے، پجور نہیں کروگے، زنا نہیں کروگے اپنی اولاد کو قتل نہیں کروگے اور اپنی طرف سے گھر کو کسی پر بیتان نہیں لگاؤ گے۔ اور نیک کام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے یہاں ملے گا۔ اور جو کوئی ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا اور اس کی سزا اسے دنیا میں ہی مل جائے گی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔ اور جو کوئی ان میں



قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ لَوْ كَانَ وَآتَانِي فَأَسْتَفْعِرَ لَعَدُوِّ أَدْعُو إِلَيْكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَتُكَلِّمُ اللَّهَ إِنْ كَانَ ظَنُّكَ تَحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَطَلَّلتُ الْخَرَابِيقَ مَعْرِيًّا بَغِضَ أَمْرٍ وَاجِبِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ آتَاكَ أَمْرًا سَأَلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَمُوتَ أَنْ أُرْسَلَ إِلَيْ أَبِي بِخَيْرٍ بِنْتِي وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ أَتَكُونُ أَوْ يَمُوتُ الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قَسَمْتُ بِأبي اللَّهِ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَذْنَعُ اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ

۲۰۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ لَا سَخِيفَ قَالَ إِنْ أَسْخِيفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُوبَكْرٍ وَأَنْتُمْ قَدْ قَدْ تَرَكْتُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَأَيْتُمْ تَهَيَّبُوا وَذُذْتُ أَبِي نَجُوتُ مِنْهَا كَفَانًا لَدِي وَلَا عَلَى لَا أَنْتُمْ لَهَا حَيَاتٌ وَمَيِّتَانَا

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے ریخت بھی ہے اور ڈرتا بھی ہوں اور میری تو یہ تناسل ہے کہ (خلافت کی ذمہ داری) ۲۰۸۳ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ لَا سَخِيفَ قَالَ إِنْ أَسْخِيفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُوبَكْرٍ وَأَنْتُمْ قَدْ قَدْ تَرَكْتُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَأَيْتُمْ تَهَيَّبُوا وَذُذْتُ أَبِي نَجُوتُ مِنْهَا كَفَانًا لَدِي وَلَا عَلَى لَا أَنْتُمْ لَهَا حَيَاتٌ وَمَيِّتَانَا

۲۰۸۴ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ لَا سَخِيفَ قَالَ إِنْ أَسْخِيفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُوبَكْرٍ وَأَنْتُمْ قَدْ قَدْ تَرَكْتُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَأَيْتُمْ تَهَيَّبُوا وَذُذْتُ أَبِي نَجُوتُ مِنْهَا كَفَانًا لَدِي وَلَا عَلَى لَا أَنْتُمْ لَهَا حَيَاتٌ وَمَيِّتَانَا

رضی اللہ عنہا نے کہا (اپنے سرور پر) ہائے ری سر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا اور تمہارے لئے دعا کروں گا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا افسوس میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دن کا آخری وقت ضرور اپنی کسی بیوی کے ساتھ گزاریں گے آنحضور نے فرمایا اپنے سر کی پرواہ نہ کرو میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابو بکر اور ان کی بیٹی کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کر جاؤں تاکہ اس پر کسی دعویٰ کرنے والے یا اس کی خواہش رکھنے والے کے لئے کوئی گنجائش نہ رہے پھر میں نے سوچا کہ اللہ خود کسی دوسرے کی خلافت نہیں دے گا اور مسلمان بھی اسے دفع کریں گے یا آپ نے اس طرح

۲۰۸۲ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ خلیفہ کی کو کیوں نہیں منتخب کر دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں (تو اس کی بھی مثال ہے کہ) اس شخص نے اپنا خلیفہ منتخب کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے چھوڑتا ہوں (تو اس کی بھی مثال موجود ہے کہ) اس ذات نے (خلیفہ کا انتخاب مسلمانوں کے لئے) چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہتر تھی

۲۰۸۳ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری، انھیں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دوسرے دن کا ہے، آپ نے کلمہ شہادت پڑھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کچھ نہیں بول رہے تھے پھر کہا مجھے امید تھی کہ آنحضور زندہ رہیں گے اور ہمارے معاملات کا انتظام کرتے رہیں گے آپ کا منشا یہ تھا کہ آنحضور ان سب حضرات کے بعد تک زندہ رہیں گے تو آج اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ

۲۰۸۴ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری، انھیں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دوسرے دن کا ہے، آپ نے کلمہ شہادت پڑھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کچھ نہیں بول رہے تھے پھر کہا مجھے امید تھی کہ آنحضور زندہ رہیں گے اور ہمارے معاملات کا انتظام کرتے رہیں گے آپ کا منشا یہ تھا کہ آنحضور ان سب حضرات کے بعد تک زندہ رہیں گے تو آج اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ

أَطَهَّرَكُمْ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ بِهَذَا اللَّهُمَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَنَّى أَشْيَيْنِ فَإِنَّهُ أَوَّلَى الْمُسْلِمِينَ بِأَمْرِكُمْ فَقَوْمٌ أَفْبَا يَعُوذُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَاقِمَةِ عَلَى الْمُنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لَأَبِي بَكْرٍ وَمَعْدٍ إِصْعِدِ الْمُنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ الْمُنْبَرُ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً ۝

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَخَلَعْتُهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا آيَتُ أَنْ جِئْتُ وَلَمْ أَمْدُكَ؟ كَانَتْهَا تَوْبِيخًا لِمَوْتٍ قَالَ إِنْ لَمْ تَرْجِعِي نِيَّ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ

۲۰۸۵ - مَسَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفِيَّانَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَرَاخَةَ تَشْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يَرَى اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْزِمُونَكُمْ بِهِ ۝

## باب ۱۱۸۶

۲۰۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غَدَاةٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ أَشَاعِشَرُ أَمِيرٍ أَفْقَلُ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ إِنْ إِيَّاهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ۝

- ۱۱۸۶

نے تمہارے سامنے نور کو باقی رکھا ہے جس کے ذریعہ تم ہدایت حاصل کرتے رہو گے اور اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے ہدایت کی، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں حضور کے ساتھی اور دو میں کے دوسرے میں بلاشبہ وہ تمہارے معاملات کے لئے تمام مسلمانوں میں سب سے بہتر ہیں۔ پس اٹھو اور ان سے بیعت کرو ایک جماعت ان سے پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی، پھر عام لوگوں نے منبر پر بیعت کی۔ زہری نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اسی دن کہہ رہے تھے منبر پر چڑھ آئیے بنا ہنجر آپ اس کا برابر اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے اور سب لوگوں نے آپ بیعت کی۔

۲۰۸۴ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے محمد بن جابر بن مطعم نے اس سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خاتون آئیں اور کسی معاملہ میں آپ سے گفتگو کی، پھر آنحضرت نے ان سے کہا کہ وہ دوبارہ آپ کے پاس آئیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر آپ کی کیا رائے ہے؟ جیسے انکا اشارہ وفات کی طرف ہوا آنحضرت نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آنا۔

۲۰۸۵ - ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے قیس بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے طارق بن شہاب نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قبائل براء کے وفد سے (جو آنحضرت کی وفات کے بعد مزدبہو گیا تھا اور اب معافی کے لئے آیا تھا) فرمایا کہ ان لوگوں کی دھوکے پیچھے پیچھے (سیا بانوں میں) رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور جابریں کو کوئی بات سمجھا دیں جس کی وجہ سے وہ تمہارا غدر قبول کر لیں۔

۲۰۸۶ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غدا نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، انہوں نے جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی بعد میں میرے والد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ سب کے سب قریش سے

**باب ۱۱۸۷** اخراج الخصوم و اهل الریب  
من البیوت بعد المعرفة وقد اخرج  
أخت أبي بكر حنین ثلثت .

۱۱۸۷۔ جھگڑالو اور مشتبہ لوگوں کو شہرہ کے بعد گھروں سے نکالنا  
(تاکہ پڑوسیوں کو تکلیف نہ ہو اور گناہ نہ پھیلے) عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر  
رضی اللہ عنہ کی بیوی (ام فروہ رضی اللہ عنہا) کو اسوقت (گھر سے)  
نکال دیا تھا جب وہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ پر) فوجہ کر رہی تھیں۔

۲۰۸۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے  
قبضے میں میری جان ہے میرا ارادہ ہوا کہ میں لکڑیوں کے جلانے کا حکم دوں پھر  
پھر غار کے لئے کہوں اور اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی سے کہوں کہ  
کہ وہ لوگوں کو غار پر بلائے اور میں اس کے بجائے ان لوگوں کے پاس جاؤں  
(جو جماعت میں شرکت نہیں کرتے) اور انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں  
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ تم سے کسی کو اگر یہ امید

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي  
الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَّيْ حَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ أُمَرَّ  
بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ أُمَرَّ بِجَلِّ قِيَوْمِ النَّاسِ  
ثُمَّ أُخَالِفْتُ إِلَى رِجَالٍ فَأَخَرَقَ عَلَيْهِمْ مِثْوَنَهُمْ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَزًّا  
سَنِيئًا أَوْ مَرَاتِنِي حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْوَسْأَةَ .

ہو کہ وہاں موٹی بڑی یا دومراتہ حنہ رکری کے کھر کے درمیان کا گوشت (میں) گے تو وہ ضرور (غار) میں شریک ہو۔

۱۱۸۸۔ کیا امام کے لئے مناسب ہے کہ وہ عمروں اور اہل معصیت  
کو اپنے ساتھ گھٹکو کرنے سے اور ملاقات وغیرہ کرنے سے  
منع کر دے۔

**باب ۱۱۸۸** هل لنا ما ان يمتنع المجرمين  
و اهل المعصية من الكلام معه و الزياره  
و نهوہ .

۲۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، اسی سے یث نے حدیث بیان کی، اسی  
سے یثیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب  
بن مالک نے کہ عبد اللہ بن کعب بن مالک، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نائبین  
ہو جانے کے زمانے میں ان کے سب لڑکوں میں ہی راستے میں ساتھ چلتے تھے  
نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ  
جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں جاسکے تھے  
پھر انہوں نے اپنے اپنا پورا واقعہ بیان کیا۔ اور آنحضور نے مسلمانوں کو ہم سے گفتگو  
کرنے سے منع کر دیا تھا تو ہم پچاس دن اسی حالت میں رہے پھر آنحضور نے اعلان  
کیا کہ آنحضور نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ - وَ  
كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ قَرْنِ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ سَمِعْتُ  
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَدْ ذَكَرْتُ حَدِيثَهُ وَنَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ  
كَلَامِنَا فَلَمَّا عَلَيَ ذَلِكَ خَمْسِينَ يَوْمًا وَآذَنَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا .



اور قرض کی ادائیگی کے لئے روک لوں۔

۱۱۹۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشاؤ اگر میرے پاس احمد کے برابر سونا ہوتا۔

۲۰۹۲۔ ہم سنیہ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یسٹ نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجرہ الوداع کے موقع پر) فرمایا جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی (کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے) اگر اس سے میں پہلے ہی سے جانتا ہوتا تو میں بدی (قربا کا باوجود) ساتھ نہ لاتا اور سب لوگ جب حلال ہوتے تو میں بھی ان کے ساتھ حلال ہوتا۔

۲۰۹۳۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے عطاف نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حجرہ الوداع کے موقع پر) پھر ہم نے حج کے لئے تبلیہ کیا اور ہم ذی الحج کو مکہ پہنچے۔ پھر آنحضور نے جہن بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے طواف کا حکم دیا۔ اور یہ کہ ہم اسے عمرہ بنالیں اور اس کے بعد حلال ہو جائیں، سو ان کے جن کے ساتھ وہ حلال نہیں ہو سکتے، بیان کیا کہ آنحضور اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں سے کسی کے پاس ہدی نہیں تھی اور علی رضی اللہ عنہ میں سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اور کہا کہ میں بھی اس کا احترام باندھتا ہوں جس کا رسول اللہ نے احترام باندھا ہے پھر دوسرے لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم اپنی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد میں جا سکتے ہیں؟ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے ہی معلوم ہوتی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا۔ اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ بیان کیا کہ آنحضور سے سراقہ بن مالک نے طلاق کی آپ اس وقت جہر عقبہ پر کر رہے تھے۔ اور پوچھا یا رسول اللہ! یہ ہمارے لئے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہر شخص کے لئے ہے۔ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی (حج کے لئے) مکہ آئیں تھیں لیکن وہ حائضہ تھیں تو آنحضور نے انہیں تمام اعمال برج ادا کرنے کا حکم دیا صرف وہ پاک ہونے سے پہلے طواف نہیں کر سکتی تھیں اور نہ نماز پڑھ سکتی تھیں جب سب لوگ بطحا میں اترے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ سب لوگ عمرہ و حج دونوں کر کے نہیں لگے اور میرا صرف حج ہو گا؟ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے عبد الرحمان بن ابی بکر صدیق کو

بِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ سَتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَذُبْتُ بِهِ

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَذُبْتُ مَا سَقَمْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَّتْ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوْا

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لَا رَمْعَ خَلَوُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ أَنْ نَهْوَفَ بِالْبَيْتِ وَيَا صَفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلِنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَحَدٌ مِّنْ هَٰذِهِ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَ الْهَدْيِ فَقَالَ أَهْلَكْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَسْطَلِقُ إِلَى مَنَى وَذَكَرَ أَحَدٌ نَائِقُطُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوْ سَتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَذُبْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَّتْ. قَالَ وَلَقَبِيهِ سَرَاتِقَهُ وَهُوَ بِرُمَى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَأْهِيكَ خَاصَّةً قَالَ لَا بَلْ لَا بَدَّ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْرِكَ الْمَنَاسِيكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا تَهْوَفُ وَلَا تَصْلِي حَتَّى تَطْهَرَا فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْعَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْطَلِقُوا بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَاسْطَلِقُوا بِحَجَّةٍ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَسْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّغْلِيمِ فَأَعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحِجَّةِ

بَعْدَ أَيَّامٍ الْحَجِّ ۝

حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مقام تنعیم جائیں چنانچہ آپ نے بھی ایام حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا۔

۱۱۹۲۔ آنحضور کا ارشاد کہ کاش اس طرح ہوتا۔

بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَيْنَةَ ابْنَةَ عَامِرِ بْنِ تَرْبِيعَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَامِ قَالَتْ مَن هَذَا أَقْبَلَ سَفْعًا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَهْرُكُ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ ۝ هَـ أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ آيَتَيْنِ لَيْلَةٍ يَوَادُّ وَخَوُّي إِذْ خِرْتُ وَجَلِيسٌ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ بِأَنَّ ۝ تَمَّتْ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ ۝

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْاسَدُوا إِلَّا فِي اثْنَيْنِ - رَجُلٍ أَمَّا الْقُرْآنُ فَهُوَ يَتَكَلَّمُ لَنَا وَاللَّيْلِ وَالتَّهْلُ يَقُولُ لَوْ أَذِنْتُ مِثْلَ مَا أَذِنَ فِي هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ - رَجُلٍ أَمَّا مَا لَا يَنْفَعُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أَذِنْتُ مِثْلَ مَا أَذِنَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ جَدًّا -

۲۰۹۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیع سے سنا کہ کہہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی۔ پھر آپ نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح شخص ہوتا جو میرے لئے آج رات پہرہ دیتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آنحضور نے پوچھا کون صاحب میں؟ بتایا گیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ یا رسول اللہ! (انہوں نے کہا) میں آپ کے لئے پہرہ دیتے آیا ہوں۔ پھر آنحضور نے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے نزلنے کی آواز سنی ابو عبد اللہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ شہر بڑھتے تھے کاش میں جانتا کہ میں ایک رات اس وادی میں گذر سکوں گا (وادی مکہ میں) اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل گھاٹ ہوگی۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی خبر لی۔

۱۱۹۳۔ قرآن مجید اور علم کی آرزو۔

۲۰۹۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے الأعش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک صرف دو افراد پر ہو سکتا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا رہتا ہے۔ اور اس پر (سننے والا) کہے کہ اگر مجھے بھی اس کا ایسا ہی علم ہوتا جیسا کہ اس شخص کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو دیکھنے والا کہے کہ اگر مجھے بھی اتنا دیا جاتا جیسا اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے۔ یہ حدیث ہم سے قتیبہ نے بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

بِأَنَّ مَا يَكُونُ مِنَ التَّهْنِي وَتَهْنِئَاتِ مَا

فَقَالَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ تَصِيدُ مِمَّا الْكُتُبُ أَوْ لِلنِّسَاءِ تَصِيدُ مِمَّا الْكُتُبُ وَاسْتَلُوا اللَّهَ مِنْ خَصْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

۱۱۹۴۔ جس کی تمنا کہ ناپسندیدہ ہے اور نہ تمنا کرو اس چیز کی جسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے مردوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور عورتوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔ بلاشبہ



اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۲۰۹۶۔ ہم سے محمد بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاخوص نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے نظیر بن انس نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی نشان دہی کرو تو میں کرتا۔

۲۰۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ محمد بن ثابت بن الارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے سات داغ لگوائے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

۲۰۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن زہری، انھیں زہری نے، انھیں ابی عبید نے جن کا نام سعد بن عبید ہے عبد الرحمن بن ازہر کے مولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے نکلیں اور اضافہ ہو۔ اور اگر برے ہے تو ممکن ہے اس سے رک جائے۔

۱۱۹۵۔ کسی شخص کا کہنا کہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

۲۰۹۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے زہری، انھیں شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے براہی عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر (خندق کھودتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی منتقل کرتے تھے میں نے آنکھوں کو اس حال میں دیکھا کہ مٹی نے آپ کی پیٹ کی سفیدی کو چھپا دیا پھر آپ فرماتے تھے ”اگر تو نہ ہوتا (اے اللہ) تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ ہم صدقہ دیتے، نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر سکنت نازل فرما۔ اس جماعت نے ہمارے خلاف مد سے تجاوز کیا ہے جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم نہیں ملتے، نہیں ملتے۔ اس پر آپ آواز کو بلند کر دیتے۔

۱۱۹۶۔ دشمن سے ٹھہرنے کی تمنا ناپسندیدہ، اس کی روایت اسحاق

نے کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

حوالہ سے۔

۲۱۰۰۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ قَامِرٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ تَرَفَى اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَتَمْتُمُ الْمَوْتَ لَتَمَيَّنْتُ بِهِ

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَمَّا خَبَابُ بْنُ الْأَرَدِيِّ نَعُوذُ وَكَذَلِكَ لَوْ سَمِعْنَا فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَانَا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَوْلِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْ يَسْتَعِي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَامًا مَحْسِنًا فَلَعَلَّهُ نَزَلَ أَوْ إِمَامًا مُبِينًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتَبُ

باب ۱۱۹۵ قَوْلِ الرَّسُولِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا أَهْتَدَيْنَا

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَنِّي عَنْ أَبِي شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَزَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَقَاتِلُ الْكُرَابِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَاتَمَّتْ الْكُرَابُ بِيَاضٍ بَطْنِهِ يَقُولُ لَوْ أَنَّكَ مَا أَهْتَدْتُمْ نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقُوا وَلَا صَلُّوا فَأَنْزَلْنِي سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأُولَى وَرَأَيْتُهَا قَالَ أَلَمْ يَلَا قَدْ بَعُوْا عَلَيْنَا إِذَا أَمَّاؤُا فَيَسْتَعْتَبُ أَيْتَانَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

باب ۱۱۹۶ كَرَاهِيَّةِ التَّمَتُّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَمَقَاتِلِهِ

الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ

عمر بن عبد اللہ کے مولا سالم ابو النضر نے آپ اپنے مولا کے کاتب تھے۔ یہاں  
کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا اور میں نے اسے  
پڑھا تو اس میں یہ مضمون تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن  
سے مل بھیڑ کر نہ کرو اور اللہ سے عافیت کی دعا کرو۔

۱۱۹۷۔ لفظ "اگر" کے استعمال کا جواز اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

• اگر مجھے تمہارے مقابل میں قوت ہوتی •

۲۱۰۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے بیان  
کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو لہان کرنے والوں کا ذکر کیا تو اس پر  
عبد اللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہی وہ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا تھا "اگر میں کسی عورت کو بغیر دلیل کے بدم کر سکتا۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں وہ ایک عورت تھی جو (اسلام کے بعد) کھلے عام (فحش) کرتی تھی۔

۲۱۰۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمر نے  
بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہ عشاء کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا نماز! یا رسول اللہ! عمر تیس اور بچے  
سو گئے۔ پھر آنحضور یاہر آئے اور کمرے سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ فرما  
رہے تھے۔ اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا۔ یا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر تو میں لوگوں  
کو اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریر نے بیان کیا، ان سے عطاء نے، ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضور نے اس نماز میں تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ آئے  
اور کہا یا رسول اللہ! عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے۔ اور آپ  
اپنے جانب سے پانی صاف کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہی وقت ہے۔ اگر میری  
امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور عمر نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اس  
روایت میں ابن عباس نہیں ہیں۔ عمر نے تو بیان کیا کہ آنحضور کے سر سے پانی ٹپک  
رہا تھا۔ اور ابن جریر نے بیان کیا کہ آنحضور اپنی جانب سے پانی صاف کر رہے تھے  
اور عمر نے بیان کیا کہ اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور ابن جریر نے بیان کیا کہ  
بھی وقت ہے اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان  
سے من نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے  
ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالے سے۔

سَالِمُ ابْنُ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا  
لَهُ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَهُ فَإِذَا  
فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاتِبَتُوا  
لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُّوا الْمُدَّ الْعَافِيَةَ •

بَابُ (۱۱۹۷) مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى - تَوَّ

أَنِّي بِكُمْ قَوَّةٌ •

۲۱۰۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ - ذَكَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ أَجَبْتِ النَّبِيَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْتُ تَرَاهُمَا مَرَأَتَيْنِ  
مِنْ غَيْرِ رِيئَةٍ ؟ قَالَ لَا تِلْكَ مَرَأَتَانِ أَعْلَمْتُ •

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں وہ ایک عورت تھی جو (اسلام کے بعد) کھلے عام (فحش) کرتی تھی۔  
۲۱۰۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ - عَمْرُو بْنُ وَحْدَةَ شَاءَ  
عَطَاءً قَالَ - أَغْنَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ  
فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَقَدَ النِّسَاءُ  
وَالصَّبِيَّانَ وَخَرَجَ تَرَأْسُهُ يَقَطُرُ يَقُولُ - لَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ  
عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ - أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي  
لَا مَرَجَ لَهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذَا السَّاعَةَ قَالَ - ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ  
عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذِهِ الصَّلَاةُ وَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَقَدَ  
النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَنْسَحُ الْهَاءَ عَنْ  
شِقَمِهِ يَقُولُ - إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ  
عُمَرُ وَحَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عُمَرُ  
فَقَالَ تَرَأْسُهُ يَقَطُرُ وَقَالَ - ابْنُ جُرَيْجٍ يَنْسَحُ الْهَاءَ عَنْ  
شِقَمِهِ وَقَالَ - عُمَرُ وَلَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ - ابْنُ  
جُرَيْجٍ - إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي - وَقَالَ - ابْنُ  
بَنِي الْهَنْدِ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَعْنُ  
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ •

۲۱۰۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبد الرحمن نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو انہیں میں صواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۱۰۴۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری دنوں میں صوم وصال رکھا (یعنی افطار و صبح کے وقت بھی نہیں کھایا اور روزے کو مسلسل جاری رکھا) تو بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھا۔ آنحضور کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جاتے تو میں اتنے دن متواتر وصال کرتا کہ گہرائی میں اترنے والے اپنی روش چھوڑ دیتے میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اس روایت کی متابعت سلیمان بن مغیرہ نے کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں آنحضور نے فرمایا تم میں کون مجھ جیسا ہے۔ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ لیکن جب لوگ نہ مانتے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ دوسرے دن ملا کر (وصال) روزہ رکھا پھر لوگوں نے (عید کا) چاند دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور وصال کرتا گویا آپ انہیں تنبیہ کر رہے تھے۔

۲۱۰۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان نے اشعث نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (خانہ کعبہ کے) حطیم کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے کہا۔ پھر کیوں ان کو لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل نہیں کیا؟ آنحضور نے فرمایا کہ تم باری قوم کے پاس خرچ کی کمی ہو گئی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ خانہ کعبہ کا دروازہ اونچائی پر کیوں ہے؟ فرمایا کہ یہ اس لئے انہوں نے کیا ہے تاکہ مجھے سہاگنیں اندر داخل کریں اور مجھے پائیں

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِمَّنْ أَتَاهُ نَبِيُّ رَبِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَمْ تُرْسِمُهُمْ بِالشَّوَائِكِ؛

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي نَوِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِرَ الشَّهْرِ وَاصِلَ أَهْلٍ مِنَ النَّاسِ فَلَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مَدَّيَ الشَّهْرَ لَوَاصِلَتْ وَصَالُ الْيَدِ الْمَتَّعَةِ مَقُورٌ تَعَمَّقُهُمْ رَأَيْتُ لَسْتُ بِشَلِكُمْ رَأَيْتُ أَهْلَ بَيْتِي يُطْعَمُونِي وَبَنِي بَنِي. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مَغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَاهُ نَبِيَّ رَبِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ مَدَّيَ الشَّهْرَ لَوَاصِلَتْ وَصَالُ الْيَدِ الْمَتَّعَةِ مَقُورٌ تَعَمَّقُهُمْ رَأَيْتُ لَسْتُ بِشَلِكُمْ رَأَيْتُ أَهْلَ بَيْتِي يُطْعَمُونِي وَبَنِي بَنِي. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مَغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدِّ رَأَيْتُ الْبَيْتَ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ إِنْ قَوْمًا قَصَصَتْ بِهِمُ التَّفَقُّةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِمْ مَوْقِعًا؟ قَالَ فَعَلُوا قَوْمًا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ شَأْنِهِمْ وَكَيْفَ عَوَّاهُ مَنَاءً فِي الْوَلَا أَنْ قَوْمًا كَحَدِيثِ عَهْدِهِمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ

فَأَخْبَانِي أَنَّ تَشْكُرَ تَعْلُوهُمْ أَنَّ أُخْلِلَ الْجَدَّ تَرَفِي الْبَيْتِ  
وَأَنَّ الْبَيْتَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ ۝

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ  
عَنِ الْأَنْزَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ  
سَلَّ النَّاسُ دَوَابَّ سَلَّكَ النَّاسُ الْإِنْصَارَ دَوَابَّ أَوْ شَيْعًا  
لَسَلَّتُ دَوَابَّ الْإِنْصَارِ أَوْ شَيْعًا الْإِنْصَارِ ۝

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَمِثٍ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ عُبَادَةَ عَنْ تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ  
أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَّ النَّاسُ دَوَابَّ أَوْ شَيْعًا سَلَّكَتُ  
دَوَابَّ الْإِنْصَارِ وَشَيْعَهَا تَابَعَهُ أَبُو الْثِيَّانِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّيْبِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِحَادَةِ خَيْرِ النَّوَاحِدِ  
الْصَّدُوقِ فِي الْإِدَاءِ وَالصَّلَاةِ وَالصُّلُومِ وَالْقَرَأَتِ  
وَالْأَحْكَامِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ لَا تَقْرَءُونَ كَلِمَةً  
زُيِّنَتْ لَهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا  
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ  
وَلِيُنذِرُوا النَّاسَ طَائِفَةٌ لِّيَقُولُوا تَعَالَى وَإِنْ طَائِفَتَانِ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا أَقْتُلْ مَجْلَانِ  
وَلِيُنذِرُوا النَّاسَ طَائِفَةٌ لِّيَقُولُوا تَعَالَى وَإِنْ جَاءَكَ  
فَارِسٌ يَنْبَأُ قَتِيلًا قَتِلْهُ ۝ وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ  
سَهَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَرَدًّا إِلَى الشَّيْءِ ۝

کو بھیجا تاکہ اگر ہمیں سے کوئی ایک غلطی کر جائے تو اسے اسلام کے صحیح راستے کی طرف لوٹا دیا جائے۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا

روک دیا اگر تمہاری قوم (قریش) کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا اور مجھے خوف نہ ہوتا کہ ان کے دلوں میں اس سے انکار پیدا ہوگا تو میں حطیم کو بھی خانہ کعبہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا۔

۲۱۰۷۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فروبنا (پسند کرتا) اور اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

۲۱۰۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن بکشی نے، ان سے عبد بن تیم نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فروبنا اور اگر کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا اس روایت کی متابقت ابو التیاری نے کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے گھاٹی کے سلسلہ میں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

۱۱۹۸۔ ایک راست باز شخص کی خبر کو نافذ کرنے کے سلسلے میں روایات اذان میں، نماز، روزہ، فرائض اور دوسرے احکام میں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس کیوں نہیں ان میں سے ہر جماعت میں سے کچھ لوگوں نے کو پر کیا تاکہ دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں اور جب ان کی طرف واپس آئیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں۔ ممکن ہے وہ لوگ پرہیز کریں۔ ایک شخص کے لئے بھی طائفہ کا استعمال ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے اور اگر مسلمانوں کے دو طائفہ (گروہ) آپس میں لڑیں تو اگر دو افراد بھی آپس میں لڑیں تو اہل بیت کے مفہوم میں داخل ہوں گے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے اگر تمہارے پاس کوئی فاسق تبرے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لو اور اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عاملوں کو ایک کے بعد دوسرے

۲۱۰۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے، ان سے مالک

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ  
مَا قُمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَحَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِقًا فَلَمَّا كُنَّا أَنَا قَدْ اشْتَرَيْنَا أَهْلَنَا  
أَوْ قَدْ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَنْ نَوَافِلِ مَا قَاخِيزَنَا قَالَ  
رَأَيْتُمُو أَرْبَابَ أَهْلِكُمْ فَأَيُّكُمْ أَفْهَمُ وَأَعْلَمُ وَبَرُّهُمْ  
وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَلَكُمْ وَصَلُّوا لَكُمَا رَأَيْتُمُو فِي الصَّلَاةِ  
فَإِذَا خَصَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّمْكُمْ  
الْكَبِيرُكُمْ

رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
ہم سب (روضر کے افراد) جوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس دن تک  
ٹھہرے رہے۔ آنحضرت شفیق تھے جب آپ نے حضور کیا کہ اب ہمارا  
اپنے گھروالوں کی طرف مشتاق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ اپنے بچے ہم کئی لوگوں  
کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور ان  
کے ساتھ نہو اور انھیں سکھاؤ اور بتاؤ (اسلام کے اعمال) اور بہت سی باتیں  
آپ نے کہیں جن میں بعض بچے یاد نہیں ہیں اور بعض یاد ہیں۔ اور (فرمایا کہ جس طرح  
بچہ تم نے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھو پس جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں  
سے ایک تمہارے لئے اذان کہے اور جو سب سے بڑا ہو وہ امانت کر لے۔

۲۱۱۰ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْنِ أَحَدُكُمْ إِذَا نَبَلَ مِنْ سَعْوٍ رَاحٍ  
يَأْتِيَهُ يَوْمٌ أَوْ قَالَ يَتَادِي لِرُجْعَةِ قَائِمِكُمْ وَيَذْبَهُ  
تَأْتِيَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَجَمَعَ  
يَحْيَى كَقِيهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمِثْلُ يَحْيَى  
إِضْبَعِيهِ الثَّبَاتَيْنِ

۲۱۱۰۔ ہم سے مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے تیمی نے، ان سے  
ابو عثمان نے، ان سے ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کو حضرت بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیوں  
وہ اس لئے اذان دیتے ہیں یا نہ کرتے ہیں تاکہ جو بیدار ہیں وہ واپس آجائیں اور جو  
سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور غرہ نہیں ہے جو اس طرح طلوع ہوتی ہے۔  
یحییٰ نے اس کے اظہار کے لئے اپنے دونوں ہاتھ ملائے۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح  
ظاہر ہو جائے اور اس کے اظہار کے لئے یحییٰ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں  
کو پھیلائے۔

۲۱۱۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ  
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنْ بَلَغَ يَتَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى  
يَتَادِيَ ابْنُ إِفْرَ مَكْتُومٍ

۲۱۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال (رمضان میں) رات ہی میں اذان  
دیتے ہیں (وہ نماز فرماتے اذان نہیں ہوتی) پس تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم  
اذان دیں (تو کھانا پینا بند کر دو)۔

۲۱۱۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْحَكَمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّرُفَ خُمُسًا  
فَقَبِلَ أَنْ يَرِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتُ  
نَهْمًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

۲۱۱۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ان سے حکم بن ابی راہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعت نماز پڑھائی تو آنحضرت  
سے پوچھا کیا کیا نماز کی رکعتوں میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے؟ آنحضرت نے دریافت  
فرمایا کیا بات ہے؟ صحابہ نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہے۔ پھر  
آنحضرت نے سلام کے بعد دو سجدے (رہو کے) کئے۔

۲۱۱۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ أَبِي

۲۱۱۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی،

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتُ؟ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ أُخْرَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَهُ؛

ان سے ابوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہی رکعت پر مغرب یا عشاء کی نماز میں نماز ختم کر دی تو ذو الیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضور نے پوچھا کہ ذو الیدین صحیح کہتے ہیں؟ لوگوں کی ہاں۔ پھر آنحضور کھڑے ہوئے اور دو آخری رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا پھر تکیہ کی اور سجدہ کیا (نماز کے عام) سجدے جیسا یا اس سے طویل، پھر آپ نے سر اٹھایا، پھر تکیہ کہی اور نماز کے عام سجدے جیسا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

۲۱۱۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ يُقْبِضُونَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آيَةٌ فَقَالَ آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةُ قُرْآنٌ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَقِيلَ الْكَعْبَةُ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَانْتَبَهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ؛

۲۱۱۴ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کلاں سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسجد قبا میں لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آیت نے ان کے پاس پہنچ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے اور آپ کو تم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کا استقبال کریں تم بھی اسی طرف رخ کرو اور لوگوں کے چہرے شام ریت المقدس کی طرف تھے لیکن وہ لوگ کعبہ کی طرف گئے۔

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ سَهْرًا وَكَانَ يَمِيزُ أَنْ يُوجِّهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ نِعَالَهُ قَدْ تَرَى تَقْدِبَ وَجْهِهِ فِي السَّمَاءِ فَلَمَّا لَيْلَتُكَ قَبْلَةَ تَرَمَاهَا قَوْحِيهِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَصَلَّى مَعَهُ تَرَجُلٌ أَلْعَمَرُ ثُمَّ خَرَعَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ دُفِئَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ قَوْحَهُمْ رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ؛

۲۱۱۵ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی اسحاق نے، ان سے البراء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”ہم آپ کے منہ پر بار آسمان کی طرف اٹھنے کو دیکھتے ہیں پس مغتویب ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے آپ خوش ہو گئے چنانچہ رخ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ایک صاحب نے عصر کی نماز آنحضور کے ساتھ پڑھی اور پھر (مدینہ سے) نکل کر انصار کی ایک جماعت تک پہنچے اور کہا کہ وہ گویا میتے ہیں کہ انہوں نے آنحضور کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہو گیا ہے چنانچہ سب لوگ کعبہ رو ہو گئے سلام کر کے وہ عصر کی نماز کے رکوع میں تھے۔

۲۱۱۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَرَفَّعَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْتَقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَابَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَمَّاحِ وَابَا بَنٍ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ قُضَيْيْمٍ

۲۱۱۶ ہم سے یحییٰ بن قزافہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابوطلم انصاری، ابو عبیدہ بن الجماح اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو قضيحہ شراب پلا رہا تھا یہ کجور سے ہتی تھی۔ اتنے میں ایک آنے والے

نے اگر کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انس! ان مشکوں کو بڑھ کر توڑ دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک ہاونی دستہ کی طرف بڑھا جو مجھ سے پاس تھا اور میں نے اس کے پچھلے حصہ سے ان مشکوں پر مارا جس سے وہ ٹوٹ گئے۔ ۲۱۱۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے حملہ نے اور ان سے حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحران سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امامت دار آدمی جو حقیقی امامت دار ہوگا بھیجوں گا آنحضور کے صحابہ منظر پر ہے (کہ کون اس لقب کا مستحق ہے) تو آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۲۱۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت میں ایک امامت دار ہوتا ہے اور اس امت کے امامت دار ابو عبیدہ الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۱۱۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبید بن حنین نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصاری کے ایک صاحب فقہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شرکت نہ کر سکتے اور میں شریک ہوتا تو انھیں اگر آنحضور کی مجلس کی روداد بتانا اور جب میں آنحضور کی مجلس میں شریک نہ ہو پانا اور وہ شریک ہوتے تو وہ اگر آنحضور کی مجلس کی روداد مجھے بتاتے۔

۲۱۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کی، ان سے زبید نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ایک صاحب کو بنایا پھر (اس کثابت پر ناراض ہو کر) انہوں نے آگ جلائی اور (لشکر کے شرکاء سے) کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ بعض لوگوں نے داخل ہونا چاہا۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو فرار ہوئے ہیں پھر اس کا ذکر آنحضور سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو اس میں قیامت تک رہتے۔ اور دوسرے حضرات سے کہا کہ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے اطاعت صرف نیک کاموں میں ہے۔

وَهُوَ مَرَجَا عَنْهُمْ ابْنُ قَعْلٍ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُنْسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَرِيرِ فَالْكَسِرُهَا قَالَتْ أُنْسُ فَقُمْتُ إِلَى مَهْرَاسٍ أَنَا فَقَصَرْتُهَا بِأَسْفَلِ حَتَّى انْكَسَرَتْ ۲۱۱۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حَمْدِيقَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَحْلِلَ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ مَرَجِلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اصْحَابُ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ أَبُو عُبَيْدَةَ ۲۱۱۸

۲۱۱۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمِينٍ وَآمِينَ هَذَا أَلَا مَّةٌ أَبُو عُبَيْدَةَ ۲۱۱۹

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهِ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا غَابَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۱۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا أَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَإِذَا دُفِئَ انْتَدُوا وَقَالَ انْعَمُوا إِنَّمَا قَرَأْنَا مِثْلَهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَدْخُلُوا هَا وَدَعَلُوا هَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلَّذِينَ لَمْ يَدْخُلُوا فِي مَعِينِهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ ۲۱۲۰

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا كُرَيْمُ بْنُ حَزْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ  
 ابْنِ أَبِي هُرَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
 بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ وَفَدَّ تَمِيمُ بْنُ خَالِدٍ  
 أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
 أَخْبَرَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ ابْنَ مَسْعُودٍ  
 أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَفْضَى فِي بَيْتِكَ اللَّهُ فَقَامَ مَخْصَمُهُ فَقَالَ صَدَقَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَفْضَى لَكَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَادُّنِي لِي فَقَالَ لَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّهُ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا  
 وَالْعَسِيفُ الْخَبِيرُ قَرَنِي بِأَمْرَاتِهِمْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي  
 الرَّحِمَ فَأَتَيْتُ مِنْهُ بِمَاءٍ مِّنَ الْعَيْمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ  
 سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى أَمْرَاتِهِ الرَّحِمَ وَأَنَّهَا  
 عَلَى ابْنِي جِلْدٌ مَائِيَّةٌ وَتَغْرِبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
 بِيَدِهِ لَا أَفْضِيَنَّ بَيْنَهُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَا أَوْلَيْتُهُ  
 وَالْعَمُّ قَوْلُ وَهَّاءٍ أَمَا أَنْتَ لَكَ فَعَلَيْكَ جِلْدٌ مَائِيَّةٌ وَتَغْرِبُ  
 عَامٍ وَأَمَا أَنْتَ يَا أَيُّسَ لِرَحْمَتِي مِنْ أَسْلَمَ فَأَعْدُ عَلَى  
 أَمْرٍ هَذَا وَإِنْ اغْتَرَفْتَ فَأَرْجُمُهَا نَعْدًا عَلَيْهَا أَيُّسُ  
 فَأَغْرَفْتُ فَرَجَمْتُهَا

کرتے تو اسے رجم کر دو چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور انہوں نے اعتراف کر لیا پھر آپ نے انہیں رجم کیا۔  
**باب ۱۱۹۹** بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الزَّيْبَةَ طَلِيقَةً فَخَدَّاهَا

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
 ابْنُ الْمُنْكَدِمِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَنشَدَ  
 الزَّيْبَةَ ثُمَّ بَدَّ لَهُمْ فَأَنشَدَ الزَّيْبَةَ ثُمَّ بَدَّ لَهُمْ  
 فَأَنشَدَ الزَّيْبَةَ فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيُّ وَحَوَارِيُّ  
 الزَّيْبَةِ قَالَ سُفْيَانُ مَحْفُظَةٌ مِّنْ ابْنِ الْمُنْكَدِمِ قَالَ

۲۱۲۱۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے  
 حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے  
 ان سے ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابو ہریرہ  
 اور تہذیب خاندان رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے اپنا جگر ملائے۔  
 ۲۱۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعب نے خبر دی، انہیں  
 زہری نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود  
 تھے کہ اعراب میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! کتاب اللہ  
 کے مطابق میرا فیصلہ کر دیجیے اس کے بعد ان کا مقابل فریق کھڑا ہوا اور کہا، انہوں  
 نے صحیح کہا یا رسول اللہ! ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجیے۔ اور  
 مجھے کہنے کی اجازت دی، آنحضرت نے فرمایا کہ کہو انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے  
 یہاں عیسیٰ تھا عیسیٰ یعنی امیر (مزدور) ہے پھر اس نے ان کی عورت سے  
 زنا کر لی تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا لاگو ہوگی۔ لیکن میں  
 نے اس کی طرف سے سو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دیا اور لڑکے کو چھڑا  
 لیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کی بیوی پر رجم کی سزا  
 لاگو ہوگی۔ اور میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال کے لئے جلا وطنی کی۔  
 آنحضرت نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے  
 درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو اسے واپس  
 کر دو اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ہے۔ اور  
 اے انیس! قبیلہ اسلم کے ایک صحابی۔ اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف

کرتے تو اسے رجم کر دو چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور انہوں نے اعتراف کر لیا پھر آپ نے انہیں رجم کیا۔

۱۱۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زہیر رضی اللہ عنہ کو تمباہا سوسی کے

میں بھیجا۔

۲۱۲۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے  
 حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ  
 رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے قریش سے خبر لانے کے لئے صحابہ سے کہا تو زہیر رضی اللہ عنہ تیار ہو گئے پھر  
 ان سے کہا تو زہیر رضی اللہ عنہ ہی تیار ہوئے پھر کہا۔ اور پھر آپ ہی نے امداد کی  
 ظاہر کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں اور



لَهُ أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ الْقَوْمُ مَنَعَهُمْ  
أَنْ تَحْذَرَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ  
جَابِرًا قَاتِلًا بَيْنَ أَحَادِيثٍ سَمِعْتُ جَابِرًا قَاتِلًا لِسُفْيَانَ  
قَالَ الشُّوْبَرِيُّ يَقُولُ بُوَيْرُ قُرَيْظَةَ فَقَالَ كَعْدًا أَحْفِظُشُهُ  
كَمَا أَنْتَ جَابِلِسُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمُ  
وَاحِدٍ وَتَبَسَّحَ سُفْيَانُ ۝

یعنی کیا ہے بلکہ اس وقت میں بکر (انہوں نے) غزوہ خندق (کہا) سفیان نے کہا کہ وہ دنوں ایک ہی غزوہ ہے، کیونکہ غزوہ خندق کے فوراً بعد اسی سے متعلق غزوہ

**بَابُ ۱۲** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ لَهُ آيَاتُ

النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَإِذَا أُذِنَ لَهُ وَاحِدٌ

جَاءَهُ ۝

۲۱۲۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَاءَ  
رَجُلٌ يَسْأَلُنِي فَقَالَ أَتَدْنُ لَهُ وَتَبْشِرُهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا  
أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَتَدْنُ لَهُ وَتَبْشِرُهُ بِالْجَنَّةِ  
ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ أَتَدْنُ لَهُ وَتَبْشِرُهُ بِالْجَنَّةِ ۝

کی بشارت دے دو۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت نے فرمایا کہ انہیں بھی اجازت دے دو اور بشارت کی بشارت دے دو۔

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ  
عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ جِئْتُ فَإِذَا أَمْرٌ سَوَّلَ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرِيقِهِ لَمْ يَدْعُ لَهُ رَسُولٌ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدَ عَلَى رَأْسِ الدَّارِ جَسَدٌ  
فَقُلْتُ قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي ۝

**بَابُ ۱۳** مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَمْزَاقِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا أَبَعَدَ  
وَاحِدٍ ۝ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ بِكَتَابِهِ إِلَى عَظِيمٍ  
بُصْرِيٍّ أَنْ يَبْدُوَهُ إِلَى قَيْصَرٍ ۝

۲۱۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

میرے حواری زبیر ہیں۔ اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ روایت ابن  
المنکدر سے یاد کی۔ اور ایوب سے ابن المنکدر سے کہا، اے ابو بکر ان سے جابر  
رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کیجیے۔ کیونکہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آپ جابر رضی اللہ  
عنہ کی احادیث بیان کریں تو آپ نے اسی مجلس میں کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ  
عنہ سے سنا اور کئی احادیث مسلسل بیان کیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ سفیان  
ثوری تو مغزوہ قرظہ کہتے ہیں (مجلس مغزوہ خندق کے) انہوں نے کہا کہ میں نے تشہہ ہی  
سفیان نے کہا کہ وہ دنوں ایک ہی غزوہ ہے، کیونکہ غزوہ خندق کے فوراً بعد اسی سے متعلق غزوہ

۱۲۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو۔ سو اس کے

کہ تمہیں اجازت دی جائے پھر جب ایک اجازت مل جائے تو داخل

ہو ابا سکتا ہے۔

۲۱۲۳ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان  
کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی نگہانی کا حکم  
دیا۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی آنحضرت نے فرمایا کہ انہیں اجازت  
دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر  
عمر رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو۔ اور انہیں جنت

۲۱۲۵ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال  
نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انہوں نے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں  
ساخموں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالاخانہ میں تشریف رکھتے تھے اور  
آپ کا ایک کالا غلام بیڑھی کے اوپر (نگہانی کر رہا) تھا میں نے اس سے کہا کہ  
کہو کہ عمر بن خطاب کھڑے اور اجازت چاہتا ہے۔

۱۲۰۱۔ اس سلسلہ میں روایات کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالموں اور  
قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ  
کو اپنے خط کے ساتھ عظیم بصری کے پاس بھیجا کہ وہ خط قبصر  
تک پہنچا دے۔

۲۱۲۶ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان

يُؤْتِيهِمْ مِنْ رِزْقِهِمْ وَمِنْ أَفْوَاجِهِمْ وَمِنْ بَنَاتِهِمْ طَرَائِفَ امْرَأَتٍ رَافِعَاتٍ وَالْيَمَانِ وَطَرَائِفَ الْمَسْكِينِ ۚ وَمَا يَحْضُرُ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَٰكِنْ أَفْوَاجٌ ۚ  
 ۲۱۲۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَدَّى فِي قَوْمِكَ آذِي النَّاسِ يَوْمَ عَاثُورَ أَمْ أَنْ مِنْ أَكَلٍ فَيَسْتِمِرُّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلٍ فَلْيَصُصْ ۚ  
 بِأَوَّلِهِ ۚ وَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يَسْتَلْعُوا مِنْ دَرَأِهِمْ ۚ  
 قَالَ هَذَا مَالِكُ بْنُ الْحَوَارِثِ ۚ

۲۱۲۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَدَّى فِي قَوْمِكَ آذِي النَّاسِ يَوْمَ عَاثُورَ أَمْ أَنْ مِنْ أَكَلٍ فَيَسْتِمِرُّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلٍ فَلْيَصُصْ ۚ  
 بِأَوَّلِهِ ۚ وَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يَسْتَلْعُوا مِنْ دَرَأِهِمْ ۚ  
 قَالَ هَذَا مَالِكُ بْنُ الْحَوَارِثِ ۚ

۲۱۲۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَدَّى فِي قَوْمِكَ آذِي النَّاسِ يَوْمَ عَاثُورَ أَمْ أَنْ مِنْ أَكَلٍ فَيَسْتِمِرُّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلٍ فَلْيَصُصْ ۚ  
 بِأَوَّلِهِ ۚ وَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يَسْتَلْعُوا مِنْ دَرَأِهِمْ ۚ  
 قَالَ هَذَا مَالِكُ بْنُ الْحَوَارِثِ ۚ

کی، ان سے بونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری کو خط لکھا اور قاعدہ کو حکم دیا کہ خط یمن کے گورنر کے حوالہ کریں وہ اسے کسری تک پہنچائے گا جب کسری نے وہ خط پڑھا تو اسے پھاڑ دیا مجھے یاد ہے کہ ابن السیب نے بیان کیا کہ آنحضور نے اسے بد دعا دی کہ اللہ انھیں بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

۲۱۲۹ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبد اللہ نے، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسم کے ایک صاحب سے فرمایا کہ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کرو۔ عاشور کے دن کہ جس نے کھا یا ہمو وہ اپنا بقیہ دن (بے کھائے) پورا کرے۔ اور جس نے نہ کھا یا ہمو وہ روزہ رکھے۔

۱۲۰۲۔ وفود عرب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کہ ان لوگوں کو جو خود بخود نہیں پہنچا دیں۔ اس کی روایت مالک بن حویرث نے کی،

۲۱۲۸ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں نصر بن خزيمة نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مجھے اپنے تخت پر بٹھاتے تھے آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد آیا جب وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آنحضور نے پوچھا کس کا وفد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ربیعہ کا آنحضور نے فرمایا کہ مبارک ہو اس وفد کو اس قوم کو بلا روائی اور شرمندگی اٹھائے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار شامل ہیں آپ ہیں ایسی بات کا حکم دیجیے جس سے ہم جنت میں داخل ہوں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی بتائیں پھر انہوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آنحضور نے انھیں چار چیزوں سے روکا اور چار چیزوں کا حکم دیا آپ نے ایمان باندھ کا حکم دیا ورنہ فرمایا جانتے ہو ایمان باندھ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ گواہی دینا کہ لیکن اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اس کی حمد اللہ کے رسول میں اور نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور زکوٰۃ دینے کا میرا خیال ہے کہ حدیث میں رمضان کے روزوں کے حکم کا بھی

وَالْقُبَيْرَةُ تَرَبَّأَ قَالَ الْقُبَيْرَةُ قَالَ أَحَقُّظُوا هُنَّ وَابْلَغُوا هُنَّ  
مِنْ وَرَاءَكُمْ ۝

(قبر کے بچے مقرر کیا۔ فرمایا کہ انھیں یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو نہیں آسکے ہیں۔)

۱۲۰۳۔ ایک عورت کی خبر۔

بَابُ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَلِيدَةِ ۝

۲۱۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْقُبَيْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ  
أَنَّ آيَةَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝  
وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَقِينِي أَوْ سَنَةِ وَذُفُفَ  
فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَيْرَ هَذَا أَقَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ هَبُؤَ أَيْ كُنُونَ مِنْ لَحْمٍ  
فَمَا دَقَّ هُمْ أَمْرًا قَرِيبًا مِنْ بَعْضِ أَمْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبَّ فَأَمْسِكُوا أَقَالَ تَرْشُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلُوا أَيْ أَطْعَمُوا أَفَإِنَّهُ جَلَلٌ أَوْ قَالَ كَا  
بِأَسِيهِ شَلَفَ فِيهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي ۝

ذکر ہے) اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ (مركزوم) دو۔ اور آپ نے انھیں دبا، ختم  
مزقن اور فقیر جن میں سب شراب بناتے تھے) کے استعمال سے منع کیا اور بعض اوقات  
(قبر کے بچے مقرر کیا۔ فرمایا کہ انھیں یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو نہیں آسکے ہیں۔)

۲۱۲۹۔ ہم سے محمد بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے توبہ الغبیری نے بیان  
کیا کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ تم نے دیکھا حس بصری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
بیان کرتے ہیں میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تقریباً ڈھائی سال رہا لیکن میں نے  
آپ کو آنحضرت سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا آپ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض افراد جن میں سعد رضی  
اللہ عنہ بھی تھے (دست خوان پر بیٹھے ہوئے تھے) ان لوگوں نے گوشت کھانے  
کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ نے آگاہ کیا کہ یہ  
گوشت کا گوشت ہے۔ سب لوگ کھانے سے رک گئے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کھاؤ  
(آپ نے کھو) فرمایا (الطعموا) اس لئے کہ حلال ہے یا فرمایا کہ اس کے کھانے میں  
کوئی حرج نہیں البتہ یہ میرا کھانا نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنا

۲۱۳۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،  
ان سے مسعود ان کے علاوہ (سفیان ثوری) نے، ان سے قیس بن مسلم نے، ان  
سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہے  
امیر المومنین اگر ہمارے یہاں یہ آیت نازل ہوتی کہ آج میں نے تمہارے لئے  
تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کامل کر دی اور تمہارے لئے اسلام دین کو پسند  
کیا تو تم اس دن (جس دن یہ نازل ہوئی تھی) عبید (نوشی) مانتے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا  
کہ میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی۔ عرفہ کے دن نازل ہوئی اور  
جمعہ کا دن تھا، اس کی روایت سفیان نے مسعر کے واسطے سے کی، مسعر نے قیس  
سے سنا اور قیس نے طارق سے ۝

۲۱۳۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،

## کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ  
وَعَبِيدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ  
قَالَ تَرَجَّلَ مَعِيَ الْيَهُودُ لِعَبِيدِ بْنِ أَبِي رَافٍ الْهَوَاسِيِّ لَوْ أَنَّ  
عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ  
أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَتَرَفَعْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا  
لَا تَخْذُ نَازِلَاتِ الْيَوْمَ عِنْدَ أَقْصَالِ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ لَمْ يَأْخُذْ  
أَحَدٌ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ  
جُمُعَةٍ سَمِعَ سَفْيَانُ مِنْ مَسْعُورٍ وَمَسْعُورٍ قَيْسًا وَقَيْسٌ  
طَارِقًا ۝

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ان سے عقیل نے ۲۰ ان سے ابن شہاب نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے دوسرے دن سنا جس دن مسلمانوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے خطبہ پڑھا چھ کہا ابا عبد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس تھی۔ اور یہ کتاب اللہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا رسول کی ہدایت کی اسے تم تھلاؤ رہو تو ہدایت یاب رہو گے۔ اور اگر اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا رسول کی ہدایت کی تھی۔

۲۱۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اللہ اسے کتابت ۲۱۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کد ان سے معتمر نے حدیث بیان کی کہ انیس نے عوف سے سنا، ان سے ابو التہال نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ غنی کر دیا ہے یا ملندہ کر دیا ۔

۲۱۳۲ھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن جریر نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالملک بن مروان کو لکھا کہ آپ اس سے بیعت کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ اس نے بیعت کی اور اطاعت کرنے کا اللہ اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق اقرار کرتے ہیں جب تک استطاعت ہو۔

۱۲۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں جو اشیاء الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

۲۱۳۵- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جوامع الکلم (مختصر الفاظ میں بہت سی باتوں کو سودینا) کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ اور میری مدد و رب کے ذریعہ کی گئی ہے (جو دشمنوں کے دلوں میں دوری سے لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھی گئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حضور تو پہلے گئے اور تم ان نذرانوں سے (عیش و آرام کو تنہا اسی جیسا کوئی کلمہ فرمایا۔

عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ  
الْفَدَحَيْنِ بَابُ الْمُسْمُوتِ إِنَّمَا بَلَّغُوا اسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ  
فَقَالَ إِنَّمَا بَعْدُ فَأَخْبَرَنَا الْمَدَنِيُّ رُوِيَ عَنِ الْمَدَنِيِّ وَسَلَّمَ  
الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي  
هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا  
هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ

١١٣٦ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ  
خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَيْهِ الشَّيْ  
ءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْنَا الْكِتَابَ

٢١٣٣ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا مُعَيْمِرٌ قَالَ  
سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا النِّبْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرزَةَ  
قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُغْنِيكُمْ أَوْ تَغْسِكُمْ بِإِسْلَامٍ وَبِهِمْ صَبَدٍ  
حَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢١٣٢ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ مِبْرَأَةً وَأَمْرًا بِالدِّقِّ بِاسْتِئْذَنِ الطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِمَا اسْتَطَعْتُ ۚ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

٢١٣٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَارِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ  
وَيَا أَنَاذِرُكُمْ زَائِلِي أُتِيتُ بِمَقَاتِلِهِمْ حَوَازِينَ الْأَرْضِ  
فَوُضِعَتْ فِي يَدِي وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْفُتُونَهَا أَوْ تَرْعَوْنَهَا  
أَوْ كَلِمَةً شَبَّهَهَا:

۲۱۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنْ  
الْأَيَّامِ مَا مِثْلُهُ أَوْ مِنْ أَوْ مِثْلِهِ الْبَشَرِ وَإِنَّمَا كَانَ  
الَّذِي أُتِيََتْ وَخِيًّا أَوْ حَاكًا اللَّهُ إِلَى قَائِمِ الْجَوَارِ أَفْ كَثَرَهُمْ  
قَائِمًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۲۱۳۶ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بیہقہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء میں سے کوئی نبی ایسا جن پر نشانیاں نہ لگی ہوں جن کے مطابق ان پر ایمان لایا گیا یا آپ نے فرمایا کہ انسان ایمان لائے اور مجھے جو نشانیاں دی گئی وہ وحی تھی جو اللہ نے میری طرف بھیجی تھی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ اتباع کرنے والے میرے ہوں گے۔

بَابُ الْإِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا قَالَ ابْنَةُ نَفْسِي بِمَنْ قِيلَ لَنَا وَتَقْتَدِي بِمَا مَنْ بَعْدَنَا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلَاثُ أَجْزَلٍ لِنَفْسِي فِي إِخْوَانِي هَذِهِ السَّنَةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوا هَذَا يَسْأَلُوا عَنْهَا الْقُرْآنَ أَنْ يَتَقَرَّبُوا وَيَسْأَلُوا عَنْهُ وَيَذْعُوا النَّاسَ إِلَيْهِ مِنْ خَيْرٍ ۝

۱۲۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اقتداء اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور عین تقبیل کا امام بنائے اور اگر نہ کہا کہ اپنے سے پہلے کے بزرگوں کی اقتداء کرتے ہیں اور پہلی اقتداء ہمارے بعد آنے والے کریں گے ابن عون نے کہا کہ تین امور میں جنہیں میں اپنے سے بھی پسند کرتا ہوں اور اپنے بھائیوں کے سے بھی۔ یہ سنت کہ اسے سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ اور قرآن کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ اور لوگوں سے قطع تعلق کر لیں۔ سوا خیر کے ہے۔

۲۱۳۷ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنِ عَمَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى عُمَرُوفِي مَجْلِسًا هَذَا فَقَالَ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَكَأَنَّ بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ؟ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ هُمَا الْمَرَارِ يُفْتَدَى بِهِمَا ۝

۲۱۳۷ - ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے، ان سے ابو داؤد نے بیان کیا کہ اس مسجدِ رخاۃ کعبہ میں میں شیبہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا کہ جہاں تم بیٹھے ہو وہیں عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس بیٹھے تھے۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کسی طرح کا سونا چاندی نہ بچھوڑوں اور سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے کہا۔ کیوں؟ میں نے کہا کہ آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے ایسا نہیں کیا تھا اس پر انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات ایسے تھے جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔

۲۱۳۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِهَافٍ سَمِعْتُ حَدِيثًا يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ تَوَلَّتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي حَبْرٍ قُلُوبِ الرِّجَالِ وَتَوَلَّى الْقُرْآنُ قُرْآنًا وَالْقُرْآنُ وَعَدِمُوا مِنْ السُّنَنِ ۝

۲۱۳۸ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ میں نے الأعمش سے پوچھا تو انہوں نے زید بن وہب کے واسطے سے بیان کیا کہ انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ امانت آسمان سے بعض لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں اتری (یعنی ان کی فطرت ہے) اور قرآن جمید نازل ہوا تو انہوں نے قرآن جمید کو پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔

۲۱۳۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا  
عُمَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ مَرْثَدَةَ الْهَمْدِيَّ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
إِنْ أَحْسَنْتَ الْحَدِيثَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَحْسَنْتَ الْهَدْيَ هَدْيِي  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا  
وَأَنْ مَاتُوا عَنْ ذَلِكَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

۲۱۴۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَثَيْدِ بْنِ حَلَدٍ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُضِيَ بَيْنَ  
بَيْنِكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ

۲۱۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْهِمْ حَدَّثَنَا  
حِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ  
إِلَّا مَنْ أَبِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ مَنْ  
أَطَاعَنِي وَخَلَّ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى

۲۱۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ بْنُ حَبَّانٍ وَاسْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْسَاءَ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ هَجَاءُ مَلَائِكَةٍ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلَّهِ  
تَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ تَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْطَعُ  
فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا امْتِلَاقًا فَوَاضِيًا لَهُ مِثْلًا فَقَالَ  
يَعْضُهُمْ إِنَّهُ تَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ تَائِمَةٌ وَ  
الْقَلْبُ يَقْطَعُ فَقَالُوا امْشُرْ كَيْسَلٌ رَجُلٌ بَنِي دَارِ الْأَوْجَلِ  
فِيهَا مَا دَبَّةٌ وَبَعَثَ دَاوُعًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّارِعِيَّ دَخَلَ الدَّارَ  
وَأَحْلَى مِنَ الْمَادَّةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّارِعِيَّ لَمْ يَدْخُلِ  
الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادَّةِ فَقَالُوا أَوْ لَوْ هَالِكٌ يَقْفُهَا  
فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ تَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ تَائِمَةٌ  
وَالْقَلْبُ يَقْطَعُ فَقَالُوا قَدْ لَدِ الْأُجْنَةِ وَاللَّحْيِ مُحَمَّدٌ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۱۳۹ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ابن عمر بن مرہ نے خبر دی، انہوں نے مرثدہ الہمدانی سے سنا بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ  
عنه نے فرمایا سب سے اچھی بات کتاب اللہ ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے بری بات پیدا کرنا ہے (دین میں) اور بلاشبہ جہنم سے  
وعدہ کیا جاتا ہے وہ اگر رے گی اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔

۲۱۴۰ - ہم سے محمد بن سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے  
زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن  
خلاد رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے  
آپ نے فرمایا یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔

۲۱۴۱ - ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فیہج نے حدیث بیان کی، ان سے  
بلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطائ بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری امت جنت میں جائے گا سوائے ان کے جنہوں  
انکار کیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جو میری اطاعت کرے گا  
وہ جنت میں داخل ہوگا اور میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔

۲۱۴۲ - ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی، انھیں یزید نے خبر دی، ان سے سفیان  
بن حیان نے حدیث بیان کی۔ اور یزید (بن یزید) نے انکی تعریف کی، ان سے سعید  
بن مینان نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث بیان کی یا رانہوں نے کہا کہ میں نے مابہر  
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آئے اور سوئے ہوئے تھے بعض نے کہا کہ یہ سوئے ہوئے ہیں بعض فرشتوں نے کہا  
کہ انکھیں سو رہی ہیں لیکن دل بیدار ہے انہوں نے کہا کہ تمہارے ان صاحب (آنحضرت کی)  
کی ایک مثال ہے پس ان کی مثال بیان کرو۔ تو ان میں سے بعض نے کہا کہ یہ سو رہے  
ہیں بعض نے کہا کہ انکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے، انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس  
شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور وہاں کھانے کی دعوت کی اور بلائے والے کو  
بھیجا۔ پس جس نے بلائے والے کی دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دھڑل  
سے کھایا۔ اور جس نے بلائے والے کی دعوت قبول نہیں کی وہ گھر میں داخل نہیں ہوا  
اور دسترخوان سے کھانا نہیں کھایا پھر انہوں نے کہا کہ اس کی ان کے لئے تفسیر کرو  
تاکہ یہ سمجھ جائیں بعض نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں لیکن بعض نے کہا کہ انکھیں سو سو  
رہی ہیں لیکن دل بیدار ہے پھر انہوں نے کہا کہ گھر تو جنت ہے اور بلائے والے محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم ہیں پس جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو







أَمَّا آءِ يَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا  
فَيَقَالُ كَمْ مَالًا عَلَيْنَا أَتَيْتُ مُؤْمِنِينَ قَامَا الْمَنَاقِقُ وَالْمَرْثَا  
لَهُ أَدْرِي أَيْ ذِيكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ  
النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ ۝

ان میں سے کونسا لفظ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو وہ کہیں (آنحضور کے متعلق سوال پر) مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا دی میں نے بھی کہا۔

۲۱۴۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ  
عَنِ الزَّعْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ دَعَوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكْتُ مَنْ كَانَ فَبَلَكَكُمْ  
بِسَوِّ الرِّمِّ وَاخْتَلَا فِيهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أُرْفِدْتُمْكُمْ  
عَنْ شَيْءٍ قَابَسْتُمْ مَوَاقِدَ الْأَمْزَلِكُمْ بِأَمْزَلِ مَا  
اسْتَطَعْتُمْ ۝

بِالْأَمْرِ مَا يَكُونُ مِنْ كَثَرَةِ السُّؤَالِ وَتَكْلِيفِ  
مَالِهِ يَغْنِيهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ  
إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ ۝

۲۱۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْهَمْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي  
وَقَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُزْأً مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَجِدْهُ مَعْرُومًا  
مِنْ أَجْلِ مُسْأَلَتِهِ ۝

۲۱۵۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَقَّانُ حَدَّثَنَا هُوَ  
بْنُ عُقَيْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا لَيْثٍ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ  
حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقَالُ يَا لَيْتَ النَّاسِ إِذَا جُمِعُوا لَيْتَ النَّاسِ  
فَقَدْ وَاصَوْهُ لَيْتَ فَنَطَقُوا أَنَّهُ قَدْ نَاهَى جَعَلَ بَعْضُهُمْ  
يَنْتَحِزُّ لِمَنْ حَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا نَالَكُمْ إِلَيْكُمْ أَلَيْسَ  
مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى عَشَيْتُمْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ  
مَا قُتِلْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا إِنَّمَا النَّاسُ فِي بَيْنُونِكُمْ فَأَقْضُوا صَلَاةَ  
الْمَرْغَبِ بَيْنَهُمْ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ۝

پس مومن یا مسلم مجھے یقین نہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کونسا لفظ کہا تھا  
تو وہ (قریب فرشتوں کے سوال پر کہے گا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس روشن نشانات  
لے کر آئے اور ہم نے ان کی دعوت قبول کی اور ایمان لائے۔ اس سے کہا جائے گا کہ  
کہ اگر اسے سورج میں معلوم تھا کہ تم مومن ہو اور منافق یا شک میں مبتلا مجھے یقین نہیں کہ  
ان میں سے کونسا لفظ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو وہ کہیں (آنحضور کے متعلق سوال پر) مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا دی میں نے بھی کہا۔

۲۱۴۸- ہم سے اسماعیل بن محمد بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ  
نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف  
کیوجہ سے ہلاک ہو گئیں پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو۔ اور  
جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو تمہارا دوسرا حد تک تم میں استطاعت ہو۔

۲۱۴۹- سوال کی کثرت اور غیر ضروری امور کے لئے تکلیف پر ناپسندیدگی  
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ایسی چیزیں نہ پوچھو کہ اگر وہ تمہارے سامنے  
ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔

۲۱۴۹- ہم سے عبد اللہ بن یزید الحمیری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل بن شہاب نے، ان سے ابی شہاب نے، ان سے عامر بن  
سعد بن ابی وقاص نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
سب سے بڑا جرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہیں  
تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

۲۱۵۰- ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب  
نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو انصر  
سنا، انہوں نے بسر بن سعد کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ثابت  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں پٹائی سے ایک عجر بنالیا  
اور راتوں میں اس کے اندر نماز پڑھنے لگے پھر اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو ایک رات انہوں نے  
کی آواز نہیں آئی۔ لوگوں نے سمجھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے ان میں سے بعض حکماء  
لگے تاکہ آپ باہر تشریف لائیں پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کا طرز عمل دیکھتا رہا  
یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جائے  
تو تم اسے قائم نہیں رکھ سکو گے پس اے لوگو! اپنے گھر میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے  
سوا انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔

۲۱۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن ابی بردہ نے، ان سے ابو بردہ نے، اور ان سے ابو موسیٰ اشجری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جنہیں آپ نے ناپسند کیا جب لوگوں نے بہت زیادہ پوچھا شروع کر دیا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا پوچھو۔ اس پر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ امیرے والد کون ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے والد خدا ہیں پھر دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا میرا والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے والد شیعہ کے بھائی ہیں پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کے چہرہ پر غصہ کے آثار عریض کئے تو عرض کی کہ تم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

۲۱۵۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زادنے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو آپ نے نزل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ مجھے لکھئے۔ تو آپ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہتے تھے "تنبھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور بے تور و کے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی نصیب در کا نصیب تیرے مقابلہ میں اسے نفع نہیں پہنچا سکے گا۔ اور انھیں لکھا کہ آنحضرت جنت بازی سے منع کرتے تھے اور بہت زیادہ سوال کرنے سے اور مال فاسد کرنے سے۔ اور آپ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے منع کرتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ دھوکہ کرنے سے۔

۲۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲۱۵۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبان بن زہری، انھیں زہری نے اور جھر سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زہری، انھیں زہری نے، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور آپ نے ذکر کیا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کسی چیز کے متعلق کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو سوال کرے آج تجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْأَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسَلَّةُ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اللَّهُ مِنْ أَبِي قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَدَّثَنَا ثُمَّ قَامَ الْآخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ سَأَلْتُ مُوسَى شَيْئَةً فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا يَوَجِبُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۝

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَثَّاقِ بْنِ كَثِيرٍ الْمَغِيرِيُّ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَغِيرَةِ أَكْتُبُ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَكْتُبُ إِلَيْهِ إِنْ نَجَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذِكْرِي كُلِّ صَلَاحٍ لَدَى اللَّهِ وَخَدَّاهُ تَسْرِينًا لَهُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَلَهُ مُحَمَّدٌ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُكَ إِلَّا الْهَدْيُ مِنْكَ الْهَدْيُ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قَبْلِ وَقَالَ وَكَثَرَتْ السُّؤَالُ وَإِسَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَآلِ الْبَنَاتِ وَمَنْعِهِ وَهَاتِ ۝

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ مَهْنَتَا عَنِ التَّكْلِيفِ ۝

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ نَزَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْتَ يَدَيْهِ أُمُورٌ اعْتَمَاهَا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَلَّاهُ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا حُمِّلْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ فَأَلْفَزَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَ

نے بیان کیا کہ اس پر لوگ بہت زیادہ روئے گئے اور آنحضور بار بار وہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر ایک شخص کھڑے ہوئے اور پوچھا میری جگہ کہاں ہے (جنت میں یا جہنم میں) یا رسول اللہ! آنحضور نے فرمایا کہ جہنم میں پھر عبد اللہ بن خذافہ کھڑے ہوئے اور کہا میرے والد کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا کہ تمہارے والد خذافہ میں بیان کیا کہ پھر آپ مسلسل کہتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، مجھ سے پوچھو، آخر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی، ہم اللہ سے رب کی حیثیت سے، اسلام سے دین کی حیثیت سے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے راضی و خوش ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو آنحضور خاموش ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابھی مجھ پر جنت اور اس دلواری کی چوڑائی پر پیش کی گئی تھی۔ جب میں نماز پڑھ رہا تھا آج کی طرح میں نے نیرو شکر کو نہیں دیکھا۔

۲۱۵۵۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن انس نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا نبی اللہ میرے والد کون ہیں! آنحضور نے فرمایا کہ تمہارے والد فلاں ہیں اور یہ آیت تازل ہوئی کہ لوگو! ایسی چیزیں نہ پوچھو الا یہ۔

۲۱۵۶۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شبانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ورقار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان برابر سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ سوال کرے گا کہ تو اللہ ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

۲۱۵۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اعشش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے، ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں تھا آنحضور کھجور کی ایک شاخ پر میک لگائے ہوئے تھے کچھ یہودی ادھر سے گزرے تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو لیکن دوسروں نے کہا کہ ان سے نہ پوچھو کہیں ایسی بات نہ سنا دیں جو تمہیں ناپسند ہے۔ آخر آپ کے پاس وہ لوگ آئے اور کہا ابو القاسم! روح کے بارے میں ہمیں بتائیے، پھر آپ ٹھہری دیر کھڑے دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی

اُنْزِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُوْلَ سَكُوْنِي فَقَالَ اَنْسُ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَذْحَنِي يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ النَّاسُ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بِيْ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَبُوْلَهْ حُذَافَةَ فَقَالَ ثُمَّ اَكْتَرُ اَنْ يَقُوْلَ سَكُوْنِي سَكُوْنِي فَبَرَزَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ مَا حُذِبْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضْتُ عَلٰى الْجَنَّةِ وَ النَّارِ اِنْفَاقِيْ غُرُضٍ هٰذَا الْحَاطِطُ وَ اَنَا مُضِيْ قَلَمُ اَرْكَانِيْوَمِنْ الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عِبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اَسْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْلَهْ فَاَنْسُ وَ تَرَكْتَ يَدَيْهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا كَمَا كُنَّا نُوَعِّنُ اَشْيَاءَ اَلَا يَهْ

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَنْسَآءُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَسَنِيْ خَلَقَ اللهُ

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الرَّحْمَنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَحَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ فَبَرَزَ يَهُودِيْنَ اَلْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَكُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوْهُ لَا يَسْمَعُكُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقَامُوا اِلَيْهِ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا مِنَ الرُّوْحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْطَرُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ يُوحٰى اِلَيْهِ فَمَا خَرْتُ عَنْهُ حَتّٰى صَعِدَ الْوُحٰى

فَمَنْ قَالَ وَيَسْأَلُكَ عَنِ الزُّوْمِ قُلِ الزُّوْمُ مِنْ أَمْرِ بَنِي

نے یہ آیت پڑھی اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کیسے کہ روح میرے رب کے حکم میں ہے۔

**باب ۱۲۰۷** اِنْ قَسَدَ ابْرَآفَعِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۰۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی اقتداء۔

۲۱۵۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی نوا لی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں نے سونے کی ایک انگوٹھی نوا لی تھی، پھر آپ نے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ اور لوگوں نے بھی اپنی پھینک دیں۔

۲۱۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَهُ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ آخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَلَبَسْتُ لَهُ وَقَالَ إِنْ لَنْ أَلْبَسَ أَبَدًا فَتَبَسَّدَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

**باب ۱۲۰۸** مَا يَنْكَرُ مِنَ التَّعْتِقِ وَالشَّامِ فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ فِي الدِّينِ وَالْبَيْدَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا قَوْلَ اللَّهِ إِنَّهُ الْحَقُّ

۱۲۰۸۔ زیادہ گہرائی میں اترنے اور علم (دین) میں جھگڑنے اور دین میں مبالغہ اور تشدد اور نئی بات ایجاد کرنے پر ناپسندیدگی۔ جوہر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ اور غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے میں وہی کہو جو حق ہو۔

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُولُوا قُلُوبُكُمْ وَأَنْتُمْ تَوَاحِلُونَ قَالَ إِنْ لَنْ تَكُنْتُمْ مُسْلِمِينَ إِنْ آيِدْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي كُلَّمَا يَتَهَوَّى عَنِ الْوَصَالِ قَالَ تَوَاحِلْ بِهِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَوْلِيَانِيَيْنِ ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لَزِدْتُمْ كَلَامًا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ

۲۱۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صوم وصال (افطار و صبح کے بغیر کئی دن کے روزے) نہ رکھا کرو حتیٰ کہ کہہ کر آنحضور تو صوم وصال رکھتے ہیں، تم آنحضور نے فرمایا کہ میں جیسا نہیں ہوں میں رات گزارتا ہوں اور صبح مجھے کھانا پانچا لگتا ہے لیکن لوگ صوم سے نہیں رکے بیان کیا کہ پھر آنحضور نے انکے ساتھ دو دن یا دو راتوں میں صوم وصال کیا پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں اور وصال کرتا آنحضور کا مقصد انھیں

۲۱۶۰۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بنی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ وہی اقد من نے ہیں اینٹ کے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ کو اسیے ہوئے تھے جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا وائے ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں ہے پڑھا جائے اور اس صحیفہ کے پھر اپنے اسے کھولا تو اس میں دیت میں دیئے جانے والے افوضوں کی تفصیلات تھیں اور اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ میری جڑی سے غلام مقام تک حرم ہے میں اس میں جو کوئی نئی بات (بدعت یا ظلم) کرے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ

۲۱۶۰ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍ عَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مَعْلُوقَةٌ وَقَالَ اللَّهُ مَا عِندَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَتَشْرَهَا فَإِذَا فِيهَا امْتَنَانُ إِبْرَاهِيمَ إِذَا فِيهَا السُّنَنَةُ حَرَمٌ مِنْ غَيْرِ إِلَى كَذَا كَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَّثَ تَعَالَى لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْهَلَالُ كَلِمَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ عَمَلًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا

فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْتَعِي بِهَا أَدْنَا هُوَ  
فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا  
وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنٌ وَإِلَى قَوْمًا بَغِيرِ إِذْنِ  
مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَ  
لَا عَدْلًا ۝

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
حَدَّثَنَا الْأَوْقَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ وَشَفَّاهُ عَنْهُ قَوْمٌ فَلَمَّ ذَلِكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ  
أَقْوَامٍ يَسْتَرْهَوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُوا اللَّهُ إِنْ أَعْلَمَهُمْ  
بِاللَّهِ وَآشَدَّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ۝

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
وَكَيْعٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ  
الْحَكِيمُ أَنْ يَهْلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَامَا عَلَى الشَّيْءِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ وَكُنَّا بَيْنِي تَسْنِيمُ أَشَارَ أَحَدُهُمَا  
بِإِلَاقَةِ بَنِي عَابِسٍ الْخَطْلَى أَخِي نَبِيِّ مَجَاشِعٍ وَأَشَارَ  
الْآخَرُ بِبَيْتِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتُ خِلَافِي  
فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ مَا رَفَعْتَ أَصْوَاتَهُمَا  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَلْتُ يَا بُنَا الدِّينِ  
أَمْرًا لَا تَرْكَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ قَالَ  
ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ  
بَعْدُ وَكُنَّا مَعَهُ كُنَّا ذَلِكَ عَنْ إِيْمِهِ لِيُعْنِيَ أَبَا بَكْرٍ  
إِذَا أَحَدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ  
حَدَّثَهُ كَأَخِي الْمَسْرَارِ لَمْ يَسْمِعْهُ حَتَّى  
يَسْتَفْهِمَهُ ۝

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

اس سے کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں  
کی ذمہ داری (عہد یا امان) ایک ہے اس کا ذمہ داران میں سے سب سے معمولی  
آدمی بھی ہو سکتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کی بد عہدی کی اس پر اللہ کی لعنت ہے  
اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور  
نہ نفل عبادت اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے کسی سے اچھے دالروں کی اجازت کے بغیر  
ولادہ کا تعلق قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ  
نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔

۲۱۶۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی ان  
سے مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا جس سے ایک قوم نے براہت اور علحدگی اختیار  
کی جب آنحضرت کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو  
ایسی چیز سے علحدگی اختیار کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں و اللہ میں ان سے زیادہ  
اللہ کے متعلق علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ خشیت رکھتا ہوں۔

۲۱۶۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی  
انھیں ثابٹ بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ امت کے دو بہترین  
افراد قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتے یعنی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جس وقت نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی تمیم کا وفد آیا تو ان میں سے ایک صاحب ر عمر رضی اللہ  
عنہ نے بنی تمیم کے بھائی اقرع بن حابس غنطلی رضی اللہ عنہ کو ان کا عامل بنائے  
جائے، کا مشورہ دیا اور دوسرے صاحب (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے دوسرے کو بتایا  
جانے کا مشورہ دیا۔ اس پر ابو بکر نے عمر سے کہا کہ آپ کا مقصد صرف میری  
مخالفت کرنا ہے عمر نے کہا کہ میرا مقصد آپ کی مخالفت کرنا نہیں ہے اور نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دونوں حضرات کی آواز بلند ہو گئی، پھر اللہ تعالیٰ نے آیت  
نازل ہوئی ”لے لوگو! جو ایمان لے آئے ہوائی آواز کو بلند نہ کرو“ ارشاد خداوندی  
”عظیم“ تک۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اس کے  
موجب عمر کبھی آنحضرت سے کوئی گفتگو کرتے تو اس طرح کرتے جیسے کوئی راز کی بات  
کہہ رہے ہوں آنحضرت کو اسے سننے کے لیے دو بار پوچھا پڑا تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ  
نے اس سلسلے میں اپنے نانا امین ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات نہیں کہی۔

۲۱۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی

ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی شدت کی وجہ سے اپنی آواز لوگوں کو نہیں سنا سکیں گے اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجیے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حضرتؐ سے کہا کہ تم کہو کہ ابو بکر اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو شدت بکاؤ کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں حضرتؐ نے ایسا ہی کیا اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ تم لوگ صحابہ یوسف ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں بعد میں حضرتؐ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

۴۴۳-۲۱- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد سامدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویم عامر بن عدی رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کئی دوسرے مرد کو پائے اور اسے قتل کر دے کیا آپ لوگ مقتول کے بدلہ میں اسے قتل کر دیں گے؟ عامر میرے لیے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ دیجیے چنانچہ انھوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا لیکن آپ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا اور مضروب جانا۔ عامر رہنے والے اس کو انھیں بتایا کہ آنحضرتؐ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا ہے اس پر عویم رضی اللہ عنہ نے بوسے کہ وہ ان میں خود آنحضرتؐ کے پاس جاؤں گا۔ آپ آئے اور عامر رہنے کے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت آپ پر نازل کی چنانچہ آنحضرتؐ نے ان سے کہا کہ تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے پھر آپ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا دونوں آگے بڑھے اور عمان کیا۔ پھر عویم نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اب بھی اپنے پاس رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کو جہاد کر دیا۔ آنحضرتؐ نے ہدایت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا پھر عمان کرنے والوں میں یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتے دہو۔ اگر عورت کے یہاں دھوہ (پھلکی) کی طرح کا ایک ذہر (پلا جانور) کی طرح سرخ اور چھوٹا بچہ پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ پھر انھوں نے عورت پر چھوٹی تہمت لگائی اور اگر کالا بڑا آنکھوں اور

ہشام بن عروہ عن ابيہ عن عائشۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ مؤثرا ابا بکر یصلی بالناس قال عائشۃ قلت ان ابا بکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من الیکاء فممن عمر فلیصل فقال مؤثرا ابا بکر فلیصل بالناس فقال عائشۃ قلت لیحضرہ قولی ان ابا بکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من الیکاء فممن عمر فلیصل بالناس ففعلت حفصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لانت صواحب یوسف مؤثرا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت حفصۃ لعائشۃ ما کنک لا ضییب منک حذرا ۵

۲۱۶۴- حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذَیْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَ عُوَیْمِرَ ابْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ قَالِیَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ اَفَقَتَلُوْهُ بِهِ سَلَّیْ یَا عَامِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَلَهُ فَاَلَهُ الْمَسْأَلِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَحِمَ عَامِرٌ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ الْمَسْأَلِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَفَرَهُ الْمَسْأَلِیُّ فَقَالَ عُوَیْمِرُ وَاللّٰهِ لَا یَسِیْنِ الْمَسْأَلِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَتَدَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْعُرَانِ خَلَفَ عَامِرٌ فَقَالَ لَهُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَبَلَغَ قَدْ اَنْزَلَ مَا یَحْمِلُ قَتْلَ مَا قَتَلَا عَنْهُ ثُمَّ قَالَ عُوَیْمِرُ کَذَبَتْ عَلَیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَمْسَلَهُمَا فَفَرَقَهَا وَلَمْ یَاْمُرْهُ الْمَسْأَلِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا وَفَجَرَتِ السَّنَةُ فِی سَلَا مَسْنِیْنِ وَقَالَ الْمَسْأَلِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْظَرُوْهَا فَانْ جَاءَتْ بِهِنَّ اَحْمَدُ قَصِیْدًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا اَدْرَاةُ اِلَّا قَدْ كَذَبَ وَانْ جَاءَتْ بِهِنَّ اَسْحَرُ اَسْلَیْنِ ذَا اَلِیْسَیْنِ قُلُوْا اَحْسِبُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَیْهَا فَجَاءَتْ بِهِنَّ

## عَلَى الْمَرْءِ

الْمَكْرُوهُ

۲۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ  
 حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدِيسَ  
 النَّضْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي  
 ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَى مَالِكَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ  
 حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عَمْرٍاءَ مَا حَاجِبُهُ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي  
 عُمَّانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ ذُنُونٍ؟ قَالَ نَعَمْ  
 فَذَنُ خَلُوا فَاسْكَنُوا وَحَلَسُوا - فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عِلِّيٍّ وَ  
 عَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ  
 مَبْنَعِي وَبَيْنَ الرِّطَابِ اسْتَبَّاقَ الرَّحْطُ عُمَّانَ وَ  
 أَمْعَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ بَيْنَهُمَا وَاسْمُ  
 أَحَدِهِمَا مِنَ الْخَيْرِ فَقَالَ أَتَشِدُّوْا أَشِدُّكُمْ يَا اللَّهُ  
 السَّيِّئُ بِأَذْنِهِ تَقُومُ السَّامَةُ وَالْأَسَاغُ مِنْ هَلْ تَعْلَمُونَ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَوْمَ لَكَ  
 مَا تَدْرِكُنَا صَدَقَ قَوْلُ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نَفْسُهُ قَالَ الرَّحْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ  
 عَلَى عِلِّيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَشْبَهُهُمَا كَمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ مَا لَكَ  
 نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي لَخَشِيَ شُكْرَهُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَرَاءِ  
 اللَّهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا  
 الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَا  
 أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَذْخَبْتُمْ الْأَيَّةَ فَمَا  
 هَذِهِ خَالِصَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثُمَّ وَاللَّهِ مَا أَخْشَاؤُهَا وَذُنُكُورُهَا اسْتَأْذَنَ لَهَا عَلِيٌّ  
 وَهَذَا غَطَاكُمُوهَا وَبَقِيَ ذِكْرُهُ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ  
 وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ  
 فَعَقَلَتْ سَنَتُهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَا خَدُّ مَا بَقِيَ  
 فَيَجْعَلُهُ لِحُجَّتِكَ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پرسے سرن کا بیکہ ہر تو میرا خیال ہے کہ پھر انھوں نے عورت کے متعلق سچ کہا عورت  
 کے سیال بچا اس شکل کا پیدا ہوا جو ناپسندیدہ بات تھی۔

۲۱۶۵ - یہ ہے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان  
 کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، اس کے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں مالک بن ادیس  
 نعزی نے خبر دی کہ محمد بن جبر بن طعم نے محمد سے اس سلسلہ میں ذکر کیا تھا پھر میں  
 مالک کے پاس گیا اور ان سے اس (حدیث ذیل) کے متعلق پوچھا، انھوں نے بیان کیا  
 کہیں روانہ ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتنے میں ان کے صاحب  
 ریہ آئے اور کہا کہ عثمان، عبدالرحمن، ذبیر اور سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت  
 چاہتے ہیں کیا انھیں اجازت دی جائے؟ فرمایا کہ ہاں۔ چنانچہ سب لوگ اندر گئے  
 اور سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر یہ فائزہ آکر پوچھا کہ کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہما  
 کو اجازت دی جائے؟ ان حضرات کو بھی اندر بلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المؤمنین  
 میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دونوں نے سخت کلامی کی ہے اس پر  
 عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی جماعت نے کہا کہ امیر المؤمنین ان کے درمیان  
 فیصلہ کر دیجئے اور ایک کو دوسرے سے آزاد کر دیجئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
 صبر کرو میں تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اجازت سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا  
 آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی  
 ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آنحضرت نے اس سے خود اپنی ذات مراد لی تھی عبادت  
 نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا پھر آپ پل اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ  
 ہوئے اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ  
 آنحضرت نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے بھی کہا کہ ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد فرمایا  
 کہ پھر میں آپ لوگوں سے اس بارے میں گھٹگو کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا اس  
 مال میں سے ایک حصہ مخصوص کیا تھا جو اس نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا۔ اس لیے  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَذْخَبْتُمْ الْأَيَّةَ فَمَا  
 الْآيَةُ - تو یہ مال خاص آنحضرت کے لیے تھا۔ پھر اللہ آنحضرت سے آپ لوگوں کو  
 خطر انداز کر کے اپنے لیے جمع نہیں کیا اور اپنے آپ کو اس میں ترجیح دی، آنحضرت نے اسے  
 آپ لوگوں کو بھی دیا اور سب میں تقسیم کیا یہاں تک اس میں سے یہ مال باقی نہ گیا تو آنحضرت  
 اس میں اپنے گھر والوں کا سالانہ خرچ دیتے تھے پھر باقی اپنے قبضہ میں لے لیتے تھے  
 اور اسے اللہ کے مال کی جگہ عام مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کرتے تھے۔ آنحضرت نے  
 اپنی زندگی بھر اس کے مطابق عمل کیا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو





**باب ۲۰۹** اِنَّهُ مَنْ اَدَّى حُدُوثًا سَرًّا وَاهًا عَلَيَّ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ :

۲۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّهِ اَحَدٌ مِّنْ رُّسُولِ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ قَالَ نَعَمْ  
مَا بَيْنَ كَذَا اِلَى كَذَا لَا يُقَطَّعُ شَجَرُهَا مِنْ  
اَهْلِكَ فِيهَا حَدَّثَنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ  
الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ قَالَ عَامِرٌ فَاخْبَرَنِي مُوسَى  
بْنُ اَمِيْنٍ اَنَّهُ قَالَ اَدَّى اَوْ اَحْدَثَ :

**باب ۲۱۱** مَا يُدْ كَرَمٍ ذِمَّ السَّيِّئِ وَ  
تَكَلَّفَ الْفَيَّاسِ . وَلَا تَقْفُ . لَا تَقْلُ .  
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ :

۲۱۶۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ وَهْبٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي  
الْاَسود عَنْ عُمَرَ وَهَّ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ  
بْنُ عُمَرَ وَفَسَّحَتْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللهَ لَا يَزِيحُ الْعِلْمَ بَعْدَ  
اَنْ اَعْطَاهُ هُمُوهً اِذَا تَزَاعَا وَلَكِنْ يَنْتَزِعُ عَنْهُمْ  
مَعَ قَبْلِ الْعُلَمَاءِ يَعْلِمُهُمْ فَيَقْبِي نَاسٌ جُهَالٌ  
يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتَوْنَ اِذَا يَسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتَوْنَ فَيُفْتَوْنَ  
عَاشِيَةً مَا دُجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو حَجَّ بَعْدَ فَقَالَ  
يَا اَبْنَ اُحْنَثِي لَا تَطْلُقِي اِلَّا عَيْدَ اللهِ فَاَسْتَشِيتُ  
لِي مِنْهُ الشَّيْءَ حَدَّثَنِي عَنْهُ فَحَشْتُهُ فَاَسَأَلْتُهُ  
فَخَدَّ شَيْءِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي فَاَسْتَشِيتُ عَاشِيَةً  
فَاَحْبَبْتُهَا فَحَبَبْتُ فَقَالَتُ وَاللهُ لَعْنَةُ حَفِظَ  
عَنْهُ اللهُ بْنُ عَمْرٍو :

۲۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي حَزْمٍ لَّا سَمِعْتُ

۱۲۰۹ - اس شخص کا گناہ جس نے دین میں کوئی نئی بات ایجاد کرنے  
والے کو سپاہ دی ۔ اس کی روایت علی رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کی ۔

۲۱۶۶ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے  
حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے  
پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو احرامت شہر قرار دیا ہے؟ فرمایا  
کہ ہاں فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک اس علاقہ کا درخت نہیں کاٹا جائے گا جس نے اس کے  
حدود میں کوئی نئی بات پیدا کی (دین کے اندر) اہل اللہ کی فرشتوں کی اور تمام مسلمانوں  
کی لعنت ہے عامر نے بیان کیا کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ انس رضی اللہ  
عہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ یا کسی نے دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو سپاہ دی۔

۱۲۱۰ - رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنے کی مذمت  
کے سلسلے میں جو بیان کیا جاتا ہے (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) وَلَا تَقْفُ  
بِغَيْرِ ذِكْرِ وَهَاتِجِمْسِ كَمَا تَقْفِي لَمْ يَمْوُءُ

۲۱۶۷ - ہم سے سعید بن قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث  
بیان کی ان سے عبد الرحمن بن شریح اور ان کے علاوہ نے حدیث بیان کی ان سے  
ابو الاسود نے اور ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے میں ساتھ  
لے کر حج کیا تو میں نے انھیں یہ کہتے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں اس کے بعد کہ تمھیں دیا ہے ایک دم سے نہیں اٹھائے  
گا۔ بلکہ اسے اس طرح خود کرے گا کہ ملار کو ان کے علم کے ساتھ اٹھائے گا پھر کچھ  
جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا اور وہ فتویٰ اپنی رائے  
کے مطابق دیں گے پس وہ لوگوں کو گمراہ کریں گے اور وہ خود بھی گمراہ ہوں گے۔ پھر میں  
نے یہ حدیث آنحضرت کی ذمہ مطہر عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ اس کے بعد  
عبد اللہ بن عمرو نے دوبارہ حج کیا تو اہل انیسین نے مجھ سے فرمایا کہ بھائیے عبد اللہ کے  
پاس جاؤ اور میرے لیے اس حدیث کی مزید ترمیم کرو جو تم نے مجھ سے ان کے  
واسطے بیان کی تھی چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے  
مجھ سے وہ حدیث بیان کی اس طرح جیسا کہ وہ پہلے مجھ سے بیان کر چکے تھے۔ پھر  
میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور انھیں اس کی خبر دی تو انھیں حیرت ہوئی اور  
بولیں واللہ عبد اللہ بن عمرو نے یاد رکھا۔

۲۱۶۸ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انھیں ابو حمزہ نے خبر دی، انھوں نے

اعش سے سنا کہا کہ میں نے ابو دہل سے پوچھا کیا آپ صیف بن اڑی میں شریک تھے؟ کہا کہ ہاں پھر میں نے سہل بن حنیف کو کہتے سنا۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے ان سے ابو دہل نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے (جبکہ صیف بن موقرہ) فرمایا کہ لوگو! اپنے دین کے مقابلہ میں اپنی رائے کو بے حقیقت سمجھو میں نے اپنے آپ کو ابو جندل رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے دن (صلح حدیبیہ کے موقع پر) دیکھا کہ اگر میرے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انحراف کی استطاعت ہوتی تو میں اس دن انحراف کرتا اور کفار قریش کے ساتھ ان شرائط کو قبول نہ کرتا، اور ہم نے اپنی تلواریں اپنے شانوں پر کسی گہرا دینے واقعہ کے وقت اس لیے رکھیں کہ ہمارے راستے کو آسان کر دیں اور ایسی صورت تک پہنچا دیں جسے ہم جانتے پہچانتے ہیں اس معاملہ (مسلمانوں کی باہمی لڑائی) کے سوا۔ بیان کیا کہ ابو دہل نے کہا کہ میں صیف بن اڑی میں شریک تھا اور کسی بڑی لڑائی تھی وہ:

۱۲۱۱۔ اس سلسلہ میں کہیں کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی ایسی بات (احکام سے متعلق) پوچھی جاتی جس کے بارے میں آپ پر دینی نازل ہوئی ہوتی تو آپ فرماتے کہ مجھے معلوم نہیں۔ یا آپ کوئی جواب نہ دیتے۔ یہاں تک کہ آپ پر دینی نازل ہوتی اور آنحضرت کوئی بات اپنی رائے یا قیاس سے نہیں فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے کہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ آپ کو سمجھائے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے یہاں تک کہ دینی نازل ہوئی۔

۲۱۶۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن المنکدر سے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں بیہار طرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ دونوں حضرات پیدل چل کر آئے تھے۔ آنحضرت پہنچے تو مجھ پر بہرشی طاری تھی۔ آنحضرت نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے افادہ ہوا میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اور بعض اوقات سفیان نے یہ الفاظ بیان کئے کہ میں نے کہا اے رسول اللہ! میں اپنے مال کے بارے میں کسی طرح فیصلہ کر رہا ہوں اپنے مال کا کیا کروں؟ بیان کیا کہ آنحضرت

الْأَعْمَشُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دَاهِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صَيْفِ بْنِ أَرْيٍّ؟ قَالَ لَعَنَ ضَمِيمُ بْنُ سَهْلٍ بَنَ حَنِيفٍ يَقُولُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوَّةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاهِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّخِذُوا مَا أَنْبَأَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ لَعَنَ رَأْسُيْنِي يَوْمَ أَبِي حَنْدَلٍ وَلَوْ اسْتَطِيعَ أَنْ أَسْأَلَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَجَعْنَا سَيُوفَنَا عَلَى عَوَاقِبَتِنَا إِلَى أَمْرِ يُفْطَحُنَا إِلَّا أَسْهَلُنَا بِهِ إِلَى أَمْرِ يُغْزِرُنَا غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ وَهَذَا أَبُو دَاهِلٍ شَهِدْتَ صَيْفِ بْنِ يَسْتُ صَيْقُونَ؟

بِالْإِذْنِ مَا كَانَ النَّبِيُّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يَنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ يَرَأْيِي وَلَمْ يَقْيَأْسَ لِقَوْلِهِ تَالِي يَمَّا سَأَلَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَأَلَ النَّبِيَّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السُّدُوجِ فَسَكَتَ حَتَّى

نَزَلَتْ:

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَرْتُ بِجَاءَةٍ فِي رَسُولٍ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُودِي وَأَبُو بَكْرٍ هُمَا مَا شِئَانِ فَأَتَانِي وَهَذَا أَخْبَنِي عَلَى فَنَزَمْتُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضْتُ وَمَنْعُ عَلَى فَأَقَعْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحِمَاكَ سَفْيَانُ فَقُلْتُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ أَقْفِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَهْتَمُّ

کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی:

۱۲۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہ تعلیم دینا جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ نہ رائے سے تھی اور نہ قیاس سے:

۲۱۶۰۔ ہم سے مسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن الاصبہانی نے، ان سے ابو صالح ذکران نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے تمام ارشادات مردے گئے۔ ہمارے لیے بھی آپ کوئی دن اپنی طرف سے مخصوص کر دیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا: کچھ دنوں غلال دن غلال کھاؤ جو جمع ہوجاؤ۔ چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں اور آنحضرت ان کے پاس آئے اور انہیں اس کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے جو عورت بھی اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے پیچھے دے گی (یعنی ان کی وفات ہو جائے گی) تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ اس پر ان میں سے ایک خاتون نے کہا: یا رسول اللہ! وہ انھوں نے اس کلمہ کو دو مرتبہ دہرایا پھر آنحضرت نے فرمایا: در۔ در۔ در۔ دو۔

۱۲۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: میری امت کی ایک جماعت حق پر غالب رہے گی اور جنگ کرتی رہے گی۔ اور یہ اہل علم ہوں گے۔

۲۱۶۱۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا اور اس میں علمی و دینی غلبہ بھی داخل ہے، یہاں تک قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

۲۱۶۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمید نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں اور میں تو صرف تفہیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔ اور اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا

فَمَا لِي؟ قَالَ مَا أَجَابَنِي بِكَيْ شَيْءٍ فَذَلِكَ آيَةُ الْمِيرَاثِ  
بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ  
لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا قِيَاسٍ

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدٍ شَأْ أَمْرًا عَنْ عَنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَيْفٍ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ  
ذَهَبُ الرِّجَالِ يَجْعَلُ نَفْسًا مِثْلَ نَفْسِهَا  
يَوْمًا تَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلِمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَقَالَ  
اجْتَمِعْنَ فِي بَيْتِي كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا  
وَكَذَا فَاَجْتَمَعْنَ فَاتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَكُنَّ امْرَأَةً  
فَقَدْ آمَنَ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا تَكُونُ لَهَا حِجَابًا وَمِنْ  
اللَّهِ فَقَالَ امْرَأَةٌ مِمَّنْ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ أَثْنَيْنِ قَالَ مَا عَادَ ثَمَّ  
مَنْ تَكُنْ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْبَاقِي  
يَعْلَمُونَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُعْبِدَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى  
يَأْتِيَهُمُ امْرَأَتُهُ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ  
يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ  
بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يُخَاطَبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُبْرِدِ اللَّهُ بِه خَيْرٌ يُفْقَهُهُ فِي  
الْدِّينِ وَالدُّنْيَا أَنَا فَاسْمِعُوا قَوْلِي اللَّهُ وَلَكِنْ تَزَالُ  
أُمْرًا هَذِهِ الْأُمَّةُ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُودَ السَّاعَةُ



فرمایا کہ چھ برس قرآن کو بھی پورا کرو جو اللہ تعالیٰ کا ہے کہ نہ اس کا قرآن پورا کرنے کے  
زیادہ سختی ہے :-

۱۲۱۶۔ تافہیر کے صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں حتی الامکان کوشش  
کے متعلق روایات۔ کہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”اور جو اس کے مطالعہ  
فیصلہ نہیں کرتے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ حد سے گزرنے والے  
میں ۱۵ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب حکمت شخص کی تعریف کی  
ہے جبکہ وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی  
طرف سے اس میں تکلف نہ کرے اور خلفاء کا مشورہ نہ کرے اور اہل  
علم سے پوچھنا :-

مَا قَضُوا الَّذِي لَمْ يَنْزِلَ اللَّهُ  
أَحَقُّ بِالنَّاسِ مِنْ  
بَابٍ مَا حَاجَّ فِي إِنْجِبَادِ الْقَضَاةِ  
مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ وَمِنْكُمْ  
مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَ  
مَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ  
الْحُكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بَيْنَهُمَا وَيُعْلِمُهُمَا لَا يَكْلفُ  
مِنْ قَبْلِهِ وَمُسَاوَرَةً الْخَلْفَاءَ وَسُوءَ الْإِرْهَادِ  
أَهْلُ الْعِلْمِ :-

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَسَدَ إِلَّا  
فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ أَمَّا اللَّهُ مَا لَا تَسْلُطُ عَلَى حُكْمِهِ فِي  
الْحَقِّ وَآخَرُ أَمَّا اللَّهُ حُكْمُهُ فَهُوَ يَقْضِي بَيْنَهُمَا  
وَيُعْلِمُهُمَا :-

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمَعْبُودِ عَنْ بَنِي شُعْبَةَ  
قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاحِ بْنِ الْأَزْدِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ  
شَيْئٍ فَأَقْلَمْتُ أَمَّا فَقَالَ مَا هُوَ ؟ قُلْتُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ لَا تَبْرَحْ  
حَتَّى تَجِيئَنِي بِمَا تَخْرُجُ مِنْهَا قُلْتُ فَخَرَجْتُ  
فَوَحَّدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ  
بِهِ فَشَهِدَ مِنِّي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ  
عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنَادِ  
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَسَى وَفِي عَنْ

۲۱۶۷۔ ہم سے شہاب بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید بن حمید نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن قیس نے، ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک دوسری آدمیوں  
پر ہو سکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے مال کو راہ حق میں لگانے  
کی پوری طرح توفیق ملی ہوئی ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی ہے  
اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے :-

۲۱۶۷۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام  
بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کے املاص کے متعلق (صحیح ہے) پوچھا یہ اس  
عورت کو کتے میں جس کے پیٹ پر (جبکہ وہ حاملہ ہو) مار دیا گیا ہو اور اس کا نام تمام  
(ادھر ادھر) بچہ کر گیا ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ آپ لوگوں میں سے کسی نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے  
سنی ہے پوچھا کیا حدیث ہے؟ میں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا ہے کہ ایسی صورت میں ایک غلام یا باندی نادان کے طور پر ہے عمر رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اب چھوڑ تیس کہ یہاں تک کہ تم نے جو حدیث بیان کی  
ہے اس سلسلے میں نجات کا کوئی ذریعہ دینی کوئی شہادت کو دانتی انھوں نے  
یہ حدیث فرمائی تھی لاؤ رہے میں تمھارا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مل گئے اور میں  
انھیں لایا اور انھوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا باندی کی تاوان ہے اس روایت  
کی متابعت ابن ابی الزناد نے ان کے والد سے کی، ان سے عمرو نے اور ان سے

المعزیرۃ:

۲۱۷۸۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ:

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذَيْبٍ عَنِ الْقَبْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا مِثْلَ مَا  
كَانَ تَأْخُذُ أُمَّتِي يَا خِزْلَةَ الْفَرْدَنْ قَبْلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا شَبَّهَ  
وَرَيْنَ رَأَيْنَ رَأَى فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَفَّارِيسَ وَاللَّهِ فَمَنْ  
دَعَا النَّاسَ إِلَهُ إِلَّا وَرَيْنَ:

۲۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَمْرِو الصَّغَفَرِيُّ مِّنَ الْأَمِيَّةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ قَطَاةِ بْنِ  
يَسَارٍ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شَيْئًا شَبَّهَ وَرَيْنَ رَأَيْنَ رَأَى  
حَتَّى تَوَدَّخُوا مَجْدَ صَنَسٍ يَتَعَمَّوْهُمْ فَلَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ:

۲۱۸۰۔ اَللّٰهُمَّ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ أَوْ سَنَةٍ

سَنَةٍ سَيَتَّبِعُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ أَدْرَاكَ  
الَّذِينَ يَفْعَلُونَ بِهِمْ إِلَّا يَكْفِي:

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَيْسٌ مِنْ نَفْسِي مَنْ  
قُتِلَ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ أَنْ دَلَّ كَيْفَ  
مِنْهَا دَرَجَاتًا قَالَ سَفْيَانُ مِنْ دَرَجَاتٍ أَوَّلَ  
أَوَّلٍ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا:

معزوتہ:

۲۱۷۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم اپنے سے پہلی امتوں کے  
طریقوں کی پیروی کرو گے۔

۲۱۷۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث  
بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح  
پچھلی امتوں کے مطابق نہیں ہو جائے گی جیسے بالشت بالشت کے اور گرد گرد  
ہوتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! فارس و روم کی طرح؟ فرمایا کہ ان کے سوا اور  
کون ہے۔

۲۱۷۹۔ ہم سے محمد بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سعید نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سے  
پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے یہاں تک کہ  
اگر وہ کسی گروہ کے سوراخ میں داخل ہوتے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو  
گے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ ملو ہیں؟ فرمایا پھر اور کون ہے؟

۲۱۸۰۔ اس کا گناہ جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دے یا کوئی بُرا

طریقہ قائم کرے یا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں دین اور دنیا اور  
الَّذِينَ يَفْعَلُونَ بِهِمْ دَلَّ كَيْفَ:

۲۱۸۰۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مروان نے ان سے مسروق  
نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ آدم علیہ السلام  
کے سپہ بیٹے (قابیل) پر بھی پڑے گا یعنی اوقات سفیان نے اس طرح بیان کیا  
کہ اس کے خون کا یہ کیونکر اسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا انتیسواں پارہ ختم ہوا

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تیسواں پارہ

۲۱۹- جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل علم کو اتفاق کے لیے رغبت دلائی اور جس مسئلہ پر جرہ میں مکہ اور مدینہ (کے علماء) کا اتفاق ہو جائے اور جو مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار ہیں اور ہاجرین و انصار کے آثار ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر و قبر کے آثار ہیں :

بِأَدْبَارِ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَصَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِيْنَبَرٍ وَالتَّغْيِرِ :

۲۱۸- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے، ان سے جابر بن عبد اللہ السعفی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اس اعرابی کو مدینہ میں بخارایا گیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میری بیعت ختم کر دیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا اس کے بعد وہ مدینہ سے چلا گیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ اپنی سیل پھیل کر دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے :

۲۱۸۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِ رَعْنِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّكَنِيُّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَصَابَ الْأَعْرَابِيُّ دَهْلًا بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَحُ طَبِيبُهَا :

۲۱۸۲- ہم سے مرثی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے (قرآن مجید) پڑھتا تھا۔ جب وہ آخری سورت آیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو حضرت عبد الرحمن نے منیٰ میں مجھ سے کہا۔ کاش تم امیر المؤمنین کو آج دیکھتے جب ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہو گیا تو ہم فلاں سے بیعت کریں گے۔

۲۱۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَقْرَبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ إِخْرَجَتْ حَبَّتُهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رِمِيْ كَوْسَهْدَتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا رَجُلٌ قَالَ إِنْ فَلَانًا يَقُولُ كَوَسَاتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَبَا بَعْنَا فَلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَا قَوْمَ مِنَ الْعَشِيَةِ فَأَحَدٌ هُوَ لَا

النَّهْطُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَفْصِلُوا هَهُنَ قُلْتُ لَا  
تَفْعَلْ فَإِنَّ السَّيِّئَةَ يَجْتَمِعُ رِجَاعُ النَّاسِ لِيَقْبُلُونَ  
عَلَى جَيْدِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَا يُنْزِلُوهَا عَلَى  
وَجْهِهَا فَيُطَيِّرُهَا كُلُّ مُطَيِّرٍ فَأَمْرٌ حَتَّى  
تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارًا لِهَجْرَةٍ دَرَا لِنَشْأَةٍ  
تَتَخَلَّصَ يَا مُصَافٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا  
مَعَاكِلَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ  
لَا قَوْمَ مَنْ بِهِ فِي آدَالٍ مَقَامٌ أَوْ مَنَّهُ بِالْمَدِينَةِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمَتَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَ  
أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيهَا أَنْزَلَ آيَةُ  
الْوَجْهِ :

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
مَعْنَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ قُبُورُ بَنِي مُشْشَقَانَ مِنْ كَثَّانَ  
فَنَتَمَخَّطُ فَقَالَ بَعْثُ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي  
الْمَكْتَنَانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِذُ قِيَمًا مِنْ مِثْبَرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةٍ  
عَالِيَةِ مَغْشِيًّا عَلَى فَيْحِي الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ  
عَلَى حُنْفِي وَيَرَى آتَى مَجْنُونٌ وَمَا فِي مِنْ  
جُنُونٍ مَا فِي إِلَّا الْجَوْعُ :

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
أَشْهَدُتُ الْوَيْدَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَعَنَهُ دَوْلَا مَنَزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهِ مِنْ  
الصُّغَرِ فَإِنِّي أَعْلَمُ الْكُذِبَ عِنْدَ دَارِ الْكُثِيرِ بْنِ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آج شام کو کھڑے ہو کر لوگوں کو متنبہ  
کروں گا جو مسلمانوں کے حق کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی  
کہ آپ ایسا نہ کریں۔ کیونکہ موسمِ حج میں ہر طرح کے ناواقف اور معمولی  
لوگ جمع ہوتے ہیں۔ وہ آپ کی مجلس پر چھا جائیں گے اور مجھے خطرہ  
ہے کہ وہ آپ کی بات کو صحیح محل پر نہیں رکھیں گے اور اس طرح وہ  
(اپنی طرف سے) آمیزش کے غلط طریقے پر آپ کی بات چاروں طرف  
پھیلا دیں گے۔ اس لیے ابھی توقف کیجیے۔ جب آپ مدینہ پہنچیں، جو  
دارالہجرت اور دارالسنۃ ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم کے صحابہ ہاجرین و انصار ہوں گے وہ آپ کی بات کو محفوظ  
رکھیں گے اور اسے صحیح محل پر رکھیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ واللہ  
میں اس بات کو مدینے میں سب سے پہلی فرصت میں کہوں گا۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینے آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب  
نازل کی اور اس میں آیتِ رحیم بھی نازل ہوئی :

۲۱۸۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے  
حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے بیان کیا کہ ہم  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور آپ کے جسم پر کتان کے کبیرے میں  
رنگے ہونے دو کپڑے تھے، آپ نے ناک صاف کی اور کہا خوب خوب !  
ابو ہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کرتا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنے  
آپ کو اس حال میں پایا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر  
اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا۔  
اور گزرنے والا میری گردن پر اس خیال سے پاؤں رکھتا تھا کہ میں پاگل  
ہو گیا ہوں۔ حالانکہ مجھے جنون نہیں ہوتا تھا بلکہ صرف فاقوں کی وجہ سے  
یہ حالت ہوتی تھی :

۲۱۸۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی  
ان سے عبد الرحمن بن عابس نے بیان کیا، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدیں گئے ہیں؟  
فرمایا کہ ہاں! اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں میری قدر نہ ہوتی  
تو میں آپ کے ساتھ نہ جاسکتا تھا، چھوٹے ہونے کی وجہ سے پھر آپ



اس مکان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ اور وہاں آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا، انھوں نے انان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کانوں اور گردنوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں (اور اپنے زیورات صدقہ میں دینے لگیں) اس کے بعد انھوں نے اللہ علیہ وسلم نے بلل رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، آپ آئے اور صدقہ میں دی گئی اشیاء کو لے کر آنحضرت کے پاس واپس گئے۔

۲۱۸۵- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبا تشریف لائے پیدل بھی اور سواری پر بھی۔

۲۱۸۶- ہم سے حمید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مجھے میری سونوں کے ساتھ دفن کرنا۔ آنحضرت کے ساتھ حجرہ میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں پسند نہیں کرتی کہ میری (آنحضرت کے ساتھ دفن ہونے کی وجہ سے خصوصیت بھی جائے اور اس وجہ سے) تعزین کی جائے اور ہشام سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آدمی بھیجا کہ مجھے اجازت دیں کہ آنحضرت کے ساتھ دفن کیا جاؤں، آپ نے فرمایا کہ ہاں! خدا کی قسم! بیان کیا کہ جب کوئی صحابی وہ آپ سے وہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے تھے تو آپ کہلاتی تھیں کہ نہیں خدا کی قسم! میں ان کے لیے کبھی کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔

۲۱۸۷- ہم سے ایوب بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر ابن ابی ادیس نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر عوالی تشریف لائے اس وقت بھی سورج بلند ہوتا تھا اور حدیث نے اضافہ کے ساتھ بیان کیا اور ان سے یونس نے کہ (مدینہ سے) عوالی کی مسافت چار یا تین میل تھی۔

۲۱۸۸- ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، انھوں نے سائب بن یزید

الْعَدَّتْ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَعْنِدَ كُرْ أَدَامًا وَلَا  
إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُنْزِلُونَ  
إِلَى أَذَاهِمَ وَحُلُوقِهِمْ فَأَمَرَ بِإِلَادَةٍ فَاتَّاهَتْ ثُمَّ  
رَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاً مَا شِئْنَا أَنْ يَكُنَّا

۲۱۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعَانَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
لَعْنِدَ اللَّهِ بِنِ الرَّبِيزِ إِذْ بَنِي مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْنِي  
مَعَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي  
أَكْرَهُ أَنْ أُرْتَلَى دَهْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ  
أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ إِذْ بَنِي لِي أَنْ أَذْفَنَ مَعَ صَاحِبَتِي  
فَقَالَتْ لِي وَاللَّهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ  
إِلَيْهَا مِنَ الْحَايَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْخِرُهُ  
بِأَحَدٍ أَبَدًا.

۲۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ  
عَنْ مَا لِيحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
أَنَّ بَنِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَ  
الْقَمَسُ مُؤْتَفَعَةً دَرَادَ اللَّيْلِ عَنْ يُونُسَ وَ  
بَعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ.

۲۱۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا  
الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ سَمْعَانَ السَّائِبِ

ابْنُ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الشَّاعِرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا أَوْ ثُلَاثًا يَسْتَقِيمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ ۝

۲۱۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَالِيَا لَهُمْ ذَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِيهِمْ وَمُدِّيهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ ۝

۲۱۹۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَيْنَا قَا مَرَّ بِهِمَا فَرَجِمَا قَرِيبًا مَرَّ حَيْثُ تَوَضَّعَ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ ۝

۲۱۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ (أَحَدٌ) فَقَالَ هَذَا جَلِيلٌ يُجِئُنَا وَنُجِئُهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَرَافَى أَحَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحَدٍ ۝

۲۱۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جَدِّهِ الْمَسْجِدِ وَمَا بَيْنَ الْقُبْلَةِ وَبَيْنَ الْمُنْبَرِ مَسْرُ النَّشَاةِ ۝

۲۱۹۳- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ

سَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِي صَارِعٍ تَحَارَى آجُلُ كَيْفَ كُفَّ مَسَّهِ أَحَدٌ مُدَّارَ أَكْبَ تَهَايُ مُدَّ كَابُوتَا تَحَابُ وَبُزْهَ كَابُ ۝

۲۱۸۹- ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ان کے ممالک میں انھیں برکت دے اور ان کے صارع اور مد میں انھیں برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ کے صارع اور مد سے تھی۔

۲۱۹۰- ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو صمرہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ثابت نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے جنھوں نے زنا کی تھی۔ تو انھوں نے اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہ حکم دیا اور انھیں مسجد کی اس جگہ کے قریب رجم کیا گیا جہاں جنازہ رکھا جاتا ہے ۝

۲۱۹۱- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے مطلب کے مولا عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ اُحد پہاڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں میں دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا اور میں (تیرے حکم سے) اس کے دونوں پتھر پلے کنادوں کے درمیان علاقہ کو باحرمت قرار دیتا ہوں اس روایت کی متابعت سہل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔ اُحد کے متعلق۔

۲۱۹۲- ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عتاتان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ مسجد نبوی کی قبلہ کی طرف کی دیوار اور منبر کے درمیان بکریوں کے گزرنے جتنا فاصلہ تھا ۝

۲۱۹۳- ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
بَيْنَ بَيْنِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ دِيَارِ الْجَنَّةِ  
وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي ۝

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتْ  
الَّتِي ضَمَرَتْ مِنْهَا دَمْدَمًا مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى  
كَيْفَ تَرَاوَدَّعَ مَا كُنْتُ لَوْ تَطَمَّرُ أَمَدًا هَازِلَةً  
الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي دُرَيْقٍ وَآبَ عَبْدِ اللَّهِ  
كَانَ فِيمَنْ سَأَلَهُ ۝

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا تَيْمِيَّةُ عَنْ كَيْثٍ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي الرَّحْمَنُ أَخْبَرَنَا هَيْسِي  
وَأَبْنُ إِدْرِيسٍ وَأَبْنُ أَبِي غَنْبَلَةَ عَنْ أَبِي حَتِيَّانَ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى  
مَنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعْتُ عُمَانَ  
ابْنَ عَفَانَ خَطْبِنَا عَلَى مَنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ  
ابْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا الْمِرْكَنُ فَتَفَرَّغَ فِيهِ جَمِيعًا ۝

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيَادُ بْنُ عَبَّادٍ  
حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَاكَفَ

جعید بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے چہرہ اور  
میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر  
میرے حوض کی جگہ پر ہے۔

۲۱۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی، اور وہ  
گھوڑے چھوڑے گئے جو گھوڑ دوڑنے لیے تیار کیے گئے تھے ان کے  
دوڑنے کا میلان مقام حنیاء سے تئیں الوداع تک تھا اور جو تیار  
تھیں کیے گئے تھے ان کے دوڑنے کا میلان تئیں الوداع سے مسجد  
بنی ذریق تک تھا اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے  
مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

۲۱۹۵۔ ہم سے تئیمیہ نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر نے اور ان سے  
نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ ح اور مجھ سے اسحاق  
نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن ادریس اور ابن غنیمہ نے خبر دی۔  
انہیں ابو حیان نے، انہیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
منبر پر (خطبہ دیتے) سنا۔

۲۱۹۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے  
خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سائب بن یزید نے خبر دی، انہوں نے  
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
منبر سے ہمیں خطاب کر رہے تھے۔

۲۱۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث  
بیان کی ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ  
نے حدیث بیان کی ان سے اس کے والد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان  
کیا کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ لگن رکھی جاتی تھی اور  
ہم دونوں اس سے ایک ساتھ نہانے لگتے۔

۲۱۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن عباد نے  
حدیث بیان کی، ان سے عاصم الاحول نے حدیث بیان کی اور ان سے انس

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَذُرَيْبٍ  
فِي دَارِ النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ دَقَنْتَ شَهْرًا بَيْنَهُمَا  
عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ :

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور ذریب  
کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کر لیا جو مدینہ منورہ میں ہے اور  
آپ نے قبائل بنی سلیم کے لیے ایک مہینہ تک دعا دتوت پڑھی جس  
میں ان کے لیے بددعا کی :

۲۱۹۹۔ مجھ سے ابو کریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے برید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مدینہ منورہ آیا  
اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا  
کہ میرے ساتھ گھر چلو تو میں تمھیں اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاتھا اور پھر ہم اس نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھیں  
گے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ چنانچہ میں ان کے  
ساتھ گیا اور انھوں نے مجھے سٹو پلایا اور کھجور کھلائی اور میں نے ان کے  
نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھی :

۲۲۰۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مبارک  
نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے حکمر نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر  
رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فسر دیا کہ میرے پاس ایک رات میرے رب کی طرف سے آنے والا  
آیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وادی عقیق میں تھے اور کہا کہ  
اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہیے کہ عمرہ اور حج کی نیت کرتا  
ہوں اور ثارون بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے علی نے حدیث بیان  
کی دان الفاظ کے ساتھ ”عمرۃ فی حجۃ“ :

۲۲۰۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے احکام کے لیے) اہل نجد کے  
لیے مقام قرن، حفصہ کو اہل شام کے لیے اور ذوالحلیفہ کو اہل مدینہ کیلئے  
میتعات مقرر کیا۔ بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مجھے  
معلوم ہوا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن کے لیے یلملم  
(میتعات ہے) اور عراق کا ذکر ہوا تو آپ نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
زمانے میں عراق نہیں تھا :

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ  
حَدَّثَنَا بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ قَدِ مَثُ  
الْمَدِينَةِ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ لِي  
النَّظْلُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيكَ فِي قَدَاحٍ مَشْرَبٌ  
فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَصَلْتُ فِي  
مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا  
وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدٍ :

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزَّيْنِعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ  
ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي  
عُكَيْمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ  
حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي  
الْكَلْبَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلَّى  
فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارِكِ وَقُلْ عُمَرَةُ وَحَجَّةٌ  
وَقَالَ هَرُونَ بْنُ اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عُمَرَةُ  
فِي حَجٍّ :

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ دَقَنْتَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَ  
الْحُجَّةَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ  
الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلُمُوا وَذَكَرُوا الْعِرَاقَ  
فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ :

۲۲۰۲۔ ہم سے عبدالرحمن بن براء نے حدیث بیان کی ان سے فضیل نے حدیث بیان کی ان سے کوفی بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں پڑاویے ہوئے تھے خواب دکھایا گیا اور کہا گیا کہ ایک مبارک داری میں ہیں۔

۱۲۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے“

۲۲۰۳۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن زہری نے، انھیں سالم نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فجر نکلتے ہیں یہ دعا کر کے سے سر اٹھانے کے بعد پڑھتے تھے کہ ”اے اللہ! مجھے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔ پھر آپ نے کہا اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے“ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ یا اللہ! ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے کہ بلا سبب و مدد سے تجاوز کرنے والے ہیں

۱۲۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرے اور ارشاد غلامی ”اور تم اہل کتاب سے بحث نہ کرو، لیکن اس طریقہ سے جو اچھا ہوگا“

۲۲۰۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی ح۔ مجھ سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عتاب بن بشیر نے خبر دی، انھیں اسماعیل نے، انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ عظیم الصلوٰۃ والسلام کے گھرات کے وقت تشریف لائے اور فرمایا، کیا تم لوگ غمنا نہیں پڑھتے۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ پس جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے (اٹھا دیتا ہے) جب علی رضی اللہ عنہ نے انھوں سے یہ کہا تو آپ واپس جانے لگے اور کوئی جواب نہیں دیا، لیکن واپس

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَرَاءٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَى دَهْرًا مَعْرِيَةً يَذِي الْحَلِيفَةَ فَقِيلَ لَهُ لَا تَأْكُ بِمَطْحَاوٍ مَبَارَكَةٍ  
بَابُ ۱۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ النَّجْوَى رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّكْوِيْعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا ذَلِكَ الْخَمْدُ فِي الْأَخْيَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ فَلَانًا وَفَلَانًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ وَتَعْمَرَ ظِلْمُونَ

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدًّا وَفَوَيْهِ تَعَالَى وَلَا تَجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ  
۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَتَابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ دَفَاطِمَةً عَلَيْهَا السَّلَامُ بَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تَتَلَوْنَ فَقَالَ عَلِيُّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَمَآ أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا مَا نَصُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ

ذَٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ تَضَرَّبُ فَخْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا - مَا آتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ فَيَقَالُ الطَّارِقُ التَّجَعُّلُ لِقَابِ الْمُعْصِي يُقَالُ أَتَيْتُ نَارَكَ لِلْمُوجِبِ ۝

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ حَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَنِي الْمُدَنَاسِ فَقَامَ اللَّيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَٰلِكَ أُرِيدُ اسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَٰلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَعَلُّمُوا إِنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ فَدَسُّوْهُ وَرَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ أُجِدِّيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ يَتَا لِيهِ شَيْئًا فَلْيَبِيعْهُ وَإِلَّا فَاغْلَسُوا أَلَمَّا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۝

بَابُ ۲۲۱ قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ فَهَرُؤْهُمُ الْوَلِيُّ ۝

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو مَالٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاءُ بَنُو يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ

جائے ہوئے آپ اپنی زبان پر اٹھارہ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ”اور انسان بڑا ہی جھگڑا لو ہے“ اگر کوئی تمہارے پاس رات میں آئے تو طارق کہلائے گا بعض کہتے ہیں کہ طارق ستارہ ہے اور ”ثاقب“ بمعنی دشمنی کرنے والا۔ ”اُتیب نازک“ آگ جلانے والے سے کہتے ہیں ۝

۲۲۰۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد نبوی میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہود کے پاس چلو۔ چنانچہ ہم آنحضرت کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم ”بیت المدائن“ تک پہنچے تو آنحضرت نے کھڑے ہو کر انھیں آواز دی اور فرمایا اے جماعت یہود! اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے۔ اس پر یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا۔ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ان سے فرمایا کہ میرا یہی مقصد ہے، اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے، انھوں نے کہا کہ ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا۔ پھر آپ نے یہی بات تیسری مرتبہ کہی اور فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس جگہ سے جلا وطن کر دوں پس تم میں سے جو کوئی اپنے مال کے بدلے میں قیمت پاتا ہے تو اسے بیچ لے۔ ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے ۝

۲۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے اسی طرح تمہیں امت وسط بنا دیا اور اس کے متعلق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اور آپ کی مراد جماعت سے اہل علم کی جماعت تھی ۝

۲۲۰۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نور علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا آپ نے پہنچا

فَنَسَلُ مِنْهُ هَلْ يَتَكَلَّمُ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ  
تَنْبِيْرٍ يَقُولُ مَنْ شَهِدَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ قَامَتْهُ  
فَيَجَاءُ بِكُمُ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ أُمَّةٍ وَسَطًا  
قَالَ عَدْلًا يَتَكَلَّمُوا شَهَادَةً عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُ  
الرَّسُولُ عَدْلًا شَهِيدًا أَدَّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَدُوٍّ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا:

کی۔ ان سے ابو صالح نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث ہے  
**باب ۱۲۲۳** إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ  
فَأَخْطَا خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عَلَيْهِ  
تَعْلَمُكَ مَرْدُودٌ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ  
أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْمِيلٍ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ  
عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرِ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ نَزْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا  
قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَلْشَتَرِي الْقَاعَ  
بِالْقَاعَيْنِ مِنَ الْجَنْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا لِمِثْلٍ أَوْ  
يُعْطُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِمِثْلِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ  
الْمِيزَانُ

**باب ۱۲۲۴** أَجْرُ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ  
فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَا

دیا تھا۔ وہ عرض کریں گے ہاں لے رہا ہے پھر ان کی امت سے پوچھا  
جائے گا کہ کیا انہوں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے  
پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں  
نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ محمد اور ان کی امت۔ پھر تمہیں لایا جائے گا  
اور تم لوگ ان کے حق میں شہادت دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہ آیت پڑھی ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا“ کہا کہ  
وسط بمعنی عدل ہے ”تاکہ تم لوگوں کے لیے گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ  
نہیں“ اور جعفر بن عون سے روایت ہے، ان سے اعمش نے حدیث بیان

۱۲۲۳۔ جبکہ کوئی عامل یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی میں  
رسول کے حکم کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ نافذ  
نہیں ہوگا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا  
کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا کوئی  
فیصلہ نہیں تھا تو وہ رد ہے

۲۲۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی  
نے، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے عبد المجید بن سہمیل بن  
عبد الرحمن بن عوف نے، انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ وہ  
ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حدیث بیان  
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی الانصاری کے ایک  
صاحب کو خیر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ عمدہ قسم کی کھجوریں وصول کر کے  
لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خبر کی تمام کھجوریں ایسی  
ہی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہم ایسی ایک صاع کھجور  
دو صاع درخاب (کھجور کے بدلے خرید لیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ رجس کو جس کے بدلے برابر  
برابر میں خریدو۔ یا ایک کو بیچ دو اور اس کی قیمت سے دوسری کو  
خریدو۔ قول کر بیچ جانے والی چیزوں کا یہی حکم ہے

۱۲۲۴۔ حاکم کا ثواب۔ جبکہ وہ اجتہاد کرے اور صحت  
پر ہو یا غلطی کر جائے

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ  
حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْكَاهِلِ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِي قَبِيصٍ ثَوْبَى عَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِذَا احْكَمَ الْحَاكِمُ فَأَجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ  
أَجْرَانِ وَإِذَا احْكَمَ فَأَجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ  
أَجْرٌ قَالَ فَهَذِهِ جَمْعَةُ الْحَدِيثِ أَتَا بِكَرْبُ بْنُ  
عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ  
ابْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَّةُ :

۲۲۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حیوۃ نے  
حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبد اللہ بن الہادی نے حدیث بیان کی۔  
ان سے محمد بن ابراہیم بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید  
نے، ان سے عمرو بن العاص کے مولیٰ ابو قیس نے، ان سے عمرو بن العاص  
رضی اللہ عنہ نے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت  
نے فرمایا کہ جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو  
تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے، اور  
غلطی کر جائے تو اسے ایک ثواب ملتا ہے (اجتہاد کا) بیان کیا کہ پھر میں  
نے یہ حدیث ابو بکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے بیان کیا کہ  
مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اسی طرح حدیث بیان کی اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور عبد العزیز بن المطلب نے بیان کیا ان  
سے عبد اللہ بن ابی بکر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح :

### بَابُ ۱۲۵ الْحُجَّةُ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ

أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَتْ قَاهِرَةً وَمَا كَانَ يُفْتِي بَعْضُهُمْ  
قَوْلِي مَنَافِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَامُوا بِالْإِسْلَامِ :

### ۱۲۵۔ ان لوگوں کے خلاف دلیل جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام سب کو معلوم تھے اور اس  
کی وضاحت کہ بعض صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں موجود نہیں رہتے تھے اور اسلام کے امد سے لاعلم  
رہتے تھے :

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَانَتْ دَجْدَةً  
مَشْغُولًا فَوَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصٍ إِذْ نَادَاهُ فَدَعَى لَهُ فَقَالَ  
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُوْمِرُ  
هَكَذَا قَالَ فَأَمِنِي عَلَى هَذِهِ بَيْتِي أَوْ لَا فَعَلْنَا بِكَ  
فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ  
إِلَّا مَا عَوْنَا فَعَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ  
كُنَّا نُوْمِرُ هَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفَى عَلَى هَذَا مِنْ  
أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَاهُنَا الصَّفِيُّ

۲۲۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی ان سے  
عبید بن جریج نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے  
رہنے کی اجازت چاہی اور یہ محسوس کر کے کہ حضرت عمرؓ مشغول ہیں  
آپ واپس چلے گئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں نے ابھی  
عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی تھی، انھیں بلالو  
چنانچہ انھیں بلایا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ایسا طرز عمل کیوں اختیار  
کیا، کہ واپس ہو گئے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں اس کا حکم دیا جاتا تھا  
وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس پر کوئی  
شہادت لاؤ۔ دہرہ میں تمھارے ساتھ یہ دستخطی کروں گا۔ چنانچہ حضرت  
ابو موسیٰ انصاری ایک مجلس میں گئے، انھوں نے کہا کہ اس کی شہادت ہم میں



بِالْأَسْوَاقِ : سب سے چھوٹا دے سکتا ہے۔ چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں اس کا حکم دیا جاتا تھا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھے معلوم نہیں تھا، مجھے بازار کے کاموں نے اس سے غافل رکھا ہے۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ أَنِّي كُنْتُ أُمًّا مُشْكِيْنَا أَلَزِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلَأَ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْفَلُهُمُ الصَّفْعُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْفَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أُمَمِ الْإِيمَانِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطُ رِجْلَهُ حَتَّى أَفْضِي مَقَالَتِي لَعَنَ بَيْضُهُ فَلَنْ يَنْشِيَ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنْ قَبْلِ قَبَسْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَى قَوْلَانِي كَعْتُهُ بِالْحَقِّ مَا لَيْسَتْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ :

۲۲۲۔ مَنْ شَاءَ تَرَكَ الْكَبِيرَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَا يَمُرَّ غَيْرَ الرَّسُولِ :

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَمِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِنِ الدَّجَالِ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنْ نِجَعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُبَيِّزْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۲۲۔ الْأَحْكَامُ الَّتِي تُعْرَفُ بِاللَّذَائِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهَا

۲۲۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ تم مجھے کہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ حدیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کے حضور میں سب کو مانا ہے۔ بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد بروقت آنحضرت کے ساتھ رہتا تھا لیکن ہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے اموال کی دیکھ بھال معروف رکھتی تھی۔ میں ایک دن آنحضرت کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ نے فرمایا کہ کون اپنی چادر پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں۔ اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد بھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر پھٹی پھیلا دی اور اس ذات کی قسم! جس نے آنحضرت کو حق کے ساتھ جیسا تھا پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی، نہیں بھولا۔

۲۲۲۔ جس کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بات پر انکار نہ کرنا دلیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کا عدم انکار دلیل نہیں ہے۔

۲۲۱۔ ہم سے حماد بن حیدر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابراہیم نے ان سے محمد بن المنکدر نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ابن صیاد الدجال کے واقعہ پر اللہ کی قسم کھاتے تھے، میں نے ان سے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے دیکھا اور آنحضرت نے اس پر کوئی انکار نہیں کیا ہے۔

۲۲۲۔ وہ احکام جو ذائل سے بیچانے جاتے ہیں اور دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْرَ الْخَيْلِ دَعِيْرَهَا ثُمَّ سُرِيَتْ عَيْنُ  
الْعُمُرِ فَدَلَّهَا عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ  
تَعَمَّلَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَ سُرِيَتْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
النَّبِيِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَحْرِمُهُ  
وَأَكِلَ عَلَى مَا يَدْعِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ فَاسْتَدَلَّ ابْنُ  
عَبَّاسٍ بِآيَةِ كَيْسٍ يَحْتَايِرُ ۝

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ حَفْصٍ مَوْلَى عَنِ  
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ التَّمَّانِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ أَحْبَبْتُ رَجُلٌ شَرُّهُ عَلَى  
رَجُلٍ وَرُوْا مَا آتَى لَهُ أَجْرُ رَجُلٍ وَبَطَلُهَا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاطَّلَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ مِمَّا  
أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ السَّرِيعِ وَالرَّوْمِ صَحِيحٌ  
كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلِهَا  
فَمَا سَتَنَتْ شَرًّا أَوْ شَرِّينَ كَانَتْ أَثَارُهَا وَأَوْدَانُهَا  
حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِمَعْمَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ  
وَلَمْ يَرِدْ أَنْ يَسْقِيْ يَمَّ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ  
وَحَقٌّ لِّذَلِكَ الرَّجُلِ أَحْبَبْتُ رَجُلٌ رَبَطَهَا تَغِيْبًا  
وَتَعَفًُّا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا  
ظَهْرُهَا قَبِيْلَ لَهْ سِنَّدٌ رَجُلٌ رَبَطَهَا فَخَرَّ  
وَرِيَاءٌ فَجَعَلَ عَلَى ذَلِكَ وَرُوْا وَ سُرِيَتْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ  
اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَةَ الْجَامِعَةَ  
فَمَنْ تَعَمَّلَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ كَسَلَ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

تعالیٰ نے اس سلسلہ میں مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے سوا اور کچھ نہیں نازل فرمایا ہے۔ پس جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا۔ وہ

علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان کیے پھر آپ  
سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ان کی رہنمائی اللہ  
تعالیٰ کے اس ارشاد سے فرمائی کہ جو ایک ذرہ برابر بھی  
بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور آنحضور سے گوہ  
کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں خود اسے نہیں  
کھاتا اور دوسروں کے لیے اسے حرام بھی نہیں قرار دیتا  
اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کھایا گیا  
اور اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ  
وہ حرام نہیں ہے ۝

۲۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابی صالح التمام نے، اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، گھوڑے تین طرح کے لوگوں کے لیے ہیں ایک شخص کے لیے وہ  
باعث اجر ہیں، دوسرے کے لیے پرہہ داری ہیں اور تیسرے کے لیے  
دبالی جان۔ جس کے لیے وہ اجر ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ  
کے راستے کے لیے باندھ کر رکھا۔ اور اس کی رہی چمکا گا وہ میں دراز کر دوں  
تو وہ گھوڑا جتنی دیر تک چمکا گا میں گھوم کر چمے گا وہ مالک کی نیکیوں  
میں اضافہ کا باعث ہوگا اور اگر گھوڑے نے اس دراز کی کوبھی تڑا لیا  
اور ایک یا دو دوڑیں لگائیں تو اس کے نشانات قدم اور اس کی لید بھی  
مالک کے لیے باعث اجر و ثواب ہوگی۔ اور اگر گھوڑا کسی نہر سے گزرا  
اور اس نے نہر کا پانی پی لیا۔ مالک نے اسے پلانے کا کوئی ارادہ بھی  
نہیں کیا تھا تب بھی مالک کے لیے یہ اجر کا باعث ہوگا اور ایسا گھوڑا  
اپنے مالک کے لیے ثواب ہوتا ہے۔ اور وہ مرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو  
اظہار بے نیازی یا اپنے بچاؤ کی غرض سے باندھتا ہے اور اس کی پشت  
اور گردن پر اللہ کے حق کو بھی نہیں بھونتا تو یہ گھوڑا اس کے لیے پرہہ  
داری کا باعث ہے اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کو قہر اور رباء  
کے لیے باندھتا ہے تو یہ اس کے لیے وبال جان ہے۔ اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ  
تعالیٰ نے اس سلسلہ میں مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے سوا اور کچھ نہیں نازل فرمایا ہے۔ پس جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا۔ وہ

سے دیکھو گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ مَفِيَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُفَيْرَةَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ الْبَصَرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَبْضِ كَيْفَ تَقْفَلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ بِرُؤْسِهِ تَشْسِكُهُ فَتَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوْضَّئُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ قَالَتْ كَيْفَ أَتَوْضَّئُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّ بَنَاهَا إِلَى فَعَلِمْتُهَا.

۲۲۱۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے سرایت بیان کی، ان سے منصور بن مافیہ نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ ہم سے محمد بن عوف نے حدیث بیان کی یعنی ابن عقیل نے۔ ان سے فضیل بن سلیمان الغیری نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبد الرحمن بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ اس سے غسل کس طرح کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو، ان خاتون نے پوچھا یا رسول اللہ! اس سے پاکی کس طرح حاصل کروں گی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس سے پاکی حاصل کرو۔ انھوں نے پھر پوچھا کہ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا کہ پاکی حاصل کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنحضرت کا منشا سمجھ گئی اور ان خاتون کو میں نے اپنی طرف سے کھینچ لیا اور انھیں طریقہ بتایا۔

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُنَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَذَفٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَافْطَاكَاً ضَبًّا فَاذْهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكْلِنَ عَلَى مَا يَدَّ يَدَهُ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَقْدِرُ لَهُ وَلَوْ كُنَّ حَمَامًا مَّا أُكْلِنَ عَلَى مَا يَدَّ يَدَهُ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

۲۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابولہثم نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ام حنین بنت حارث ابن حذاف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبی، پنیر اور گدہ یہ میں بھیجی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منگوا لی تھیں اور آپ کے دسترخوان پر انھیں کھایا گیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں (گدہ کو) ہاتھ نہیں لگایا، جیسے آپ کو پسند نہ ہوا اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ کھانے کے لیے کہتے۔

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ

۲۲۱۵۔ ہم سے احمد بن مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عطاء بن ابی رباح نے، انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہسن یا پیاز

قَدْ مَّا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا  
فَلْيَفْعَلْ فِي بَيْتِهِمْ وَرَأَيْتُهُ أَيْ يَسْبِرُ قَالَ ابْنُ  
دَهَبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بَشَرٍ  
فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا مَّالَ عَنْهَا مَا خَيْرَ بِمَا فِيهَا  
مِنَ الْبُغُولِ فَقَالَ فَتَقَرَّبَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ  
كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَهُ أَكْلُهَا قَالَ كُلُّ فُلَانِي  
أَنَا حُجِّي مَن لَّا تَنَاجِي قَالَ ابْنُ حُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ  
دَهَبٍ يَقْدِرُ فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَعَلَّ يَذْكُرُ اللَّيْلُ  
وَأَبُو مَرْثَدَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقَدْرِ فَلَا أَدْرِي  
هَوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ ۝

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ  
حَدَّثَنَا أَبِي دَعَانِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ  
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ  
أَيَّاتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِي بَيْنِي فَأَنَّى أَبَا بَكْرٍ  
رَأَى الْحُسَيْنِيُّ عَنْ ابْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَاتَمًا  
قَعْنَى الْمَوْتُ ۝

باب ۱۲۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ  
شَيْءٍ بِرَأْسِ ابْنِ الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَوِّمَ مَعُونَةَ يُحْيَى ثَوْبُ  
رَهْطًا مِّنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ كَلْبُ  
الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَمَدٍ كُفُلًا  
الْحَدِيثُ مِنَ الَّذِينَ يُحْتَوُونَ عَنْ أَهْلِ  
الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَكُونُ عَلَيْهِ لَكَلْبًا ۝

کھائی ہو وہ ہم سے دور رہے یا دے فرمایا کہ ہماری مسجد سے دور رہے  
اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا، جس  
میں سبزیاں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بو محسوس کی۔ پھر  
آپ کو اس میں بڑی ہوئی سبزیوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے اپنے  
صحابہ کی طرف جو آپ کے ساتھ تھے اشارہ کرتے فرمایا کہ ان کے  
پاس لے جاؤ لیکن جب ان صحابہ نے دیکھا تو انھوں نے بھی اسے  
کھانا پسند نہیں کیا۔ آنحضرت نے اس پر ان سے فرمایا کہ تم کھا لو۔  
کیونکہ میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں تم اس سے نہیں کرتے، ابن حنفیہ  
نے ابن دہب کے واسطے سے اس طرح بیان کیا "بقدر فیہ خضرات"  
اور بیٹ اور ابو مرفوان نے یونس کے واسطے سے "قدر" کا واقعہ بیان  
نہیں کیا سچے معلوم نہیں کہ وہ زہری کا قول ہے یا حدیث ہے۔

۲۲۱۶۔ مجھ سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی  
ان سے ان کے والد ابو جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے، انھیں  
محمد بن جابر نے خبر دی اور انھیں ان کے والد جابر بن مطعم رضی اللہ  
عہدہ نے خبر دی کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آئیں تو آنحضرت نے انھیں ایک حکم دیا، انھوں نے عرض کی یا رسول  
اللہ! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو پھر کیا کروں گی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ  
جب مجھے نہ پانا تو ابو بکر کے پاس جانا۔ حدیث نے ابراہیم بن سعد کے  
واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ غالباً خاتون کی مراد وفات تھی۔

۱۲۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اہل کتاب سے کسی  
چیز کے متعلق نہ پوچھو" ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب  
نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں حمید بن عبد الرحمن نے  
خبر دی ان سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنا۔ وہ مدینہ میں  
قریش کی ایک جماعت سے حدیث بیان کر رہے تھے انھوں نے  
کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ گروہ ان لوگوں میں سب سے  
سچے ہیں جو ہم میں سے اہل کتاب کے حوالے سے بیان  
کرتے ہیں۔ پھر بھی ہم ان کی باتوں میں غلط باتیں پاتے  
ہیں ۝

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَعُونَ الْقَعْدَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُقَسِّدُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكُونُوا بَوَهِمَهُمْ دَقُّوْا أَمْتًا يَا اللَّهُ مَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ أَلَا يَتَذَكَّرُ

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرَبَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ مَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ عَمِّي يَدَّ كَيْتًا يَكُونُ الْكَيْدِيُّ أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُثَ ثَقَرٍ وَدَنَّهُ مَخَضًا تَوَلَّيْتُ دَقُّوْا حَتَّى كَلَّمُوا أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَلًا لَوَا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيْرُوهُ وَكَتَبُوا يَا يَدُ يَهُدَى الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُغْنَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَبْهَمُ كَلِمَةً جَاءَتْ مِنْ أَعْلَاهُ عَنْ مَسْئَلَتِهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنْ الْكَيْدِيِّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

بَابُ ۱۲۹ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرُوا الْقُرْآنَ مَا اشْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَعَمُّوا عَنْهُ

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هُثَايْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۱۷۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن المبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب توریت عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اس کی تفسیر مسلمانوں کے لیے عربی میں کیا کرتے تھے نورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو، کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے نازل ہوا" آیت ہے

۲۲۱۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ بھی تازہ ہے اور محفوظ بھی اور تمہیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور اسے اپنے ہاتھ سے کھٹا (اپنا خیال) اللہ کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ معمولی پونجی خریدیں کیا تمہارے پاس جو علم ہے، وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے مانع نہیں ہے۔ واللہ میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہے

۱۲۲۹۔ اختلاف پر نا پسندیدگی

۲۲۱۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن مہدی نے خبر دی۔ انھیں سلام بن ابی مطیع نے، انھیں ابو عمران الجونی نے، ان سے جندب بن عبد اللہ نے (رضی اللہ عنہ) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تمہارے دل ملے رہیں، قرآن پڑھو۔ اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔

۲۲۲۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الصمد نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران الجونی نے اور ان سے جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تمہارے دلوں میں اتحاد و اتفاق ہو، قرآن پڑھو۔ اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔ اور یزید ابن ہارون نے ہارون اعرور کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے۔

۲۲۲۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ہشام بن خدیج نے انھیں سمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے، جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ آؤ۔ میں تمہارے لیے ایک ایسا مکتوب لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے اور یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ گھر کے لوگوں میں بھی اختلاف ہو گیا اور آپس میں بحث کرنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آنحضرت کے قریب دیکھنے کا سامان کر دو۔ وہ تمہارے لیے ایسی چیز لکھ دیں گے کہ اس کے بعد گمراہ نہیں ہو گے۔ اور بعض نے وہی بات کہی جو عمر رضی اللہ عنہ کہہ چکے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ اختلاف و بحث زیادہ کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ قرایا کرتے تھے کہ سب سے بڑا المیہ یہ ہو کہ ان کا اختلاف آنحضرت کے تحریر لکھنے میں حاصل ہو گیا۔

۲۲۳۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز سے لوگوں کو منع کرنا تحریم کا باعث ہے۔ لایہ کہ اس کی اباحت معلوم ہو۔ اسی طرح آپ کے حکم کا معاملہ ہے۔ مثلاً جب لوگ حج سے فارغ ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنی بیویوں کے پاس جاؤ جاہر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ پر آپ نے اس کا ذکر نہ فرمادیا نہیں قرار دیا تھا بلکہ صرف اسے حلال کیا تھا۔ ام علیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں جاننے کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے لیکن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اسْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَمَوْمُوا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَحْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خُصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ اكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا بَاكُنْ تَضَلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلِبَهُ الْوَجَعُ وَ عِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ وَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَ اخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَدْ بَاكُنْ يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا بَاكُنْ تَضَلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اكْتَفَرُوا الْفُطْرَ وَ اِلْخِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْمٌ أُخْرَجَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ التَّزْيِيفَ كُلَّ التَّزْيِيفِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَ لَعَنَهُمْ :

يَا نَبِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرِفُ آبَا حَتَّةَ وَ كَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ جِئْنَا أَهْلُوا أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَ لَمْ يُعْزَمْ عَلَيْهِمْ وَ لَكِنْ أَهْلَهُمْ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَيْتَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَ لَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا :

اس کی حرمت ہمارے لیے نہیں ہے :

۲۲۲۲۔ ہم سے کسی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے بیان کیا ان سے جابر رضی اللہ عنہ، ابو عبد اللہ نے کہا کہ محمد بن بکر نے بیان کیا ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اس وقت اور لوگ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آنحضور کے ساتھ خالص حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرہ کا نہیں باندھا۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ۴ رزی الحجہ کی صبح کو آئے اور جب ہم بھی حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور آپ نے فرمایا کہ حلال ہو جاؤ اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔ عطاء نے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، کہ ان پر یہ فرودی نہیں قرار دیا بلکہ صرف حلال کیا پھر آنحضور کو معلوم ہوا کہ ہم میں یہ بات ہو رہی ہے کہ عرفہ پہنچنے میں صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ اور پھر بھی آنحضور نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کا حکم دیا ہے۔ کیا ہم عرفہ اس حالت میں جائیں گے کہ نذی ہمارے مذاکر سے ٹپک رہی ہوگی۔ بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہل سے اس طرح حرکت کی کہ تیار کیا۔ پھر آنحضور کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور سب سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میرے

پاس ہدی (قرانی) کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ پس تم بھی حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔ چنانچہ ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آنحضور کی بات سنی اور آپ کی اطاعت کی :

۲۲۲۳۔ حدیث ثنائی ابو معمر حدیث ثنائی عبد الوارث عن الحسن بن علی بن زبیدہ حدیث ثنائی عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا قبل صلاة المغرب قال فی الثانیة لیمن شاء کراهیة ان یتخذھا الناس سنة :

یا ابل قول اللہ تعالیٰ و امرهم

۱۲۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے معاملات آپس کے

مشورے سے ملے پاتے ہیں اور معاملہ میں ان سے مشورہ کر لیا کرو مشورہ پختہ ارادہ کرنے اور معاملہ کی وضاحت سے پہلے ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس جب تم پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو" اور جب آنحضورؐ کسی بات کا پختہ ارادہ کر لیں تو کسی انسان کے لیے اللہ ارادہ اس کے رسول سے آگے بڑھنا درست نہیں۔ اور آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کی لڑائی کے موقع پر صحابہ سے مدینے میں ٹھہرنے اور باہر نکلنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا تھا جب صحابہ نے نکلنے کا مشورہ دیا اور آنحضورؐ نے زہ پہن لی اور در باہر نکلنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو بعض (صحابہ) نے کہا کہ آپ یہیں قیام کریں لیکن آنحضورؐ نے ان کی بات نہیں سنی۔ اور فرمایا کہ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ زہ پہننے کے بعد پھر اتار دے تا آنکہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کے موقع پر علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما سے مشورہ کیا تھا اور ان کی بات تو جبر سے سنی تھی، یہاں تک کہ قرآن مجید نازل ہوا اور آپ نے تہمت لگانے والوں کو کوڑے لگوائے اور ان کے اختلاف کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق انھیں حکم دیا۔ اور آنحضورؐ کے بعد ائمہ مباح معاملات میں امانت دار علماء سے مشورہ لیا کرتے تھے کہ آسان صورت پر عمل کریں۔ لیکن جب کتاب و سنت میں کوئی حکم صاف ہوتا تو اس سے تنجا و زہ نہیں کرتے تھے کیونکہ اس طرح آنحضورؐ کی اقتدا ہوتی تھی۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ نزاکت روکنے والوں سے جنگ نہیں کرنی چاہیے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ (ان سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے آنحضورؐ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جنگ کا حکم دیا گیا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے ایک مبعود محمدؐ کے اقرار کر لیں۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں گے تو ان کا خون اور ان کا مال محفوظ ہوگا سوا اس کے حق کے اس پر ابو بکر

شعری بَيْنَهُمْ وَهَؤُلَاءِ فِي الْأَمْرِ وَأَنَّ الْمُسَاقَدَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالْتَبَيُّنَ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنُكُنَّ لِيَبَشِّرَنَّ التَّقْدَمَ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَشَازَرَا النَّبِيَّ مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمَقَامِ وَالْخُرُوجِ فَلَمَّا دَاَلَهُ الْخُرُوجُ فَلَمَّا كَيْسَ لَأَمْتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا آتَوْهُ فَكَلِمَ يَنْبُلُ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ تَلْبَسُ لَأَمْتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَشَازَرَ عَلِيًّا وَأَسَامَةَ فِيمَا رُمِيَ أَهْلُ الْأَفْكَ عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهَا حَتَّى نَزَلَ الْقُدَانُ فَجَلَدَ التَّوَامِينَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَكَانَتْ الْأَيْعَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُونَ الْأَمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا رَفَعَ الْكِتَابُ أَوِ الشَّيْءُ لَهُ يَتَعَدَّدُ إِلَى غَيْرِهِ لِمُتَعَدِّهِ بِالنَّبِيِّ مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَايَ أَبُو بَكْرٍ قِتَالِ مَنْ مَنَعَ التَّرْكَاءَ فَقَالَ عَمْرُ كَيْفَ تَقَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي وَمَاءُ هُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا يَحْقِرُهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اللَّهُ لَا قَاتِلَ مَنْ تَفَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدَ عَمْرِو فَكَرَهُ  
يَلْتَفِتُ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ  
عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَدْ قُتِلُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ  
الزَّكَاةِ وَأَنَّا دُرُؤُا تَبْدِيلِ الْمَدِينِ وَ  
أَحْكَامِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَأَتَتْهُ كُفْرًا  
كَانَ الْفِرَارُ أَصْحَابَ مَشُورَةٍ حَمَرُ  
لَهُمْ وَلَا كَانُوا أَوْشَبَانَا وَكَانَ وَقَافَا  
عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ حَزَّوَجَلَّ ۝

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ میں ان سے جنگ کروں گا  
جنہوں نے ان چیزوں کو الگ الگ کر دیا جسے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک کیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اصرار کیا  
تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے مشورہ کی طرف توجہ نہیں  
دی کیونکہ ان کے سامنے آنحضور کا ان لوگوں کے بارے میں  
حکم تھا جو مانا اور زکوٰۃ میں فرق کریں اور دین اور اس کے  
احکام میں تبدیلی کا ارادہ کریں۔ آنحضور نے فرمایا تھا کہ جو  
اپنا دین بدل دے اس سے جنگ کرو۔ اور قرآن کے عالم  
حضرات خواہ بڑھے ہوں یا جوان، عمر رضی اللہ عنہ کے  
مشیر کار تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ عزوجل کے کسی  
حکم کو سن کر فوراً رک جانے والے تھے ۝

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ  
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاسٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ  
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْأُمِّهِ قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ  
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبِثْتُ النَّبِيَّ لِمَا  
وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ  
فَأَشَارَ بِالذِّجَاجِ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا  
عَلِيٌّ فَقَالَ لَوْ بَعْضَتِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا  
كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصُدُّ فُلُكَ فَقَالَ هَلْ  
رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيكَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَمْرًا  
أَكْبَرُ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ الشَّيْخُ تَنَامُ  
عَنْ عَمِّينَ أَهْلِيهَا فَنَادَى الْمَدَاحُ فَنَادَى كُلُّهُ  
فَقَامَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَامَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ  
يَعْبُدُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَّغْنِي إِذَا هُوَ فِي أَهْلِي  
وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا قَدْ كَرِ  
بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ۝

۲۲۲۴۔ ہم سے ادیسی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے حدیث  
بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن  
مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے کہ جب تمہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی، اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔  
کیونکہ اس معاملہ میں وحی اس وقت تک نہیں آئی تھی اور آنحضور اپنی  
اہل خانہ کو جدا کرنے کے سلسلہ میں ان سے مشورہ لینا چاہتے تھے۔  
تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے وہی مشورہ دیا جو انھیں معلوم تھا۔ یعنی آنحضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل خانہ (خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی براءت کا۔  
لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی پابندی تو عائد  
نہیں کی ہے اور ان کے سوا اور بہت سی عورتیں ہیں۔ باندھی سے آپ  
دبیافت فرمائیں وہ آپ سے صحیح بات بتا دے گی۔ چنانچہ آنحضور نے پوچھا  
کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے شبہ ہوتا ہو؟ انھوں نے  
کہا کہ میں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا)  
کم عمر لڑکی ہیں اٹا گوندہ کہ بھی سوجاتی ہیں اور پٹوس کی کبری اگر اچھے  
کھا جاتی ہے (یعنی کم عمری کی وجہ سے مزاج میں لاپرواہی ہے) اس کے  
بعد آنحضور منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے مسلمانو! میرے معاملے میں  
اس سے کون نئے گا جس کی ادیتیں اب میرے اہل خانہ تک پہنچ گئی ہیں، بخدا میں نے ان کے بارے میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتا ہے پھر

آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی برادری اور ابرہہ سے ہشام کے واسطے سے بیان کیا :

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ زَكْرِيَّا زَكَرِيَّا بْنُ الْقَسْبِ عَنْ عِشَاءٍ مِرْعَنٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَبَ النَّاسَ فَحَمِدَهُ اللَّهُ وَأَفْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُفِيدُون عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يُكْسِبُونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ لَمَّا أُخْبِرْتُ عَائِشَةُ بِأَلَامِ قَاتِلِ رَسُولِ اللَّهِ أَتَاذَنُ لِي أَنْ أَتُطْلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَارْسَلَ مَعَهَا الْفَلَاكُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعْتَكُم بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ :

۲۲۲۵۔ ہم سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ اور ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری اہل خاندان کو گالی دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے بارے میں مجھے کوئی بری بات کبھی نہیں معلوم ہوئی، عروہ سے روایت ہے انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب اس واقعہ کا علم ہوا کہ کچھ لوگ انھیں متہم کر رہے ہیں، تو انھوں نے آنحضورؐ سے کہا یا رسول اللہ! کیا مجھے آپ اپنے والد کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ آنحضورؐ نے انھیں اجازت دی اور ان کے ساتھ غلام کو بھیجا۔ انھار میں سے ایک صاحب نے کہا تیری ذات پاک ہے اے اللہ! ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم اس طرح کی باتیں کریں۔ تیری ذات پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

## کِتَابُ التَّوْحِيدِ

### وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
۱۲۳۲۔ اس سلسلہ میں روایات جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی دعوت دی :

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِي عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ صَيْفِي أَنَّ سَمِعَ أَبَا مَعْبُودٍ شَوَّلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ

۲۲۲۶۔ ہم سے ابرہہ سے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی نے، ان سے ابرہہ نے امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور مجھ سے عبد اللہ بن الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن امیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد بن صیفی نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابرہہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو

قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَيَّ قَوْمِي أَمَلِي الْكِتَابِ  
فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُؤْخَذُوا  
اللَّهُ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَآخِرُهُمْ أَنَّ اللَّهَ  
قَرَضَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَ صَلَواتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ  
فَإِذَا صَلُّوا فَآخِرُهُمْ أَنَّ اللَّهَ انْتَرَضَ عَلَيْهِمْ  
زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ خَيْرَتِهِمْ فَتُرَدُّ  
عَلَى قَبَائِلِهِمْ فَإِذَا أَتَوْا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ  
وَتَدَقُّ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ ۝

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدْرُ بْنُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي خُصَيْنٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ  
سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ  
جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللَّهُ وَ  
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ  
شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ ۝

کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا یہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے ۝

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
صَعْقَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ  
رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَرُدُّهَا  
فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَمُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ زَادَ إِسْمَاعِيلُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ ابْنُ  
الْثَّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

یہ بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم اہل کتاب میں سے آیا، تم کے پاس جا  
رہے ہو، اس لیے سب سے پہلے انھیں اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو  
ایک مانیں۔ جب اسے سمجھ لیں تو پھر انھیں بتانا کہ اللہ نے ایک دن اور  
رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں، تو  
انھیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے اموال میں زکات بھی فرض کی ہے۔ جو  
ان کے ایروں سے لی جائے گی ادا ان کے غریبوں کو لوٹا دی جائے گی۔  
جب وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے عہدہ  
مال لینے سے پرہیز کرنا ۝

۲۲۲۷۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غدر بن  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین  
اور اشعث بن سلیم نے، انھوں نے اسود بن ہلال سے سنا ان سے معاذ بن  
جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے  
معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ انھوں  
نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک  
نہ ٹھہرائیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ پھر بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کی

۲۲۲۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعقہ  
نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار قتل ہوا اللہ احد  
پڑھتے سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس طرح  
واقعہ بیان کیا جیسے وہ اسے کم سمجھتے ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔

یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے، اسماعیل بن جعفر نے مالک کے  
حوالے سے یہ اضافہ کیا، ان سے عبداللہ نے، ان سے ان کے  
والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے  
بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۝  
۲۲۲۹۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن حنبل نے

حَدَّثَنَا ابْنُ دَمِيٍّ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَرَفَةَ ابْنُ أَبِي  
هَلَالٍ أَنَّ أَبَا الرَّبِيعِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ  
فِي حَبْرٍ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ  
رَجُلًا عَلَى سَبِيحَةٍ لَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي  
مَلَاتِهِ فَبَحِثَهُ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا  
ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
سَلُّوهُ لِي شَيْءٌ يَمْنَعُ ذَلِكَ نَسَاؤَهُ فَقَالَ  
لَا تَهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَآنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ  
اللَّهُ يُحِبُّهُ ۝

يَا ذُرِّيُّ ۝ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلِ  
ادْعُوا اللَّهَ أَوْادِعُوا الرَّحْمَنَ أَيَّامًا  
تَدْعُوهُ قُلْهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ۝

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ دَهَبٍ وَابْنِ طَلْحَانَ عَنْ  
جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ ۝  
۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ  
التَّهْدِيبِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ  
لَاخْدِي بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبَرَهَا  
أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ لَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ  
يَا جَلِيلُ مُسْتَقَرٌّ قَمَرُهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ  
فَأَعَادَتْ الرَّسُولَ أَهْمًا أَفْسَمَتْ لَنَا رَبَّتَهُمَا فَقَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ

حدیث بیان کی، ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہلال نے اور ان سے ابو الریحان محمد بن  
عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ عروبت بنت عبدالرحمن  
نے حدیث بیان کی، آپ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں  
تھیں، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو ایک ہم پر رواد کیا۔ وہ صاحب  
اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز میں ختم قل ہوا اللہ احد پڑھ کر  
تھے۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا تذکرہ آنحضرت سے کیا، آنحضرت  
نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ یہ طرز عمل کیوں اختیار کیے ہوئے تھے  
چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ وہ ایسا اس لیے کرتے تھے  
کہ یہ صفت اللہ کی ہے اور میں اسے پڑھنا عزیز رکھتا ہوں، آنحضرت نے  
فرمایا کہ انھیں بتا دو کہ اللہ بھی انھیں عزیز رکھتا ہے ۝

۱۲۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کو  
پکارو یا نہ جن کو جسے بھی پکارو گے تو اللہ کے اچھے  
نام ہیں ۝

۲۲۳۰۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی۔  
انھیں اعمش نے، انھیں زید بن دہب اور ابو طلیحان نے اور ان سے  
جبر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کھاتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کھاتا ۝  
۲۲۳۱۔ ہم سے ابو الثمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید  
نے حدیث بیان کی، ان سے عامر احول نے، ان سے ابو عثمان ہمدانی  
نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کے فرستادہ  
آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان کے لڑکے جانکی میں مبتلا ہیں اور  
وہ آنحضرت کو بلا رہی ہیں، آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انھیں بتا دو  
کہ اللہ ہی کا وہ بھی ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا وہ بھی ہے جو  
اس نے دیا اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک تعین وقت ہے۔  
پس ان سے کہو کہ صبر کریں اور اس پر کار و ثواب کی نیت سے کریں۔  
صاحبزادی نے دوبارہ آپ کو قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ ضرور شریف

لائیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی کھڑے ہوئے دیکھ جب آپؐ ما جزائی کے گھر پہنچے تو بچہ آپ کو دیا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی جیسے وہ کسی مشکیزہ میں ہو۔ یہ دیکھ کر آنحضرتؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے، اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ ہی اپنے انھیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔

۱۲۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”میں بہت روزی دینے والا

بڑی قوت والا ہوں۔“

۲۲۳۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے ان سے اعش نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابو عبد الرحمن سہلی نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ مہربان کرنے والا کوئی نہیں ہے کہ انسان خود کو اس کی اولاد بتاتا ہے اور پھر بھی وہ انھیں معاف کرتا ہے اور روزی دیتا ہے۔

۱۲۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ غیب کا جاننے والا

ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا“ اور بلاشبہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور اس نے اپنے علم ہی سے اسے نازل کیا ہے۔ اور قدرت جسے اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے اور جو کچھ جنتی ہے وہ اسی کے علم کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اسی کی طرف قیامت کا علم لوٹنا یا جلنے کا۔

۲۲۳۳۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ کوئی مرے گا اور اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

اِنَّ مَّوَدَّةَ دِمَاعِهِ بِنُجْبَلٍ فَاَنْفَعُ النَّبِيِّ النَّبِيَّ وَ نَفْسُهُ تَقَعُّفُهُمْ كَمَا تَهَا فِي شَيْءٍ فَمَا مَسَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَلَمَّا يَرَوْهُمْ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ

۱۲۳۴۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنِ الزُّعَمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّكْبِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى آذَى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ يَدْعُو لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ يَغْفِرُ لَهُمْ وَيَرْزُقُهُمْ

۱۲۳۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عَلِيمُ الْغَيْبِ

فَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا قَرَأَ اللَّهُ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَأُنْزِلَ إِلَيْهِ عِلْمُهَا وَمَا تُحِيطُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضْمُ إِلَّا بِوَعْدِهِ لَكِنْ يَرُدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَخْبِي الظَّاهِرَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا وَ أَلْبَابُنَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَانِيْمُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا لَيْسَ الْأَرْضَ حَامِلًا إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَكُونُ مَا فِي غَيْبٍ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْبَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرَمٍ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ  
لَا تُنْذِرُكَ الْإِبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّكَ يَعْلَمُ  
الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ  
إِلَّا اللَّهُ ۝

باب ۱۳ قول الله تعالى استسلم  
الذمير ۝

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ  
حَدَّثَنَا مُخْبِرُهُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَعْتَلِي خَلْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا  
الَّتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّلِبَاتُ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَهَلْ عِبَادَ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ ۝

باب ۱۴ قول الله تعالى مَلِكِ  
النَّاسِ فِيهِ ابْنُ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَبْقَى اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ  
يَطْوِي السَّمَاءَ بِمِخْنِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ الْيَوْمَ  
مَلِكُ الْأَرْضِ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالنَّبِيُّ وَالْمَسَافِرُ

۲۲۳۴۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق  
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ کہتا  
ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ غلط کہتا ہے۔  
کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ نظریں اس کا دراک  
نہیں کر سکتیں۔ اور جو کوئی کہتا ہے کہ آنحضورؐ غیب جانتے تھے تو  
وہ غلط کہتا ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ خود کہتا ہے کہ غیب کا علم اللہ  
کے سوا اور کسی کو نہیں ہے ۝

۱۲۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ سلامتی دینے والا السلام ہے  
من دینے والا (مومن) ہے ۝

۲۲۳۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے  
حدیث بیان کی، ان سے مفروق نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق بن سلمہ  
نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ہم  
(ابتداءً اسلام میں)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے  
اور کہتے تھے "السلام علی اللہ" تو آنحضورؐ نے ہم سے فرمایا کہ اللہ تو خود ہی  
"السلام" ہے، البتہ اس طرح کہا کرو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّلِبَاتُ  
السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ۔ السلام عَلَیْنَا وَ  
عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا  
عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ ۝

۱۲۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگوں کا بادشاہ" اس  
باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے ۝

۲۲۳۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب  
نے، انھیں سعید نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضے میں لے لیگا  
اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے پیٹے گا۔ پھر فرمائے گا کہاں ہیں زمین کے  
بادشاہ؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری

واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے :

۱۲۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی غالب ہے حکمت

والا ہے۔ پاک ہے تیرے رب، رب عورت کی ذات، اللہ

ہی کے لیے غلبہ ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔" (اد

جس نے اللہ کے غلبہ اور اس کی صفات کی قسم کھائی، اور

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ "جہنم کہے گی کہ بس بس تیرے غلبہ کی قسم، اور ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے

بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ

جلے گا، سب سے آخری دوزخی ہوگا جسے جنت میں

داخل ہونا ہے، اور کہے گا اے رب: میرا چہرہ جہنم

سے پھیرے۔ تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور میں کچھ

نہیں آؤں گا، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کہے گا کہ تمھارے لیے

یہ ہے اور اس سے دس گنا، اور ایوب علیہ السلام نے دعا

کی "اور تیرے غلبہ کی قسم! تیری برکت سے مجھے کوئی

بے نیازی نہیں ہے

وَدَسَّخْتُ بِنِيعِي عَنِ الرَّهْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ :  
بَابُ ۱۲۳۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ

لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ حَلَفَ

بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ اَللَّهُ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

جَهَنَّمُ قَطُ قَطُ وَعِزَّتِكَ قَالَ أَبُو

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اِخْرُ

أَهْلُ النَّارِ دُخُلًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ

اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَدَّ وَعِزَّتِكَ

لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ اِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ وَحُشْرَةُ امْثَالِهِ

وَقَالَ اَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِنِي

عَنْ بَرَكَّتِكَ :

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْصِمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلُومِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْقَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَعُوذُ

بِعِزَّتِكَ الْكَذِبُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَذِبُ لَا يَمُوتُ

وَالْحَيُّ وَالْإِلَهُ يَمُوتُونَ :

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرْوُ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ دَقَال

بِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا بَيْزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ

سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

۲۲۳۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

حدیث بیان کی، ان سے حسین معلوم نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن

بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یعقر نے اور ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "تیرے غلبہ کی

پناہ مانگا ہوں کہ کوئی معبود تیرے سوا نہیں، ایسی ذات جسے موت نہیں

اور جن داس ننا ہو جائیں گے۔"

۲۲۳۸۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حوی

نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ

نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، دوزخ میں ڈالا جائے گا..... اور

مجھ سے خلیفہ لے بیانی کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان

کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے

انس رضی اللہ عنہ نے، اور معمر سے روایت ہے، انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلسل دوزخ میں ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہے جائے گی کہ کیا ابھی اور ہے۔ یہاں تک کہ رب العالمین اس پر اپنا قدم رکھ دے گا اور پھر اس کا بعض بعض سے سمٹ جائے گا اور اس وقت وہ کہے گی کہ بس بس تیرے غلبہ اللہ کم کی قسم، اور جنت میں جگہ باقی رہ جائے گی یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے ایک اور مخلوق پیدا کرے گا اور وہ لگ جنت کے باقی حصے میں رہیں گے۔

۱۲۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔"

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ يُلْقَى فِيهَا دَقُّ تَقْوَلُ مَنْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعُ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزِلُ يَعْصِفُهَا إِلَى بَعْضِ ثَمَرِ تَقْوَلُ قَدْ يَعِزُّكَ ذِكْرُكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَنْمُلُ حَتَّى يُنْجِ اللَّهَ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ

باب ۱۲۳۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَ الْحَقُّ

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مَجْشَعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو مِنْ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فَأَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ قَالَتَا رَحْمَتُكَ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِإِيَّتِكَ أَتَيْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ مَا غَفَرْتُ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسَدُّتُ وَ مَا هَلَنْتُ أَنْتَ الرَّحْمَنُ لَدَلَهُ لِي غَيْرُكَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ

۲۲۳۹۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے سلیمان نے، ان سے طاووس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے تو آسمان و زمین کا رب ہے۔ حمد تیرے لیے ہی ہے تو آسمان و زمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو اس میں ہیں تیرے لیے ہی حمد ہے، تو آسمان و زمین کا نور ہے۔ تیرا قیام حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی سامنے تسلیم خیم کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد کے ساتھ مقابلہ کیا اور تجھی سے انصاف کا طلبگار ہوں۔ پس میری مغفرت فرما۔ ان تمام چیزوں میں جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں گی۔ جو میں نے چھپا رکھی ہیں اور جن کا میں نے اظہار کیا ہے۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہم سے ثابت بن محمد

نے حدیث بیان کی اور ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اسی طرح۔ اور بیان کیا کہ "تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔"

۱۲۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ بہت سننے والا بہت

واقفیت رکھنے والا ہے" اور عائشہ نے تیمم کے واسطے سے بیان کیا "ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے کہا "اسی اللہ کے لیے حمد ہے جو تمام آفاقیوں کو سنتا ہے"۔ تم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اللہ تعالیٰ

باب ۱۲۴۰ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ اللَّهُ

سَمِيعًا بَصِيرًا وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي دَسِمَ سَمْعَهُ الْأَصْوَاتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ



نے اس کی بات سن لی جو آپ سے اپنے غور کے بارے میں  
جھگڑا کرتی ہے :

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الْبَيْتِ  
تُجَادِلُكَ فِي رَوْحِهَا :

۲۲۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن  
رید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے  
اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ اور جب ہم بلندی پر چڑھتے تھے، تو  
بجیر کہتے تھے۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر دم کھاؤ، اللہ  
بہرا نہیں ہے اور نہ وہ کہیں دور ہے، تم ایک بہت سننے والی بہت  
واقف کار اور قریب رہنے والی ذات کو بلاتے ہو۔ پھر آنحضرتؐ میرے  
پاس آئے۔ میں اس وقت دل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا۔  
آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔ عبداللہ بن قیس ! لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو  
کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا آپ نے فرمایا کہ  
کیا میں تمہیں یہ نہ بتا دوں :

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي  
مُؤْنِسٍ قَالَ لَمَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ كُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كُنَّا نَقَالُ ارْتَبِعُوا عَلَيَّ  
أَفْسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونِ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا  
تَدْعُونِ سَمِيعًا لَمَّا قَرِبْنَا نُحَدِّثُ النَّبِيَّ عَلَى مَا نَا  
أَقُولُ فِي لَيْلِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ  
لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ يَا بَنِي قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَدَقَّالَ أَدْلُكُ بِهِ :

۲۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب  
نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، انھیں یزید نے، انھیں ابو الخیر  
نے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، یا رسول اللہ ! مجھے ایسی  
دعا سکھائیے جو میں اپنی نمازیں کیا کروں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو۔  
”اے اللہ ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو  
اور کوئی نہیں بخشتا۔ پس میرے گناہ اپنے پاس سے بخش دے۔ بلاشبہ  
تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے :

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ  
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَفْسِي طُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ  
إِلَّا أَنْتَ وَلَا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مِنْ عَذَابِكَ مَغْفِرَةً  
إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ :

۲۲۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب  
نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے عروہ  
نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھے پکارا کہ کہا کہ  
اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی اور وہ بھی سن لیا جو انھوں نے آپ  
کو حجاب دیا :

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا  
عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي قَالَ  
إِنِّي اللَّهُ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ مَا رَدُّوا عَلَيْكَ :

۱۲۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہہ دیجیے کہ وہی قدرت  
والا ہے :

بِأَنَّ اللَّهَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ هُوَ  
الْقَادِرُ :

۲۲۲۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی الوالی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محمد بن المنکدر سے سنا وہ عبد اللہ بن حسن کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ سلمی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آپ قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرض کے سوا دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے، اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ اس کام میں استخارہ (اچھا) طلب کرنا کہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت مانگتا ہوں اور تیرا فضل مانگتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کا بہت (پورا) جاننے والا ہے، اے اللہ! پس اگر تو یہ بات جانتا ہے، اس وقت استخارہ کرنے والے کو اس معاملے کا نام لینا چاہیے، کہ اس میں میرے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی ہے۔ یا اس طرح فرمایا کہ ”میرے دین اور عمارت اور میرے انجام کے اعتبار سے بھلائی ہے تو میں پر مجھے قادر بنا دے اور میرے لیے اسے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اے اللہ! اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بُرا ہے، میرے دین اور عمارت کے اعتبار سے اور میرے انجام کے اعتبار سے، یا فرمایا کہ میری دنیا و دین کے اعتبار سے، تو مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی ممکن کر دے جہاں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اسی میں آسودگی دے۔“

۱۲۲۲۔ دلوں کا پھرنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیرتے ہیں۔“

۲۲۲۴۔ مجھ سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی البک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم اس طرح کھاتے۔ نہیں! دلوں کو پھرنے والے کی قسم۔

۱۲۲۳۔ اللہ کے نافرمان نام ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذوالجلال میں جلال عظمت کے معنی میں ہے

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدَرِ يَحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَذَا أَحَدُكُمْ يَا لَا مِرَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِذُّكَ بِقُدْرَتِكَ وَبِقُدْرَتِكَ وَاسْأَلْكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ دَعَلُوكَ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ تَرِيهِمْ بِهِ رِيعِيهِمْ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَآخِرَتِي أَمْرِي فَأَقْدِرْهُ لِي وَبَشِّرْهُ لِي فَتُبَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَآخِرَتِي أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَأَقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ فَتُبَارِكْ لِي بِهِ : اور عمارت کے اعتبار سے اور میرے انجام کے اعتبار سے، یا فرمایا کہ میری دنیا و دین کے اعتبار سے، تو مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی ممکن کر دے جہاں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اسی میں آسودگی دے۔“

۱۲۲۲ مَقْلِبُ الْقُلُوبِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَتَقَلِّبُ أَفْئِدَهُمْ وَآبْصَارَهُمْ :

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَلْزَمَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّفُ لَا وَمَقْلِبُ الْقُلُوبِ :

۱۲۲۳ إِنَّ لِلَّهِ مَا تَهْتَدُونَ لِأَسْمَاءَ لَا وَحْدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ

الْبُرِّ اللَّطِيفُ ۝

البر یعنی اللطیف ۝

۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو نَزَارٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ لِسَانًا يَأْتِيهِ إِلَّا وَاحِدًا مِنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ ۝

۲۲۴۵۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے عبوری ان سے ابوالزنا نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے نافر سے نام ہیں، جو انھیں یاد کر لے گا وہ جنت میں جائے گا احصیناہ یعنی حفظناہ ۝

۲۲۴۶۔ الشَّدَالِ بِاسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

۱۲۴۴۔ اللہ کے ناموں کے ذریعہ مانگنا اور اس کے ذریعہ

وَالْإِسْتِعَاذَةُ بِهَا ۝

پناہ مانگنا ۝

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَغْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَبَاءُ أَحَدِكُمْ نَدَّاشَهُ فَلْيَنْفَعْهُ بِصِنْفَةٍ فَوْبِهِ مَلَكَ مَوَاتٍ وَلَقِيلُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَصَعْتُ جَنِّي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَاحْفَظْهَا يَا تَحْفَظُ بِهَا عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابِعَهُ يَحْيَى وَبَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَاذَرُهُمْ وَأَبُو هُرَيْرَةَ كَطَسْمُعِيلُ بْنُ كُرَيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّاحِظُ وَرَوَى قُاسِمُ بْنُ حَفْصٍ ۝

۲۲۴۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے سعید بن ابی سعید مغبری نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر جائے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے کپڑے کے کنارے سے تین مرتبہ صاف کر لے اور دعا پڑھے "اے میرے رب! تیرا نام لے کر میں اپنا پہلو رکھتا ہوں (سوئے جاتا ہوں) اور تیرے نام ہی کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو باقی رکھا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے اٹھا لیا تو اس کی حفاظت اس طرح کرنا جس طرح تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت کرے گا۔ اس روایت کی متابعت یحییٰ اور بشر بن الفضل نے عبید اللہ کے واسطے سے کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور نہ ہیر، ابو ہریرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبید اللہ کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ ان سے سعید نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اس کی روایت ابن عجلان نے کی، ان سے سعید نے، ان سے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس کی متابعت محمد بن عبدالرحمن الدردادی اور اسامہ بن حفص نے کی ۝

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْجٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى قَرَابَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا تَابِعَهُ مَا

۲۲۴۷۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے زہبی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے جاتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں اور اسی پر مردوں گا" اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے "تمام تعریف اس اللہ کیلئے

أَمَّا تَنَا قَالِيَهُ الْمَشْهُورُ :

ہے جس نے اس کے بعد زندہ کیا کہ ہم چکے تھے اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے :

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ خَرِشَةَ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ يَا سَمِيكَ نَمُوتْ وَغَيًّا وَرَدًّا اسْتَيْقِظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَرَأَيْتُهُ الشُّورُ :

۲۲۴۸۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زید بن حراش نے، ان سے خریشہ بن الحارث نے، ان سے ابی ذر نے، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں لیٹنے جاتے تو کہتے "تیرے ہی نام پر مرے گی اور اسی پر زندہ ہیں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریف اس ذات کی ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے"۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَانِ أَحَدُكُمْ إِذَا أَلَاكَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا لِلشَّيْطَانِ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ أَنْ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَغْمَرْهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا :

۲۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم نے، ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے "شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا۔ اور جو میں رزق دینا اسے بھی شیطان سے دور رکھنا" تو اگر اسی صحبت میں ان دووں سے کوئی بچہ مقدر ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْكَةَ حَدَّثَنَا نُفَيْلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ بِكَلَابِ الْمُعَلَّمَةِ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ بِكَلَابِ الْمُعَلَّمَةِ وَذَكَرْتُ اسْمَهُ اللَّهُ فَأَمْسَكْنِ فَكُلِّي وَإِذَا رَمَيْتِ بِالْعِصَا مِنْ تَحَوِّقٍ فَكُلِّي . تو تم سے کہا سکتے ہو اور جب شکار پر تیرے ہینکد

۲۲۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسکن نے حدیث بیان کی، ان سے نفیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام نے ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے مدھائے ہوئے کتے فکار کے لیے چھوڑتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور اس کے ساتھ اللہ کا نام بھی لے لو پھر وہ کوئی شکار نہ کرے گا اور وہ اسے بھاڑ دے تو ایسا شکار بھی کھاؤ :

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْدَةَ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مَا حَدَّثْنَا عَنْهُ هُوَ بِشْرُكَ يَا تُوْنَا يُلْطَحَانِ لَا نَذَرِي يَذْكُرُونَ

۲۲۵۱۔ ہم سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو خالد احمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہاں کے قبیلے ابھی حال ہی میں اسلام لائے ہیں اور وہ ہمیں گوشت لاکر دیتے ہیں۔ ہمیں یقین نہیں

ہوتا کہ ذبح کرتے وقت انھوں نے اللہ کا نام بھی بیاختیا نہیں دیا تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیا کرو۔ اس روایت کی متابعت محمد بن عبد الرحمن اور دراوردی اور اسام بن حفص نے کی ہے۔

۲۲۵۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میٹھ حوں کی قربانی کی اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا ہے۔

۲۲۵۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے اور ان سے جنید رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن دیکھا تھا۔ پھر آنحضرت نے خلیہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا تو اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ذبح ابھی نہ کیا ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۲۲۵۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھایا کرو، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے۔

۱۲۴۵۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اس کے

ناموں کے متعلق بیانات اور عجیب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا

”وذلك في ذات الاله“ اس مصرع میں انھوں نے لفظ

ذات کو اللہ کے ساتھ ملا دیا ہے۔

۲۲۵۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جابر ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کو جن میں خبیب رضی اللہ عنہ بھی تھے، بھیجا مجھے عبید اللہ بن عیاض نے خبر دی کہ حادث کی ما جزادی نے انھیں بتایا کہ جب لوگ خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے متفق ہوئے

اسم اللہ علیہا ام لا قال اذكروا انتم اسم الله واكلوا تابعه فحدثني ابن عبد الرحمن و الدارودي و اسامة بن حفص۔

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَتَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتِينَ يَسْتَعِي وَيَكْبِتُ۔

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ دَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَدْبَحْ مَكَاتَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَدْبَحْ فَلْيَدْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ۔

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو لُعَيْبٍ حَدَّثَنَا دُرْقَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْلُقُوا يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَنْ كَانَ كَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ۔

۱۲۴۵۔ مَا يَنْ كَرُ فِي الدَّاتِ وَ

الْتَعَوَتْ وَاسْمَاءُ اللَّهِ وَقَالَ خَبِيبٌ دَ

ذَلِكْ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ فَذَكَرَ الدَّاتِ

بِاسْمِهِ تَعَالَى۔

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ الْتَقَفِي حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَشْرَةً مِنْهُمْ خَبِيبَ الْأَنْصَارِيِّ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَازٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ جَمَعُوا

ادھر وہ قید میں تھے، تو اسی زمانے میں انھوں نے ان سے بال مؤذن نے کہے لیے اُسٹر لیا تھا۔ جب وہ لوگ غیبی رضی اللہ عنہ کو حرم سے باہر قتل کرنے لے گئے تو انھوں نے یہ اشعار کہے۔ (ترجمہ)۔

”اور جب سلمان ہولے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی پروا نہیں کہ مجھے کس پہلو پر قتل کیا جائے گا اور میرا یہ فرمانا اللہ کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے اعضاء پر برکت نازل کرے۔“

پھر ابن الحارث نے انھیں قتل کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس حادثہ کی اطلاع اسی دن دی جس دن یہ حضرات شہید کیے گئے تھے۔

۱۲۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اللہ اپنی ذات سے تمہیں ڈراتا ہے“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”عسی علیہ السلام کی ترجمانی کرتے ہوئے، اور نوروہ جانتا ہے جو میرے دل میں ہے لیکن میں وہ نہیں جانتا جو میرے دل (نفس) میں ہے۔“

۲۲۵۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں اور اسی لیے اس نے فواحش کو حرام قرار دیا، اور اللہ سے زیادہ کوئی تعریف پسند کرنے والا نہیں۔

۲۲۵۷۔ ہم سے عبلان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جحرہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو صالح نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں اسے لکھا، اس نے اپنی ذات کے متعلق بھی لکھا اور یہ اب بھی عرش پر لکھا ہوا موجود ہے کہ ”میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

۲۲۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو صالح سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

اجتمعوا استغاثوا منها موسى يستجدها  
فلما خدجوا من الحرم ليقتلوه قال حبيب  
النصاري

دَسْتُ أَبَايَ حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا  
عَلَى آيِ شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مَصِيرِي  
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ إِلَهِ وَلَنْ يَشَأَ  
يُبَارِكَ عَلَى أَوْصَالِ شَيْءٍ مَسْرَعِي  
فَعَتَلَهُ بَنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَّا بَابُهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا

بَابُ ۱۲۴۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَعِدْكُمْ  
اللَّهُ نَفْسَهُ . وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى تَعْلَمُ  
مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي  
نَفْسِكَ

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ  
حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَذْمُومُ  
مِنَ اللَّهِ

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ  
كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ هُوَ وَهُوَ  
عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي لَغَلْبُ غَضَبِي

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ

علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اہل گروہ مجھ سے ایک ہالفت قریب آتے ہیں تو میں اس کے ایک ہاتھ قریب آجاتا ہوں اہل گروہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتے ہیں تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں۔

۱۲۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کی ذات کے سوا تمام چیزیں مٹ جانے والی ہیں۔"

تَعَالَىٰ أَنَا عِنْدَ ظِلِّ عِبْدِي فِي ذَرَاتٍ مَّعَهُ لَا دُكْرُفِي فَيَنْ دُكْرُفِي فِي نَفْسِهِ ذِكْرُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ دُكْرُفِي فِي مَكَلٍّ ذِكْرُهُ فِي مَكَلٍّ خَيْرٌ مِنْهُ فَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِهَيْئَةٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَاعًا فَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَسْجُجٌ أَتَيْتُهُ هَرَّةً ۝

آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتے ہیں تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں۔

باب ۲۲۴ قول اللہ تعالیٰ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۝

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِكَ أَرْجُوكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْسَنُكُمْ شَيْعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَلْسَرُ ۝

باب ۲۲۵ قول اللہ تعالیٰ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي نُفُذِي وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجَرِّي بِأَعْيُنِنَا ۝

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَآخَرُ بَيْدٍ ۝ إِلَىٰ عَيْنَيْهِ وَإِنَّ الْمُسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَىٰ كَانَ عَيْنُهُ عَيْنَةً طَائِفَةً ۝

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةَ قَالَ مِمَّتْ أَلْسَانُ النَّبِيِّ

۲۲۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی آپ کہہ دیجئے کہ وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر بھیجے اور اسے عذاب نازل کرے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا "میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں" پھر یہ الفاظ نازل ہوئے "یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے" تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی کہ "میں تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں" پھر یہ آیت نازل ہوئی "یا تمھیں فرقہ بندی میں مبتلا کر دے" ذکر یہ بھی غلاب کی قسم ہے، تو آنحضرت نے فرمایا کہ "یہ آسمان ہے۔"

۱۲۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نیکو میری آنکھوں کے سامنے تیری پرورش ہو" اور ارشاد خداوندی "ہماری آنکھوں کے سامنے جاری تھی۔"

۲۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ کا نام نہیں ہے اور آپ نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور دجال مسیح کی دائیں آنکھ کافی ہوگی۔ جیسے اس کی آنکھ پر گھور کا ایک اٹھا ہوا دانا ہوگا۔

۲۲۶۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں قتادہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَدَ إِنَّكَ ابْنُ آدَمَ أَغْوَسَ فَإِنَّ رَبَّكَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ حَيْنَيْهِ كَأَفْوَهٍ

**باب ۱۲۹ قول اللہ تعالیٰ ہُوَ اللہُ الْخَالِقُ**  
الْبَارِئُ الْمُسَوِّرُ

۲۲۶۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَتَاهُمَا مَبُورَا سَيَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمِعُوا بِهِمَا فَلَا يَجْمَعْنَ مَسَآلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمُ أَنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مِنْهُ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قُرْظَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ تَخْلُقُ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا

**باب ۱۳۰ قول اللہ تعالیٰ لِمَا خَلَقْتُ**  
بِيَدِي

۲۲۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ عَنْ مُصَالَةَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْبُؤْسَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَقُولُونَ لَوْ أَنْشَقَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يَرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَنَا أَدَمُ يَقُولُونَ يَا أَدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَمَكَ أَسْمَاءُ عَلَى نَحْيٍ شَفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يَرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ دَيْدُ كُرُ

سنا، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تجھے نبی بھی بھیجے، ان سب نے جھوٹے کانے سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ وہ کانہ ہوگا اور تمھارا رب کانہ نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "کافر"۔

۱۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور صورت گری کرنے والا ہے"

۲۲۶۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عفان نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن محیریز نے حدیث بیان کی، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ غزوہ بنو المصطلق میں انھیں باندیاں غنیمت میں ملیں تو انھوں نے کہا کہ ان سے ہم بستی کریں لیکن حمل نہ بھڑے۔ چنانچہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی نقصان نہیں کیونکہ قیامت تک جو بھی مخلوق پیدا ہوگی اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کھ دیا ہے۔ اور مجاہد نے قمرہ کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی چیز جو پیدا ہوتی ہے اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے۔

۱۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لما خلقت بیدی" (جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا)

۲۲۶۳۔ مجھ سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی طرح مومنوں کو جمع کرے گا۔ پھر وہ کہیں گے کاش ہم اپنے رب کے پاس کوئی سفارش لے جاتے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملتا۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا آدم! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا (اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا) اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجیے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملے۔



لَهُمْ خُطْبَتُهُ الَّتِي آصَابَ ذَكِرَيْنِ اِثْنَا نَوْحًا  
فَاَتَتْهُ اَوَّلُ رُسُلٍ بَعَثَهُ اللهُ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ  
قَبْلُ نُوْحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ  
خُطْبَتَهُ الَّتِي آصَابَ ذَكِرَيْنِ اِثْنَا اَبْرَاهِيْمَ  
فَيُحِيلُ الرَّحْمَنُ قِيَا تُوْنِ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خُطْبَا يَاهُ الْاِتْيِ اَمَّا بَهَا  
ذَكِرَيْنِ اِثْنَا مُوسٰى عَبْدًا اَتَاهُ اللهُ التَّوْرَةَ  
وَكَلَّمَهُ فَتَكَلَّمَا قِيَا تُوْنِ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خُطْبَتَهُ الَّتِي آصَابَ  
وَاِكْرِيْمِ اِثْنَا عِيسٰى عَبْدًا اللهُ دَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ  
فَدُوْعُهُ قِيَا تُوْنِ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ  
وَاِكْرِيْمِ اُتُوْا مُحَمَّدًا اَمَّا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قِيَا تُوْنِ  
فَانْطَلِقُ فَاَسْتَاذِنُ عَلَى رَجْعِي فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ  
فَاِذَا رَاَيْتُ رَجْعِي دَقَقْتُ لَهُ سَاجِدًا قِيَدَ عُنِّي  
مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَدَّ عَنِّي لَعَزَّيْقَالُ لِي اِرْفَعُ  
مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطُهُ وَاشْفَعُ تُشْفَعُ  
فَاَحْمَدُ رَجْعِي بِمُحَامِدٍ عَلَيْهِمَا ثَعْرٌ اَشْفَعُ  
يَعْتَدِلِي حَدًّا فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعُ  
فَاِذَا رَاَيْتُ رَجْعِي دَقَقْتُ سَاجِدًا قِيَدَ عُنِّي مَا  
شَاءَ اللهُ اَنْ يَدَّ عَنِّي لَعَزَّيْقَالُ اِرْفَعُ مُحَمَّدٌ  
قُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطُهُ وَاشْفَعُ تُشْفَعُ فَاَحْمَدُ  
رَجْعِي بِمُحَامِدٍ عَلَيْهِمَا ثَعْرٌ اَشْفَعُ فَيَعْتَدِلِي  
حَدًّا فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعُ فَاِذَا رَاَيْتُ  
رَجْعِي دَقَقْتُ سَاجِدًا قِيَدَ عُنِّي مَا شَاءَ اللهُ اَنْ  
يَدَّ عَنِّي لَعَزَّيْقَالُ اِرْفَعُ مُحَمَّدٌ قُلْ يُسْمِعُ  
وَسَلْ تُعْطُهُ وَاشْفَعُ تُشْفَعُ فَاَحْمَدُ رَجْعِي بِمُحَامِدٍ  
عَلَيْهِمَا ثَعْرٌ اَشْفَعُ فَيَعْتَدِلِي حَدًّا فَاَدْخِلُهُمُ  
الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعُ فَاَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي السَّارِ

آدم علیہ السلام فرمائیں گے، میں اس کے ہوتی نہیں پھر وہ اپنی غلطی کا ان کے  
سامنے ذکر کریں گے، البتہ تم لوگ نور علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ  
وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں پر بھیجا تھا۔ چنانچہ سب  
نور علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی غدر کریں گے کہ میں اس کا  
اہل نہیں ہوں اور اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ان سے ہوئی تھی۔ البتہ تم  
ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں، سب لوگ ابراہیم  
علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں  
ہوں اور اپنی غلطیوں کا ذکر لوگوں سے کریں گے۔ البتہ تم لوگ موسیٰ  
علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے انہیں  
توریت دی تھی اور ان سے کلام کیا تھا، سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے  
پاس آئیں گے لیکن آپ بھی غدر کریں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور  
ان کے سامنے اپنی غلطی کا ذکر کریں گے۔ البتہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے  
پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی  
روح ہیں اگر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں  
اس کا اہل نہیں۔ تم سب لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ  
ایسے بندے ہیں کہ ان کی اگلی پچھلی تمام غلطیاں معاف کر دی گئی تھیں۔  
چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ پھر  
اپنے رب سے شفاعت کی اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت ملے گی  
پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا  
اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں چھوڑے سکے گا۔ پھر مجھ  
سے کہا جائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو! ناجائزے گا۔ مانگو! دیا جائے گا۔  
شفاعت کرو، شفاعت منظور کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی تعریف  
ان تعریفوں سے کروں گا جو مجھے وہ سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا  
اور میرے لیے حد مقرر کی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا  
پھر میں لوگوں کا اور اپنے رب کو دیکھوں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا  
اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر  
کہا جائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو! سنا جائے گا۔ مانگو! دیا جائے گا، شفاعت  
کرو معاشری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی وہ تعریفیں  
کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور شفاعت کروں گا۔ چنانچہ پھر میرے

لیے حذر کر کر دی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں لوگوں کو اور کہوں گا اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوا ان کے جنہیں قرآن نے روک دیا ہے اور انہیں ہمیشہ ہی دامن رہنا ہے۔ انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور جو کے دانے کے برابر بھی ان کے دل میں خیر ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور ان کے دل میں گہیوں کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔

۲۲۶۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے ابو الوناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اہد ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، اسے رات دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی آپ نے فرمایا کہ انہیں معلوم ہے کہ جب اس نے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں اس نے کتنا خرچ کیا ہے۔ اس نے بھی اس میں کوئی کمی نہیں پیدا کی جو اس کے ہاتھ میں ہے اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔

۲۲۶۵۔ ہم سے مقدم بن محمد قال حدیثی عنی القیس بن یحییٰ عن عبید اللہ عن ثانیہ عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمَاوَاتُ يَمِينِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَمْلِكُ رَدَّاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ

إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ النَّارُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً

ہوگی پھر جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں ذرہ کے برابر بھی خیر ہوگی۔

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُقْتَدِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَنِي الْقَيْسُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَانِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمَاوَاتُ يَمِينِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَمْلِكُ رَدَّاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَكَثِيرَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمْلِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْجِبَالَ عَلَى لَضْبِجٍ وَالشَّجَرَةَ وَالْخَلْقَ عَلَى لَضْبِجٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ كَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَنَادَيْنَاهُ فَهَيْلُ بْنُ عِيَّازٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِي وَتَصَدَّقَ لِي ۝

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا هَمْرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عِيَّازٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْلِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى لَضْبِجٍ وَالشَّجَرَةَ وَالْخَلْقَ عَلَى لَضْبِجٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ كَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۝

**باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تحصى آهيز من الله وقال هبيل بن عمرو عن عبد الملك لا تحصى آهيز من الله ۝**

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

۲۲۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی انھوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا انھوں نے سفیان سے ان سے منصور نے اور سفیان نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور زمین کو بھی ایک انگلی پر، اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور مخلوقات کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، یہاں تک کہ آپ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وما قدروا اللہ حق قدرہ“ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ اس روایت میں فضیل بن عیاض نے منصور کے واسطے سے اضافہ کیا، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ پھر آنحضرتؐ اس پر تعجب کی وجہ سے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس دیے ۝

۲۲۶۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ابراہیم سے سنا، کہا کہ میں نے علقمہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابراہیم! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا۔ زمین کو ایک انگلی پر روک لے گا، درخت اور مٹی کو ایک انگلی پر روک لے گا اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر روک لے گا اور پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس پر ہنس دیے۔ یہاں تک کہ آپ کے دانت دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وما قدروا اللہ حق قدرہ“

۱۲۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ”اللہ سے زیادہ

غیرت مند اور کوئی نہیں“ اور عبید اللہ بن عمرو نے عبد الملک کے واسطے سے روایت کی کہ ”اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں“

۲۲۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عمرو

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے غیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و رواد نے اور ان سے غیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مذکر دیکھوں تو سبھی تلوار سے اس کی گردن مار دوں پھر بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے بلاشبہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا، چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر اور معذرت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں اسی لیے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے جیسے اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

۱۲۵۲۔ آپ کہہ دیجیے کہ شہادت کے اعتبار سے کیا بے عزت بڑی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ”شی“ (چیز) سے تعبیر کیا۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ”شی“ کہا۔ جبکہ قرآن بھی اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے“

۲۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خردی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے پوچھا کیا آپ کو قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں انھوں نے ان کے نام بتائے۔

۱۲۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس کا عرش یابی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے“ ابو العالیہ نے بیان کیا کہ ”استوی الی السماء“ کا مفہوم ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ ”فسوحن“ یعنی پھر انھیں پیدا کیا۔ مجاہد نے کہا کہ ”استوی“ بمعنی علا علی العرش ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”مجید“ بمعنی کریم ہے۔ ”الودود“ بمعنی المحبیب، بولتے ہیں ”حمید مجید“ گو یا یہ فیصل کے وزن پر

أَبُوهُمَا نَحْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَثَّابٍ كَاتِبِ الْمُخَيَّرَةِ عَنِ الْمُخَيَّرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ نَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَفَعَيْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُسْتَفِيعٍ قَبْلَكُمْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرِهِ اللَّهُ حَرَّمَ الْقَوَاحِشَ مَا كُفِّرَتْ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ الْعُدْرَيْنِ وَاللَّهُ دَمِنَ أَجَلَ ذَلِكَ لَعَنَ الْمُبْتَدِرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ الْمُدْحَضَةِ مِنَ اللَّهِ دَمِنَ أَجَلَ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ۝

باب ۲۵۲ قُلْ أَتَى شَيْءٌ أَكْبَرُ شَهَادَةً دَسَّيَ اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلْ اللَّهُ دَسَّيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۝

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَا يَاقُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا السُّورَةُ سَمَاهَا ۝

باب ۲۵۳ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى السَّمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى هَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ الْحَبِيبُ يَقَالُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

كَأَنَّهُ قَبِيلٌ مِّنْ تَاجِدٍ مَّعْشُورٍ  
مِّنْ حَمِيدٍ

ماہر سے ہے اور محمد، حمید سے ہے :

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُمَزَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ جَابِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ  
ابْنِ عُقْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ سَأَلْتُ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ  
مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ  
قَالُوا بِفَرَّتْنَا فَأَعْطَانَا فَمَا خَلَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ  
الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ لَإِذْ  
لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا أَقْبَلْنَا جِئْنَاكَ  
لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَدَلِّ هَذَا  
الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ  
قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ فَنُفِخَتْ السَّمَوَاتُ  
وَالْأَرْضُ وَكَتَبَ فِي الْمَدَائِكِ كُلِّ شَيْءٍ ثُمَّ آتَانِي  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَذْرُكَ نَاقَتَكَ فَقَدْ  
ذَهَبَتْ فَأَطْلُقْنَهَا أَطْلُبَهَا فَإِذَا السَّرَابُ  
يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَيَأْتِي اللَّهُ كَوْدُوتٌ أَتَاهَا قَدْ  
ذَهَبَتْ وَلَوْ أَقْبَرُ

۲۲۴۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے  
اعمش نے، ان سے جابع بن شداد نے، ان سے صفوان بن عقر نے اور ان سے  
عمر بن حصین نے رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنو تميم کے کچھ لوگ آئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو تميم! بشارت قبول کرو، انھوں  
نے اس پر کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت دے دی۔ اب ہمیں بخشش بھی  
دے دیجیے۔ پھر آپ کے پاس یمن کے کچھ لوگ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ  
اے اہل یمن! بنو تميم نے بشارت نہیں قبول کی، تم اسے قبول کرو، انھوں  
نے کہا کہ ہم نے قبول کر لی۔ ہم آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ  
دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس دنیا کی ابتداء کے متعلق  
پوچھیں کہ کس طرح تھی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور کوئی چیز نہیں  
تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمان وزمین پیدا کیے اور  
روح محفوظ میں ہر چیز کھ دی۔ (عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) مجھے  
ایک شخص نے آکر خبر دی کہ عمران اپنی ادنیٰ کی خبر لو۔ وہ بھاگ گئی ہے۔  
چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے ادا اس کے  
درمیان ریت کا چٹیل میدان حائل ہے۔ اور خدا کی قسم! میری تمنا ہے کہ  
وہ چلی ہی گئی ہوتی اور میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا :

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَإِنَّ يَمِينَ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَغِيصُهَا نَفَقَةٌ سَحَابٌ  
الْكَلِيلُ وَالْغَمَامُ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلْقُ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوَّاهُ لَمْ يَنْفَقْ مَا فِي يَمِينِهِ  
وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيدُ الْأُخْرَى الْفَيْضُ  
يَرْفَعُ وَيَغِيصُ :

۲۲۴۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق  
نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اسے کوئی خرچ کم نہیں کرتا، جو  
دن رات وہ کرتا رہتا ہے، کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب سے زمین و آسمان  
کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے اس سارے خرچ نے اس  
میں کوئی کمی نہیں کی۔ جو اس کے ہاتھ میں ہے ادا اس کا عرش پانی پر  
ہے ادا اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ اٹھاتا، اور  
جھکاتا ہے :

۲۲۴۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکر

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

اُنْمَقَدَ فِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ  
 أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَفْكَوْا فَبَعَلَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتَيْتُ اللَّهَ وَ  
 أَمْسَكَ عَلَيْكَ نَدَجَكَ قَالَتْ فَأَيْغَةُ كَوَّانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَمَّا شَيْئًا  
 كَلَّمَهُ هَذِهِ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى  
 أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجَكَ  
 أَهْلًا يَكُنْ زَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ  
 سَمَوَاتٍ دَعَن ثَابِتٍ وَ تَخْفَى فِي لَفْظِكَ مَا اللَّهُ  
 مُبْدِيهِ وَ تَخْفَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِي ثَابِتٍ زَيْنَبُ  
 وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ۝

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا خَلْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَيْسَى  
 ابْنُ كَلْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
 نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ  
 وَ أَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْرًا وَ لَحْمًا وَ كَانَتْ  
 تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ ۝

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
 حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
 لَمَّا فَخَّي الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ  
 رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي ۝

۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي  
 مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي  
 هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمَنَ  
 بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ  
 كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجِرًا

نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے  
 ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ زید بن حارثہ رضی  
 اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرنے لگے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔ عائشہ  
 رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر آنحضور کسی بات کو چپانے والے ہوتے  
 تو اسے مژور چپاتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ زینب رضی اللہ عنہا تمام  
 ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ تم لوگوں کی تمہارے  
 گھر والوں نے شادی کی اور میری اللہ تعالیٰ نے کی، سات آسمانوں کے  
 اوپر سے۔ اور ثابت سے مروی ہے کہ آیت ”اور آپ اس چیز کو اپنے  
 دل میں چپاتے ہیں جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے“ زینب اور زید بن  
 حارثہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی ۝

۲۲۴۳۔ ہم سے حماد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ  
 ابن کلثوم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ  
 عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ یہ وہ کی آیت زینب بنت جحش رضی  
 اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور  
 گوشت کے دلیہ کی دعوت دی اور زینب رضی اللہ عنہا تمام  
 ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ  
 نے آسمان پر کرایا تھا ۝

۲۲۴۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے  
 خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے،  
 اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا  
 کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے ۝

۲۲۴۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن  
 فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان  
 کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے  
 اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، رمضان کے روزے  
 رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس نے

ہجرت کی ہو یا وہیں مقیم رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی تھی، صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کی اطلاع لوگوں کو دے دیں؟ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ ہر درجہ درجہوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیانہ درجے کی جنت ہے اور بلند ترین اور اس کے اوپر رحمان کا غرض ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

۲۲۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جب سورج غروب ہوا تو آپؐ نے فرمایا اے ابو ذر! کیا تمہیں معلوم ہے، یہ کہاں جاتا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور نجد کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر اسے اجازت دی جاتی ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ واپس وہاں جاؤ جہاں سے آئے ہو۔ چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قراوت کے مطابق۔

۲۲۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سبا نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن سبا نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ پھر میں نے قرآن کی تلاش کی اور سورہ توبہ کی آخری آیت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی۔ یہ آیات مجھے کسی اور کے پاس نہیں ملی تھیں ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ“ سورہ بارات کے آخر تک۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے یہی حدیث اور بیان کیا کہ ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الْيَتِيمَ وَلَيْدَ رِفْدَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَحِي النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْيَزِيدُ دَرَجَتَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ دَاخِلُ الْجَنَّةِ دَفْوَقُهُ عَوْنُ الرَّحْمَنِ رَمْنُهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا عَرَبَتِ النَّفْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَذَرِي آيَةً تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ نِيلَ لَهَا الرُّجُوعُ حَيْثُ جِئَتْ فَتَقْلَعُ مِنْ مَخْرَجِهَا ثُمَّ تَرَاكَ ذَلِكَ مُسْتَقَرًّا لَهَا فِي دَلَاوَةٍ عَبْدُ اللَّهِ

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَبَاقٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ سَبَاقٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَتَبِعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ الْخُرُوجَ مِنَ التَّوْبَةِ مَعَ ابْنِ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَوْ أَحَدُهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَهُ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَافَتْهُ بَرَأَوْهُ

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَدَلَّةٌ إِلَّا اللَّهُ (لَعَلَّكُمْ الْخُلُوعُ لَدَلَّةٌ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَدَلَّةٌ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَبِيرِ) ۝

۲۲۷۸۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بڑا اور بڑا ہی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی رب نہیں جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے ۝

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَإِذَا أَنَا مُوسَى أَخَذْتُ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَ قَالَ أَلَمْ أَجْشُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُؤْتَى مُوسَى أَخَذَ بِالْعَرْشِ ۝

۲۲۷۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ابن سعید نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے پائے پکڑے کھڑے ہوں گے اور مجھوں نے عبد اللہ بن الفضل سے روایت کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوئے ہیں ۝

بَابُ قَوْلِهِ اللَّهُ تَعَالَى تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ دُرُودًا لِّیَوْمٍ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ تَبِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا خَيْرَ أَعْلَمُ لِيْ عَلِمَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يُذْعَمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يُرْفَعُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ

۱۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”فرشتے اور روح القدس اس کی طرف چڑھتے ہیں“ اور اللہ جل وکرمہ کا ارشاد ”اس کی طرف پاکیزہ کلمے چڑھتے ہیں“ اور ابو جعفر نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشت کی خبر ملی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ مجھے اس شخص کی خبر لا کر دو جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے وحی آتی ہے۔ ذی المعارج سے مراد فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں

إِلَى اللَّهِ ۝

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۲۲۸۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یکے بعد دیگرے تمہارے پاس رات اور دن فرشتے آتے رہتے ہیں اور ہر عصر اور فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں، جنہوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہوئی ہے پھر اللہ تمہارے بارے میں ان سے پوچھتا ہے حالانکہ اسے تمہاری خوب اطلاع رہتی ہے، پوچھتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور کی برابر بھی صدقہ کیا، اور اللہ تک حلال کمائی ہی پہنچتی ہے، تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرے گا اور صدقہ کرنے والے کے لیے اس میں بڑھاوا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ جیسا ہو جاتا ہے اور وہ تارے اس کی روایت عبداللہ بن دینار سے کی، انھوں نے سعید بن لیسا سے انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ کی طرف پاک چیز ہی جاتی ہے :

۲۲۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پریشانی کے وقت کرتے تھے ”کوئی مہبود اللہ کے سوا نہیں جو عظیم ہے اور بڑباربے کوئی مہبود اللہ کے سوا نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، کوئی مہبود اللہ کے سوا نہیں جو آسمان کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے :

۲۲۸۲۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابن نعم یا جو نعم نے۔ قبیسہ کو شک تھا۔ اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَابُونَ فَيَكُونُ مَلَأَتُهُ بِاللَّيْلِ وَمَلَأَتُهُ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرِضُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَاتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانِهِ ثُمَّ يُورِثُهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرِثُ أَحَدُكُمْ فُلُوهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرَقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ :

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَعَالِيَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَدِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ :

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ ابْنِ نَعْمَانَ قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَوَّأَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبِيَةٍ فَفَسَّهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری، انھیں ان کے والد نے، انھیں ابن ابی نعم نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے میں سے کچھ کچا سونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آنحضرت نے اسے اقرع بن حابس خطلی عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاش العامری اور زید الخلی الطائی میں تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناگوار ہوئی اور انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں اس کے ذریعہ ان کی تالیف قلب کرتا ہوں پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی، ڈاڑھی گھٹی تھی، دونوں رخسار ابھرے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے ڈرو، آنحضرت نے فرمایا کہ اگر میں بھی اس کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا۔ اس نے مجھے زمین پر سائیں بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ پھر حاضرین میں سے ایک صاحب نے اس کے قتل کی اجازت چاہی۔ میرا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، تو آنحضرت نے منع فرمایا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکال کر پھینک دیے جائیں گے جس طرح تیرکان سے نکال دیا جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے ان کا دور پایا تو انھیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔

۲۲۸۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوزد مدنی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت ”والشمس تجري مستقرها“ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

۱۲۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اس دن بعض چہرے ترو تازہ

ہونگے وہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے“۔

۲۲۸۴۔ ہم سے عمرو بن عوف نے حدیث بیان کی ان سے خالد اور شیم

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَكَتْ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالنِّمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبٍ فِي ثَوْبَيْهَا فَتَسَمَّهَا بَيْنَ الْأَفْرَجِ بْنِ حَابِسٍ الْخَطْلِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاشَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَلِيلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي نَبَهَانَ فَتَخَضَّعَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِمْ مَسَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ وَبَدَا قَالُوا إِنَّمَا أَنَا لَنَهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ خَائِرُ الْعَبَسِيِّينَ تَأْتِي الْعَجَمِينَ كَثُفَ الرَّحِيَّةِ مُشْرِفُ الْجَنَّتَيْنِ فَعَلَوُا التَّارِسَ فَقَالَ يَا هَؤُلَاءِ أَتَنِي اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُعْطِيهِمْ اللَّهُ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَا مَتَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِمَّنْ الْقَوْمُ قَتْلَهُ أَسَاهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا دَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ مِنْ ضُفْضِيِّ هَذَا قَوْمًا يَفْرَعُونَ الْفُلَانَ لَا يَجِئَا وَدُحْنَا حِرْهُمُ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرَوِّقُ السَّهْوَةِ مِنَ التَّوَمِيَّةِ يَغْتَنُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَدْنَانِ لَيْنُ أَدْرَكْتُهُمْ لَا قَتَلْتُهُمْ قَتَلَ عَادٌ ۝

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَتْ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ ۝

۱۲۵۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى - وَجُوهٌ

يَعْرِضُونَ نَارُهُمْ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا، چودھویں رات کا چاند تھا اور فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اور اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔ پس اگر تمہیں اس کی استطاعت ہو کہ سورج طلوع ہونے کے پہلے اور سورج غروب ہونے کے پہلے کی نمازوں میں مستحی نہ ہو تو ایسا کرو۔

۲۲۸۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن یوسف الیربوعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو صاف صاف دیکھو گے۔

۲۲۸۶۔ ہم سے عبدہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جضی نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے، ان سے یان بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اپنے رب کو قیامت کے دن اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔

۲۲۸۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عطاء بن یدریش نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرت نے پوچھا کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا کیا جب بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

وَهُمْ يَنْظُرُونَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ كَيْفٍ قَالَ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ لَكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اِسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَوةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأَفْعَلُوا۔

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ يُونُسَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَدِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ لَكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرُونَ هَذَا لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ۔

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَضَامُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تَضَامُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَاتَّكُمُ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قِيْلَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْ مَنْ  
كَانَ يَعْبُدُ اِلَهًا اَوْ لِقَمَةً وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ  
الطَّوْغِيَّتِ النَّطَوَّغِيَّتِ وَتَبْقَى هَذِهِ اِلْمَةُ فِيْهَا  
شَارِعُوْهَا اَوْ مَنَّا فَعُوْهَا شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ فَيَا تَبِيْهُوْ  
اَللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَجُلُوْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هَذَا مَكَانُنَا  
حَتّٰى يَأْتِيْنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاؤْنَا رَبَّنَا عَرَفْتَنَا  
فَيَا تَبِيْهُوْ اَللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ اَلَيْسَ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ  
اَنَا رَجُلُوْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهُ وَ  
يُصَوِّبُ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ جَهَنَّمَ مَا كُوْنُ اَنَا  
وَأَمْرِيْ اَدَلَّ مِنْ يُجْبِزُهَا وَلَا يَنْكَلُ يَوْمَئِذٍ  
اِلَّا التَّرْسُلُ وَدَعْوَى التَّرْسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ  
سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَابِيْبٌ مِّثْلُ شَوْكِ  
السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوْا نَعُوْ يَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالِ فَاَيُّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ  
اَشَدَّ لَا يَعْلَمُوْ مَا قَدْرُ عَظِيْمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخَطَّفُ  
اِنْسَ يَا عَمَالِيْهُو فَيَنْفَعُ الْمُؤْمِنُ بِقِيٍّ يَعْمَلُ  
اَوْ الْمُؤْمِنُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُخَدَّلُ اَوْ الْحَزَارِ  
اَوْ نَحْوَهُ ثُمَّ يَنْجِيْ حَقًّا اِذَا نَزَعَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ  
بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ اَرَادَ  
مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمْرًا لَّا يَكُنْ اَنْ يُخْرِجُوْا مِنْ  
النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يَفْرُقُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِّمَّنْ اَرَادَ  
اَللّٰهُ اَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا  
اَللّٰهُ تَعْبُوْهُمْ فِي النَّارِ يَا قِرَ السُّجُوْدَ تَا كُلُّ  
النَّارِ اِنْ اَدَمَ لَا اَغْرَ السُّجُوْدَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى  
النَّارِ اِنْ تَا كُلُّ اَغْرَ السُّجُوْدَ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ  
مَدَامُ اسْتَحْجَرُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ  
فَيَنْبَتُوْنَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبَتُ الْحَبَّةُ فِي الْحَبْلِ  
السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرَعُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ  
وَيَبْقَى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ اَخُوْ

لوگوں کو سچ کہے گا اور کہے گا کہ تم میں جو کوئی جس کی عبادت کرتا تھا اس  
کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ جو سورج کی عبادت کرتا تھا وہ سورج کے  
پیچھے ہو جائے گا، جو چاند کی عبادت کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا  
اور جو بتوں کی عبادت کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا پھر یہ است  
باقی رہ جائے گی، اس میں اس کی شفاعت کرنے والے ہوں گے، یا  
منافی ہوں گے، ابراہیم کو شک تھا پھر اللہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا  
کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے یہاں تک  
کہ ہمارا رب آجائے۔ جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچانیں گے  
چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صودت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں  
گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ اقرار کریں گے کہ تو ہمارا رب ہے  
چنانچہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور جہنم کی پشت پر "مراط" نصب  
کر دی جائے گی۔ اور میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو یاد کرنے  
والے ہوں گے اور اس دن مرف انبیاء کلام کر سکیں گے اور انبیاء کی  
زبان پر ہوگا اے اللہ! محفوظ رکھ، محفوظ رکھ، اور جہنم میں سعدان کے  
کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان دیکھا ہے، لوگوں  
نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ وہ اتنے بڑے ہوں گے  
کہ اس کا طول و عرض اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہوگا۔ وہ لوگوں کو ان  
کے اعمال کے بدلے میں اچک لیں گے، تو ان میں سے وہ ہوں گے جو  
بالک ہمنے والے ہوں گے اور اپنے عمل کی وجہ سے باقی رہ جائیں گے  
یا اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوں گے اور ان میں سے بعض نکڑے کر دیے  
جائیں گے یا بدلہ دیے جائیں گے یا اسی جیسے الفاظ بیان کیے۔ پھر  
اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا اور جب بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ  
ہوگا اور درخیزوں میں سے جسے اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا  
تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے  
تھے انہیں جہنم سے نکال لیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرنا  
چاہے گا، ان میں سے جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا تھا چنانچہ  
فرشتے انہیں سمیٹوں گے اور جہنم میں پہنچائیں گے۔ جہنم ابن آدم کا  
ہر عضو ہضم کر دے گی سوا سجدہ کے اثر کے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر

أَهْلُ النَّارِ دُخُلُوا الْجَنَّةَ قِيْلَ أَتَىٰ رَبِّ أَصْرَفٌ  
وَجُهِىَ عَنِ النَّارِ كَمَا قَدْ قَسَيْتَنِي رِيحُهَا وَآخِرَتِي  
كَذَا وَهَآ فَيَدُهَا اللَّهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَبْدُوهُ  
ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ  
أَنْ تَسْأَلَنِي خَيْرَ قِيْلَ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ  
خَيْرَكَ وَبُعِثْ رَبُّهُ مِنْ عَمُودٍ وَمَوَاقِئِ مَا  
شَاءَ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ كَمَا أَتَىٰ  
عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتٌ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَتَىٰ رَبِّ قَتِي مَنِي إِلَىٰ بَابِ  
الْجَنَّةِ قِيْلَ اللَّهُ أَلَسْتَ خَدَّ أُعْطِيتَ عَمُودَكَ  
وَمَوَاقِئَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي خَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ  
أَبَدًا أَوْ يَلِكُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ قِيْلَ أَتَىٰ  
رَبِّ رَبِّدُ عُوا اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ  
أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ خَيْرَ قِيْلَ لَا وَعِزَّتِكَ  
لَا أَسْأَلُكَ خَيْرَكَ وَبُعِثْ رَبُّهُ مِنْ عَمُودٍ وَ  
مَوَاقِئِ قِيْلَ ثُمَّ إِلَىٰ بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ  
إِلَىٰ بَابِ الْجَنَّةِ انْفَرَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَىٰ  
مَا فِيهَا مِنَ الْخَبِيرَةِ وَالشُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ  
اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَتَىٰ رَبِّ أَدْخِلْنِي  
الْجَنَّةَ قِيْلَ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أُعْطِيتَ عَمُودَكَ  
وَمَوَاقِئَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ خَيْرَ مَا أُعْطِيتَ  
قِيْلَ قِيْلَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ قِيْلَ أَتَىٰ  
رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْفَىٰ خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو  
حَتَّىٰ يَصْحَبَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا صَحِبَكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ  
ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَا تَمْنَهُ  
فَسَأَلَ رَبُّهُ وَتَسْمَىٰ حَتَّىٰ إِنَّ اللَّهَ لَيَبْذُرُهُ  
يَقُولُ كَذَا وَكَذَا حَتَّىٰ انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ  
قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ  
ابْنِ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ

حرام کیا ہے کہ وہ مسجد کے اثر کو جلائے۔ چنانچہ یہ لوگ جہنم سے اس  
حال میں نکلے جائیں گے کہ یہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آبِ حیات  
ڈالا جائے گا اور یہ اس کے نیچے سے اس طرح اگ کر نکلیں گے جس  
طرح سیلاب کے کڑے کڑے سے سبزہ اگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ  
بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوگا ایک شخص باقی رہ جائے گا  
جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا، وہ ان دوزخیوں میں سب سے آخری  
فرد ہوگا۔ وہ کہے گا اے رب! میرا چہرہ دوزخ سے پھرنے کیونکہ مجھے  
اس کی ہولنے ہلکان کر رکھا ہے اور اس کی تیزی نے بھلایا ہے۔  
پھر اللہ تعالیٰ سے وہ اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ  
چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کیا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو تو  
اور مجھ سے مانگے گا، وہ کہے گا نہیں تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا  
اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ شخص اللہ رب العزت سے بڑے  
عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اللہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے پھردیگا۔  
پھر جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر  
خاموش رہے گا جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ اسے خاموش رہنے دینا چاہے گا  
پھر وہ کہے گا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے، اللہ  
تعالیٰ کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے دیدیا  
ہے اس کے سوا اور کچھ کبھی تو نہ مانگے گا۔ افسوس ابن آدم! تو کتنا  
عہد شکن ہے۔ پھر وہ کہے گا اے رب! اور اللہ سے دعا کرے گا۔ آخر  
اللہ تعالیٰ پرچہ گا کیا اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو اور اس کے  
سوا کچھ مانگے گا، وہ کہے گا تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور کچھ  
نہیں مانگوں گا اور جتنے اللہ چاہے گا وہ شخص عہد و پیمان کرے گا۔  
چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔ پھر جب وہ جنت  
کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی  
اور دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر صلابت اور مسرت ہے، اس کے  
بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر کہے گا اے رب!  
مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان  
نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دیدیا اس کے سوا اور کچھ نہیں  
مانگے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس ابن آدم! تو کتنا عہد شکن ہے

لَا يَرْدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَ عَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا خَفِضْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَيْ خَفِضْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَلِكَ التَّجَلُّ إِخْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ

وہ کہے گا اے رب مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ بنا۔ چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر سنسن دے گا۔ جب سنسن دے گا تو اس کے متعلق کہے گا کہ اسے جنت میں داخل کر دو۔ جب جنت میں اسے داخل کر دے گا تو اس سے کہے گا کہ اپنی آرزو میں بیان کرو۔ وہ اپنی تمام آرزو میں بیان کرے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلانے لگے، وہ کہے گا کہ فلاں چیز، فلاں چیز یہاں تک کہ اس کی آرزو میں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزو میں اور انھیں جیسی اور انھیں ملیں گی۔ عطا دیں یزید نے بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، ان کی حدیث کا کوئی حصہ رت نہیں کرتے تھے۔ البتہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”یہ اور انھیں جیسی تھیں اور ملیں گی“ تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے دس گنا اے ابو ہریرہؓ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آنحضرتؐ کا یہی ارشاد یاد ہے کہ ”یہ اور انھیں جیسی اور“ اس پر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ سے میں نے آپ کا یہ ارشاد یاد کیا ہے کہ ”تمہیں یہ سب چیزیں ملیں گی اور اس سے دس گنا اور“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا۔

۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ حَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَصَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ أُنْتِجَا مَعَهُ قَالَ هَلْ تَضَافُونَ فِي رُؤْيَا السُّمَسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كُنْتُمْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَأَنْتُمْ لَا تَضَافُونَ رُؤْيَا رَبِّكُمْ يَوْمَ مِيْذٍ إِلَّا كَمَا تَضَافُونَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ ثُمَّ قَالَ يَنْبَغِي مُنَادٍ لِيَذْهَبَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يُعْبَدُونَ فَيُنَادِي أَمْحَابُ الصُّلَيْبِ مَعَ صُلَيْبِهِمْ وَأَمْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ آثَانِهِمْ وَأَمْحَابُ كُلِّ إِلَهَةٍ مَعَ إِلَهَتِهِمْ حَتَّى يَنْبَغِي مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاحِشٍ وَغُلَامَاتٍ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قُلْتُ يُونَنِي بِجَهَنَّمَ نَعْمُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ قِيلَ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ

۲۲۸۸ - ہم سے یحییٰ بن مکبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم سورج اور چاند کو دیکھنے میں دشواری محسوس کرتے ہو جبکہ آسمان صاف ہو؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں، آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں دشواری نہیں پیش آئے گی، جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبودانِ باطل کے پجاری اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے اور صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے والے تھے، ان میں نیک و فاجر دونوں ہوں گے اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ بھی ہوں گے۔ پھر

هَؤُلَاءِ مِنَ الَّذِينَ يَقُولُ كَذَبُورُ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ مَا جِئْتُمْ  
وَلَا وَكَلَّمَ قَوْمًا يُرِيدُونَ قَوْلًا يُرِيدُونَ أَنْ تَسْقِيتَنَا  
فَيَقُولُ الشُّرْبُ فَيَنْسَا قُطُوفَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يَقُولُ  
لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ  
الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ فَيَقُولُ كَذَبُورُ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ مَا جِئْتُمْ  
وَلَا وَكَلَّمَ قَوْمًا يُرِيدُونَ قَوْلًا يُرِيدُونَ أَنْ تَسْقِيتَنَا  
فَيَقُولُ الشُّرْبُ فَيَنْسَا قُطُوفَ حَتَّى يَبْقَى مِنَ كَانِ  
يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ فَيَقُولُ كَلِمَةً مَا  
يُحْسِبُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ فَارْقَنَاهُمُ  
وَدَعْنِ آخِزِهِمْ مِمَّا أَلَيْنَاهُ الْيَوْمَ فَإِنَّا سَمِعْنَا مَنَادًا  
يُنَادِي لِلَّذِينَ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَ  
إِنَّمَا تَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ قِيَا تَبَهُمُ الْجَنَّتِ فِي مَوَدَّةٍ  
غَيْرِ مَوَدَّتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَذَلْ مَرَّةً فَيَقُولُ  
أَنَارَكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبَّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا  
الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ يَسْكُو رَبِّبْنَاهُ آيَةٌ  
تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ الشَّيْءُ يَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ  
فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ قَوْمِي مَنْ كَانَ يَسْجُدُ  
لِلَّهِ رِيَاءً وَسَمِعَهُ يَدُّهُ كَيْمَا يَسْجُدُ فَيَعُوذُ  
بِظَهْرِهِ طَمَعًا وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتِي بِالْجَسْرِ فَيَجْعَلُ  
بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ فَلَمَّا يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا  
الْحَسْرَةُ قَالَ مَذْ حَصَّةٌ مَزَلَتْ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ  
وَكَلَابِيبُ وَحَسَلَةٌ مُفْلَطَحَةٌ بِمَا شُكِّهَ  
عَقِيقًا يَكُونُ يَجْبِي يُقَالُ لَهَا السَّعْدَةُ أَنَّ  
الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِمَا كَالظَّالِمِينَ كَالْبَرِّ وَكَالْمُؤْمِنِينَ  
وَكَالْجَانِّبِ الْخَيْلِ وَالْأَوَكَابِ قَتَامٍ مُسْكُوذٍ  
نَاجٍ تَحْدُوشُ وَ مَكْدُوشُ فِي تَارِجَهْمَا حَتَّى  
يَمُوتَا خِرَهُمْ يَتَحَبَّبُ سَخْنًا فَمَا أَنْتَهُ بِأَسَدٍ  
لِي مَنَاشِدَةٍ فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ نَكْوَى مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ فَلَا رَادَّ لَهُمْ قَدْ

دور رخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی، وہ ایسی ہوگی جیسے ریت کا  
میدان ہوتا ہے۔ پھر ہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے  
تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم عزیر بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، انھیں جواب  
ملے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ خدا کے نہ بیوی ہے اور نہ کوئی لڑکا۔ تم کیا چاہتے  
ہو؟ وہ کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں میرا ب کیا جائے، ان سے کہا  
جائے گا کہ بیو، اور پھر وہ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے  
کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح  
ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ  
کے نہ بیوی تھی اور نہ کوئی بچہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم  
چاہتے ہیں کہ میرا ب کیے جائیں، ان سے کہا جائے گا کہ بیو، اور انھیں  
جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی  
عبادت کرتے تھے نیک و بد کار دونوں۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم  
لوگ کیوں رکے ہوئے ہو۔ جبکہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے  
ہم ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی بہت زیادہ ضرورت  
تھی۔ اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے  
سامعہ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اور ہم اپنے رب کے منتظر  
ہیں۔ بیان کیا کہ پھر اللہ جباران کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری  
صورت میں آئے گا جس میں انھوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا۔ اور  
کہیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔  
اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ پھر پوچھے گا  
کیا تمہیں اس کی کوئی نشانی یاد ہے؟ وہ کہیں گے کہ ”ساق“ (پنڈلی)،  
پھر اللہ اپنی ساق کو کھولے گا اور ہر ٹخنوں اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائے  
گا۔ صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو ریاء اور شہرت کے لیے اسے سجدہ  
کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح  
ہو جائے گی۔ پھر انھیں پل پر لایا جائے گا۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ!  
پل کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اس پر کانٹے  
اور انکڑے ہوں گے اور چوڑے گوکھربوں کے اور ایسے مڑے ہوئے  
کانٹے ہوں گے جیسے غدیں ہوتے ہیں، انھیں سوال کیا جاتا ہے ٹخنوں  
اس پر سے چشم ندن میں بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور

تَجَوَّزُوا فِي أَرْوَاحِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ  
 لِيُصَلِّوا مِنَّا وَلِيَصُومُوا مِنَّا دَعَا يَعْمَلُونَ مِنَّا  
 يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدَ تُحْرَقَ  
 قَلْبُهُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَ  
 يَحْجُمُ اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ  
 قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ دَرِئًا أَهْلًا سَاقِيَةً  
 فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ يَقُولُ أَذْهَبُوا  
 فَمَنْ دَجَّدَ ثُمَّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نَيْسَبٍ دَرِئًا  
 فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ  
 يَقُولُ أَذْهَبُوا فَمَنْ دَجَّدَ ثُمَّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ  
 ذَرَّةٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ  
 عَرَفُوا قَالَ الْوَسِيذُ فَإِنْ تَوَضَّعْتُ قُوًى فَافْرَوْا  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً  
 يُضَاعِفْهَا فَيُضَاعَفُ الْكَفِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ  
 يَقُولُ الْجَبَّارُ لَيْقَيْتُ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً  
 مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدْ ائْتَمَرُوا فَيُلْقُونَ  
 فِي كَهْدٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ لَيْقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ  
 فَيَنْبُتُونَ فِي حَاقَتِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي  
 حَبِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الْقَهْقَرَةِ  
 إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّهْسِ مِنْهَا  
 كَانَ أَخْصَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ  
 فَيُخْرِجُونَ كَأَنَّهُمُ الْمُلُوكُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَائِهِمُ  
 الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
 هَذَا لَوْ عَتَقَاءُ الرَّحْمَنِ ادْخُلْهُمْ الْجَنَّةَ يُغِيرُ  
 عَمَلُ عَمَلُوهُ وَلَا خَيْرَ قَدْ مَوَّهَ فَيَقَالُ لَهُمْ تَكُونُ  
 عَمَارًا يَتَمُّ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ حَاجُّ بْنُ مِنْهَالٍ  
 حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْلَسُ  
 الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهْبُوا بِذَلِكَ

سوار کی طرح نذر بارش گئے، ان میں سے بعض نوسیح سلامت نجات  
 پانے والے ہوں گے اور بعض جہنم کی آگ سے جلن کر کرب نکلنے والے  
 ہوں گے یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹتے ہوئے گزرے گا۔  
 تم آج مجھ سے حق کے معاملے میں اس قدر سخت نہیں ہو جیسا کہ اس  
 دن اللہ کے سامنے مؤمن کریں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں  
 میں سے انھیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے  
 بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے  
 رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے دینک اعمال کرتے تھے۔  
 چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار  
 کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ اور اللہ ان کی صورتوں کو دوزخ  
 پر حرام کرنے کا چنانچہ وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض کا تو جہنم  
 میں قدم اور آدھی ہڈی تباہ ہوئی ہے۔ چنانچہ جنھیں وہ پہچانیں گے  
 انھیں نکالیں گے۔ پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا  
 کہ جاؤ اور جس کے دل میں آٹھ دینار کے برابر بھی ایمان ہو، اسے  
 نکال لو۔ چنانچہ جسے وہ پہچانتے ہوں گے اسے نکالیں گے۔ پھر وہ  
 واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں  
 ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچانے جانے والوں کو  
 نکالیں گے، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تصدیق  
 نہیں کرتے تو آیت پڑھو ”اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا“  
 اگر ٹکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔ پھر انبیاء اور مؤمنین اور فرشتے شفقت  
 کریں گے اور ذوالجبروت کا ارشاد ہوگا کہ میری شفاعت باقی رہ گئی ہے  
 چنانچہ جہنم سے ایک ٹکی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ  
 ہو گئے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے سامنے ایک نہر میں ڈال دیے  
 جائیں گے جسے آب حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے  
 سے اس طرح آگ آئیں گے، جس طرح سیلاب کے کڑے کرکٹ  
 سے سبزہ اگتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان کے یا کسی درخت کے  
 کنارے دیکھا ہوگا۔ تو جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے وہ سبز اگتا ہے  
 اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ پھر وہ اس طرح نکلیں گے  
 جیسے موتی۔ اس کے بعد ان کی گردنوں میں مہر میں ڈال دی جائیں گی۔



فَيَقُولُونَ لِمَا اسْتَشْفَعْنَا إِلَىٰ رَبِّنَا فَيُخْرِجُنَا مِنْ مَكَانِنَا  
فَيَا تُونَ اَدَمُ فَيَقُولُونَ اَنْتَ اَدَمُ الْاَوَّلَانِ خَلَقَكَ  
اللَّهُ بِبَدَنِهِ دَاخِلَكَ جَنَّتُهُ وَاسْمَكَ لَدَفَ  
مَلَا يَكُنْهُ دَعَلَمَكَ اَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ لَتَسْمَعَنَّ  
عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّىٰ يُرِجِعَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ  
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ قَالَ دَيْدُ كُرْ حَيْثُ تَنَزَّلَ الرَّبُّ  
اَصَابَ اَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نَبِيَّ عَنْهَا وَلَكِنْ  
اَتُوا نُوحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَىٰ اَهْلِ الْاَرْضِ  
فَيَا تُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ دَيْدُ كُرْ  
حَيْثُ تَنَزَّلَ الرَّبُّ اَصَابَ سُؤَالَهُ رَبُّهُ يَغْيِرُ عَلَيْهِ  
وَلَكِنْ اَتُوا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ  
فَيَا تُونَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُولُ اِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَ  
يَدُ كُرْ تَلْتُ كَلِمَاتٍ كَذِبَتْ وَلَكِنْ اَتُوا مُوسَىٰ  
عَبْدًا اَتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ وَفَرَّغَهُ عَجِيًّا  
قَالَ فَيَا تُونَ مُوسَىٰ فَيَقُولُ اِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَ  
يَدُ كُرْ حَيْثُ تَنَزَّلَ الرَّبُّ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسُ  
وَلَكِنْ اَتُوا عِيسَىٰ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ دَرُوحَ  
اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَا تُونَ عِيسَىٰ فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَا كُمْ وَلَكِنْ اَتُوا مُحَمَّدًا اَصْحَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَبْدَ اَعْفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ دَنِيَّةٍ  
وَمَا تَاَخَّرَ فَيَا تُونَ فَاَسْتَاذُنْ عَلَىٰ رَبِّي فِي دَارِهِ  
فَيُؤَدِّنْ لِي عَلَيْهِ فَاذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتَ سَاحِدًا  
فَيَدْعِي عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ اَنْ يَدْعِي فَيَقُولُ اَرْفَعُ  
مُحَمَّدًا وَقُلْ لِيْسَمَّ وَاسْتَفْعُ تَشْفَعُ وَسَلْ تُعْطُ  
قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَاُنَبِّئُ عَلَىٰ رَبِّي بِثَنَائِهِ وَتَحْمِيدِهِ  
يُعَلِّمُنِيهِ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَاُخْرِجُهُ فَاَدْخِلُهُ  
الْجَنَّةَ قَالَ فَتَادَةُ دَمِيعَتُهُ اَيْضًا يَقُولُ فَاُخْرِجُهُ  
فَاُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ اَدْخِلُهُ الْجَنَّةَ ثُمَّ  
اَعُوذُ فَاَسْتَاذُنْ عَلَىٰ رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤَدِّنْ لِي عَلَيْهِ

اور انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اہل جنت انہیں "عقواء الرحمن" درجہ کرنے والے اللہ کے آزاد کردہ) کہیں گے، انہیں اللہ نے بلا عمل کے جو انہوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جو ان سے صادر ہوئی ہو، جنت میں داخل کیا ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور۔ اور حجاج بن منہال نے بیان کیا، ان سے ہمام بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومنوں کو روک رکھا جائے گا، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے وہ غمگین ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ کاش کوئی ہمارے رب سے ہماری شفاعت کرتا کہ ہمیں اس حالت سے نجات ملے۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ انسانوں کے جبرائیل میں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو جنت میں مقام عطا کیا، آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں تاکہ ہمیں اس حالت سے نجات دے۔ بیان کیا کہ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو باوجود مانعت کے درخت کھا لینے کی وجہ سے ان سے ہوئی تھی۔ اور کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا تھا۔ چنانچہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ بھی فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو بغیر علم کے اللہ رب العزت سے سوال کر کے انھوں نے کی تھی اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ بیان کیا کہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی ہر مذکر کریں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور آپ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جن میں آپ نے غلط بیانی کی تھی اور کہیں گے کہ مومنوں علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بند ہیں جنہیں اللہ نے تدریت دی، انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور ان سے سرگوشی کی۔ بیان کیا کہ پھر لوگ مومنوں علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور آپ اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ایک شخص کو قتل کر کے آپ نے کی تھی، البتہ عیسیٰ

علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اللہ کی مدوح اور اس کا کلمہ ہیں، چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ آپ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے تھے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے اس کے گھر میں آنے کے لیے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ مجھے جیت تک چاہے گا اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سراٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثناء کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا بیان کیا کہ پھر میں شفاعت کروں گا۔ چنانچہ میرے لیے مدد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پھر میں نکالوں گا اور جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر تیسری مرتبہ اپنے رب سے اس کے گھر کے لیے اجازت چاہوں گا اور مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ رب العزت کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے یونہی چھوٹے رکھے گا۔ پھر فرمائے گا محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثناء کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ اور میں اس کے مطابق جہنم سے لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ پھر میں لوگوں کو نکالوں گا اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روک رکھا ہوگا یعنی جنہیں ہمیشہ ہی اس میں رہنا ہوگا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی ”قرب ہے کہ آپ کا رب مقام محمود پر آپ کو بھیجے گا“۔ فرمایا کہ یہی وہ مقام محمود ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہے۔

فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا قِيدَ عُمَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَّ عَنِّي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ دَأْشَقُ ثُمَّ يَنْفَعُ دَسَلُ قَالَ فَاَرْفَعْ رَأْسِي فَأُتِنِي عَلَى رِجْلِي يَتَنَاوَدُ عَمِيمٌ يَعْلَمُ بَيْنَهُ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَعِدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَاَخْرُجُ فَاَخْرُجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَادْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوذُ النَّارِثَةَ فَاَسْتَأْذِنُ عَلَى رِجْلِي فِي حَارِبِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا قِيدَ عُمَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَّ عَنِّي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ دَأْشَقُ ثُمَّ يَنْفَعُ رَأْسِي فَأُتِنِي عَلَى رِجْلِي يَتَنَاوَدُ عَمِيمٌ يَعْلَمُ بَيْنَهُ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَعِدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَاَخْرُجُ فَاَخْرُجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَادْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَّهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى أَنْ تَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ هَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۸۹۔ ہم سے حمید اللہ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَرَبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى

بلا بھیجا اور انھیں قبر میں جمع کیا اور ان سے کہا کہ صبر کرو یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آکر ملو۔ میں خوش پہن ہوں گا۔

۲۲۹۰۔ مجھ سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کی نمازیں یہ دعا کہتے تھے اے اللہ! ہمارے رب! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان وزمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں، اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمان زمین کا نور ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں، تو حق ہے، تیرا قول حق ہے تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے، دوزخ حق ہے قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے سلسلے جھکا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر ہوس گیا۔ تیرے پاس اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کیا۔ پس تجھے معاف کر دے۔ میرے وہ گناہ بھی جو میں پہلے کر چکا ہوں اور وہ بھی جو بعد میں کروں گا اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور وہ بھی جو ظاہر طور پر کیے اور وہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، ابو عبد اللہ نے کہا کہ قیس بن سعد اور ابراہیم نے طاؤس کے حوالہ سے ”قیام“ بیان کیا اور مجاہد نے ”قیوم“ کہا یعنی ہر چیز کی نگرانی کرنے والا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ”قیام“ پڑھا اور دونوں ہی مدح کے لیے ہیں۔

۲۲۹۱۔ ہم سے یوسف بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعشن نے حدیث بیان کی، ان سے خثیمہ نے اور ان سے مدی بن ماتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجیح نہ ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپائے سکے۔

۲۲۹۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز ابن عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے، ان سے ابو بکر ابن عبد اللہ بن قیس نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جنہیں ایسی ہوں گی جو خود اور ان میں سارا سامان چاندی

الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ مَا فِي عَلَى الْعَوْصِ :

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سَلِيمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَبِقَوْلِكَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ حَقٌّ فَاتَّوَدَّحْتُ مَا لَسَاعَةً حَتَّى أَلْقِيَا لَكَ أَسْلَمْتُ بِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلِلَّيْلِ خَاصَمْتُ بِكَ حَاكَمْتُ فَأَغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ دَمًا أَحْرَمْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لِأَنَّكَ أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قِيَامٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقِيُومُ الْقَائِمُ كُلُّ شَيْءٍ ذَكَرْنَا عَنْهُ الْقِيَامُ وَكَلَاهُمَا مَدْحٌ :

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَثِيمَةَ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يُخْفِيهِ :

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلْتُانِ مِنْ فِضَّةٍ

أَيَّتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَإِيَّتُهُمَا  
وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى  
رِجْلِهِ إِلَّا رَدَّاهُ الْكِبَرُ عَلَى رَجُلِهِ فِي حَتِّهِ  
عَيْنٍ \*

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَاوِعُ بْنُ أَبِي  
كَاشِبٍ عَنْ أَبِي قَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْقَطَعَ  
مَالَ أُمْرِيءٍ مُسْلِمٍ يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِقَى اللَّهَ  
دَهُوً عَلَيْهِ غَضَبَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَرَّفَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ  
اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْعُرُونَ بِعَهْدِ  
اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ كُنَّا قَلِيلًا لِاخْلَاقِ لَهُمْ فِي  
الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ - الْآيَةُ \*

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا  
يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ  
رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سَلْعَةٍ أَهْدَىٰ أَعْيُنَ رِجَالِهَا أَكْثَرَ  
مِمَّا أَعْلَىٰ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ خَلَفَ عَلَى  
يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ  
أَمْرٍ عَدُوٍّ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ يَقُولُ  
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعَكَ فَضْلِي كَمَا  
مَنَعْتَ فَضْلَ مَالٍ لَوْ تَعَمَلُ يَدَاكَ \*

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ  
أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّوْمَانُ قَدْ اسْتَدَارَا كَهَيْئَتِهِمَا

ہوگا اور یہ دو ختیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس میں سارا سامان سونے  
کا ہوگا اور جنت عدن میں قوم اور اللہ کے دیوار کے درمیان صرف  
چادر کبریا کی مائل ہوگی۔ جو اللہ و ب العزت کے چہرے پر  
ہوگی۔

۲۲۹۳۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد الملک بن اعین اور جاسع بن ابی راشد نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اسحاق نے حدیث  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا مال چھوٹی قسم  
کھا کر حاصل کیا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر  
غضبناک ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی  
مصدق قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی۔ ”بلاشبہ جو لوگ اللہ کے  
عہد اور اس کی قسموں کو توڑی پر مٹی کے بدلے بیچتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں  
جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا“  
آخر آیت تک \*

۲۲۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عثمان سے صالح نے، اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص  
ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ انکی  
طرف دیکھے گا۔ وہ شخص جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھائی کہ اسے  
اس نے اتنے میں خرید لیا ہے حالانکہ وہ جو بیچا ہے اور قسم کا ایک سے  
زیادہ قیمت وصول کرنے کے لیے کھائی، وہ شخص جس نے حصر کے بعد  
چھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس طرح ناجائز اپنے قبضے  
میں لے لے۔ اور وہ شخص جس نے زائد از ضرورت باقی مانگنے والے کو نہیں  
دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کہے گا کہ جس طرح تو نے اس

دام از ضرورت چیز سے دوسرے کو روکا تھا جسے نیزے اہل حق نے بنایا بھی نہیں تھا، میں بھی تجھے اپنا فضل نہیں دوں گا \*

۲۲۹۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر  
نے، ان سے ابن ابی بکرہ نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ اپنی اس ہیئت پر گھوم



ہو رہا تھا اور وہ بھی جسے وہ دیتا ہے اور سب کے لیے ایک مدت مقرر ہے۔ پس صبر کرو اور اسے ثواب کا کام سمجھو۔ لیکن انھوں نے پھر دوبارہ بلا بھیجا اور قسم دلائی۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر میں داخل ہوئے تو لوگوں نے بچہ کو آنحضور کی گود میں دے دیا۔ اس وقت بچہ کی سانس اکٹھ رہی تھی۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا جیسے معکیز ہو آنحضور یہ دیکھ کر رو دیے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ روتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا۔ اللہ اپنے بندوں میں رحم کرنے والوں پر ہی رحم کھاتا ہے۔

۲۲۹۷۔ ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت و دوزخ نے اپنے رب کے حضور میں بحث کی۔ جنت نے کہا اے رب! اسے کیا ہوا ہے کہ اس میں (جنت میں) کمزور اور گسے پڑے لوگ ہی داخل ہوں گے اور دوزخ نے کہا کہ میرے لیے منکبروں کو خاص کر دیا گیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ میں جسے چاہتا ہوں، اس میں مبتلا کرتا ہوں۔ اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھر کے ملے گا۔ کہا کہ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور اس نے جہنم کے لیے انھیں پیدا کیا جنہیں چاہا وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو جہنم کے لیے کیا کچھ اور بھی ہے تین مرتبہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھے گا اور وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ یعنی دھڑے سے ٹکرا جائیگا اور وہ کہے گی کہ بس بس بس!

۲۲۹۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جواہروں نے کیے ہونگے آگ سے مجلس جائیں گے، یہ ان کی سزا ہوگی

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْيَصْبرُوا لْعِقَابِ مَا رَسَلْتُ إِلَيْهِمْ فَأَقْبَمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ دُعَاؤُ بْنُ جَبَلٍ فَأَبَىٰ بَنُ كَعْبٍ وَعِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَا وَلَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقْلَقُ فِي مَدْرَجٍ حَبِيبُهُ قَالَ كَأَنَّمَا شَسَّةٌ كَبَلَتْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ لَأَنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنَ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءُ

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْنُ عَنْ مَالِكِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَمَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَىٰ رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَحْيَىٰ أَوْزُرْتُ يَا مُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَبِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مَلَأُهَا قَالَ فَاَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَطْلُبُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا أَتَهُ يُسْئِلُ النَّارَ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقُونَ فِيهَا فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّىٰ يَضَمَّ فِيهَا قَدَمَهُ فَنُفِثَ وَيَرُدُّ بَعْضُهَا إِلَىٰ بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ قَطُّ

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُوصِيَنَّ أَقْوَامًا مَا سَفَعُ مِنَ النَّارِ يَذُوبُ أَمَّا بَرُّهَا عَقُوبَةُ ثُمَّ يَدْخُلُهَا اللَّهُ

پھر اللہ اپنی رحمت سے انھیں جنت میں داخل کر گیا اور انھیں "جنہین" کہا جائے گا اور ہام نے بیان کیا، ان سے تباہی نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے :

۱۲۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہیں وہ ٹل نہ جائیں :

الْجَنَّةُ يَفْضَلُ رَحْمَتَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَهَنَّمُونَ  
وَقَالَ هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

**باب ۱۲۵۸** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ  
يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا :

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَافَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ  
عَلَى لَضِجٍ وَالْأَرْضَ عَلَى لَضِجٍ قَالِ الْجِبَالُ عَلَى  
لَضِجٍ وَالشَّجَرُ وَالْأَنْهَارُ عَلَى لَضِجٍ وَسَائِرُ  
الْخَلْقِ عَلَى لَضِجٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ  
فَتُخَوِّجُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَتَّى قَدَرِهِ :

**باب ۱۲۵۸** مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ  
يَقُولُ رَبِّ تَبَارَكَ تَعَالَى وَآمَنَهُ  
قَالَ رَبِّ بِصَمَاتِهِ دَفْعُ لِيهِ دَامِيرِهِ وَهُوَ  
الْخَالِقُ هُوَ الْمَلِكُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا  
كَانَ يَفْعَلُهُ دَامِيرِهِ وَتَخْلِيقُهُمْ تَكْوِينُهُ  
فَهُوَ مَنْعُولٌ تَخْلُوقٌ مُكُونٌ :

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَيْخِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ أَبِي نَسِيمٍ عَنْ كُثَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ  
فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لَا تَنْظُرِي كَيْفَ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ  
رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ

۲۲۹۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوافظ نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے  
اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک  
انگلی پر رکھتا ہے، زمین کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، پہاڑوں کو ایک  
انگلی پر رکھتا ہے، درخت اور نہروں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، اوتام مخلوق کو  
ایک انگلی پر رکھتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں  
ہی بادشاہ ہوں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور یہ آیت  
پڑھی "وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَتَّى قَدَرِهِ" :

۱۲۵۸۔ آسمانوں اور زمین اور دوسری مخلوق کی پیدائش کے  
متعلق روایات، اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فعل اور اس کا  
امر ہے۔ پس اللہ رب العزت اپنی صفات، اپنے فعل اور  
اپنے امر کے ساتھ خالق ہے۔ وہی بنانے والا اور غیر مخلوق  
ہے اور جو چیز بھی اس کے فعل، اس کے امر، اس کی  
تخلیق اور اس کی نکرین سے ہو، وہ مفعول، مخلوق اور  
مکون ہے۔

۲۳۰۰۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر  
نے خبر دی، انھیں شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے خبر دی، انھیں  
کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک  
رات میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری اس رات  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کے پاس تھے۔ میرا مقصد رات میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا تھا۔ آنحضرت نے غوطی دیر تو اپنی امیہ  
کے ساتھ بات چیت کی۔ پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ  
یا بعض حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر





نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، وہ سعید بن جبیر کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ آنے میں کیا چیز مانع ہے جتنا آپ آتے رہتے ہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور ہم نازل نہیں کرتے مگر آپ کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے"۔ الآیۃ۔ بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جواب تھا۔

۲۳۰۴۔ ہم سے بخاری نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آنحضرت ایک چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے۔ پھر آپ یہودیوں کی ایک جماعت سے گزرے تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو اور بعض نے کہا کہ اس کے متعلق مت پوچھو، آخر انھوں نے کہا تو آپ چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پردی نازل ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں علم بہت فتور دیا گیا ہے"۔ اسی پر بعض یہودیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نے کہا تھا کہ مت پوچھو۔

۲۳۰۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اس کے لیے نکلے کا مقصد اس کے راستے میں جہاد اور اس کے کلمہ کی تصدیق کے سوا اور کچھ نہیں تھا، تو اللہ اس کا ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے (اگر وہ شہید ہوگا) یا ثواب اور مالی غنیمت کے ساتھ اسے وہیں واپس لوٹائے، جہاں سے وہ آیا تھا۔

۲۳۰۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

ابن ذرٍّ سَمِعْتُ ابْنَ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُودَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُودُنَا فَتَزِلَّتْ قَمَاتُكَ إِلَّا يَا مُرِيبَكَ لَمْ يَأْمِنْ آيَاتُنَا وَمَا خَلَفْنَا إِلَى آخِرِ الْأَيَةِ قَالَ هَذَا كَانَ الْحَوَابُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكِيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْنِيَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا سَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَمَا سَأَلُوهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصِيْبٍ وَأَنَا خَلْفُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ فَقَالَ وَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي مِمَّا أَدْرَيْتُمْ مِنَ الْعُلُوفِ لَا قَلِيلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا سَأَلُوهُ

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَعْيَبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ كَثِيرِ الزَّيْلَعِيِّ الْأَعْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا النِّجْمَ أَوْ فِي سَبِيلِهِ وَتَمْدِيئُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَدَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنَ الْحَرْبِ أَوْ غَنِمَةٍ

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ حَيْثَهُ وَيُقَاتِلُ شُعَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

**باب قول الله تعالى إنا**

**قولنا لشيء**

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا شُعَابُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسْبٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ قَيْسٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا بَيْتَ إِلَّا مِنْ أُمَّتِي عَنْ طَاهِرِ بْنِ عَلِيٍّ النَّاسِ حَقٌّ يَأْتِيهِمْ أَمْرُ اللَّهِ

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ هَارِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا بَيْتَ إِلَّا مِنْ أُمَّةٍ فَأَمَّةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ مَا يَمُتُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُ وَلَا مَنْ خَالَفَهُ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُنَا مِرَّ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُوَ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُوَ بِالْقَادِسِ

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسَيْكَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْفُطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَمَا وَلَكِنْ نَعُدُّوْا أَمْرًا لِلَّهِ نِيَّتُكَ وَلَكِنْ أَدْبَرْتُ لِيعْقِرَ تِلْكَ

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبجا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ کوئی شخص حیثیت کی وجہ سے لڑتا ہے کوئی بہادری کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ ہی بلند رہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

۱۲۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

”إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ“

۲۳۰۷۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ دوسروں پر برابر غالب رہے گا یہاں تک کہ ”امر اللہ“ (قیامت) آجائے گی۔

۲۳۰۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عسیر بن ہانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے جھٹلانے والے اور مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ ”امر اللہ“ (قیامت) آجائیگی اور حق پر ہی رہیں گے۔ اس پر مالک بن بخامر نے بیان کیا کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مالک کہتے ہیں کہ معاویہ نے کہا تھا کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔

۲۳۰۹۔ ہم سے ابراہیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسیکہ کے پاس دُکے، وہ اپنے مایوں کے ساتھ تھا اور اس سے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا بھی مانگو تو میں تمہیں نہیں دے سکتا اور تمہارے بارے میں اللہ کا امر (فیصلہ) نہیں ملے گا اور اگر تو نے پیٹھ بھی پھیری

تو اللہ تجھے ہلک کرے گا :

۲۳۱۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کی چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے پھر ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو ان کے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو، کچھ یہودیوں نے مشورہ دیا کہ نہ پوچھو کہیں کوئی ایسی بات نہ کہیں جس کا ان کی زبان سے سننا تم پسند نہ کرو لیکن بعض نے اصرار کیا کہ نہیں ہم پوچھیں گے چنانچہ ان میں سے ایک نے اٹھ کر کہا اے ابوالقاسم! روح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموش ہو گئے۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی ”اور لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں اس کا علم بہت تھوڑا دیا گیا ہے“ اعش نے کہا کہ ہماری قدرت میں اسی طرح ہے :

۱۲۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کہیے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لیے روشنائی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائیگا۔ اس سے پہلے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں، گویا نہ ہی ہم اہد بڑھادیں اور اگر زمین کے سارے درخت قلم بن جائیں اور ربات سمندر روشنائی کے ہو جائیں تو بھی میرے رب کے کلمات نہیں ختم ہوں گے۔ بلاشبہ بخوار رب ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر بیٹھا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپتا ہے جو ایک دوسرے کی طلب میں دوڑتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خلق اور امر اسی کے لیے ہے اللہ بابرکت ہے جو دونوں جہانوں کا

پالنے والا  
ہے“

اللہ :

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَمْشِي عَلَى عَصِيْبٍ مَعَهُ قَمَرٌ نَا عَلَى كَفِّهِ مِنْ الْيَهُودِ فَقَالَ لِبَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ لِبَعْضِهِمْ لَا تَسْأَلُوهُ أَنْ يَخْبِي فِيهِ شَيْءٌ تَكْذُرُونَهُ فَقَالَ لِبَعْضِهِمْ كَسَأَلْتَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ كَسَأَلْتُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ يُدْعَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيْتُكَ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا :

بَابُ ۱۲۶۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ يُرِيدِ اللَّهُ لِيُضِلَّكَ يَضِلَّ وَأَنْ يُرِيدِ اللَّهُ لِيَهْدِيَكَ يُهْدِكَ وَمَا يُغْنِي عَنْكَ الْإِلَهِاتُ شَيْئًا مَنْ يَتَّبِعِ الْإِلَهِاتَ فَقَدْ أَفْضَىٰ سَبِيلًا قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ يُرِيدِ اللَّهُ لِيُضِلَّكَ يَضِلَّ وَأَنْ يُرِيدِ اللَّهُ لِيَهْدِيَكَ يُهْدِكَ وَمَا يُغْنِي عَنْكَ الْإِلَهِاتُ شَيْئًا مَنْ يَتَّبِعِ الْإِلَهِاتَ فَقَدْ أَفْضَىٰ سَبِيلًا قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ يُرِيدِ اللَّهُ لِيُضِلَّكَ يَضِلَّ وَأَنْ يُرِيدِ اللَّهُ لِيَهْدِيَكَ يُهْدِكَ وَمَا يُغْنِي عَنْكَ الْإِلَهِاتُ شَيْئًا مَنْ يَتَّبِعِ الْإِلَهِاتَ فَقَدْ أَفْضَىٰ سَبِيلًا



یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھائے گا۔ جب میں نے یہ بات کہی تو آنحضرتؐ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ میں نے آپؐ کو واپس جاتے وقت یہ کہتے سنا۔ آپؐ اپنی زبان پر مٹھ مار کر یہ فرما رہے تھے کہ ”انسان بڑا ہی بحث کرنے والا ہے“

۲۳۱۴۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فیض لے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء ابن یاسر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال کھیت کے نرم ڈنٹھل کی طرح ہے کہ جب برا چلتی ہے تو اس کے پتے جھک جاتے ہیں اور جب ہوا رک جاتی ہے تو پتے بھی بلا ہر جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن آزمائشوں سے بچایا جاتا ہے۔ لیکن کافر کی مثال صنوبر کے سخت درخت جیسی ہے کہ ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے یہاں تک اللہ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ دیتا ہے :

۲۳۱۵۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ منبر پر کھڑے تھے (اور فرما رہے تھے کہ) عمار! وجود گزشتہ امتوں کے مقابل میں ایسا ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت ہوتا ہے، نوریت والوں کو نوریت دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا پھر وہ عاجز ہو گئے تو انھیں اس کے بدلے میں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے اس پر عصر کی نمانے کے وقت تک عمل کیا اور پھر وہ جل سے عاجز آ گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمھیں قرآن دیا گیا۔ اور تم نے اس پر سورج ڈوبنے تک عمل کیا اور تمھیں اس کے بدلے میں دو دو قیراط دیے گئے۔ اہل توریت نے اس پر کہا کہ اے ہمارے رب! یہ لوگ سب سے کم کام کرنے والے اور سب سے زیادہ اجر پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر فرمائے گا کیا میں نے تمھیں اجر دینے میں کوئی نا انصافی کی ہے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کیسے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ آتِنَا بِبَيِّنَاتٍ مِنَ اللَّهِ قَالَا نَشَاءُ أَنْ يَتَّبِعُنَا بِعَشَا نَا فَاصْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى مَنِينَا ثُمَّ سَمِعْتُهُ دَهْرًا مَدِيرًا يُعْصِرُ فَخِذًا كَذَلِكَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ كُفْرًا بِرَبِّهِ جَدَلًا :

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا جَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الدَّرْعِ يُفِيءُ وَدَرُّهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهُ الرِّيحُ فَتَقِفُهَا فَإِذَا سَكَتَتْ لَعَنَّتْ وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَكْفَأُ بِالْإِيمَانِ وَمِثْلُ الْكَافِرِ كَمِثْلِ الْأَرَاكِسِ مَسَاءُ مُعْتَدِلُهُ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ :

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا قُصَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ بَنُو نَعْمَانَ كَفَرُوا فَمَا سَلَفَ قَبْلُكَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيَّنَّ صَلَوةُ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَةِ التَّوْرَةُ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْفُرْقَانِ الْفُرْقَانُ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيَ تَوْرًا قِيرَاطِينَ قِيرَاطِينَ قَالَ أَهْلُ التَّوْرَةِ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقْلُ عَمَلًا أَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ مَنْ ظَلَمْتُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ نَحْيٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْفَيْتِهِ مَنْ أَسَاءَ :

کہ یہ ترمیر افضل ہے میں جسے چاہوں دوں +

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُسَيَّدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَمَا يَعْلَمُ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِفُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِمِثْقَانٍ تَفْتَرُونَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْمَلُوا فِي مَعْرُوفٍ مِمَّنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كِفَارَةٌ وَظُهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ فَإِنْ شَاءَ عَفْوُهُ +

۲۳۱۶۔ ہم سے عبد اللہ المسیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے زہری، انہیں زہری نے، انہیں ابو ادیس نے امدان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت دھند کی آنحضرت نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لینا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراؤ گے، اسراف نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور مٹ گھڑت بہتان کسی پر نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے کہیں لغزش کی اور اسے دنیا میں ہی پکڑ لیا گیا، تو یہ اس کے لیے کفارہ ادبائی بن جائے گی اور جس کی انتہی پر وہ پوشی کی تو پھر اللہ پر ہے جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے معاف کر دے +

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَمَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَا طُوفَاقَ لِلْبَيْتَةِ عَلَى نِسَائِي فَلَمْ تَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَتَلِدْنَ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَلَدَتْ مِنْهُ غُلَامًا قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَشْفَى لِحَصَلَتِ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ +

۲۳۱۷۔ ہم سے معتبیر بن ابی ہاشم نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ثمامہ نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساتھ بیویاں تھیں، تو انہوں نے کہا کہ آج رات میں تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی حاملہ ہوگی۔ اور پھر ایسا بچہ جنمے گی جو شہسوار ہوگا اور اللہ کے راستے میں لڑے گا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے یہاں صرف بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا ہوتا تو پھر ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار جنتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا +

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ الْحَدَّادُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَبْعُدُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ظَهَقَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ ظَهُورٌ بَلْ هِيَ حَتَّى تَعُودَ عَلَى شَيْءٍ كَيْفَ يُزِيْرُكَ الْقُبُورُ

۲۳۱۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب الثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذافہ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی قیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ (بیماری) تمہارے لیے پاک کا باعث ہے اس پر اس نے کہا کہ جناب یہ وہ بخار ہے جو ایک بڑے پر جوش مارا ہے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَمَّوْا إِذَا

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي كَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَسَّ أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ جَنَّةً شَاءَ فَكَفُّوا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّؤُوا إِلَيَّ أَنْ تَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَعَامَ فَصَلُّوا

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ حَدَّثَنَا سَمِيعٌ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَقَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَرَجَتَيْنِ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالْكَذِبِيُّ اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعُلَمَاءِ فِي قَسْمِهِ يُعْشَرُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ مَا لَكَ ذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعُلَمَاءِ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ حِينَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيُّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ بِالْكَذِبِيِّ كَانَ مِنْ أُمُورِهِ وَأَمْرُ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاكُونُ أَكَلٌ مِنْ يُفَيْقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَحِيقٍ فَأَقَاتِي قَبْلِي أَذْكَانَ مَقِينٍ اسْتَنْتَحَى اللَّهُ

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ كَتَادَةَ

اور اسے قریب تک پہنچا کے رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یونہی ہوگا۔

۲۳۱۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی انھیں حصین نے، انھیں عبداللہ بن ابی قتادہ نے، انھیں ان کے والد نے کہ جب سب لوگ سوئے اور نماز قضا ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تمھاری رحوں کو جب چاہتا ہے روک دیتا ہے اور جب چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔ پس تم اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کر وضو کرو۔ آخر جب سورج پوری طرح طلوع ہو گیا اور خوب دن نکل آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

۲۳۲۰۔ ہم سے یحییٰ بن قزاعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے اعرج نے۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ ابن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں جھگڑا کیا، مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا میں منتخب بنایا۔ اور یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام دنیا میں منتخب بنایا اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ سے ذکر کیا۔ آنحضرت نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ تمام لوگ قیامت کے دن یہوش کر دیے جائیں گے اور میں سب سے پہلے بیدار ہوں گا۔ لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک کنارہ پکڑے ہوئے اب مجھے معلوم نہیں کہ کیا وہ ان میں تھے جنہیں بے ہوش کیا گیا تھا اور مجھ سے پہلے ہی انھیں افاقہ ہوا، یا انھیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۲۳۲۱۔ ہم سے اسحاق بن ابی حنیفہ نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ بَيَاتُهَا الدَّجَالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْمِلُونَهَا فَلَا يَقْرُبُهَا الدَّجَالُ وَلَا الظَّالِمُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ۝

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْبِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جُمَيْلٍ اللَّحْيِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيِّتًا أَنَا تَأْتِيهِ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ فَتَزَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي نُحَافَةَ فَتَزَعَهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ فِي تَرْعِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْفُو لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عَمْرُو فَاسْتَحَالَتْ خَرُوبًا فَلَمْ أَرَعْبَقَرًا يَمِينِ النَّاسِ يَقْرِي قَرِيئَةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَظْمٍ ۝

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُؤَيْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ وَدُبْمًا قَالَ جَاءَكَ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اسْتَغْفِرُوا فَلْتَوْجَرُوا يَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ ۝

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ تک آئے گا لیکن دیکھے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پس نہ تو دجال اس سے قریب ہو سکے گا اور نہ طاعون۔ اگر اللہ نے چاہا ۝

۲۳۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔

۲۳۲۳۔ ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل اللحی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سوچا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا پھر میں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس میں سے پانی نکالا اس کے بعد ابوبکر بن ابی قحافہ نے ڈول لے لیا اور انھوں نے بھی ایک یادو ڈول پانی نکالا۔ البتہ ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اور اللہ انھیں معاف کرے۔ پھر عمرؓ نے اسے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے کسی قوی و بہادر کو اس طرح ڈول پر ڈول نکلنے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے چاروں طرف مویشیوں کے لیے باڑیں بنالیں ۝

۲۳۲۴۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مانگنے والا آتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی ثواب ملے، اللہ اپنے رسول کی زبان پر رہی جاری کرنا ہے جو چاہتا ہے ۝

۲۳۲۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر۔ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر! اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ پختگی کے ساتھ سوال کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر جبر کرنے والا نہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ اذْرُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعَذِّبْكَ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَنَادَى هُوَ وَالْحُزْبُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى أَهْوَحَ مِنْ قَمَرٍ بَيْنَهُمَا ابْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَنَّيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لَيْتِهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُنَا نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى فِي مَلِكٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَادْعِي إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا خَيْرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لَيْتِهِ فَجَحَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوتَ آيَةً وَرَقِيلَ لَهُ إِذَا أَقْدَمْتَ الْخُوتَ فَادْرُجْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتَّبِعُ أَثَرُ الْخُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذَا أَدْبَيْتَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَسَانِيَهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى لِمَا كُنَّا نَبْنِي فَأَرْتَدَّا عَلَى أَتَادِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَيْرًا تَوَكَّانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ

۲۳۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو حفص عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے اذاعی نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ابن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اور حُرَیْر قیس بن حصن الفزاری موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا وہ خضر علیہ السلام ہی تھے، اتنے میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گذر ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور ان سے کہا کہ میں ادھر میرا یہ ساتھی اس بارے میں مختلف ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے وہ ”صاحب“ کون تھے جن سے ملاقات کے لیے حضر موسیٰ نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کوئی حدیث سنی ہے (جس میں ان کے متعلق تذکرہ ہوا) انھوں نے کہا کہ ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک مجمع میں تھے کہ ایک شخص نے آکر پوچھا، کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں۔ چنانچہ آپ پر وحی نازل ہوئی کہ کیوں نہیں؟ ہمارا بندہ خضر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کا راستہ معلوم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مچھلی کو نشان قرار دیا اور آپ سے کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو لوٹ جانا کہ وہیں ان سے ملاقات ہوگی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام مچھلی کا نشان (گمشدگی کے بعد) دریا میں ڈھونڈنے لگے اور آپ کے ساتھی نے آپ کو بتایا کہ آپ کو معلوم ہے جب ہم نے چٹان پر ڈیرہ ڈالا تھا تو وہیں میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان نے غافل رکھا تھا کہ میں اسے یاد رکھوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے

کہا کہ یہی وہ جگہ ہے جس کی میں تلاش ہے اور ان کے ساتھ وہ واقعات پیش آئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے :

۲۳۲۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور احمد بن صالح نے بیان کیا، ان سے ابن وہب

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

نے حدیث بیان کی، انیس یونس نے خبر دی، انیس ابن شہاب نے، انیس سلمہ بن عبدالرحمن نے اور انیس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم خیف جی کن ندیں انہیں گے، جہاں قریش نے کفر پر عبد کی تھا، آپ کا اشارہ محسب کی طرف تھا۔

۲۳۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے، ان سے ابوالہاس نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور جب وہ فتح نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو اب ہم لوٹ جائیں گے۔ اس پر مسلمانوں نے کہا کہ بغیر فتح ہم لوٹ جائیں گے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر صبح جنگ کرو چنانچہ دوسرے دن مسلمان بہت زخمی ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے، اب مسلمان اس فیصلہ پر بڑے خوش ہوئے۔ یہ دیکھ کر آنحضور مسکرا دیے۔

۱۲۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ کے پاس کسی کی شفاعت کا نہ دے گی لیکن اس کی جسے وہ اجازت دے۔ یہاں تک کہ جب خوف ان کے دلوں سے دور کر دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ جواب دیں گے کہ حق کہا ہے اور وہ بہت بلند اور عظیم ہے۔ یہ نہیں کہا کہ ”تمہارے رب نے کیا پیدا کیا؟ اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا کہ ”کون ہے، جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرے۔“ مسروق نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے نقل کیا کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے تو آسمان والے بھی کچھ سنتے ہیں پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے اور آواز خاموش ہو جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ حق ہے اور آواز دیتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق کہا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے ان سے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ بندوں کو

وَهَيْبَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفَ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامِسُوا عَلَيَّ أَنْكُرُ يُرِيدُ الْمُحَصَّبَ.

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَفْعَلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ نَأْغِدُ وَإِلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَحَاصِرَهُمْ جَرَاحَاتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بِأَنَّهُمْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا تَبَرَّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَلَمْ يَقُلْ مَاذَا أَخْلَى رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ شَيْئًا فَإِذَا تَبَرَّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَيَذْكُرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ قِيَمًا دَلِيلَهُمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرِيبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْكَذَّابُ.

جمع کرے گا اور ان کو ایسی آواز کے ذریعہ نوازے گا جسے وہ دہلے اسی طرح سنیں گے جس طرح قریب والے سنیں گے۔ "میں بادشاہ ہوں، بدلہ دینے والا۔"

۲۳۲۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فرمان کے آگے اکساری کا اظہار کرنے کے لیے اپنے بازو دارتے ہیں (اور ان سے ایسی آواز نکلتی ہے) جیسے پتھر پر زنجیر ماری گئی ہو۔ علی نے اور ان کے سوانے "صفوان" (بفتح فاء) روایت کی۔ پھر وہ حکم فرشتوں میں آتا ہے اور جب ان کے دلوں سے خوف دور ہوتا ہے تو وہ پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق، اللہ وہ بلند و عظیم ہے اور علی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔ سفیان نے بیان کیا، ان سے عرو نے بیان کیا انھوں نے عکرمہ سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، علی نے کہا کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ انھوں نے کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تو سفیان نے اسکی تصدیق کی۔ میں نے سفیان سے پوچھا کہ ایک شخص نے عرو سے روایت کی، انھوں نے عکرمہ سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے "نفرۃ" پڑھا۔ سفیان نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے اسی طرح ان سے سنا تھا یا نہیں۔ سفیان نے کہا کہ یہی ہماری فرات ہے۔

۲۳۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جتنی نوحہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن خوانی سنتا ہے اور کسی کی نہیں سنتا، ان کے ایک صاحب نے بیان کیا کہ اس سے مراد باوازن بلند قرآن پڑھنا ہے۔

۲۳۳۱۔ ہم سے عرب بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ صَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعًا نَا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَعْوَانٍ قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يُنْفَذُ دَهْرُ ذَلِكَ فَإِذَا فُتِّحَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ عَلِيُّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَهَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَوْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا أَدْوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ تَمَرًا فُتِّحَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا أَقْبَا عَمْرُو فَلَا أَدْرِي سَمِعْتُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَرَحِمَ قِدَاعُ تَنَا.

تصدیق کی۔ میں نے سفیان سے پوچھا کہ ایک شخص نے عرو سے روایت کی، انھوں نے عکرمہ سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے "نفرۃ" پڑھا۔ سفیان نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے اسی طرح ان سے سنا تھا یا نہیں۔ سفیان نے کہا کہ یہی ہماری فرات ہے۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْنِ اللَّهُ لِي شَيْءٌ مَا أَدْنِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَفَعِي بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ أَنْ يَهْجُرَ بِهِ.

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمے گا اے آدم ! وہ کہیں گے "بیک وسعدیک" پھر خدا سے گا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے ایک گروہ کو دوزخ کے لیے نکال لو۔

۲۳۳۲۔ ہم سے عید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس قدر مجھے خیر بھر فی اللہ عنہا پر غیرت آتی تھی اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی اور ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

۱۲۶۴۔ جبریل کے ساتھ اللہ کا کلام، اور اللہ کا فرشتوں کو ندا دینا۔ اور معمر نے کہا کہ "اِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ" کا مفہوم ہے کہ قرآن آپ پر اتا رہا جاتا ہے۔ "تلقاہ انت" یعنی آپ ان سے حاصل کریں۔ یہی مفہوم ہے "فَتَلَقَىٰ اٰدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ" کا یہ

۲۳۳۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرنے میں تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح کئی زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۳۳۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابان زاد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس سات احد کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازوں میں دونوں وقت کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جب دو فرشتے اوپر جاتے ہیں جنہوں نے صلات تمہارے ساتھ گزاری ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ قِيْعُوْكَ لَتَبِيْعَكَ وَ سَعْدَانِكَ فَيُنَادِيْ بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَامُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعَثًا اِلَى النَّارِ ۔

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ اَنْ يَّبْسِطَ هَارِ بَيْتِ فِي الْجَنَّةِ ۔

بَاب ۱۲۶۴ كَلَامُ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِیْلَ وَ نِدَاءُ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَاَنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ اِنِّیْ یَلْقَى عَلَیْكَ وَ تَلْقَاہُ اَنْتَ اِنِّیْ تَاْخُذُہُ عَنْہُمْ وَمِنْہُ فَتَلْقَى اٰدَمُ مِنْ رَبِّہِ کَلِمَاتٍ ۔

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِيْہِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اِذَا أَحَبَّ عَبْدًا اَنَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَاَحْبَبْہُ فَيُحِبُّہُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِی السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَاَحْبَبْہُ فَيُحِبُّہُ اَهْلُ السَّمَاءِ وَ یُوضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِیْ اَهْلِ الْاَرْضِ ۔

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الرَّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَعَابُونَ فِیْکُمْ مَلَائِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَ مَلَائِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَ یَجْتَمِعُوْنَ فِی صَلَوةِ الْعَصْرِ وَ صَلَوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ ہَا تُوُوْا فِیْکُمْ فِیْسَا لَہُمْ وَ هُوَ اَعْلَمُو

كَيْفَ تَرْكَنُو عِيَارِي فَيَقُولُونَ تَرْكَنُوا هُمْ وَهُمْ  
يُصَلُّونَ وَاتَيْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ۚ

نے انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے، جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ۚ

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فِي  
جَبْرِيلَ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَجَّ مَاتَ كَدُ يُشْرِكُ يَا لِلَّهِ  
شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَلَئِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ  
وَلَئِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى ۚ

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فِي  
جَبْرِيلَ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَجَّ مَاتَ كَدُ يُشْرِكُ يَا لِلَّهِ  
شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَلَئِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ  
وَلَئِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى ۚ

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَلْحٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَلَانُ  
إِذَا آدَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ اللَّهُمَّ اسْلَمْتُ نَفْسِي  
لَكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي لَكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي  
لَكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً  
إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ  
بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ  
كَأَنَّكَ إِنْ مِتُّ فِي لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ  
أَمُوتُتُ أَصَبْتُ أَحَبًّا ۚ

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي حَالِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ مُزِلْ أَلْبَابَ سَرِيعِ  
الْحِسَابِ أَهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَارْزُقْ بِهَمِّ نَادٍ

پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ بندوں کے احوال کا سب سے زیادہ جاننے والا  
ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم  
ان کے پاس گئے، جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ۚ

۲۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاصیل نے  
ان سے معرور نے حدیث بیان کیا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور  
مجھے یہ بشارت دی کہ جو شخص اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو  
شریک نہیں ٹھہرانا جو گا تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا، گو اس نے  
چوری اور زنا بھی کی ہو؟ فرمایا کہ گو اس نے چوری اور زنا کی ہو۔

۱۲۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے  
ساتھ نازل کیا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔ مجاہد نے بیان کیا  
کہ ”یَتَنَزَّلُ إِلَّا مَرْبِیْنَهُمْ“ کا مفہوم ہے کہ ساتویں آسمان  
اور ساتویں زمین کے درمیان۔

۲۳۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوس نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق ہمدانی نے حدیث بیان کی، ان سے  
براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا کرو: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان  
میرے سپرد کر دی اور اپنا رخ تیری طرف موڑ دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد  
کر دیا اور تیری پناہ لی، تیری طرف رغبت کی وجہ سے اور تجھ سے ڈر کر  
تیرے سوا کوئی پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو  
تم نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جو تو نے بھیجا۔ پس اگر تم آج  
رات مر گئے تو فطرت پر مرے گا اور صبح کو زندہ اٹھے، تو ثواب  
ملے گا ۚ

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عبد اللہ بن  
ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے،  
جلد حساب لینے والے، جماعتوں کو شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ دے ۚ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۝

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي  
بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرُ  
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالَ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَلِّ بِمَكَّةَ فَكَانَ  
إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ قَسَبُوا الْقُرْآنَ  
وَمَنْ أُنْزِلَ مِنْ جَاءَ بِهِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا لَا تَجْهَرُ  
بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ وَلَا تُخَافُتْ  
بِهَا عَنْ أَمْعِيكَ فَلَا تَسْمَعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ  
سَبِيلًا أَسْمِعُهُمْ وَلَا تَجْهَرُ حَتَّى يَأْخُذُوا بِكَ  
الْقُرْآنَ ۝

۱۲۶۶۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ  
يُمَيِّدُوا كَلَامَ اللَّهِ كَقَوْلِهِ فَصْلٌ حَتَّى وَ  
مَا هُوَ بِالْمَزَلِ بِالْكَبِّ ۝

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِي ابْنَ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ  
وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمُ لِي وَآنَا  
أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَآكَلَهُ وَشَرِبَهُ مِنْ  
أَجْلِ الْقَوْمِ جُتَّةً وَلِلْعَالَمِ قَرْمَتَانِ قَرْمَةٌ  
عَيْنٌ يُنْظَرُ دَرَحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفٌ قَوْمٌ

حمیدی نے یہ اضافہ کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
ابی خالد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا  
اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۝

۲۳۳۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے ابن  
ابی بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے آیت ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا“ کے بارے  
میں بیان کیا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم مکہ میں چھپ کر عبادت کرتے تھے۔ اگر آواز بلند کرتے تو مشرکین  
سننے اور قرآن مجید اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لایہوالے  
کو گالی دیتے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اپنی نماز میں نہ آواز  
بلند کرو اور نہ بالکل آہستہ“ یعنی آواز اتنی بلند نہ کرو کہ مشرکین سن لیں  
اور آہستہ نہ کرو کہ آپ کے ساتھی بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان کے درمیان  
راستہ اختیار کرو۔ اپنے اصحاب کو سناؤ۔ البتہ آواز بلند نہ ہوتا کہ  
وہ تم سے سن سکیں ۝

۱۲۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام  
بدل دیں“ ۝ بقول فصل ”یعنی قرآن حق ہے۔  
”وَمَا هُوَ بِالْمَزَلِ“ یعنی کھیل کود نہیں۔

۲۳۳۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اہلان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو برا بھلا  
کہتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام معاملات ہیں۔  
میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں ۝

۲۳۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ روزہ  
میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ بندہ اپنی شہوت، کھانا،  
پینا میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے  
لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور ایک

الْحَاثِمِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَاحِ الْمُسْلِكِ ۝

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَّادٌ  
مِنْ ذَمِيرٍ فَجَعَلَ يَخُفِّي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ  
يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا  
رَبِّ وَلَكِنْ لَّا غِنَى عَنِّي بِرَزَقِكَ ۝

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ  
أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ  
رُسُلُنَا بَارِكَ مَلَكِي لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا  
حِينَ يَنْفِي نُفُثَ اللَّيْلِ الْأَخْوَثِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي  
فَأَسْتَجِبْ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي  
فَأَغْفِرَ لَهُ ۝

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ نَحْنُ الْأَخْوَثُ السَّائِقُونَ يَوْمَ لِقَائِنَا وَهَذَا  
الْأَسَانِدُ قَالَ اللَّهُ أَتَقُونَ اللَّهَ ۝

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
فَقَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَحَامٌ  
أَدْنَاهُ فِيهِ شَرَابٌ فَاتْرُكْهَا مِنْ تَرِبَتِهَا السَّلَامُ  
وَلَا تَبْذُرْهَا وَبَسِيتَ مَنِيَّ فَصَبَّ لَا صَغَبَ فِيهِ وَلَا  
نَصَبَ ۝

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملتا ہے اور رزقہ دار کے منزلی ہو  
اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے ۝

۲۳۴۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے  
حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایوب علیہ السلام کپڑے کا رکر  
تہا رہے تھے کہ نبی کی لڑکیوں کا ایک دل ان پر آکر گرا اور آپ انھیں  
اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے، ان کے رب نے انھیں ندادی لے ایوب! کیا  
میں نے تمہیں اس سے تنگی نہیں کر دیا تھا جو تم دیکھ رہے ہو؟ آپ نے کہا کیوں  
نہیں، لیکن مجھے تیری برکت سے استغناء نہیں ہو سکتا۔

۲۳۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو عبد اللہ الاعرج نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب  
تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دیا پر جلوہ فرما ہے اس وقت جب رات کا آخری  
تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کون بلاتا ہے کہ میں اسے  
جواب دوں، مجھ سے کون مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، مجھ سے کون مغفرت  
طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں؟

۲۳۴۳۔ ہم سے ابراہیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے  
خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے حدیث  
بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری امت  
ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اور اسی سند سے مروی  
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا۔

۲۳۴۴۔ ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب ریل علیہ السلام نے فرمایا، یہ خدیجہ  
رضی اللہ عنہا جو آپ کے پاس برتن میں کھانا یا پانی لے کر آتی ہیں، انھیں  
ان کے رب کی طرف سے سلام کہیے اور انھیں موتی کے ایک عمل کی خوشخبری  
سنائیے جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی ۝

۲۳۴۵۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ  
أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ  
أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ۖ

۲۳۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا سُكَيْمُ بْنُ الْأَحْوَلِ أَنَّ  
طَاوُسًا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ  
قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَاسِمُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ  
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَ  
النَّارُ حَقٌّ وَالْثَبُوتُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ  
لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَحَيْلِكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ  
أَبْتَسْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاحْفَظْ لِي  
مَا قَدَّمَكَ وَمَا آخَرْتَهُ وَمَا أَتَتْكَ وَمَا أَهْلَنْتَ  
أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ۖ

۲۳۴۷ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُهْمَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بَرْنَيْدٍ الْأَيْبِيُّ  
قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ قَالَتْ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ  
وَسُعَيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَحُلَيْمَةَ ابْنَةَ وَاقِصٍ وَحَبِيبَةَ اللَّهِ  
ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْوُفْدِ  
مَا قَالُوا فَبَدَّهَا اللَّهُ يَتِمَّا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ  
مِنْ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَهْلُ أَنْ اللَّهُ يُزِيلَ فِي  
بَدَائِعِي وَخَيَائِنِي وَيَشَاقِي فِي لَفْظِي كَانَ أَحَقَرُ مِنْ

خبر دی، انھیں محدث نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں  
نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ آنکھ  
نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا  
ہوگا ۖ

۲۳۴۶ - ہم سے حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے  
حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں سکیم بن الاحول نے  
خبر دی، انھیں طاووس نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے  
سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد پڑھتے  
تو کہتے "اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا نور ہے  
حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے  
ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا رب ہے  
تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے۔ تیری ملاقات حق  
ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں اور قیامت  
حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے ہی جھکا، تجھ پر ہی ایمان لایا،  
تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی ذریعہ لڑا،  
تیری ہی طرف فیصلہ کے لیے آیا، پس تو میری مغفرت لرا اگلے پچھلے تمام  
گناہوں کی جو میں نے چپکا کر کیے اور جو علانیہ کیے، تو ہی میرا معبود ہے  
تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ۖ

۲۳۴۷ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن  
عمر غفرلہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن بزیار نے حدیث بیان  
کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن  
مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبداللہ بن عبداللہ سے سنا، نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جب تہمت  
لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ نے اس سے انھیں بری  
قرار دیا تھا، ان حضرات نے بیان کیا اور ہر ایک نے مجھ سے عائشہ رضی  
اللہ عنہا کی بیان کی ہوئی حدیث کا ایک حصہ بیان کیا۔ اہم المؤمنین نے بیان  
کیا کہ مجھ نے یہ خیال نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میری برأت کے لیے وحی  
نازل کرے گا جس کی تلاوت ہوگی، میرے دل میں میرا درجہ اس سے بہت کم تھا



کہ اللہ میرے بارے میں وحی نازل کرے جس کی تلاوت ہو، البتہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ میری برکت کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ان الذین جاءوا بالافك" دس آیتیں :

۲۳۴۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے نہ کھو، یہاں تک کہ اسے کر دے۔ جب اس کا ارتکاب کر لے پھر اسے اس کے برابر کھو۔ اور اگر اس برائی کو وہ میری وجہ سے جوڑ دیتا ہے تو اس کے حق میں ایک نیکی کھو اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنا چاہے تو اس کے لیے ارادہ ہی پر ایک نیکی کھو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس جیسی دس نیکیاں اس کے لیے کھو :

۲۳۴۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن ابی مرزوق نے اور ان سے سعید بن بسیر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور جب اس سے فارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبر جا۔ اس نے کہا کہ یہ قطع رحم سے تیری پناہ مانگنے والے کا مقام ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں صلہ رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کروں اور قطع رحم کرنے والے سے جدا ہو جاؤں؟ اس نے کہا کہ ہریرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر تیرا یہ مقام ہے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "ممن ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو زمین میں فساد کرو اور قطع رحم کرو"

۲۳۵۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے زہد بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بعض بندے صبح کا فریاد کرتے ہیں اور بعض بندے صبح ٹھونک کر کرتے ہیں۔

۲۳۵۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

أَنَّ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي يَأْمُرُ شَيْئًا وَلِكَيْ يَكُنْتُ أَرْجُو أَنَّ تَبْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يَتَبَرَّئِي اللَّهُ بِهَا فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْأَفْكَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ :

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا النُّعَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَلَادَ عَبْدِي أَنْ يَفْعَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ فَعَلَهَا فَامَّا كُتِبَتْهَا بِمَعْلُومَاتِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجَلِي فَامَّا كُتِبَتْهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَلَادَ أَنْ يَفْعَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَامَّا كُتِبَتْهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَامَّا كُتِبَتْهَا لَهُ بِعَشْرٍ مِثْلِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِثْلًا :

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مَعْوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَيْسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا مَرَّ مِنْهُ قَامَتِ الرَّجُومُ فَقَالَ مَتَى قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَايِنِ بِكَ مِنَ الْقَوَاطِعِ فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ دَوْلِكَ وَأَقْطَعُ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَبَلِّغْ لَكَ لَمْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَهْلَ عَسَيْتُمْ أَنْ تَكُونُوا أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ :

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفِيانٌ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَطَرًا لَشَيْءٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَانِفِي وَمُؤْمِنِي :

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

حدیث بیان کی، ان سے ابوا زناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے تو میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

۲۳۵۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوا زناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

۲۳۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوا زناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے جس نے کوئی نیک کام کبھی نہیں کیا تھا۔ وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں اور اس کی آدمی راکھ خشکی میں اور آدمی دریا میں بکھر دیں۔ کیونکہ واللہ! اگر اللہ نے اس پر قابو پایا تو ایسا عذاب اسے دے گا جو دنیا کے کسی فرد کو بھی دہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا،

تو نے کیا کہیں کیا تھا؟ اس نے عرض کی، تیرے خوف سے، اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے، چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی۔

۲۳۵۴۔ ہم سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ماسم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عمر سے سنا، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بندے نے گناہ کیے اور کہا، اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے، اللہ رب العزت نے کہا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر بندہ رکرا جتنا اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کا ارتکاب کیا۔ اور

ابی الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله إذا أحب عبدني لقاءي أحببت لقاءه وإذا كره لقاءي كرهت لقاءه؛

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَنَا عِنْدَ خَلْقِ عَبْدِي يَوْمَ

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ تَوَيْعْتُ خَيْرًا أَقْطَأَ فَإِذَا مَاتَ فَخَرِّقُوهُ وَادْرُوهُنَّصْفَةً فِي النَّجْرِ وَنِصْفَةً فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَكُنْ قَدْ رَأَى اللَّهُ عَلَيْهِ كَيْعَ بَنِيهِ عَذَابًا لَا يَعْذِبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ النَّجْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغُفِرَ لَهُ؛

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ لُحَيْشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَأَغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعْلَمُ عَبْدِي أَنَّهُ لَمْ يَرُبَّمَا يَخْضِرُ الذَّنْبُ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ يَعْبُدُنِي ثُمَّ مَكَدَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ

كَتَبْتُ اَذْنَبْتُ وَاَصَيْتُ اَخْرَجَا غَفِرُهُ فَقَالَ اَعْلَمُو  
عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاخُذُ بِهِ  
عَقْرَتِي يَعْبُدُنِي ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَذْنَبْتُ  
ذَنْبًا وَرَبِّهَا قَالَ اَمَّا ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ  
اَصَيْتُ اَوْ اَذْنَبْتُ اَخْرَجَا غَفِرُهُ لِي فَقَالَ اَعْلَمُو  
عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاخُذُ بِهِ  
عَقْرَتِي يَعْبُدُنِي مِثْلًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ ۝

عرض کی میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی معاف کر دے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے  
اور اس کے بدلے میں سزا دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر  
جب تک اللہ تے چاہا بندہ کرا رہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور  
میں عرض کی اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کر لیا ہے تو مجھے معاف کر دے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف  
کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف  
کیا۔ تین مرتبہ۔ پس جو چاہے کرے۔

۲۳۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے  
معتز نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، ان سے قتادہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابوسعید  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں میں سے ایک شخص کا  
ذکر کیا۔ اس کے متعلق آپ نے ایک کلمہ فرمایا یعنی اللہ نے اسے مال و اولاد  
سب کچھ دیا تھا۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس نے اپنے  
لڑکوں سے پوچھا کہ میں تمھارے لیے کیسا باپ ثابت ہوا، انھوں نے کہا  
کہ بہترین باپ۔ اس پر اس نے کہا کہ لیکن اس باپ نے اللہ کے لیے کوئی  
نیک کام نہیں کیا۔ اور اگر اللہ اس پر قابو پا گیا تو اسے عذاب دے گا۔ تو  
دیکھو جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں  
تو اسے پیس ڈالنا اور جس دن تیرا آدھی آئے اس میں میری یہ راکھ  
اٹھا دینا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر اس نے اپنے بیٹوں  
سے عہد و پیمان لیے۔ اور خدا گواہ ہے انھوں نے ایسا ہی کیا اور پھر انھوں  
نے اسے تیز ہوا کے دن اٹھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا، تو وہ  
ایک مرد بن گیا جو کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے! تجھے  
کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو یہ طرز عمل اختیار کرے، اس نے کہا کہ  
تیرا خوف۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی یہ کی کہ اس پر رحم کیا۔  
پھر میں نے یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے  
اسے سلمان سے سنا۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ ”اذرونی فی البحر“  
یا جیسا کہ انھوں نے حدیث بیان کی۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان  
معتز نے حدیث بیان کی اور ”لعمریہ“ کے الفاظ کہے اور خلیفہ نے

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ ابْنَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ  
عَبْدِ الْغَارِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَدْبَمَنَ كَانَتْ  
تَبْلُكُهُ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا لَوْ وَلَدًا  
فَلَمَّا حَضَرَ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ أَيُّ أَبٍ كُنْتُ  
لَكُمْ قَالُوا خَيْرُ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَعَبْتُمْ أَوْ لَمْ  
يَبْتِزُّ عَنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
يَعْدِي بِهِ فَاظْهَرُوا إِذَا مِثْتُ مَا حَقَّقُونِي حَتَّى إِذَا  
صُرْتُ صَحْبًا مَا سَحَقُونِي أَوْ قَالَ مَا سَحَكُونِي فَإِذَا  
كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ مَا ذُرُونِي فِيهَا فَقَالَ بَيِّنْ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَذَ مَوَارِثَهُمْ عَلَى  
ذَلِكَ وَرَبِّي فَعَمَلُوا ثُمَّ أَذْرُوهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ  
فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَلَمَّا هُوَ رَجُلٌ مَا يُعْرِ قَالَ  
اللَّهُ أَيُّ عِبْدِي مَا حَمَلْتُكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ  
قَالَ لَمَّا تَلَا قَوْلَكَ أَوْ قَوْلِي مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَا مَا هُ  
رَحِمَهُ وَعِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا تَلَا مَا هُ غَيْرَهَا  
فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ  
سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَنِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا  
حَدَّثْتَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ  
يَبْتِزُّ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتِزُّ

فَسَرَّهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّ خَيْرٌ

بَابُ ۱۲۶۷ كَلَامُ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

۲۳۵۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ زَائِدٍ حَدَّثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَيَّاشٍ عَنْ  
حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شَقِيقُ  
قُلْتِ يَا رَبِّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
خَرَدَةٌ فَإِنَّهُ يُقَدَّرُ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مَنْ  
كَانَ فِي صَبَةٍ دَنَى نَحْيٍ فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى  
أَمَّا يَعْرَ حُومٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی منصور کی انھیں کی طرف دیکھ رہا ہوں (جو سے آپ اشارہ کر رہے تھے)

۲۳۵۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هَلَالٍ الْعَنْزِيُّ  
قَالَ اجْتَمَعْنَا نَحْنُ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا ثَابِتٌ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ  
لَنَا عَنْ حَدِيثٍ شَفَاعَةِ قَادَا هُوَ فِي قَصْرِ  
قَوَاقِفِهِ لِيُعَلِّيَ الشَّيْءَ فَأَسْتَأْذَنَّا فَادْخَلْنَا وَهُوَ  
قَاعِدٌ عَلَى دِرَاسِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلُهُ عَنْ  
شَيْءٍ دُونَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ  
هُوَ رَجُلٌ حَرَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءَ ذَلِكَ  
يَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ  
الْقِيَامَةِ مَا جِئْنَا مِنْ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ  
آدَمَ فَيَقُولُونَ اسْتَعْنِ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ  
لَهَا دَرَكِينَ عَلَيْكُمْ يَا بَرَاهِمَ فَإِنَّهُ يَخْلِي الرَّاغِبِينَ  
فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا دَرَكِينَ عَلَيْكُمْ  
مُؤْمِنِي فَإِنَّهُ يَكْلِيهِمْ اللَّهُ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ

بیان کیا، ان سے معتز نے حدیث بیان کی اور "لو بیتئذ" کہا، قتادہ نے  
اس کی تفسیر "لو بیتئذ" سے کی۔

۱۲۶۷- اشرع و جل کا قیامت کے دن انبیاء وغیرہ سے  
کلام کرنا۔

۲۳۵۶- ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن  
عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن میاش نے، ان سے حمید نے  
بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت قبول  
کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! جنت میں اسے بھی داخل کیجیے جس کے  
دل میں رائی برا بھی ایمان ہو۔ چنانچہ یہ داخل کیے جائیں گے۔ پھر میں  
کہوں گا اے رب! اسے بھی جنت میں داخل کیجیے جس کے دل میں  
محمول ترین ایمان ہو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گویا میں اس وقت

۲۳۵۷- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن  
زید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ہلال العنزی نے حدیث بیان  
کی، کہا کہ بصرہ کے کچھ لوگ ہمارے پاس جمع ہو گئے۔ پھر ہم انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے۔  
تاکہ وہ ہمارے لیے شفاعت کی حدیث پڑھیں، وہ اپنے محل میں تھے۔  
اور جب ہم پہنچے تو چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے اجازت چاہی  
اور ہمیں اجازت دی گئی، اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے، ہم نے  
ثابت سے کہا تھا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے کچھ اور نہ پوچھنا،  
چنانچہ انھوں نے کہا اے ابو حمزہ! یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں  
اور آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنا چاہتے ہیں، انھوں نے کہا کہ  
ہم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ قیامت کا  
دن جب آئے گا تو لوگ ٹھائیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہونگے  
پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے  
رب کے پاس شفاعت کیجیے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ تم  
ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ ابراہیم  
علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔

لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بَعْثِي فَأَنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَ  
كَلِمَتُهُ يَا نُونُ عَيْسَى قِيْلَ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ  
بِمَحَبَّتِكَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نُونُ فَأَقُولُ أَنَا  
لَهَا فَأَسْتَاذِنُ عَلَى رَبِّي قِيْلَ لِي وَيَلْمِئُوهَا بِمَا  
أَحْمَدُهَا بِهَا لَا تَحْضُرُ فِي الْآنَ فَأَحْمَدُهَا بِتِلْكَ  
الْحَمْدِ وَأَخْبَرْتُه سَاجِدًا قِيْلَ يَا مُحَمَّدُ  
ارْقُمْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ وَسَلْ تُعْطَى وَ  
اشْفَعْ لَشَفْعٍ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّئِي قِيْلَ  
انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
كَيْفَرٌ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوذُ  
فَأَحْمَدُهَا بِتِلْكَ الْحَمْدِ ثُمَّ أَخْبَرْتُه سَاجِدًا  
قِيْلَ يَا مُحَمَّدُ ارْقُمْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ وَ  
سَلْ تُعْطَى وَاشْفَعْ لَشَفْعٍ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّئِي  
أُمِّئِي قِيْلَ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
مُشْقَالٌ ذَرِيَّةٌ أَوْ خَرْدَلِيَّةٌ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ  
ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهَا بِتِلْكَ الْحَمْدِ ثُمَّ أَخْبَرْتُه  
سَاجِدًا قِيْلَ يَا مُحَمَّدُ ارْقُمْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ  
لَكَ وَسَلْ تُعْطَى وَاشْفَعْ لَشَفْعٍ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّئِي  
أُمِّئِي قِيْلَ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
أَذَى أَذَى أَذَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ  
فَأَخْرِجْهُ مِّنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا  
مِنْ عِنْدِ آلِيسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا كَوْ مَسْرُ نَا  
بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَكِّلٌ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ  
فَحَدَّثَنَا بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ  
فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ  
جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ آلِيسَ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ تَرَ  
مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيَ حَدَّثَنَا  
بِالْحَدِيثِ فَأَتَيْتُ إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيَ  
فَقُلْنَا لَعَزِيزُ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَ

البتیم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی حاصل  
کرنے والے ہیں، لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور وہ بھی  
کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، البتیم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ  
کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے  
پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں البتیم محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس جاؤ، لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں  
شفاعت کے لیے ہوں اور میرے اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔  
اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ (اور اللہ تعالیٰ تعریفیں مجھے (الہام کریں گے  
جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بلیں کروں گا اور جو اس وقت مجھے یاد نہیں  
چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا  
تو مجھ سے کہا جائے گا کہ عمو! اپنا سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا۔ مانگو  
دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں کہوں گا  
اے رب! میری امت، میری امت کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو نکال  
لو جن کے دل میں ذریہ یا رائی برابر ہی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور  
ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوگوں کا اور وہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے  
سجدہ ریز ہو جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ، کہو آپ کی سستی  
ہائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا  
جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی سے کم سے کم تر حصہ کے برابر ایمان ہو  
اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پھر میں جاؤں گا اور نکالوں گا۔ پھر جب ہم انس  
رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ  
ہمیں حسن بصری کے پاس چلنا چاہیے۔ وہ اس وقت ابو خلیفہ کے مکان  
میں روپوش تھے امدان سے وہ حدیث بیان کرتی چاہیے جو انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کی۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انھیں  
سلام کیا۔ پھر انھوں نے ہمیں اجازت دی اور ہم نے ان سے کہا۔ اے  
ابو سعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
کے یہاں سے آئے ہیں اور انھوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث  
بیان کی اس جیسی حدیث ہم نے نہیں دیکھی، انھوں نے کہا کہ بیان کرو۔ ہم نے  
ان سے حدیث بیان کی۔ جب اس مقام تک پہنچے تو انھوں نے کہا کہ اور  
بیان کرو۔ ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ انھوں نے نہیں بیان کی، انھوں نے

هُوَ يَجْعَلُ مِنْدُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَلَيْسَ آمُ كَرِهَ  
 أَنْ تَتَكَلَّمُوا فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ حَدِّثْنَا فَصَحَّحَكَ وَقَالَ  
 خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتَهُ إِلَّا وَكَأَنَّا الرُّبُودُ أَنْ  
 أَحَدًا تَكُونُ حَدَّثَتْنِي كَمَا حَدَّثْتُكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُوذُ  
 بِاللَّيْلَةِ فَأَحْسَدُهُ بِتِلْكَ ثُمَّ أَخَذَ لَهُ سَاجِدًا  
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْزُقْ رَأْسَكَ وَقُلْ لِيَسْمَعَ وَسَلْ نَعَطُ  
 وَاسْمَعُ تَشْفَعُ مَا قَوْلُ يَا رَبِّ الثَّوْنُ لِي فَيَنْتَنَ قَالَ  
 لَوْلَا إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزِّي وَجَلَالِي وَكِبَرِي يَا بِي  
 وَعَظَمَتِي لَا أُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَوْلَا إِلَّا اللَّهُ ۝

کہا کہ انس رضی اللہ عنہ جب صمت مند تھے ہمیں سال اب سے پہلے، تو  
 انھوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی بھول گئے  
 یا اس لیے بیان کرنا پسند کیا کہ کہیں لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ ہم نے کہا  
 ابوسعید پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے آپ اس پر سنئے اور فرمایا  
 انسان بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اس لیے کیا ہے  
 کہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اسی طرح  
 حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی (اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ) آنحضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں جو حق مرتبہ لوگوں کا اور وہی تعریفیں کروں گا  
 اور اللہ کے لیے عہدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ فرمائے گا لے محمد! اپنا سر اٹھاؤ  
 کہوئی جائے گی، مانگو یا جائے گا، شفاعت کو شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا لے رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجیے جنھوں نے  
 "لا الہ الا اللہ" کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے غلبے، میرے جلال، میری کبریائی، میری عظمت کا قسم! میں اس میں سے انھیں بھی نکالوں گا  
 جنھوں نے کلمہ "لا الہ الا اللہ" کہا ہے ۝

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
 عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَخْرَأَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَ  
 أَخْرَأَ أَهْلَ النَّارِ خُرُوجَ جَاوِزِ النَّارِ رَجُلٌ يَنْخَرُجُ  
 حَبْرًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ  
 الْجَنَّةُ مَلَأَتْ فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ  
 ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلَأَتْ فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ  
 مِغْلًا فِي الدُّنْيَا عَشَرَ مَرَّاتٍ ۝

۲۳۵۸۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن  
 موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان  
 سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے  
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے بعد میں  
 داخل ہونے والا اور دوزخ سے سب سے بعد میں نکلنے والا وہ شخص  
 ہوگا جو گھسٹ کر نکلے گا، اس سے اس کا رب کہے گا جنت میں داخل  
 ہو جا۔ وہ کہے گا میرے رب! جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے اس طرح  
 اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے یہ کہیں گے اور ہر مرتبہ یہ بندہ جواب دے گا  
 کہ جنت تو بھری ہوئی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تیرے لیے دنیا کے  
 دس گنا ہے ۝

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى  
 ابْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَبِثَةَ عَنْ عَدِيٍّ  
 ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَيْكِلَةٌ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ  
 وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيَمَنْ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا  
 مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشَامَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا  
 مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْفَاءَ

۲۳۵۹۔ ہم سے علی بن حجر نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس  
 نے خبری، انھیں اعمش نے انھیں خبیثہ نے اور ان سے عدی بن حاتم  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں  
 سے ہر شخص سے تمھارا رب اس طرح کلام کرے گا کہ تمھارے اور اس کے  
 درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا اور اسے اپنے  
 اعمال کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا اور  
 اسے اپنے اعمال کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے سامنے دیکھے گا

تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، پس جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن موملہ حدیث بیان کی، ان سے خبیثہ نے اسی طرح۔ (اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ جہنم سے بچو) خواہ ایک (بھی بات ہی کے ذریعہ ہو۔

دَجِبَهُ مَا تَقَرُّ النَّارَ وَلَوْ بِشَيْءٍ تَمَرَةٍ قَالَ لَا اَعْمَشُ  
وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ خَبِيثَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ  
فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۝

۲۳۶۰. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ جَبْرُ مِنْ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّكَ إِذَا  
كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السُّنُوتَ عَلَى رَضِيعٍ  
وَالْأَرْضِينَ عَلَى رَضِيعٍ وَالْمَاءَ وَالْغُرَى عَلَى رَضِيعٍ  
وَالْخَلَائِقَ عَلَى رَضِيعٍ ثُمَّ يَهْرُ مِنْ ثُمَّ يَقُولُ  
أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُكَ حَتَّى يَدُوتَ فَوَاجِدُهُ تَعْجَبًا  
وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ ۝

۲۳۶۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُثْوَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ  
عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ فِي التَّجْوِي قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ  
حَتَّى يَضَعَ كَفَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعْبَلْتَ كَذَا أَوْ كَذَا  
فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَجَلْتَ كَذَا أَوْ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ  
فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا  
مَا أَنَا أَغْفُوهُ هَآلِكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۲۶۸ قَوْلِهِ دَلَّكَ اللَّهُ مُوسَى

تَنْكِحَتُمَا ۝

۲۳۶۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

۲۳۶۰. ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور کہا کہ جب قیامت برپا ہوگی تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر زمین کو ایک انگلی پر، پانی اور کھجور کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر کرے گا اور پھر اسے ملائے گا اور کہے گا۔ میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں میں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے۔ اس بات کی تصدیق اور تعجب کرتے ہوئے پھر آنحضور نے آیت پڑھی ”انھوں نے اللہ کی اس کی شان کے مطابق قدر نہیں کی۔“ ارشاد خداوندی ”یشرکون“ تک

۲۳۶۱. ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، مگر وحشی کے بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح سنا ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا اور کہے گا تو نے یہ یہ عمل کیا تھا؟ بندہ کہے گا کہ ہاں چنانچہ وہ اس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ آدم نے بیان کیا ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۱۲۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ۱۰ اللہ نے موسیٰ سے

کلام کیا ۝

۲۳۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَبَرْتُ أَدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ أَدَمُ الَّذِي أَخَذْتُ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ أَدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْتُ مِثْقَالَ أُمِّ الْقُدُورِ عَلَى تَبَلٍ أَنْ أَخْلُقَ نَحْبَةَ أَدَمَ مُوسَى ۝

۝

۝

۝

۲۳۶۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ يَا اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَدَمُ أَبُو اللَّهِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِرَبِّهِ قَا سَجِدَ لَكَ الْمَلَائِكَةُ وَحَكَمْتَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ قَا شَفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَا كَرَفَيْدُ لَكُمْ خَطِيئَتُهُ الَّتِي أَصَابَ ۝

۝

۝

۝

۲۳۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شُرَيْكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَلِمَةً أُسْرَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ إِنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ أَقْبَرٍ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَهُوَ تَائِبٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَقْبَرُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَدَسُّهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ حُذُوٌّ وَآخِرُهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَلَمَّا رَعَوْهُ حَتَّى أَتَاهُ اللَّيْلَةُ أُخْرَى فَيَأْتِي قَلْبُهُ دَنَاءُ رَعِيَّتِهِ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمَّا يَكُونُ حَتَّى أَصْبَحُوا تَوَضَّعُوا عِنْدَ بَيْتِ رَمَزِمَ مَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جَبْرِئِلُ فَشَقَّ جَبْرِئِلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبِّهِ حَتَّى

ان سے حمید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ آدم میں جنھوں نے اپنی نسل کو جنت سے نکالا۔ آدم علیہ السلام نے کہا کہ آپ موسیٰ ہیں جنھیں اللہ نے اپنے پیغام اور کلام کے لیے منتخب کیا اور پھر بھی آپ مجھے ایسی بات کے لیے ملامت کرتے ہیں جو اللہ نے میری پیدائش سے پہلے ہی مفکر کر دیا تھا چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے ۝

۲۳۶۳- ہم سے سلم بن ابی اسیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ کاش کوئی ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اپنی اس حالت سے نجات پاتے۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ آدم ہیں، انسانوں کے حوا، اللہ نے آپ کو اپنے لطف سے پیدا کیا آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا۔ اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کریں۔ آپ جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں اور آپ اپنی غلطی انھیں یاد دلائیں گے جو آپ سے سرزد ہوئی تھی ۝

۲۳۶۴- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریک بن عبد اللہ نے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے مراح کے لیے لے جایا گیا کہ وحی آنے سے پہلے آپ کے پاس تین افراد آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ ان میں سب سے بہتر ہیں، تیسرے نے کہا کہ ان میں جو سب سے بہتر ہیں انھیں لے لو، اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا، یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سوراٹا تھا۔ انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔



كَرَعَ مِنْ صَدْرِهِ وَجُفَاهُ فَسَلَّاهُ مِنْ مَاءٍ ذَمَرَمَ  
يَسِيرُهُ حَتَّى أَتَى جَوْفَهُ ثُمَّ أَرَى يَطْلُبُ مِنْ ذَهَبٍ  
فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ تَحْتُهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَحْمَدُ هُنَا بِهِ  
صَدْرُهُ دَنَافِيدُ كَأَنَّهُ عُرُودِي حَلِيقُهُ ثُمَّ أَطْبَقَهُ  
ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثُّنْيَا فَعَرَبَ بَابًا مِنْ  
أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مِنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ  
قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ  
قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْجَبًا بِهِ دَاهِلًا كَيْسْتَنْبِشِرُ بِهِ  
أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ  
فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الثُّنْيَا أَدَمَ  
فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ  
أَدَمُ فَقَالَ مَرْجَبًا وَاهِلًا يَا بَنِي نَحْشَ الْإِبْنِ أَنْتَ  
فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الثُّنْيَا يَهْدِيهِ يَطْلُبُهُمَا فَقَالَ  
مَا هَذَانِ النَّهْدَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا اللَّيْلُ وَ  
الْفُجَاءُ عَنْهُمْ هَذَا ثُمَّ مَعِيَ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا هُوَ  
يَهْتَرُ خَرَّ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنَ التُّوَلُوبِ وَرَبَّجِبَ فَغَوَّبَ  
بِيَدِهِ فَإِذَا هُوَ مِنْكَ قَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ  
هَذَا الْكَوْثُرُ الَّذِي خَبَأْتَ رَبِّكَ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى  
السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلُ مَا  
قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ  
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ  
بُؤِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْجَبًا بِهِ دَاهِلًا ثُمَّ  
عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلُ مَا  
قَالَتْ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ  
فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ  
الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّادَةِ  
فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ  
السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ كُلِّ سَمَاءٍ فِيهَا  
أَنْبِيَاءٌ قَدْ سَبَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيْسَ فِي

چنانچہ انھوں نے آپ سے بات نہیں کی۔ بلکہ آپ کو اٹھا کر زمزم کے کنوئیں  
کے پاس لائے، یہاں جبریل علیہ السلام نے آپ کا کام سمجھا لیا اور آپ کے  
گلے سے دل کے نیچے تک سینہ چاک کیا اور سینہ ادھر پیٹ کو پاک کر کے  
زمزم کے پانی سے اسے اپنے ہاتھ سے دھویا، یہاں تک کہ آپ کا  
پیٹ صاف ہو گیا، پھر آپ کے پاس سونے کا ٹشت لایا گیا جس میں سونے کا  
ایک برتن ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اس سے آپ کے سینے اور حلق کی  
رگوں کو سیاہی ادا سے ہلکا کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اور  
اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں  
نے ان سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا کہ جبریل، انھوں نے  
پوچھا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ہیں۔  
پوچھا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں! آسمان والوں نے کہا انھیں  
خوش آمدید! آسمان والے اس سے خوش ہوئے، ان میں سے کسی کو معلوم  
نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے۔ جب تک کہ وہ انھیں  
بتا نہ دے۔ انھوں نے اللہ علیہ وسلم نے آسمان دنیا پر آدم علیہ السلام کو  
پایا۔ جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے حرا محمد آدم ہیں، آپ  
انھیں سلام کیجیے، آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا، کہا کہ خوش آمدید  
اپنے بیٹے کو، آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہیں، آپ نے آسمان دنیا میں وہ نہیں  
دیکھیں جو بہرہ ریز تھیں۔ پھر اے جبریل! یہ نہری کیسی ہیں؟ جبریل  
علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات کا منبع ہیں، پھر آپ آسمان پر  
اور چلے تو دیکھا کہ ایک دوسری نہر ہے جس کے اوپر موقی اور دزد برجد کا  
عمل ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ ٹھک ہے، پھر جبریل! یہ کیا ہے؟  
جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جسے اللہ نے آپ کے لیے محفوظ رکھا ہے، پھر آپ  
دوسرے آسمان پر چڑھے۔ فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے  
آسمان پر کیا تھا، کون ہیں؟ کہا جبریل، پھر آپ کے ساتھ کون ہیں؟  
کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پھر کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ  
ہاں! فرشتے بولے انھیں خوش آمدید ہو۔ پھر آپ کو لے کر تیسرے آسمان پر  
چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان پر کیا تھا، پھر  
چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر پانچویں  
آسمان پر آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا پھر چھٹے آسمان پر

الْبَاقِيَّةُ دَهْدُونَ فِي السَّابِقَةِ دَاخِرًا فِي الْخَامِسَةِ  
لَمْ أَحْظَ سُبُلَهُ دَائِرَاهُ فِي السَّابِقَةِ دَمُوعِي  
فِي السَّابِقَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى رَبِّ  
لَمْ أَظُنْ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَعَزَّ بِهِ قُوَى  
ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةُ  
الْمُنْتَهَى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعَذَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ  
مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَدْنَى اللَّهُ مِنِّي أَدْنَى  
لِإِلَهِ تَحْسِينِ صَلَاةٍ عَلَى أَمَّتِكَ كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِمَةٍ  
لَمْ يَمِطْ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى فَأَحْبَبَتْهُ مُوسَى فَقَالَ يَا  
مُحَمَّدُ مَاذَا عَاهَدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَاهَدَ إِلَى تَحْسِينِ  
صَلَاةٍ كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِمَةٍ قَالَ إِنْ أَمَّنْتَ لَا تَسْتَطِيعُ  
ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُحَقِّقْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ  
فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ  
كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ فَاشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ  
أَنْ تَعْمُرَ إِنْ شِئْتَ فَعَلَّاهُ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَ  
هُوَ مَكَانُهُ يَا رَبِّ خَفِيفٌ عَنَّا فَإِنْ أَمَّنْتَ لَا تَسْتَطِيعُ  
هَذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى  
فَأَحْبَبَتْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى  
صَارَتْ إِلَى تَحْسِينِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ أَحْبَبَتْهُ مُوسَى  
عِنْدَ الْخَمْسِينَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَوْتُ  
بَنِي إِسْرَائِيلَ قَرَّبُوا عَلَى آدَنِي مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا  
فَتَرَكُوهُ فَأَمَّتِكَ أَصْعَفُ أَجْسَادًا قُلُوبًا وَآبِدًا أَنَا  
وَأَبْعَادُ رَأْسًا عَامًا فَارْجِعْ فَلْيُحَقِّقْ عَنْكَ رَبُّكَ  
كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرِهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ  
فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنْ أَمَّنْتَ  
مُضْعَفًا أَجْسَادُهُمْ قُلُوبُهُمْ وَأَسْبَابُهُمْ وَ  
أَبْدَانُهُمْ فَخَفِيفٌ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ  
قَالَ كَلِمَتِكَ وَسَعْدَ إِلَيْكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَبُولُ الْقَوْلُ

آپ کے لئے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر آپ کے لئے کرب توں  
آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ ہر آسمان پر انبیاء ہیں جن کے  
نام آپ نے لیے تھے یہ یاد ہے کہ ادریس علیہ السلام دوسرے آسمان پر  
مردوں علیہ السلام چھ آسمان پر اور دوسرے نبی یا نبیوں آسمان پر۔  
جن کے نام مجھے یاد نہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھ آسمان پر۔ اور  
موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر، یہ انھیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی  
کی وجہ سے فضیلت ملی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے رب! میرا  
خیال نہیں تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔ پھر جبریل علیہ السلام  
انھیں لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں  
یہاں تک کہ آپ کو سدرۃ المنتہی پر لے کر آئے اور رب العزت و الجبروت  
سے قریب ہوئے اور اتنے قریب ہوئے جیسے مکان کے دونوں کنارے  
یا اس سے بھی قریب۔ پھر اللہ نے منجھ دوسری باتوں کے آپ کی امت پر  
دن اور رات میں پچاس نمازوں کی بھی وحی کی۔ پھر آپ اترے اور جب  
موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھا ہے  
محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ میرے رب نے  
مجھ سے دن اور رات میں پچاس نمازوں کا عہد لیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام  
نے فرمایا کہ آپ کی امت میں اس کی استطاعت نہیں، واپس جلیے اور  
اپنی اور اپنی امت کی طرف سے کمی کی درخواست کیجیے۔ چنانچہ آنحضور  
صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انھوں نے بھی  
اشارہ کیا کہ ہاں اگر چاہیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ آپ پھر انھیں لے کر ذوالجبروت  
کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کی اے رب!  
ہم سے کمی کر دیجیے۔ کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ  
اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس  
آئے تو انھوں نے آپ کو روکا۔ موسیٰ علیہ السلام آپ کو اسی طرح برابر  
اللہ رب العزت کے پاس واپس کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں  
ہو گئیں پانچ نمازوں پر بھی انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا  
اور کہا اے محمد! میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تہجر یہ اس سے کم پر کیا ہے  
وہ فلا توان ثابت ہوئے اور انھوں نے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم و دل  
بدن، نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے، آپ واپس جائیے اور اللہ

لَدَنِي كَمَا قُرِئْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْشُرُ امْتَارَهَا قَبْلِي تَحْسُوتُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ دَجِي تَحْسُ عَلَيْكَ فَدَجِعْ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خُفَّ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرُ امْتَارَهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ رَأَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى ذُنُوبِي مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ أَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِثْلًا اخْتَلَفْتُ إِلَيْكَ قَالَ فَاهْبِطْ يَا سَيِّدُ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقِظْ وَهُوَ فِي السُّجْدِ الْحَذَارِ :

رب العزت اس میں بھی کمی کر دے گا۔ ہر مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ تاکہ ان نے مشورہ لیں اور جبریل اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ جب وہ آپ کو پانچویں مرتبہ بھی لے گئے تو عرض کی اے رب میری امت جسم، دل، نگاہ اور بدن ہر حیثیت سے کمزور ہے پس ہم سے اور کمی کر دیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ وہ قول میرے یہاں بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام کتاب میں فرض کیا ہے اور فرمایا کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے پس یہ ام کتاب میں پچاس نمازیں ہیں لیکن تم پر فرض پانچ ہی ہیں چنانچہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس داپس آئے اور انھوں نے پوچھا کیا ہوا آپ نے کہا کہ ہم سے یہ تخفیف کی کہ ہر نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آدیا ہے اور انھوں نے چوڑ دیا۔ پس آپ واپس جاییے اور مزید کمی کر لئیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کہا اے موسیٰ! واللہ! مجھ اپنے رب سے شرم آتی ہے کیونکہ بار بار آ جا چکا ہوں، انھوں نے فرمایا کہ پھر اللہ کا نام لے کر اتر جاؤ۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد الحرام میں تھے :

### باب ۳۶۹ کَلَامُ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ :

۳۳۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ دَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَبِلُوا لِي بِكُمْ رَبَّنَا وَ سَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَبِلُوا هَلْ رَضِيتُمْ قَبِلُوا وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَآتَى شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَحُلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَذَا أَسْحَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا :

۱۲۶۹۔ اللہ کا کلام جنت والوں سے :

۳۳۶۵۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید ابن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہے گا اے اہل جنت! وہ بولیں گے لبیک وسعدیک! ہمارے رب! بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا تم خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہم خوش ہوں گے، اے رب! اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کی ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا میں تمہیں اس سے افضل انعام نہ دوں۔ جنتی پوچھیں گے اے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا گیگا کہ میں اپنی خوشنودی تم پر اتارتا ہوں اور اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا :

۳۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ

۳۳۶۶۔ ہم سے محمد بن سیان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَلَادِ يَآئِدُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي التَّرْجِعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ  
فِيهَا يَشْتِكُ قَالَ بَلَىٰ ذِكْرِي أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَرْجِعَ فَأَسْرَعَ  
وَبَدَأَ قَتْبًا دَمًا لَطَفَتْ تَبَاتُهُ وَاسْتَوَاؤُهُ وَ  
اسْتِغْصَارُهُ وَتَكْوِينُهُ أَمثالَ الْجَمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ  
لَعَالَىٰ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْعِبُكَ شَيْءٌ  
فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُعْجِدْ هَذَا إِلَّا  
فَرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ نَرْجِعَ فَأَمَّا  
فَعَنْ فَلَسْنَا يَا مَعْصِيَتِ اللَّهِ فَصَحِّحْكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب** ذَلِيلٌ لِلَّهِ بِالْأَمْرِ ذَلِيلٌ لِلْعِبَادِ  
بِالْبَدَاءِ وَالْتِصْرُوعِ وَالرَّسَالَةِ وَالْإِبْلَغِ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَأَذْكُرْهُ فَإِنِّي أَذْكُرْكَ فَإِنِّي  
عَلَيْهِمْ نَبَأٌ نُوْحٌ إِذْ قَالَ يَقَوْمِ يَقَوْمِ  
إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي  
بِآيَاتِ اللَّهِ تَعَالَىٰ اللَّهُ تَوَكَّلْتُ  
فَأَجْعَلُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ إِذْ  
يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا  
إِلَيَّ وَلَا تَنْظُرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا  
سَاءَ لَكُمْ مِّنْ أَجْرٍ إِن أَجْرِي إِلَّا عَلَى  
اللَّهِ وَآمَرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
غُمَّةً هُمْ دَافِعُونَ قَالَ فَجَاهِدُوا أَقْضُوا  
إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ يُقَالُ أُنْزِلُ أَقْضِ  
وَقَالَ فَجَاهِدُوا وَإِن أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ  
اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ  
إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَمَا  
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَمَوْءِمٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَهُ  
فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ وَحَقٌّ يَنْبَغُ مَا مِنْهُ  
حَيْثُ جَاءَهُ التَّبَأُ الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ

گفتگو کر رہے تھے، اس وقت آپ کے پاس ایک بدوی بھی تھے کہ اہل  
جنت میں سے ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کہتی لی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ  
نے کہا کہ کیا وہ سب کچھ تمہارے پاس نہیں ہے جو تم چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا  
کہ ضرور ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کہتی کروں۔ چنانچہ بہت جلدی وہ  
بیچ ڈالے گا اور پلک جھپکنے تک اس کا گنا، برا بھونا، کٹنا اور پہاڑوں  
کی طرح غلے کے انبار لگ جانا ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کہے گا، ابن آدم!  
اسے لے لے، تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی، اعرابی نے کہا  
یا رسول اللہ! اس کا لطف تو قریشی یا انصاری اٹھائیں گے، کیونکہ  
وہی کہتی باڑی والے ہیں، ہم تو کسان ہیں نہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم  
اس پر ہنس دیے۔

۱۲۷۰۔ اللہ کا اپنے بندوں کو حکم کے ذریعہ یاد کرنا اور بندوں کا  
اللہ کو دعا، عاجزی، رسالت اور خدا کا حکم پہنچانے کے  
ذریعہ یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ”پس تم مجھے  
یاد کرو اور میں تمہیں یاد کروں گا۔“ اور انھیں نوح کی خبر سناؤ  
جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا اے قوم! اگر تم پر میرا دھنا اور  
الہ کی نشانیں کو یاد دلانا تم پر گراں ہے تو میں اللہ ہی پر بھروسہ  
کیا۔ اور تم اپنے ذرائع اور اپنے شریکوں کو جمع کر لو۔ پھر  
ایسا نہ ہو کہ تمہارا معاملہ تمہارے لیے باعث پریشانی بن جائے  
پھر جو کچھ تمہیں میرے بارے میں کرنا ہے کر لو اور مجھے  
مہلت نہ دو اور پس اگر تم اعرابی کرتے ہو تو میں نے تم سے کوئی  
اجرت نہیں مانگی ہے۔ مجھے تو جبرائیل ہی کے یہاں ملے گا اور  
مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اطاعت گزاروں میں سے ہو جاؤں۔  
”غمة“ بمعنی تردد و غم اور تنگی۔ مجاہد نے کہا کہ ”اقضوا الی“  
کا مفہوم ہے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہو کر گذرے۔ ”افرق“  
بمعنی ”افق“ استعمال ہوتا ہے۔ مجاہد نے کہا کہ ”وان احد  
من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله“  
کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے پاس آئے اور جو کچھ  
آپ کہتے ہیں اسے سنتا ہے تو وہ محفوظ و مامون ہے تاکہ وہ  
آتا رہے اور اللہ کا کام سنتا رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے

صَوَابًا حَقًّا فِي اللَّهِ نِيَادَ عَمَلٍ بِهِ :

بَاب ۱۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ  
أَنَادًا أَذْقُولِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَجْعَلُونَ  
نَا أَنَادًا ذَلِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ قَوْلِهِ  
وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ  
وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ  
لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ  
مِنَ الْخَاسِرِينَ بَلِ اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ  
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ دَمَا يُؤْمِنُ  
أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا دَعَوْهُمُ مُشْرِكُونَ وَلَئِنْ  
سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَذَلِكَ إِيْمَانُهُمْ  
دَعَوْهُمُ بَعْدُ عَنْ غَيْرِهِ وَمَا ذَكَرُوا فِي خَلْقِ  
أَنفُسِهِ الْعِبَادَ ذَكَرْنَا بِهِمْ يَقُولُهُ تَعَالَى وَ  
خَلَقَ لِحَمَلٍ عَلَىٰ مَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا وَقَالَ  
جَاهِدُوا مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ  
بِالْوَسَّالَةِ وَالْعَذَابُ لِكَيْفَالِ الْقَادِرِينَ  
عَنْ صِدْقِهِ الْمُبْتَغِينَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ  
الرُّسُلِ وَرَبَّنَا لَكَ الْخِفْطُونَ عِنْدَنَا وَالَّذِي  
جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنَ وَصَدَّقَ بِهِ  
الْمُؤْمِنُونَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا الَّذِي  
أَعْطَيْتَنِي مَبِلْتُ بِمَا نِيْتُ :

ٹھکانے پہنچ جائے جہاں سے آیا ہے "النبأ العظيم" سے مراد  
قرآن ہے "صواباً" یعنی دنیا میں حق بات کہی اور اس پر عمل کیا ؟  
۱۲-۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس اللہ کے شریک نہ بناؤ" اور  
ارشاد خداوندی "اور تم اس کے شریک نہ بناتے ہو، وہ تو  
تمام دنیا کا رب ہے" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ لوگ جو  
اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔ اور  
بلاشبہ آپ پر اور آپ سے پہلے لوگوں پر وحی بھیجی گئی کہ اگر تم  
نے شرک کیا تو تمہارا عمل غارت ہو جائے گا اور تم نقصان  
اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے بلکہ صرف اللہ ہی کی عبادت  
کرد اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ" اور مکر مرنے کہا  
"وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا دَعَوْهُمُ مُشْرِكُونَ" کا  
مفہم یہ ہے کہ اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان زمین کو کس نے  
پیدا کیا تو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، یہ ان کا ایمان ہے  
لیکن وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں اور جو کچھ بندوں کے  
افعال اور ان کے اکساب کے مخلوق ہونے کے سلسلہ میں  
ذکر کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اور  
اللہ نے ہر چیز پیدا کی اور ہر انھیں ایک اندازہ پر مقرر کیا"  
مجاہد نے کہا کہ "ما نَنْزِلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ" میں  
حق سے مراد رسالت اور عذاب ہے "لیسال الصادقین  
عن صدقہم" پہنچانے والے اور تبلیغ کا مرنے والا کرنے  
والے انبیاء مراد ہیں "وَأَنَّا لَهُ لَخَافُطُونَ" یعنی ہمارے  
پاس محفوظ ہے "وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ" سے مراد  
قرآن مجید ہے "صدق" سے مراد سچ ہے۔ وہ قیامت کے

دن کے لیے گا کہ یہی وہ چیز ہے جو نے مجھے دی اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا ؟

۲۳۶۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے عمرو  
ابن شریل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے یہاں سب سے  
بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
شَرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الشُّرُكِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ  
تَجْعَلَ لِلَّهِ بِنْدًا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنْ ذَلِكِ

لَعَلَّيْكُمْ قُلْتُ لُعْرَائِي قَالَ تُعْرَانُ تَقْتُلُ وَكَذَلِكَ  
تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ لُعْرَائِي قَالَ تُعْرَانُ  
تُزْفِي بِحَيْدِلَةٍ جَارِكَ ۝

بَاب ۱۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ  
تَسْتَرْذِنُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ  
وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ كُنْتُمْ  
أَنْتَ اللَّهُ لَا يَبْلُغُ كَيْفِيًّا وَمِمَّا تَعْمَلُونَ ۝

۳۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَثَرْثِئِي  
أَوْ ثَرْثِئِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطْنُهُمْ قَلِيلَةٌ  
فَقَعَهُ قُلُوبُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ  
مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ  
إِنْ أَخْفَيْنَا قَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ لِمَاذَا  
جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ لِمَاذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرْذِنُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا  
أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةُ ۝

بَاب ۱۲۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ يَوْمٍ هُوَ  
فِي شَأْنٍ - وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنْ  
تَوْبِهِمْ مُخَدَّثٌ - وَقَوْلِهِ تَعَالَى تَعَلَّ  
اللَّهُ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا وَأَنْ  
حَدَّثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَّثَ الْمَخْلُوقِينَ  
يَقُولُهُ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ  
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْوُودٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ مَا يَشَاءُ وَإِنْ مِمَّا

تھیں پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ میں نے عرض کی  
کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خطرہ کی وجہ سے قتل کر دو کہ  
وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم  
اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

۱۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ تم اس خوف سے اپنے گناہ  
نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے ہی خلاف تمہارے کان،  
تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی بلکہ تم نے تو  
یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ بہت سی باتوں کو جانتا ہی نہیں جو  
تم کرتے ہو۔

۳۳۶۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے،  
ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ  
خانہ کعبہ کے پاس دو ثقفی اور ایک ثرثی یا (یہ کہا کہ) دو ثرثی اور  
ایک ثقفی جمع ہوئے، جن کے پیٹ کی چربی بہت تھی (تو بڑی تھی)  
اور جن میں سوجھ بوجھ کی بڑی کمی تھی، ان میں سے ایک نے کہا، کیا  
تمہارا خیال ہے کہ اللہ وہ سب کچھ سنتا ہے جو تم کہتے ہیں۔ دوسرے  
نے کہا کہ جب ہم زور سے بولتے ہیں تو سنتا ہے لیکن اگر ہم آہستہ بولیں  
تو نہیں سنتا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ تم اس خوف کی وجہ  
سے اپنے گناہ نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری  
کھال تمہارے ہی خلاف گواہی دیں گے۔ الْآيَةُ ۝

۱۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ہر دن وہ ایک شان میں ہے  
اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی بات  
نہیں آتی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ممکن ہے کہ اللہ اس  
کے بعد کوئی نئی بات پیدا کرے۔ اور اللہ کا کوئی نئی بات  
پیدا کرنا مخلوق کے نئی بات پیدا کرنے کی طرح نہیں ہوتا۔  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔  
اور بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔ اور ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی  
کہ اللہ تعالیٰ جو نیا حکم چاہتا ہے دیتا ہے اور اس نے

حکم دیا ہے کہ تم نمازیں کلام نہ کرو :

۲۳۶۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عاتق بن وردان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اودان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے مسائل کے بارے میں کسی طرح سوال کرتے ہو، تمہارے پاس تو خود اللہ کی کتاب ہے جو زمانہ کے اعتبار سے بھی تم سے سب سے زیادہ قریب ہے، تم اسے پڑھتے ہو، وہ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں :

۲۳۷۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی مسئلہ میں کیوں پوچھتے ہو، تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے وہ اللہ کے یہاں سے بالکل تازہ آئی ہے۔ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں اور اللہ تعالیٰ نے خود تمہیں بنا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی ہے اور بدل دیا ہے پھر خود ہی کھنسا اور دعویٰ کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے غلطی پر نیچی حاصل کریں، کیا اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں کرتا کہ تمہارے پاس خود علم آپکا ہے۔ خدا کی قسم! ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے کہ جو کچھ تمہارے اوپر نازل ہوا ہے اس کے متعلق وہ تم سے پوچھتے ہوں۔

۱۲۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : اور اس کے ساتھ اپنی زبان کو

حرکت نہ دیں اور وحی کے نازل ہونے کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کرنے کے متعلق تفصیل۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب بھی وہ

مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہے :

۲۳۷۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد : لا تَحْكُمُ بِمَا لِسَانُكَ کے متعلق کہ وحی نازل ہوتی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پراس کا بہت

أَحَدٌ أَنْ لَا تَحْكُمُوا فِي الصَّلَاةِ :

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَ كُلِّ كِتَابٍ اللَّهُ أَقْرَبُ الْكِتَابِ عَمَدًا يَا لِلَّهِ تَعَزُّدُ وَتَهْ غَضًا لَهُ يُشَبِّهُ :

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ بِدِينِكُمْ أَلَا تَدْرِي أَنَّ اللَّهَ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ الْأَخْبَارِ يَا لِلَّهِ غَضًا لَهُ يُشَبِّهُ وَتَهْ حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَغَيَّرُوا فَكُتِبُوا بِأَيْدِيهِمْ قَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْتَرَوْا بِذَلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا أَوْ لَا يَنْهَاهَا كُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْوَلُوعِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ :

بَابُ ۱۲۷۴ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى لَا تَحْكُمُ

بِهِ لِسَانُكَ وَيُعَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَوَّلْتُ فِي شَفَاتِهِ :

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَحْكُمُ بِمَا لِسَانُكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِمُ

مِنَ النَّبِيِّ شِدَّةً ذَكَرَ أَنْ يُحَرِّكَ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي  
ابْنُ عَبَّاسٍ أَحْوَجُ لَكُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَحْوَجُ لَكُمَا  
كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُغْجَلَ بِهِ  
إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ فَجَعَلَهُ فِي صَدْرِكَ  
ثُمَّ تَقْرَأُ بِهِ فَإِذَا قَرَأَهُ فَأَتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ  
لَهُ فَانصُتْ تَمُرَّانَ عَلَيْهِ إِنَّ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ جِبْرِيلُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ وَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ التَّحِيُّ  
مَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ ۝

**باب ۲۷۵** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاسْتَوْذَقُوا

أَوْ اجْهَرُوا بِمَا رَزَقَهُ عَلَيْهِ يَذَاتِ الْعُدَّةِ  
أَلَا يَعْلَمُونَ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

يَخَافَتُونَ يَسَاءَلُونَ ۝

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ  
بِهَا قَالَ نَزَلَتْ دَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ  
صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ  
وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِيَسْمِعْ  
مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ  
بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا  
تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ  
بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا

بار پڑھنا تھا اور آپ اپنے ہونٹ ہلاتے تھے۔ مجھ سے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ  
میں تمھیں ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح آنحضورؐ ہلاتے تھے، سید نے فرمایا  
کہ جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ ہونٹ ہلا کر دکھاتے تھے میں تمھارے  
سامنے اسی طرح ہلاتا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے اپنے ہونٹ ہلائے۔ ابن  
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ  
”لَا تُخَافِتْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُغْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ“  
جمعہ سے مراد سب میں محفوظ رکھنا ہے۔ پھر تم اسے پڑھو۔ پھر ہم جب  
پڑھیں تو اس کے پڑنے کی پیر دی کیجیے۔ یعنی خاموش ہو کر پہلے خود  
سے سنیں، پھر ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ آپ اسے پڑھیں گے بیان کیا کہ  
پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غور سے سنتے تھے۔  
اور جب چلے جاتے تو ان کی قراءت کے مطابق پڑھتے تھے ۝

۱۲۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اپنی بات آہستہ سے کہو یا زور

سے، اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو جاننے والا ہے کیا وہ اسے  
نہیں جانے لگے گا جو اس نے پیدا کیا اور وہ بہت باریک بین اور

باخبر ہے۔ ”تینا فتون“ اسے یسار آون۔

۲۳۷۲۔ مجھ سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے،  
انھیں ابو بشر نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور انھیں ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ  
بِهَا“ کے بارے میں کہ یہ آیت جب نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کہ میں چھپ کر دعا محال اسلام ادا کرتے تھے، لیکن جب اپنے صحابہ کو  
نماز پڑھائے تو قرآن مجید با ز بلند پڑھتے۔ جب مشرکین سنتے تو قرآن مجید کو  
اس کے اتارنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو گالی دیتے چنانچہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ اپنی قراءت میں آواز بلند کیجیے کہ مشرکین  
سنیں اور پھر قرآن مجید کو گالی دیں۔ اور نہ اتنا آہستہ ہی پڑھیے کہ  
آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ  
اختیار کیجیے ۝

۲۳۷۳۔ ہم سے عید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا



تخافت بجا، دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲۳۷۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں اور ان کے غیر سے نہ، اضافہ کیا کہ جو روزہ سے قرآن (نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں)

۱۲۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ایک شخص جسے

اللہ نے قرآن دیا اور رات اور دن اس میں بہک رہتا ہے

اور ایک شخص ہے جو کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا

علم ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ

نے واضح کر دیا کہ اس کے ساتھ مد قیام، اس کا فعل ہے۔

اور فرمایا کہ ”اس کی نشانیوں میں آسمان زمین کا پیدا کرنا

ہے۔ اور بخاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے۔

اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا۔ ”اور بھلائی کرو، امید ہے کہ

تم فلاح پاؤ گے۔“

۲۳۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث

بیان کی، ان سے اعشش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوبرزہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رکھ

صوف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن کا علم

دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے، تو ایک دیکھنے والا

کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا علم ہوتا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا

اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اس کے حق میں

خرچ کرتا ہے۔ دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اتنا مال حاصل ہوتا

تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

۲۳۷۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے زمری نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان

سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رکھ کے قابل تو دہری آدمی ہیں، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہو اور

وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا ہو، اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال

تخافت بجا فی اللہ عا۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا

ابْنُ جُرَيْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْسَ مِنَّا مَنْ كَوْنَتَيْنِ بِالْقُرْآنِ وَرَادَ غَيْرُهُ يَجْهَرُ

بِهِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَمَنْ يَقُومُ بِهِ

أَتَاءَ الْكَلِيلِ وَالْثَمَارِ وَرَجُلٌ يَقُولُ تَو

أُذِنَتْ لِي مِثْلَ مَا أُذِنَ لِهَذَا أَعَدْتُ كَمَا

يَفْعَلُ تَبَيَّنَ اللَّهُ أَنَّ قِيَامَهُ بِالنِّكَتَابِ

هُوَ فَعْلُهُ وَقَالَ دَمِنْ آيَتِهِ خَلَقَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ وَخَلَقَ الْوَلَدَ الْوَلَدُ

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَافْعَلُوا الْغَيْرَ لَعَلَّكُمْ

تَعْلَمُونَ

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ

الْقُرْآنَ فَمَنْ يَتْلُوهُ أَتَاءَ الْكَلِيلِ وَالْثَمَارِ فَمَنْ

يَقُولُ تَو أُذِنَتْ لِي مِثْلَ مَا أُذِنَ لِهَذَا أَعَدْتُ كَمَا

يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي

حَقِّهِ يَقُولُ تَو أُذِنَتْ لِي مِثْلَ مَا أُذِنَ لِهَذَا عَمِدْتُ

فِيهِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَمَنْ يَتْلُوهُ أَتَاءَ الْكَلِيلِ وَ

أَتَاءَ الثَّمَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ

دیا ہوا درود اسے رات و دن خرچ کرتا ہو۔ میں نے یہ حدیث سفیان سے  
کئی بار سنی لیکن "اخیرنا" کے عنوان کے ساتھ انھیں کہتے نہیں سنا اور یہ  
ان کی صحیح حدیثوں میں سے ہے۔

۱۲۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے رسول! پہنچا دیجیے وہ جو  
آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل ہوا ہے اور اگر  
آپ نے نہ کیا تو آپ نے اپنے رب کے پیغام کو نہیں پہنچایا  
اور نہ ہر گزے بیان کیا کہ اللہ کی طرف سے پیغام بھیجا ہے اور  
رسول کا کام اسے پہنچانا ہے اور ہر کام اسے ماننا ہے۔  
اور بیان کیا کہ معلوم ہونا چاہیے کہ انبیاء نے اپنے رب کے  
پیغام پہنچا دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
میں اپنے رب کے پیغامات کو تم تک پہنچاتا ہوں، اور جب  
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ شرکت نہیں کی تو انھوں نے کہا کہ عنقریب اللہ  
اس کے رسول اور مژنین تھارا اعلیٰ دیکھیں گے" اور عمر نے کہا  
کہ "ذکر الکتاب سے مراد یہی قرآن ہے" جو متقیوں کے لیے  
ہدایت ہے۔ اس سے مراد بیان و دلالت ہے، جیسا کہ اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "ذکر حکم اللہ" یعنی لہذا  
حکم اللہ۔ "لادیب" ای لا شدت۔ "تلك آیات"  
یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی جیسی آیت "حقاً اذا  
کنتم فی الفلک وجہین بھو" ہے یعنی بکو۔ اور  
السر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے مومن حرام کوران کی قوم کے پاس بھیجا اور انھوں  
نے کہا کہ کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو کہ میں رسول اللہ کا  
پیغام تم کو پہنچاتا ہوں اور پھر ان سے باتیں کرنے لگے۔

۲۳۷۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن  
جعفر الرقی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی  
ان سے سید بن عبید اللہ ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عبد اللہ  
زنی اور زیاد بن جبر بن حیر نے حدیث بیان کی، ان سے جبر بن حیر نے

أَنَا اللَّيْلُ وَأَنَا الْبُكْرُ وَرَبُّكَ سَقِيَانٌ مِرَارًا لَمْ  
أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبْرَ أَفْ هُوَ مِنْ مَصْنُوعِ حَيْثُ نَبِيٍّ

بَاب ۱۲۷۷

اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ  
بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَلَوْ أَنْ  
تَقُولَ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ  
مِنْ اللَّهِ الرِّسَالَةُ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَمَلَيْنَا النَّسْلَيْنِ  
وَقَالَ يَعْلَمُونَ أَنَّ قَدْ أَبْلَغُوا رَسَالَتِ رَبِّي  
وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّتْ عَيْنُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسِيرِي  
اللَّهُ مَعَكُمْ دَسِيرُكُمْ وَقَالَتْ عَائِشَةُ  
إِذَا أَجَبَكَ حَسَنٌ عَمِلَ أَمْرِي فَعَلِ  
أَخْبَلُوا نَسِيرِي اللَّهُ مَعَكُمْ دَسِيرُكُمْ  
فَالْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخَفُّكَ أَحَدٌ وَ  
قَالَ مَعْمَرُ ذَلِكَ الْكِتَابُ هَذَا الْقُرْآنُ  
هُدًى لِلْمُتَّقِينَ بَيَانٌ وَدَلَالَةٌ لِقَوْلِهِ  
تَعَالَى ذِكْرُكُمْ اللَّهُ هَذَا الْحُكْمُ اللَّهُ  
لَا رَيْبَ لَاهُكَ ذَلِكَ آيَاتٌ يَعْنِي هَذَا  
أَعْلَمُ الْقُرْآنُ وَمِثْلُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ  
فِي الْفُلِكِ وَجَهْرَيْنِ بِهَذَا يَفْئِي بِكُمْ وَ  
قَالَ أَلَسْ بَعَثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَالَةَ خَدَامًا إِلَى قَوْمِهِمْ وَقَالَ  
أَتُؤْمِنُونَ بِأَبْلِغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِ يَحْيَى لَهُمْ

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّيُّ وَزِيَادَةُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ

ان سے متبرہ رضی اللہ عنہ تے بیان کیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منجھ اپنے رب کے پیغامات کے یہ پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

ابن حَبِیْبَةَ قَالَ الْمَغِیْرَةُ أَخْبَرَنَا بِئِنَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِمَّنْ صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ ۖ

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدًا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ شَيْئًا وَمِنْ أَوْحَى فَلَا تُصَدِّقُوا إِنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ ۖ

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ دَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجَى الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ زِدًا قَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ لَعَنَ أَجَى قَالَ لَعَنَ أَنْ تَقْتُلَ وَكَذَلِكَ خَافَهُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ لَعَنَ أَجَى قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَبِيلَةَ جَارِكَ مَا نَزَلَ اللَّهُ تَعْدِيْقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدُخُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ الْأَيَّةُ ۖ

جسے اللہ نے حرام کیا ہے سوائے اس کے کہ وہ جونا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے گا، آخر آیت تک ۖ

باب ۲۷۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ مَا نَدْعُو بِالْتَّوْبَةِ فَاتَّوُّهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى أَهْلَ التَّوْبَةِ التَّوْبَةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأَعْطَى أَهْلَ الْإِغْوِيلِ الْإِغْوِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأَعْطَى الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا بِهِ وَقَالَ أَبُو زَيْنٍ يَتْلُوْنَهُ يَتَّبِعُوْنَهُ ۖ

۲۳۷۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر کوئی تم سے یہ بیان کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز چھپائی، اور محمد نے بیان کیا، ان سے عامر عقیلی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل ابن ابی خالد نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ بیان کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کا کوئی جُز چھپایا تو اس کی تصدیق نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ لے رسول! پہنچا دیجیے وہ جو آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اگر آپ نے نہیں کیا تو پھر اپنے رب کی پیغام نہیں پہنچایا،

۲۳۷۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو داؤد نے، ان سے عمرو بن شرجیل نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی شریک کو پکارو، حالانکہ تمہیں پیدا اللہ نے یا ہے پھر پوچھا، پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں فرمایا: اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جو کسی ایسے کی جان نہیں لیتے

۱۲۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد! پس توبہ تیرے لئے اور اسے تلاوت

کرو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! اہل توبہ کو توبہ دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا اور اہل اغویل کو اغویل دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا۔ اور تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر عمل کیا، اور ابو زین نے کہا کہ یتلونہ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس پر

پوری طرح عمل کرتے ہیں۔ برستے ہیں "تیل" یعنی بہترین نکاحات اور سن قراءت کے ساتھ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ "لا یمسہ" یعنی اس کا لطفت اور اس کا نفع وہی حاصل کریں گے جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے اٹھانے کا حق وہی ادا کر گئے جو یقین رکھتا ہے۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "انکی مثال جنھوں نے تورات کو اٹھا یا لیکن اس کا حق نہیں ادا کر سکے۔ مثل گوسف کے ہے جو کتابیں لادے ہوئے ہو۔" بڑی ہے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ مد سے تجاوز کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان کو بھی عمل کہا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اپنا سب سے پُر توقع عمل بتاؤ جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہوا؟ انھوں نے کہا کہ میری نظر میں میرا کوئی عمل اتنا پُر توقع نہیں ہے جتنا یہ ہے کہ میں جب بھی پاکی حاصل کرتا ہوں تو غنا پڑھتا ہوں۔ اور پوچھا گیا کہ کون عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر جہاد کرنا، پھر مقبول حج کرنا۔

يَسْمَلُونَ بِهِ حَتَّى عَلَيْهِ يُقَالُ يُبْنَى يُفْرَأُ  
حَسَنَ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ لَا يَمَسُّهُ لَا يَجِدُ  
طَعْمَهُ وَنَفْعُهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا  
تَحِيلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ يَقُولُهُ تَعَالَى  
مَثَلُ الَّذِينَ حَبَلُوا الْقُرْآنَ ثُمَّ لَوْ  
يَحِيلُوهُ لَكُنَّ مِنَ الْغَايِبِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا  
يُسْأَلُ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ  
اللَّهِ مَا لِلَّهِ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَ  
سَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ  
وَالْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَحْبَبْتُ  
بَارِحِي عَمَلِي عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا  
عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي رِقِّي لَمْ أَطْعَمْهُ  
إِلَّا مَلَكْتُ وَسَلَّ أَحَى الْعَمَلِ أَفْضَلُ  
قَالَ إِيْمَانُ يَا لِلَّهِ وَدَسْلِيهِ ثُمَّ الْجِهَادُ  
ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ +

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ  
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا  
بَقَاءُكُمْ وَمِنْ سَلَفِ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ  
الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أَوْقِ أَهْلَ التَّوَدَةِ التَّوَدَةَ  
فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا مَا عَطُوا  
فَبَرَأُوا قِيْرَاطًا ثُمَّ أَوْقِ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ  
فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى ضَلَّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا مَا عَطُوا  
فَبَرَأُوا قِيْرَاطًا ثُمَّ أَوْقِ أَهْلَ الْقُرْآنِ الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا  
بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَا عَمِلُوا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ  
فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هُوَ لَا يَزِيدُ أَقْلَ مِمَّا عَمِلُوا لَمْ يَكُنْ  
أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُمْ مِمَّنْ حَقَّكَ شَيْئًا

۲۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے خبر دی، اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گزشتہ امتوں کے مقابل میں تمھارا وجود ایسا ہے جیسے عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ دن اُدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ پھر انھیں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انھیں قرآن دیا گیا، اور تم نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ انھیں دو قیراط دیئے گئے، اس پر اہل کتاب نے کہا کہ یہ ہم سے عمل میں کم ہیں اور اجر میں زیادہ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمھارا حق دیئے ہیں کوئی ظلم کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

بھریہ میرا افضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

۱۲۷۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمل کہا اور فرمایا

کہ جو سورۃ فاتحہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہے

قَالُوا لَا تَقَالَ فَهُوَ فَضِيْلٌ اَوْ نَبِيٌّ مِنْ اَشَاءُ

باب ۲۷۹۔ وَتَسْتَبِيحُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْقُلُوْبُ عَلَا وَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ

لَمْ يَقْرَأْ بِمَا عَجَدَ الْكِتَابُ

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَدَّةٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي

دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ بْنِ يَعْقُوبَ الْاَسَدِيِّ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ

ابْنُ الْعَوَّازِ عَنِ الْقَيْبَانِيِّ عَنِ اَبِي يَزِيدَ بْنِ اَلْعِزَّازِ عَنْ

اَبِي عَمْرٍو النَّخْبِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنْ رَجُلًا سَأَلَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَهْوَالِ اَفْضَلُ؟

قَالَ الْقُلُوْبُ لِوَقْفِهَا دِرْبُ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجَهَادُ فِي

سَبِيلِ اللهِ

باب ۲۸۰۔ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الْاِنْسَانَ

كُفْرًا مَلُوعًا اِذَا مَسَّهُ الشُّرْحُ جَزَعًا وَّ

اِذَا مَسَّهُ الْغَيْمُ مَنُوعًا مَلُوعًا ضَجْرًا

۱۲۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "الانسان طرامضطرب الاحوال

پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس پر مصیبت آتی ہے تو آہ و

ناری کرنے والا ہے اور جب بھلائی پہنچتی ہے تو ناشکری

کرنے والا ہے" بلو ما معنی مجبور۔

۲۳۸۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم

نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ نے اس

میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

معلوم ہوا کہ اس پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک

شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا اور جسے نہیں دیتا وہ مجھے اس

سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ

ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے اور دوسرے لوگوں پر اعتماد

کرتا ہوں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے

انہیں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلمہ کے مقابلہ میں مجھے سرخ اور لٹے بھی پسند نہیں

۱۲۸۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے ذکر اور

روایت کرنا

باب ۲۸۱۔ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَرَوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۳۸۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زہر

حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَمْدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعْمَالٍ فَلَا أَتَانِي مَقْبِلًا أَتَيْتُهُ هَرَمَلَةً

دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میرے پاس پیدل پل کرتا ہے تو میں دوڑ کر جاتا ہوں۔

۲۳۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ النَّبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعْمَالٍ وَرُبَّمَا قَالَ مُعْتَمِدٌ سَمِعْتُ أَنِّي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

سعید بن ربیع ہمدانی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے ان سے فرمایا کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے

۲۳۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور معتمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے تھے۔

۲۳۸۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا لُحَيْدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كِفَايَةٌ وَالْعَمَلُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِكُلُّوهُ كَمَا الصَّائِرُ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَجِيمٍ الْمُسْلِكِ

۲۳۸۵- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہر عمل کی ایک جزا ہے اور روزہ میرا ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بواہد کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔

۲۳۸۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَلْبَسُنِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَكَسْبًا إِلَى آيَةٍ

۲۳۸۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن قتادہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں جن میں وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں، فرمایا کہ کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں (داخون) سے

۲۳۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْجٍ أَخْبَرَنَا شَيْبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَعْلَبِيَّةَ بِنِ قُرَّةَ عَنْ

۲۳۸۷- ہم سے احمد بن ابی مرزج نے حدیث بیان کی، انھیں شیبابہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قمر نے

ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھے۔ اور سورۃ الفتح پڑھ رہے تھے یا سورۃ الفتح میں سے پڑھ رہے تھے، بیان کیا کہ پھر آپ نے اس میں ترجیح کیا، بیان کیا کہ پھر معاویہ نے ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی قراءت کو بیان کیا اور کہا کہ اگر اس کا خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمھارے پاس جمع ہو جائیں گے تو میں اس طرح ترجیح کرتا جس طرح ابن مغفل نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی نقل کرتے ہوئے ترجیح کیا تھا۔ پھر میں نے معاویہ سے پوچھا کہ آنحضور کس طرح ترجیح کرتے تھے؟ کہا کہ آ آ تین مرتبہ:

۱۲۸۲۔ قدرت اور اس کے علاوہ دوسری آسانی کتابوں کی تفسیر عربی وغیرہ میں کرنے کا جواز اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ”ہیں تم قدرت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو“ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے ابوسفیان بن حرب نے خبر دی کہ ہر قل نے اپنے ترجمان کو بلایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا۔ ”شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہر قل کی جانب، اور اسے اہل کتاب ایک کلمہ پر آؤ، اتفاق کریں جو ہمارے درمیان مشترک ہے“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ كَذَلِكَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَعَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مَعَاوِيَةُ يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مَغْفَلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي يَجْعَلُ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعْتُ ابْنُ مَغْفَلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ ۱۱۱ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۝

بَابُ ۱۲۸۲ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَأْتُوا بِالَّتَّوْرَةِ فَآتَوْهَا إِنَّ مَنَّاهُ عَلَيْكُمْ وَنَايِبُ اللَّهِ عَنْهُمَا أَحْبَبُ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ خَرِيبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَخَلَ جَمَانَةَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ يَسْمُوهُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ مِنْ قُسُودِ عَيْنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ دِيَّا أَهْلَ الْكُتُبِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا يَتَذَكَّرُ

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيَتَشَوَّهَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْنَعُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكَلِّمُوا هُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْأُتْبَةُ ۝

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَنِيعٌ عَنْ أَبِي يُوَيْسَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۸۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مبارک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابویسرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب قدرت کو عربی میں پڑھتے تھے اور کلموں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ۱۲۸۲ اہل کتاب کی تعدیل نہ کرو اور نہ اس کی تکذیب، بلکہ کہو کہ ہم اللہ اور اس کی تمام نازل کردہ چیزوں پر ایمان لائے۔ الآیۃ۔

۲۳۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٍ قَامَ مَرَّةً مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَى فَقَالَ  
لِلْيَهُودِ مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا قَالُوا نُسَبِّحُ وَنُحَمِّدُهَا وَنُغْفِرُ لَهَا  
قَالَ قَاتِلُوا بِالْقَوْلَةِ قَاتِلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا  
فَقَالُوا لِلرَّجُلِ مَتَى يَرْتَدُّونَ يَا أَحْمَسُ أَقْرَبُ فَقَرَأَ حَتَّى  
انْتَهَى إِلَى مَوْضِعٍ مِمَّنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ  
يَدَكَ مَرْفَعُ يَدَكَ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلَوْهُ فَقَالَ  
يَا مُحْتَدٍ إِنَّ عَلَيْكَ الرَّجْمَ وَلَكِنَّكَ تَكْتُمُ بَيْنَنَا مَرَّةً  
بِهِمَا فَرُجِمَا مَوَاتِيَّتُهُ يُجَانِي عَلَيْهِمَا الْحِجَارَةُ ۝

مٹی، بالکل واضح، اس نے کہا اے محمد! ان پر رحم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں۔ چنانچہ دونوں رجم کیے گئے۔ میں نے دیکھا کہ مرد و عورت کو پتھر سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا ۝

**باب ۲۸۳ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم**  
دَسَلُوا الْمَاهِدُ بِالْقُرْآنِ مَعَ انْكِارِهِ الْبَرَقَ  
كَذَّبُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِهِمْ ۝

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمَ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ تَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ بِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِتَسْبِيحِ  
حَسَنِ الْقَوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ ۝

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِينٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيفُ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ  
وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ دَقَاقٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا  
أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثٍ طَائِفَةٌ مِنَ  
الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاصْطَفَعْتُ عَلَى فَرَأَيْتُ دَنَا حِينَئِذٍ  
أَعْلَمُوا لِي بِرَيْبِهِ قَالَتْ اللَّهُ يُبَيِّرُنِي وَلَكِنَّ اللَّهَ  
مَا كُنْتُ أَفْلَحُ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُنْكِلُ وَ  
كُشَافِي فِي لَيْسِي كَانَ أَحَقَرُ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي  
يَا مُرْسِلِي وَأَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ وَجَلَّ إِنَّ الْكَافِرِينَ جَاءُوا  
يَا إِفْكِ الْعَشْرَ آيَاتٍ كُلُّهَا ۝

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور عورت لائی گئی جنھوں نے زنا کی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے پوچھا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو، انھوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انھیں دسا کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تورات لاؤ اور اس کی تلاوت کرو و اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ وہ تورت لائے اور ایک شخص سے جس پر وہ مطمئن تھے، کہا کہ اے احمد! پڑھو چنانچہ اس نے پڑھا اور جب اس کے ایک مقام پر پہنچے تو اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس میں آیت رجم مل گئی، بالکل واضح، اس نے کہا اے محمد! ان پر رحم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں۔ چنانچہ دونوں رجم کیے گئے۔ میں نے دیکھا کہ

۱۲۸۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ قرآن کا ہر اونچے درجے کے نیکو کاروں کے ساتھ ہوگا اور قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو ۝

۲۳۹۰۔ ہم سے ابو براء، ہم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے محمد بن ابی براء نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید، رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا، جتنی توجہ سے خوش الحان نبی کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے ۝

۲۳۹۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے یثرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے سلسلہ میں جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور ان راویوں میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا کہ جب میں اس تہمت سے بری ہوں تو اللہ تعالیٰ میری برأت کرے گا۔ لیکن واللہ اس کا مجھے گمان بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ ایسی وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت کی جاوے گی اور میرے خیال میں میری حیثیت اس سے بہت کم تھی کہ اللہ میرے بارے میں کام فرمائے جس کی تلاوت ہو اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ہا شبہ وہ لوگ جنھوں نے تہمت لگائی" یہودی دس آیتوں تک ۝



۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ  
ابْنِ نَافِثٍ أَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَاللَّيْلِ وَالزُّهْدِ  
فَمَا يَمُوتُ أَحَدٌ أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِيَادَةً مِنْهُ ۚ

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ  
عَنْ أَبِي يُوَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِسُكَّةٍ وَ  
كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ  
وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُتِمِّمَهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَوْتِكَ وَلَا تُخَافُ مِنْهُمْ ۚ

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْفَةَ  
عَنْ أَبِيهِمْ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ  
لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغُلَامَ وَالْبَايَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي  
مَعْلَمِكَ أَدْبَارِيكَ فَإِذَا نَزَلْتَ لِلْقُلُوبِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ  
بِالْتَّحَادِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى  
يُكَلِّمَهُمْ وَلَا يَسْمَعُ إِلَّا وَهْدَ كَلِمَةٍ أَلِيمَةٍ قَالَ أَبُو  
سَعِيدٍ يَمُوتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُسَيْمَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ دَسَاسَةً فِي حَجَرِي وَآنَا  
حَائِصِي ۚ

**باب قول الله تعالى فاقرءوا ما**  
**يُكْسِرُ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ**

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمُسَوِّدَ  
ابْنَ عُذْرَةَ وَهَبَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ  
أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ

۲۳۹۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان  
کی ان سے عدی بن ثابت نے میرا یقین ہے کہ انھوں نے بلال بن رباح  
رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا کہ آپ عشاء کی نماز میں "فاتحین والرحمن" کی سورت پڑھ رہے  
تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش الحان کسی کو نہیں سنا ہ

۲۳۹۳۔ ہم سے حجاج بن نہال نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے  
حدیث بیان کی ان سے ابو بشر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ منور میں  
چھپ کر تبلیغ کرتے تھے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے تھے مشرکین جب  
سننے تو قرآن کو برا بھلا کہتے اور اس کے لالے والے کو برا بھلا کہتے اس پر  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ اپنی نماز میں آواز بلند کرو اور نہ بہت ہست ۚ

۲۳۹۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی صاعفہ نے ان  
سے ان کے والد نے اور انھیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں  
نے ان سے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کو اور جھگڑا کر پندرہ کرے ہو پس جب  
تم اپنی بکریوں یا جھگڑا میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز کے ساتھ  
دو کیونکر مؤذن کی آواز جہاں تک بھی پہنچے گی اور اسے جن دانس اور دوسری  
جو چیزیں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی ابو سعید خدری  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے سنا ہے

۲۳۹۵۔ ہم سے قسیمہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی ان سے منصور نے ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی قرآن پڑھتے تھے  
جب آپ کا سر مالک میری گود میں ہوتا اور میں حالت غصہ ہوتی

۱۲۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس قرآن میں سے وہ پڑھو جو تم  
سے آسانی سے ہو سکے ۚ

۲۳۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے  
حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے  
حدیث بیان کی ان سے مسود بن خمرہ اور عبدالرحمن بن عبد القاری نے  
حدیث بیان کی انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا

اِنَّ حَكِيْمٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ  
مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْمَعْتُ يَقْرَءُوْهُ فَاِذَا هُوَ  
يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَبِيْرَةٍ كَوَيْفُ زَيْنِهَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ  
مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْدَتْ اَسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ  
فَتَصَابَرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّيْتُهٗ بِوَدَائِمِهِ فَقُلْتُ مَنْ  
اَفْرَاكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اَتَيْتُ سَمِئْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ  
اَفْرَأْنِيْهَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
كَذَبْتَ اَفْرَأْنِيْهَا عَلٰى خَيْرِ مَا قَرَأْتُ فَاَنْطَلَقْتُ بِهٖ  
اَقُوْدُهُ اِلٰى رَسُوْلٍ اَللّٰهُ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ  
اَتَيْتُ سَمِئْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ كَوَيْفُ  
زَيْنِهَا فَقَالَ اَرْسَلُهُ اَفْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْفِرَآءَةَ  
اَتَيْتُ سَمِئْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَذٰلِكَ اُنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَفْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ اَتَيْتُ اَفْرَأْنِيْ فَقَالَ  
كَذٰلِكَ اُنْزِلْتُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنُ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ  
اَحْجُوْفٍ فَاَقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهٗ ۝

ہے۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہیں جس طرح سہولت ہو پڑھو۔

**باب ۲۸۵** قَوْلُ اَللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ يَسْرُنَا  
الْقُرْآنَ يَلُوْكَوْا وَقَالَ النَّبِيُّ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كُلُّ مُبَشِّرٍ لِّمَا خَلِقَ لَهُ يُقَالُ مَبَشِّرٌ  
مُّبَشِّرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ  
يَلَسَانِيْكَ هُوَ تَا فَدَا تَهٗ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ  
اَلْوَدَّ اَنْ وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ يَلُوْكَوْا قَهْلُ  
مِنْ جُنْدٍ كَرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبٍ عَلَيْهِ  
فَيُعَانَ عَلَيْهِ ۝

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
قَالَ بَزِيْدٌ حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ عَبْدِ اَللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ فَيَمَّا يَعْلُو الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلُّ  
مُبَشِّرٍ لِّمَا خَلِقَ لَهُ ۝

کہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں  
سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے دیکھا کہ وہ قرآن مجید بہت سے ایسے  
طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں  
پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں غمانہ می میں ان پر حملہ کر دوں لیکن میں نے  
مصر سے کام لیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں اپنی  
چادر کا چھنڈا لگا دیا اور ان سے کہا، تمہیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی  
جسے میں نے ابھی تم سے سنا، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹے ہو۔ مجھے خود آنحضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس سے مختلف قرات سکھائی ہے جو تم پڑھ رہے تھے۔  
چنانچہ میں انہیں کہنپتا ہوا آنحضور کے پاس لے گیا اور عرض کی کہ میں نے اس  
شخص کو سورۃ الفرقان اس طرح پڑھتے سنا جو آپ نے مجھے نہیں سکھایا۔  
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ ہشام: تم پڑھ کر سناؤ۔  
انھوں نے وہی قرات پڑھی جو میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: تم پڑھو۔ میں نے اس قرات کے مطابق پڑھا جو آپ نے  
مجھے سکھائی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح بھی نازل ہوئی

۱۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے قرآن مجید کو ذکر کیلئے  
آسان کیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر  
شخص کے لیے اسی میں آسانی رکھی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا  
ہے۔ "میسر" بمعنی جیسا بولتے ہیں۔ مجاہد نے کہا کہ "یسرنا  
القرآن لبسانک" کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے اس کی قرات آپ  
کے لیے آسان کر دی ہے اور طرف نے بیان کیا کہ "ولقد  
یسرنا القرآن لاکر نفیل من ذکر" کا مفہوم یہ ہے کہ کیا کوئی  
طالب علم ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

۲۳۹۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث  
بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا ان سے مطرف بن عبد اللہ نے حدیث  
بیان کی ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! پھر  
عملی کرنے والے کس لیے عمل کرتے ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے :

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْمُورٍ وَالْأَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُوذًا فَبَصَلَ يَنْتُثُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا يَنْتُثُ مِنْ أَحْيٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنْ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا يَنْتُثُلُ قَالَ أَتَمَلُّونَ فَنُكِّلُ مَيْسَرًا مِمَّا مَنْ أَعْطَى دَانَتْهُ الْآيَةُ :

۲۳۹۸۔ ہم سے محمد بن بشام نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر اور اعمش نے انھوں نے سعد بن جبیدہ سے سنا، انھوں نے عبد الرحمن سے اور انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تھے۔ پھر آپ نے ایک کڑی ل اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جہنم میں یا جنت میں نکھانہ جا چکا ہو۔ صحابہ نے کہا پھر ہم اسی پر اعتماد نہ کریں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ یہی جس شخص نے دیا اور ڈرا۔ آیت :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلْ اللَّهُ تَعَالَى بَنَى هَذِهِ السَّجْدَةِ فِي نَوَاحٍ مَقْصُوفَةٍ وَالْأَعْمَشُ يَكْتَابُ مَقْصُوفَةٍ. قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يَسْطُرُونَ يَنْحُطُونَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ جُلَّةَ الْكِتَابِ وَفَا ضَلُّهُ مَا يَلُوحُ مَا يَنْتَكِرُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَنَى عَمَّا يَنْتَكِرُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يَحْوِيهِمْ يَزِيلُونَ وَكَيْسٌ أَحَدٌ يَزِيلُ لَفْظُ كِتَابٍ مِنْ كُتِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَيْتَهُمْ يَحْوِيهِمْ يَتَأَدُّونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْدِيلِهِمْ وَرَأْسُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَدَائِمَةُ حَافِظَتُهُ وَتَعْيَمُهَا تَحْفِظُهَا وَأَوْجَى إِلَى هَذَا الْقُرْآنِ لَا يُدْرِكُهُ بِهِ كَيْفَى أَهْلُ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هَذَا الْقُرْآنَ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهُ نَوَى الْعَذَابِ :

۱۲۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بلکہ وہ عظیم قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے“ (اور لوح کی قسم اور کتاب مسطور کی قسم) قتادہ نے کہا کہ مراد ہے لکھی ہوئی۔ ”یسطرون“ ای یحفظون۔ ”ام کتاب“ یعنی جملہ کتاب۔ ”وامرہ“ ما لیفظ ”جوات بھی کہے گا وہ لکھی جائے گی، (امام ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خبر و شریعت سب لکھ لیا جاتا ہے ”بحرفون“ اے یزید بن۔ اور کوئی نہیں جو اللہ کی کتابوں میں کسی کتاب کا کوئی حرف زائل کر دے۔ لیکن وہ لوگ تخریف کرتے ہیں اور خلاف منشاء تفسیر کرتے ہیں۔ ”در استہم“ ای تلاوتہم ”واعیہ“ ای حافظہ۔ قیسا یعنی تحفظہا۔ اور میری طرف قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ تمہیں ڈراؤں، اس سے مراد اہل مکہ ہیں اور جس تک یہ قرآن پہنچے اسے رسول اللہ ڈرانے والے ہیں۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابو رافع سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو اس نے اپنے پاس ایک مکتوب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے۔ پس یہ مکتوب اس کے پاس عرش کے اوپر ہے :

۲۳۹۹۔ مجھ سے محمد بن غالب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن اسماعیل

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَالِبٍ حَدَّثَنَا

نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے چنانچہ یہ اس کے پاس عرش کے اوپر رکھا ہوا ہے۔

۱۲۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ نے پیدا کیا تھیں اور جو کچھ

تم کرتے ہو۔ بلاشبہ ہم نے ہر چیز کو انفرادے سے پیدا کیا۔" اور

مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تخلیق کی ہے اس میں جان ڈالو

"بلاشبہ تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو چھ دفن میں پیدا

کیا۔ پھر عرش پر گیا، رات کو دن سے ڈھانپتا ہے، دنوں ایک دوسرے

کے پیچھے پیچھے دھتے ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم

کے تابع ہیں، اسی کے لیے خلق دامر ہے، اللہ کی ذات بہت بابرکت

ہے سامے جہان کے پائنے والے کی، ابن عیینہ نے بیان کیا کہ اللہ

نے خلق اور امر کو الگ الگ بیان کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو

بھی عمل کہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون عمل سب سے افضل ہے

تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔"

قبیلہ عبد القیس کے وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں

آپ چند ایسے جامع اعمال بتادیں، جن پر اگر ہم عمل کریں تو جنت

میں داخل ہو جائیں تو آنحضرت نے ایضاً ایمان، شہادت، نماز قائم

کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اس طرح آپ نے ان سب چیزوں کو

عمل قرار دیا۔

۲۴۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد العلاب نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے

حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو قتلابہ اور قاسم ثقیفی نے

ان سے نہدیم نے بیان کیا کہ اس قبیلہ حرم اور اشعریوں میں محبت اور بھائی چارہ کا

معاہدہ تھا ایک مرتبہ امروہ صلی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے کہ ان کے پاس کھانا

لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا آپ کے ہاں قبیلہ نیم اللہ کا بھی ایک شخص تھا

فَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ مِمَّنْ حَدَّثَنَا أَبِي يَقُولُ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا سَرِيحٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ تَعَمَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ  
إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي يَمِينِهِ فَوْقَ الْعَرْشِ

باب ۲۸ قول الله تعالى ما خلقكم  
وما تعملون انما كل شئ من خلقه بقدر  
قِيَالٍ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيَا مَا خَلَقْتُمْ إِنَّ  
رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي  
سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُبْشِرُ  
الْكَلِيلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَبِثًا وَاللَّيْلَ وَالنَّجْمِ  
وَالنَّجْمِ وَالنَّجْمِ مَسْجِدَاتٍ يَا مَرْيَمُ الْآلَهُ  
الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ تَبَارَكَ اللَّهُ الَّذِي أَنْشَأَ قُلُوبَ  
عُومِيَّةَ بَيْنَ اللَّهِ الْخَلْقِ مِنَ الْأَمْرِ يَقُولُ تَعَالَى الَّذِي  
لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى إِيْمَانٍ عَمَلًا وَقَالَ الْوَزِيرُ أَبُو هُرَيْرَةَ  
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْأَفْصَالَ  
أَفْضَلَ قَالَ إِيْمَانُ بِاللَّهِ دَجَاهًا فِي سَبِيلِهِ  
قَالَ جَزَاءُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفِي  
عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْنَا  
يَحْمِلُ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ مِيلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ  
فَأَمْرُهُ بِالْإِيْمَانِ وَالشَّهَادَةِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ  
إِتْيَاءِ الزَّكَاةِ لَجَعَلْ ذَلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَابِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَابِ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْفَقِيمُ الثَّقَفِيُّ

عَنْ عَمْرِو قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذِهِ النَّحْيِ مِنْ جَدِّهِ وَبَيْنَ

الْأَشْعَرِيِّينَ وَدَوَّارًا وَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

فَقَرَّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامَ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاهٍ وَعِنْدَهُ دَجُلٌ مِنْ

غالباً وہ مرالی میں تھا، ابو موسیٰ نے اسے اپنے پاس بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا اور اسی وقت سے قسم کھالی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے فرمایا سنو! میں تم سے اس کے متعلق ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرتا ہوں۔ میں آنحضرت کے پاس اشعریوں کے کچھ افراد کو لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واللہ! میں تمہارے لیے سواری کا انتظام نہیں کروں گا۔ نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے میں تمہیں سواری کے لیے دوں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہلی غنیمت میں کچھ اونٹ آئے تو آنحضرت نے ہمارے متعلق پوچھا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم انہیں لیکر چلے تو ہم نے اپنے عمل کے متعلق سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو ہمیں سواری کے لیے دیں۔ ہم نے سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ! ہم کبھی غلط نہیں پاسکتے۔ ہم واپس آنحضرت کے پاس پہنچے اور آپ سے صورت حال کے متعلق کہا، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ سواری نہیں دے رہا ہوں، بلکہ اللہ سے رہا ہے۔ واللہ! میں اگر کوئی قسم کھا لیتا ہوں اور پھر بھلائی اس کے خلاف میں دیکھتا ہوں تو میں دی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہوتی ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

بَعِثَ رَسُولُ اللَّهِ كَاتِبَهُ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي نَسِيتُكَ يَا كُثَيْبُ فَقَدْ نَزَحْتُ خَلَفْتُ لَا أَكُلُهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فَلَاحَظَ ثَمَّ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَفَافَةٍ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَعِينُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا جِئْتَنِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْبِإُ إِلَيَّ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرْنَا بِعَنْسٍ ذُو رُءُوسٍ غُبَرِ السُّدُيَ فَمَرَّ أَطْلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلْنَا تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُنَا وَاللَّهِ لَا نَفْلِيهِ أَبَدًا فَمَرَّ عَنَّا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَمْ نَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُ عَلَى يَمِينٍ فَأَدَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا آتَيْتُ الْكَلْبِيَّ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُمَا

۲۴۰۱۔ ہم سے عربین علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے قزو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جبرہ ضعیفی نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین شامل ہیں اور ہم آپ کے پاس صحت باحمت جہینوں میں ہی آ سکتے ہیں۔ اس لیے آپ کچھ ایسے جامع احکام ہمیں بتا دیجیے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو جنت میں جائیں اور ان کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ یہ اس کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور غنیمت

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَنْزَلَةَ الْقَسْبِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِيمٌ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَاقَ بَيْتَهُ وَبَيْتُكَ الشُّعْرُ كُنْ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَعْمَلُ إِلَّا فِي أَشْهُرِ حُمْرٍ فَسَرْنَا بِجَنَلٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَنُؤْمِلَنَّهُ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوهُ إِلَيْهَا مَن قَسَاؤُنَا قَالَ أُمُوكُمْ يَارَبِّعَ وَأَنَّهُمْ كَفَرُوا عَنْ أَرْبَعِ أُمُوكُمْ يَارَبِّعَ يَارَبِّعَ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ يَاللَّهُ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَأَاكَ الْقُلُوبُ وَرَأَيْتَهُ الْبُكُورُ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخَمْسُ وَ أَتَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ لَا تُفَرِّقُوا فِي الدُّبَابِ وَلَا تَقْبِرُوا

النَّظَرُونَ الْمُرْقَاتِيَّةَ وَالْحَنُكَةَ ۖ

میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں اور انھیں چار باتوں سے روکن

ہوں۔ یہ کہ دبا، نقر، زفت کیے ہوئے اور حنم کیے ہوئے برتنوں میں نہ پیو ۖ

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ تَائِجٍ عَنِ النَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ

هَذِهِ السُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دِقَالَ لِمَهُمْ

أَحْيَاوَمَا خَلَقْتُمْ ۖ

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ أَبِي دُرَبٍ عَنْ تَائِجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ

السُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دِقَالَ لِمَهُمْ أَحْيَاوَمَا

خَلَقْتُمْ ۖ

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ

فُضَيْلٍ عَنْ عَمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَعُ مِنْ ذَهَبٍ يَخْلُقُ تَلْقَى

كَلْبًا خَلَقُوا ذُرَّكَ أَوْ لَيْسَ خَلَقُوا حَبَّةَ آذُنٍ شَعِيرَةٍ ۖ

ذرا وہ پینا پیل کر کے تو دیکھیں یا گھبرا کر ایک دانہ یا جو کا ایک دانہ پیل کر کے تو دیکھیں ۖ

۲۴۰۵۔ قَرَأَتْهُ النَّاجِدَةُ الْمَنَافِقُ وَ

أَمَوَاتُهُمْ دَرَبًا وَتَهَرُّ لَا تَجَاوُزُ مَنَاجِرَهُمْ ۖ

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ حَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّادُ

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مُؤْمِنٍ أَلَدَى يَقْرَأُ

الْقُرْآنَ كَالْأَنْزُوبَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ

فَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالشَّجَرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا

لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ

الْمَجَاحِقَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ

الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ

وَلَا رِيحَ لَهَا ۖ

۲۴۰۵۔ ہم سے ہر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے

حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ

عہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ٹوسن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے پکڑے

جی ہے کہ اس کا مزاجی اچھا ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے۔ اور

وہ جو نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزاج اچھا ہے لیکن اس میں

خوشبو نہیں۔ اور فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی طرح ہے

کہ اس کی خوشبو تر اچھی ہے لیکن اس کا مزاج کڑوا ہے اور جو فاسق قرآن

نہیں پڑھتا اس کی مثال انداسن کی ہے کہ اس کا مزاج کڑوا ہے اور کئی خوشبو نہیں

۲۴۰۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

حدیث بیان کی، ان سے تائج نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویروں

کے بنائے والوں پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم

نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ ۖ

۲۴۰۳۔ ہم سے ابو التعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے

حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن

عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویروں

کے بنائے والوں پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ

تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کرو ۖ

۲۴۰۴۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے،

صوفی بیان کی، ان سے عمار نے، ان سے ابو زر ع نے اور انھوں نے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس شخص سے

حدسے تجاوز کرنے والا اور کون ہے جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بناتا ہے۔

۲۴۰۴۔ فاسق اور منافق کی قنولات اور ان کی آواز اداں کی

قنولات ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی ۖ

۲۴۰۵۔ ہم سے ہر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے

حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ

عہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ٹوسن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے پکڑے

جی ہے کہ اس کا مزاجی اچھا ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے۔ اور

وہ جو نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزاج اچھا ہے لیکن اس میں

خوشبو نہیں۔ اور فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی طرح ہے

کہ اس کی خوشبو تر اچھی ہے لیکن اس کا مزاج کڑوا ہے اور جو فاسق قرآن

نہیں پڑھتا اس کی مثال انداسن کی ہے کہ اس کا مزاج کڑوا ہے اور کئی خوشبو نہیں

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ مَا لَيْسَتْ سَأَلْتُ نَاسًا  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكُفَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ  
لَيْسُوا شَيْءٌ فَقَالَ لَوْ كَانُوا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ  
شَيْءًا يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا الْجَنِّي فَيَقْرُؤُهَا  
فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَوْلِهِ السَّاجِدَةَ فَيُخَلِّقُونَ  
فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ ۝

بہرہ برہمن

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْمَدِ بْنِ يَحْيَى  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ بَنِي الْمَشْرِقِ وَيَفْرَعُونَ لَا يَجَادُونَ  
تَرَاقِيَهُمْ يَدْرُفُونَ مِنَ الدِّينِ لَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنْ  
الْزَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَبُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَبُودَ السَّهْمُ  
إِلَى خَوْفِهِ قِيلَ مَا سَمِعْنَا هَذَا قَالَتْ سَمِعْنَاهُمُ الْعَلِيُّ  
أَوْ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ ۝

۱۳۸۹۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى، وَلَنُصَبِّحَنَّ الْمُؤْمِنِينَ الْقِسْطَ  
وَأَنَّ أَحْسَنَ نَبِيِّ أَدَمَ وَقَوْلُهُمْ يُؤْذَنُ وَقَالَ جَاهِدُ  
الْقِسْطَ الْعَدْلُ بِالْأَوْسَطِ وَيَقَالُ الْقِسْطُ مَعْدَرُ  
الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْخَائِرُ ۝

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
عَلِيٍّ عَنْ مَسَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيتَانِ إِلَى الْوَحْيِ  
خَفِيتَانِ عَلَى النَّبِيِّ تَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ  
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝

الحمد لله تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ تیسری اور آخری جلد کے ساتھ ختم ہوا۔

۲۴۰۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں  
سمر بن جندی، انھیں زہری نے، احمد بن مالک نے حدیث بیان کی،  
ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
شہاب نے، انھیں یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے جندی کہ انھوں نے عروہ بن زبیر سے سنا  
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاتبوں  
کے متعلق سوال کیا، آنحضرت نے فرمایا، ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں، ایک  
صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لوگ بعض ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح  
ثابت ہوتی ہیں، بیان کیا کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صحیح بات  
وہ ہے جسے شیطان اللہ کے یہاں سے یاد کر لیتا ہے اور پھر اسے مرفی کے کٹ  
کٹ کرنے کی طرح اپنے دوست (کاتبوں) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور یہ  
اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملائے ہیں۔

۲۴۰۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے  
حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن سیرین سے سنا، ان سے معبد بن سیرین نے حدیث  
بیان کی اور ان سے ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا،  
کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے  
نہیں اترے گا، یہ لوگ دین سے اس طرح دور چھیک دیئے جائیں گے جیسے تیر  
چھینک دیا جاتا ہے، پھر یہ لوگ کبھی دین میں نہیں واپس آسکتے، یہاں تک کہ تیر  
اپنی مگر (خود) واپس آجائے، پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہوگی تو فرمایا کہ ان کی  
علامت سرمندانہ ہوگی یا افسیدہ فرمایا ۝

۱۳۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور ہم ترازو کو انصاف پر رکھیں گے اور یہ  
کرنی آدم کے اعمال اور ان کے اقوال بھی وزن کیے جائیں گے، مجاہد نے فرمایا کہ  
قسط بمعنی عدل ہے رومی زبان میں اور قسط، منقسط کے مصدر کے طور  
پر بھی استعمال ہوتا ہے بمعنی مادل اور "قاسط" بمعنی قالم ہے۔

۲۴۰۸۔ ہم سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن ققاع نے، ان سے ابو زرعرہ نے اور ان سے ابو ہریرہؓ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دو کلمے جو بہت رحم کرنے والے (اللہ کی)  
بارگاہ میں پسندیدہ ہیں، زبان پر بہت جلد لکھ لیکن رقیات کے دن، ترازو پر بہت بھاری  
ہوں گے (اور وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

|   |  |
|---|--|
| تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ نبویہ جلد ۱ | مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتاح القرآن، دارالاشاعت |
| تفسیر طبری اردو                               | ۱۲ جلدیں   |
| قصص القرآن                                    | ۴ حصے دار ۲ جلدیں                                      |
| تاریخ ابن القرآن                              | مدرسہ سید سلمان مدنی                                   |
| قرآن اور تاجوت                                | ابو یوسف شفیق میرٹھی                                   |
| قرآن تائیس اور تیز و تمدن                     | ڈاکٹر مفتاحی ناصر قادری                                |
| نفاذ القرآن                                   | مولانا عبدالرشید نعمانی                                |
| قاموس القرآن                                  | قاسمی قرین امتدادی                                     |
| قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)       | ڈاکٹر عبدالرشید عباس مدنی                              |
| ملک الیسان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)     | حبیب الہی  |
| اعمال قرآنی                                   | مولانا اشرف علی محمد نقوی                              |
| قرآن کی باتیں                                 | مولانا احمد سعید صاحب                                  |

## حدیث

|   |  |
|---|--|
| تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو           | ۳ جلد                                  |
| تفسیر بیہد اسم                              | ۳ جلد                                  |
| بہارِ حدیثی                                 | ۲ جلد                                  |
| سنن ابوداؤد شریف                            | ۳ جلد                                  |
| سنن نسائی                                   | ۳ جلد                                  |
| معارف الحدیث ترجمہ و شرح                    | ۳ جلد، ۷ حصے                           |
| مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات                | ۳ جلد                                  |
| ریاض الصالحین مترجم                         | ۲ جلد                                  |
| الادب المفرد کلام ترمذی و شرح               | ۱ جلد، امام حسن علی                    |
| مناہج فرق بیہد شریف مشکوٰۃ شریف و دیگر کلام | مولانا عبدالرشید مدنی قادری فاضل عربیہ |
| تقریر بخاری شریف                            | ۳ حصے، کامل                            |
| تجربہ بخاری شریف                            | ۱ جلد                                  |
| تفہیم اللمعات                               | شرح مشکوٰۃ اردو                        |
| شرح البیہد نقوی                             | ترجمہ و شرح                            |

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ان کی مکمل کتب خانہ کے نام سے  
 لاہور، پاکستان، فون: ۳۷۱۱۱۱۱ (۱۱۱۱۱۱۱۱)  
 دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں ان کی مکمل کتب خانہ کے نام سے